طلباء وطالبات کیلئے بہت قیمتی اور نادر مجموعہ

علمی کہکشاں

تالیف

طالب علم حافظ مولوی

محمد الیاس عفی عنہ بن مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ لیاقت پوری

• فاضل مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ • خادم الطلباء جامعہ دار التقویٰ شاخ ازمیر ٹاؤن لاہور

تقاریظ

محمد حسن دامت برکاتہم

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، استاذ جامعہ مدنیہ جدید لاہور

جامعہ محمدیہ فیروز پور روڈ لاہور، جامعہ عبداللہ بن مسعود و جامعہ محمد موسیٰ البازی

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب

جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارہ صدائے اسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

هو الله الذي لا إله إلا هو — الرحمن — الرحيم — الملك — القدوس

السلام — المؤمن — المهيمن — العزيز — الجبار

المتكبر — الخالق — البارئ — المصور

الله جل جلاله

الغفار — القهار

الوهاب — الرزاق — الفتاح — العليم

القابض — الباسط — الخافض — الرافع — المعز

المذل — السميع — البصير — الحكم — العدل — اللطيف

الخبير — الحليم — العظيم — الغفور — الشكور

العلي — الكبير — الحفيظ — المقيت — الحسيب — الجليل

الكريم — الرقيب — المجيب — الواسع — الحكيم

الودود المجيد الباعث الشهيد الحق

الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي

المبدئ المعيد المحيي المميت الحي

القيوم الواجد الماجد الواحد

الأحد **الله** جل جلاله الصمد

القادر المقتدر المقدم المؤخر

الأول الآخر الظاهر الباطن الوالي

المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤوف

مالك الملك ذو الجلال والإكرام المقسط الجامع الغني

المغني المانع الضار النافع النور الهادي

البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور

طلباء وطالبات کیلئے بہت قیمتی اور نادر مجموعہ

علمی کہکشاں

تالیف

طالب علم حافظ مولوی

محمد الیاس عفی عنہ بن مولانا عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ لیاقت پوری

• فاضل مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ • خادم الطلباء جامعہ دار التقوی شاخ ازمیر ٹاؤن لاہور

تقاریظ

محمد حسن دامت برکاتہم

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور و استاذ جامعہ مدنیہ جدید لاہور

[illegible]

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب

جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارہ صدائے اسلام

38 غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

+92 42 37313884

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... علمی کہکشاں

مؤلف .... محمد الیاس عفی عنہ بن مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ لیاقت پوری

ناشر .... ادارہ صدائے اسلام

مطبع .... الکریم پرنٹرز نزد باجوہ شادی ہال بند روڈ لاہور

اشاعت .... ذوالحجہ بمطابق ستمبر 2016ء

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان

دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل

حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین

ٹیلیگرام چینل

ادارہ صدائے اسلام

38 غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

+92 42 37313884

برانچ: 5/1 قذافی مارکیٹ، اردو بازار۔ لاہور

موبائل 4854002 321 92+ فون نمبر 37352835 42 92+

برانچ: الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

+92 42 37124800

www.idarasada-e-islam.com sada.e.islam@gmail.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
پیش لفظ	17
انتساب	18
چند علوم کی تعریفات	19
علم تفسیر	19
علم قراۃ	20
علم تجوید	20
علم حدیث	21
علم فقہ	21
علم اصول فقہ	22
علم فرائض	22
علم ادب	23
علم الصرف	23
علم نحو	24
علم منطق	24
علم معانی	25
علم بیان	25
علم بدیع	26
علم طب	26
چند مترادف الفاظ کا باہمی فرق	27
خلاف اختلاف میں فرق	27
ودیعت امانت میں فرق	27

مضمون	صفحہ
حذف اور تقدیر میں فرق:	27
مثال اور شاہد میں فرق:	27
بالجملہ اور فی الجملہ میں فرق:	28
خشیت اور خوف میں فرق:	28
عندی اور لدی میں فرق:	28
ہدیہ اور عطیہ میں فرق:	28
سُرعت، عُجلت میں فرق:	28
قعود، جلوس میں فرق:	28
جواد، کریم، سخی میں فرق:	28
طمع، امل، رجاء میں فرق:	29
بعیر، ابل، جمل، ناقہ میں فرق:۔	29
سکوت، صموت میں فرق:	29
نفی، نہی میں فرق:	29
خلق کسب میں فرق:	29
بیع، ہبہ، اجارہ، اعارہ میں فرق:	29
مثال اور نظیر میں فرق:	30
اَخلاق اور اِخلاق میں فرق	30
آذان اور اذان میں فرق:	30
بیان اور تبیان میں فرق:	30
بخل اور شح میں فرق:	30
اِسلام اور السلام میں فرق:	30

مضمون	صفحہ
مثال اور نظیر میں فرق:	30
اخلاق اور إخلاق میں فرق	30
آذان اور اذان میں فرق:	30
بیان اور تبیان میں فرق:	30
بخل اور شح میں فرق:	30
إسلام اور السلام میں فرق:	30
تمام اور کمال میں فرق:	31
امہات اور اُمات میں فرق:	31
شرائط اور ارکان میں فرق:	31
حیا اور خجل میں فرق:	31
خوف اور خشیت میں فرق:	31
دین اور ملت میں فرق:	31
زمانہ اور دھر میں فرق:	32
سکوت اور صُموت میں فرق:	32
یتیم اور لطیم میں فرق:	32
سَن اور عام میں فرق:	32
صَبر اور صِبر میں فرق:	32
ظِل اور فَئ میں فرق:	32
آل اور اھل میں فرق:	32
عین عیون میں فرق:	33
عَشاء اور عِشاء میں فرق	33
مزاح اور استہزاء میں فرق	33
غَدَ ا اور غذاء میں فرق	33
فرق اور فرک کے درمیان فرق:	33
تلاوۃ اور قراۃ میں فرق:	33

مضمون	صفحہ
کتاب مجلہ میں فرق:	34
لحم اور لھم ہا کے ساتھ میں فرق	34
مسجِد اور مسجَد میں فرق:	34
جنف اور اثم میں فرق	34
فقیر مسکین میں فرق:	34
مبارک اور مبروک میں فرق	34
لمّا اور لَم میں فرق	34
نضرہ اور سرور میں فرق:	35
نور اور ضیاء میں فرق:	35
اَحد اور واحد میں فرق:	35
حاجی اور ھاجی میں فرق:	35
قیمت اور ثمن میں فرق:	35
رسول اور نبی میں فرق:	35
الہام، وحی میں فرق:	36
جہل، ذہول کے درمیان فرق:	36
تقلید اور بیعت میں فرق:	36
رحمن رحیم میں فرق:	36
اعادہ، استئناف میں فرق:	36
تجس اور تحسس میں فرق	36
اسراف تبذیر میں فرق	36
اذکار اشغال میں فرق	37
انابت توبہ میں فرق	37
اب، والد میں فرق	37
اہاب جلد میں فرق	37
بکہ مکہ میں فرق	37

مضمون	صفحہ
حسب، نسب، نسل میں فرق	37
حمل، حبل میں فرق	37
حرام، نجس میں فرق	37
حوت سمک میں فرق	38
خطا، سہو میں فرق	38
رسول، نبی میں فرق	38
سراج، مصباح میں فرق	38
ضیا، نور میں فرق	38
عود، غصن میں فرق	38
برھان، دلیل میں فرق	38
لفظ اللہ کی تحقیق میں اقوال	39
لفظ اللّٰھمّ کی تحقیق	40
الف لام غیر زائدہ کی چار قسمیں ہیں:	40
وجہ حصر	40
عربی کے عدد و معدد کا بیان	41
لفظ آل کی تحقیق	43
لَمّا کی تحقیق	43
فعل تعجب کے دو وزن ہیں	44
لفظ وَیحک کی تحقیق	44
ھَلُمَّ جرًا کی تحقیق	44
لفظ مہما کی تحقیق	45
اِبنُمٌ کی تحقیق	45
عَلَنِیَۃُ اللہ اُنسانیۃ کی تحقیق	45
جمع کا ایک عجیب وزن	45
الصحیفہ	46

مضمون	صفحہ
حروف تہجی کی تفصیل	47
فقہی اصطلاحات	57
اِصطلاحات حج و عمرہ	172
استلام	172
اضطباع	172
آفاقی	172
اَیامِ تشریق	172
اَیامِ نحر	172
افراد	173
تسبیح	173
تمتع	173
تلبیہ	173
تہلیل	173
جمرات یا جمار	173
رَمَل	173
رَمی	174
زم زم	174
سعی	174
شوط	174
صفا	174
طواف	174
عمرہ	174
عرفات یا عرفہ	175
قران	175
قارن	175

مضمون	صفحہ
قرن	175
قصر	175
محرم	175
مفرد	175
میقات	175
جحفہ	176
جنّت المعلیٰ	176
جبل رحمت	176
حجرِ اسود	176
حرم	176
حِل	176
حلق	177
حطیم	177
دَم	177
ذوالحلیفہ	177
ذات عرق	177
رُکنِ یمانی	178
مطاف	178
مقامِ ابراہیم	178
ملتزم	178
مسجد خیف	178
مسجد نمرہ	178
مدعیٰ	178
مزدلفہ	178
محسّر	179

مضمون	صفحہ
میلین اخضرین	179
موقف	179
ہدی	179
یوم عرفہ	179
یلملم	179
اصطلاحات حدیث ومحدثین	180
اصطلاحاتِ ناپ تول	182
قدیم پیمانے اور ضروری شرعی عددی معلومات	182
حروف تہجی کی ترتیب پر احادیث مبارکہ بطور برکت کے	186
کثیر الفوائد مشہور شخصیات کے اصل نام۔ طلباء کی خدمت میں	219
مبشرین صحابہ ومبشرات صحابیات	232
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام نکاح بھیجا مگر رخصتی نہ ہوئی۔	234
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ازواج جو رخصتی سے قبل مطلقہ ہوئیں۔	234
اسماءگرامی اصحاب حضرت عیسیٰؑ حوارین	235
قرآن مجید میں مذکورہ سوالات کرنے والوں کے نام	236
اصحاب	237
اصحاب فیل	237
اصحاب کہف	238
اصحاب الجنۃ (باغ والے)	238

مضمون	صفحہ
اصحاب الرّقیم	238
اصحاب الرّس (کنویں والے)	239
اصحاب الاخدود (گڑھے والے)	239
اصحاب السبت ہفتہ کے دن والے	239
اصحاب الیمین	239
اصحاب الشمال	239
اصحاب صفہ	240
اصحاب الرائے	240
اصحاب الفروض یا اصحاب الفرائض	240
اصحاب المیراث	240
اصحاب ظواہر	240
اصحاب الایکہ یعنی جنگل والے	240
اصحاب الحجر (پتھر والے)	241
حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ	241
عربی زبان سے تھوڑا سا اقتباس	242
اَبْ سے متعلق مشہور کنیتیں	242
اُمّ سے متعلق مشہور کنیتیں	243
عربی زبان کی فصاحت	244
قاعدہ کلیہ	246
زمانہ جاہلیت کی مشہور تجارتی باطل شکلیں	247
زمانہ جاہلیت میں نظام زر مبادلہ	248
زمانہ جاہلیت می مشہور تجارتی شکلیں	248
بیع منابذہ	248
بیع ملامسہ	249

مضمون	صفحہ
بیع حبل الحبلۃ	249
بیع صفقہ	249
بیع مزابنہ	249
بیع مصراۃ	249
بیع عربان	249
بیع نجش	250
بیع مضطر	250
بیع الکالی بالکالی	250
بیع غرر	251
شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا	251
تلقی جلب	251
بیع سنین ومعاومہ	251
زمانہ جاہلیت کی بیوعات کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر	252
فقہ حنفی کی بنیاد احادیث مبارکہ پر ہے	252
عہد رسالت میں صحابہ کے جمع کردہ مخطوطے	271
اب ان کتب مبارکہ کا تھوڑا سا تعارف	271
صحیفہ علی رضی اللہ عنہ	272
تالیف عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ	272
صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما	272
رسالہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ	273
صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	273
مجموعہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	273

مضمون	صفحہ
مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ	273
تالیف ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ	274
الصحیفۃ الصحیحہ	274
حدیث مبارکہ ایمان کے ستر سے زائد شاخیں ہیں کی تفصیل	275
تصدیق قلبی یعنی جو عقائد کو شامل ہے وہ تیس چیزیں ہیں۔	275
دوسری قسم زبان کے اعمال	276
تیسری قسم بدن کے اعمال	276
اسلام کے فرض عین۔	278
فرض کفایہ۔	278
اسلام کے اُمور واجبات	279
اسلام میں وہ اُمور جو سنت ہیں یا مستحب ہیں	279
ایمان کے ڈاکو اور ایمان کے سپاہی۔	280
دین اسلام کے دشمن	280
دین محمدی کے ڈاکو دین اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والے بدنصیب	280
مذہب اسلام دین محمدی کے ڈاکو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے	280
دین محمدی کے پاسبان۔ محافظ	282
دین محمدی کو نئی روح پھونکنے والے دین اسلام کو زندہ کرنے والے	282
دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	282
تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	283
چوتھی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	283
پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	283
چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	284
ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	284
آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	284
نویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	284
دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	285
گیارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	285
بارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	285
تیرہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں	285
ہمارے ہاں چودھویں صدی کے مجددین میں	285
معصیت یعنی گناہ اسباب لعنت اسباب رحمت	286
گناہ بے لذت	287
گناہ کبیرہ اور صغیرہ کے متعلق فہرست کبائر وصغائر	288
کبائر کی فہرست جو بغیر پکی توبہ کے معاف نہیں ہوتے	289
صغائر کی فہرست جو نیک اعمال سے معاف ہوتے رہتے ہیں	291
وہ اسباب جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بناتے ہیں	293

مضمون	صفحہ
کچھ گناہوں پر دنیا میں تاوان بھی لازم ہے	294
احرام کی پابندیاں پوری کرنا:	294
شرعی عذر سے احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر جزا	298
شرعی عذر مندرجہ ذیل ہیں	298
مکروہ کام	298
حالت احرام میں جائز کام	300
چند کفارات جن کی جزا شریعت نے مقرر کی ہے	301
جان بوجھ کر قتل (قتلِ عمد)	301
قتلِ خطا اور قائم مقام خطا کا کفارہ	301
پانچویں صورت قتل بسبب	301
ایک انگلی کاٹ دینے پر دیت کی مقدار	302
حمل ضائع کرنے کی دیت	302
مختلف انسانی اعضاء تلف کرنے پر دیت	302
نعوذ باللہ مرتد ہوجانے پر	302
زنا کی سزا	302
چوری کی سزا	303
شراب پینے پر سزا	303
کفارہ قسم اور نذر یعنی منت پوری نا کرنے پر کفارہ	303
پاکدامن پر زنا کی تہمت لگانے کی سزا	303

مضمون	صفحہ
لقیط یعنی گرا پڑا لاوارث بچہ	304
لُقطہ یعنی گری پڑی چیز ملنے پر حکم	304
کفارہ ظہار	304
رمضان کے روزے کا کفارہ	305
صدقہ فطر	305
مقدارِ مہر	305
توبہ کا بیان	305
تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا	306
خوشخبری سارے گناہ معاف	313
اپنے علم کے ذریعے دنیا نا کماتا ہو	315
دوسری علامت اس کے قول و فعل میں تعارض نا ہو	316
تیسری علامت ایسے علوم میں مشغول ہونا جو آخرت میں کام آئیں۔	316
علمائے آخرت کی چوتھی علامت	316
پانچویں علامت یہ ہے کہ علمائے آخرت اُمراء و سلاطین سے دور رہیں	316
چھٹی علامت علمائے حق کی	317
ساتویں علامت اصلاح باطن	317
آٹھویں علامت یقین کی تبدیلی	317
نویں علامت ہر حرکت و سکون سے خوفِ خدا نظر آتا ہو۔	318

مضمون	صفحہ
دسویں علامت	318
گیارہویں علامت	318
آئمہ اربعہ کے فروعی اختلافات	319
مختصر حالات مصنفین وکتب مشہورہ	332
صاحب تفسیر بیضاوی	332
صاحب تفسیر ابن کثیر	332
صاحب تفسیر جلالین نصف اول	
درسی تفسیر	332
صاحب جلالین نصف ثانی	333
صاحب تفسیر مظہری	333
صاحب موطا امام مالک	333
صاحب موطا محمد ومدونِ اول فقہ حنفی	334
صاحب الجامع الصحیح بخاری	334
صاحب مسلم	335
صاحب سنن ابن ابی داؤد	335
صاحب ابن ماجہ	336
صاحب ترمذی	336
صاحب نسائی	337
صحاح ستہ کے بارے اکابرین کے ارشاد	337
مختصر تعارف صحاح ستہ	338
ثلاثیات بخاری	341
صاحب طحاوی شریف	343
صاحب مصابیح	343
صاحب مشکوٰۃ	343
صاحب مختصر المعانی تہذیب المنطق	344

مضمون	صفحہ
صاحب قطبی	344
صاحب سُلم العلوم	344
صاحب مرقات منطق	345
صاحب ریاض الصالحین	345
صاحب مائتہ عامل	345
صاحب شرح مائۃ عامل	345
صاحب علم الصیغہ	346
صاحب درمختار	346
صاحب منیۃ المصلی	346
صاحب الفوز الکبیر	346
صاحب نفحۃ العرب	347
صاحب درمختار	348
صاحب قدوری	348
صاحب ہدایہ	348
صاحب کنز الدقائق	349
صاحب وقایہ وشارح وقایہ	349
صاحب نورالایضاح	349
صاحب منتخب حسامی	350
صاحب اصول الشاشی	350
صاحب نورالانوار	350
صاحب دیوان حماسہ	351
صاحب دیوان متنبی	351
صاحب مقامات حریری	351
صاحب کافیہ وشافیہ	352
صاحب ہدایۃ النحو	352

مضمون	صفحہ
صاحب نحو میر	352
صاحب شرح جامی	353
چند مشاہیر کا تعارف	353
یہ تھے وہ لوگ جو علم کی اعلیٰ سطح پر تھے	269
مذاہب عالم کا معلوماتی خاکہ	370
بادشاہانِ عجم کی تاریخ چار طبقات پر مشتمل ہے:	377
دوسرا طبقہ کے بادشاہ	377
تیسرا طبقہ	378
چوتھا طبقہ اردشیر تا یزدجرد بن شہریار	379
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بطور امیر المومنین	379
خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل	380
خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	380
سسر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	380
خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ	380
خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ	380
خلافت سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہ	381
خلافت بنواُمیہ	381
خلافت عباسیہ	382
موجودہ دنیا کا نقشہ	384
صحابہ رضی اللہ عنہ پوری دنیا میں پھیل گئے	384
مسلمان بچوں کے اسلامی نام	385

مضمون	صفحہ
دور نبوت کے مفتی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین	386
وحی لکھنے والے صحابہ کرام	386
مواخات کی ترتیب یہ تھی	387
دور نبوت کے حفاظ صحابہ	387
حضور علیہ السلام کے محافظ صحابہ	388
شہداء غزوہ احد	389
شہداء یوم الرجیع	391
شہداء موتہ	392
شہداء مکہ	393
شہدائے خندق	394
سریہ حربہ	395
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج	397
مطہرات اُمہات المومنین	398
حضور علیہ السلام کی صاحبزادیاں	398
حضور علیہ السلام کی نواسیاں	398
حضور علیہ السلام کی پھوپھیاں	398
حضور علیہ السلام کے خدام	398
حضور علیہ السلام کے چچا	399
احمد نام سے مشہور شخصیات	399
آئمہ محدثین	400
فقہا محققین	400
عرفائے کاملین	401
وزراء وامراء	402
شعراء وادباء	402

مضمون	صفحہ
آسان حج وعمرہ بمطابق مسلک حنفی	403
حج کے صرف پانچ دن ہیں	403
مکۃ المکرمہ کے قابل ذکر مقامات	405
مدینہ منورہ کے قابل ذکر مقامات	406
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستون	407
مدینہ منورہ کی خاص خاص مساجد	408
مدینہ منورہ کے چند بابرکت کنویں	410
حج کے فرائض، واجبات، سنتیں	412
بحالت احرام ممنوع افعال	413
متفرقات کے اوراق	413
قرآن وحدیث میں پوری طب کا خلاصہ	418
تین بڑے عالم مگر باندیوں کے بیٹے	419
حروف شمسیہ، حروف قمریہ	420
سب سے آخری صحابی کی وفات	421
سات آسمانوں کے نام اوران کی بناء	422
پہلی اور آخری وحی کس نے لکھی	423
پندرہ بدنصیب لوگ	423
پانچ نمازوں کی رکعات کی تعداد کی وجہ	425
قدیم بادشاہوں کے القاب	426
نامور فاتحین	427
بادشاہوں میں عیوب	429
انبیاء علیہم السلام پر وحی کے نزول کی تعداد	430
نزول وحی کے سلسلے میں انبیاء کی حیات مبارکہ	431

مضمون	صفحہ
قرآن کریم میں مذکور پچیس انبیاء علیہم السلام	431
علم نحو کی وجہ تسمیہ	438
حسن اخلاق کی یادگار مثال	438
سورج کی مدد سے صحیح قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ	439
مسنون کفن کے کپڑے	440
سال بھر میں روزے کے دن	440
سال بھر میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے۔	441
حجاز مقدس اور قرب وجوار کے درمیان فاصلے	442
بحری مسافت	442
کرہ ارض کی بنیادی معلومات	443
فرائض کا بیان	445
ورثاء کی ترتیب	445
ذوی الفروض کی تفصیل	447
ذوی الفروض کے حصے	447
عصبات کی تفصیل	451
ذوی الارحام کی تفصیل	452
میراث پانے سے محروم کردینے والی چیزیں	454
پہلا شہید اسلام مردوں میں	456
پہلی خاتون شہید اسلام	456
آسمانی کتابوں کے خلاصے	457

مضمون	صفحہ
اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بدترین آدمی	457
تاریخ کے ایک سیاہ ورق کا مطالعہ	457
اسلام کا نور آتا ہے	458
پردہ اور جہاد	461
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو زندگی	463
رشتے کی وہ عورتیں جن مرد کیلئے نکاح حرام ہے وہ چار ہیں	464
قرآن مجید پر اجمالی نظر	466
حفاظت قرآن بنام جامع القرآن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	467
عربی حروف تہجی جمع کرنے والی آیات	473
چند مخصوص قرآنی سورتوں کے فضائل	473
قرآن شریف میں گنتی	474
قرآن مجید میں عدد کسور	476
قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارک کا تذکرہ	476
تاریخ نظام العمل کا پس منظر	477
قمری یعنی اسلامی مہینوں کی وجوہ تسمیہ	479
دوسرا نظام شمسی	480
تیسرا نظام بکرمی	480
چوتھا نظام جنتری شاکھا	481
تین کے عنوان پر احادیث مبارکہ کا نایاب ذخیرہ	481
امت محمدیہ کی تین چیزیں معاف	481
تین بیماریوں پر عیادت نا کرنے میں مضائقہ نہیں۔	484
ضروری مسائل متعلقہ اوقات نماز طلوع وغروب	487
نفل نمازوں کے اوقات	488
وضو کے احکام	489
نماز کے 100 مسائل جن کا یاد کرنا ضروری ہے۔	490
فرائض نماز تیرہ ہیں	490
واجبات نماز چودہ ہیں	490
سنن نماز اکیس ہیں	491
مکروہات نماز انتیس ہیں	492
مفسدات نماز اٹھارہ ہیں	493
مستحبات نماز پانچ ہیں	494
سجدہ سہو کے احکام	494
جن سورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے	494
بخاری شریف کی سند متصل برکت کیلئے	495
نصائح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	497
نصائح سیدنا سلیمان علیہ السلام	498
نصائح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	498
نصائح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	498
نصائح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	499

مضمون	صفحہ
نصائح سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	499
نصائح سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	500
اقوال حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	500
اقوال حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	500
اقوال حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندیؒ	501
اقوال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ	501
حضرت امام ابوحنیفہؒ کی اپنے شاگردوں کو نصائح	502
علم طب کا تعارف بمع طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	503
چینی طب	505
بابلی طب	505
مصری طب	506
یونانی طب	507
رومی طب	507
اسلامی طب	508
احادیث سے طبی علاج	509
تین چیزوں میں شفاء ہے	509
بچہ کی پیدائش کے بعد	509
کھانے پینے کی اشیاء میں مکھی گر جائے تو	509
نظر بد کا علاج	510
دبلے پن کا علاج	510
بڑی بیماریوں سے حفاظت	510

مضمون	صفحہ
عرق النساء کا علاج	510
سال میں ایک بار رات کو وباء اُترتی ہے۔	510
آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے	511
۷۰ ستر امراض سے شفاء	511
بواسیر کا علاج	511
حسن و جمال کا راز	511
میتھی سے علاج	511
پُرانے درد ختم رنگ کا نکھار	512
بیمار کیلئے جَو مفید ہے	512
دو کڑوی چیزیں شفا بخش ہیں	512
سفر جل دل کی طاقت کا سرچشمہ	512
قے متلی بھوک کا علاج	513
گائے کا دودھ ہر بیماری سے شفاء	513
(ہلیلہ سے علاج یعنی کالی ہڑڑ)	513
پسلی کے نیچے کے درد کا علاج	513
لہسن ضرور کھاتا	514
بیماری کا جڑ سے خاتمہ	514
زہر اور جادو سے حفاظت	514
انار سے علاج	514
تین سانس میں پانی پینے کا فائدہ	514
زم زم کے فوائد	515
رات کا کھانا	515
کلونجی خزانہ صحت	515
جن بھوت اور آسیب کو دفع کرنے کا علاج	518

UMMUL QURA INSTITUTE
معہد ام القریٰ
MODERN SECTION OF JAMIA ASHRAFIA
الجامعۃ الاشرفیۃ
Jamia Ashrafia, Ferozepur Road, Lahore-54600
الجامعة الأشرفية شارع فيروزبور لاهور. ٥٤٦٠٠ باكستان
Tel: 042-37429501, 37583326 Fax: 042-37427645 E-Mail: ummqura@brain.net.pk muftionline@jamiaashrafia.org Web Page: http://www.jamiaashrafia.org

تاریخ:________ حوالہ:________

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الكريم اما بعد!

عزیزم مولانا محمد الیاس سلمہ نے اپنی کتاب کا مسودہ دکھایا جس میں انہوں میں بہت آسان انداز اور بترتیب حروف تہجی ایسی بنیادی باتوں اور اصطلاحات کو یکجا کر دیا ہے جس کی طرف طلبہ عزیز کا عام طور پر ذہن متوجہ نہیں ہوتا۔

علمائے کرام، مدرسین اور طلبہ کرام کے ساتھ ساتھ مذکورہ کتاب عامۃ الناس کیلئے بھی مفید اور دلچسپی کا باعث بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ عزیزم مولانا محمد الیاس سلمہ کو انتہائی جزائے خیر عطا فرمائے اور اس اشاریہ (انڈیکس) کو بھی قبولیت سے نوازے۔ آمین

محتاج دعا:

حافظ فضل الرحیم

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب

جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے ہمارے نیک مخلص استاذ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب زید مجدھم کو جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے انتہائی مفید اور قیمتی باتوں کو علمی کہکشاں کے نام سے مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک بھائی کی اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ فرمائے۔

آمین یا الہ العلمین

محتاج دعا

محمد حسن عفی عنہ

۲۱ شوال ۱۴۳۷ھ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور و استاذ جامعہ مدنیہ جدید، لاہور
جامعة المدينة ليك رود لاهور، وجامعة عبدالله بن مسعود وجامعة محمد موسى البازي

پیش لفظ

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک ساتھی نے فون کیا اور پوچھا کہ عشرہ مبشرہ کے اسماء گرامی بتائیں تو فوری طور پر سات آٹھ نام تو یاد آگئے مگر پورے دس نام مکمل نہیں ہو رہے تھے آخر کار کتاب دیکھی تو مکمل ہوئے بعد میں ذہن میں آیا کہ اس طرح تو بے شمار چیزیں ہیں جن کا تعلق بنیادی علوم سے ہے اور فی الوقت ذہن میں نہیں ہوتیں تب یہ داعیہ پیداء ہوا کہ ایک ایسا ذخیرہ تیار کیا جائے جو تمام فنون کے اہم ابواب کی اہم معلومات پر مشتمل ہو اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق مانگتے ہوئے اہم معلومات زیبِ قرطاس کرنا شروع کیں یہ بات مدِنظر رکھتے ہوئے کہ مدارسِ عربیہ کے طلباء وطالبات کو اہم معلومات کسی ایسے ذخیرہ سے دستیاب ہوں اور اُن نایاب معلومات کو ہر وقت ساتھ بھی رکھا جاسکے ایسا ذخیرہ سے دستیاب ہوں اور اُن نایاب معلومات کو ہر وقت ساتھ بھی رکھا جاسکے ایسا ذخیرہ بندہ نے ہر کتب خانہ سے تلاش کیا مگر نا ملا چند نسخے جاذب نظر تھے مگر اس میں معلومات پوری نہ تھیں کچھ نسخوں میں بعض باتیں ملیں بعض نا ملیں تو بندہ اس کمی کو دیکھتے ہوئے ایسا مجموعہ بتوفیق اللہ سبحانہٗ تیار کرنے میں کامیاب ہوا ابھی میرے اعتبار سے اس مجموعہ میں اوراق شامل کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر احباب کے مسلسل اصرار پر جن کا اشارہ بھی میرے لیے حکم کا درجہ رکھتا ہے جو مجموعہ تیار تھا اس کی چھپائی کی فکر شروع کر دی اور جو باتیں معلومات رہ گئیں سوچا ان کو بعد میں علیحدہ چھپوا کر شائع کر دوں گا امید ہے طلباء وطالبات پزیرائی بخشیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ناکارہ کی اس حقیر کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر میرے اور میرے اساتذہ والدین کیلئے ذخیرہ آخرت بنادیں اور اس ناکارہ کی مغفرت کا ذریعہ بنادیں۔

اللھم اغفر لی وللوالدی وللمؤمنین ولمن قال آمین بجاہ سید المرسلین

طالب دعا اُمیدوار شفاعت وغفران

طالب علم حافظ مولوی محمد الیاس عفی عنہ بن مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ لیاقت پوری

فاضل مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ

خادم الطلباء جامعہ دار التقویٰ شاخ ازمیر ٹاؤن لاہور

انتساب

1- استاذی و مولائی حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا جمشید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ استاذ حدیث مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ۔

2- والد محترم حضرت اقدس مولانا الحافظ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ شاگرد خاص حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

3- بنام مدرسہ عربیہ عالمی تبلیغی مرکز رائے ونڈ بندہ کی مادرِ علمی جہاں سے لاکھوں نفوس ہدایت پا چکے اور انشاء اللہ تا قیامت پاتے رہیں گے۔

4- اُن گمنام شُہداءِ اسلام کے نام جو گمنام ریگستانوں میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔

یا اللہ مجھ ناپاک کو بھی شہادت کی موت عطا فرما!

آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

چند علوم کی تعریفات

طلباء وطالبات کے متعلق چند ضروری علوم کی تعریفات موضوع غرض وغایت ایک جگہ جمع کر دی ہیں امید ہے یاد کرنے میں آسانی ہوگی۔

تعریف کی تعریف:

ما یُبَیِّنُ بہ حقیقۃُ الشئ

ترجمہ: جن الفاظ سے کسی چیز کی حقیقت واضح ہو۔

موضوع کی تعریف:

ما یُبحَث فیہ عن عوارضہِ الذاتیۃِ

ترجمہ: وہ الفاظ جن سے کسی چیز کے عوارضِ ذاتی میں بحث کی جائے۔

غرض کی تعریف:

صُدورُ الفعلِ عَنِ الفاعلِ لاجلہٖ

ترجمہ: جس کی وجہ سے فاعل سے فعل صادر ہو۔

(۱) علم تفسیر

تعریف:

ایسا علم جس میں الفاظِ قرآن کی کیفیت نُطق اوران کی مدلولات احکام افرادیہ و ترکیبیہ اوران کے معانی سے بحث کی جائے جن پر بحالت ترکیب ان الفاظ کو محمول کیا جائے۔

موضوع:

قرآن پاک ہے اس لحاظ سے کہ اس کے مطالب و مقاصد بیان کئے جائیں۔

غـــرض:

نیک بختی حاصل ہو جائے بدبختی سے بچ جائیں۔

(۲) علم قـــرأة

تعـــریف:

قراۃ متواترہ مشہورہ کے اختلاف کے اعتبار نظم قرآنی پر بحث کی جائے۔

غـــرض:

نظم قرآن کی تلاوت اور ضبط اختلافِ متواترہ کی ملکہ کی تحصیل ہے۔

موضوع:

الفاظِ قرآن ہیں کیونکہ اس علم میں تلفظِ احوال پر بحث کی جاتی ہے۔

(۳) علم تجوید

تعـــریف:

وہ علم جس میں صحت تلفظ وحروف کی خوبصورتی سے پڑھنے کے قواعد بیان کیے جائیں۔

موضوع:

کیفیت تلفظ وتلاوت ونظم ونسق ہے۔

غرض:

صحت وعمدگی کے ساتھ قرآن پاک تلاوت کرنا۔

(۴) علم حدیث

تعریف:

یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اقوال افعال وتقریرات اور اختیاری افعال ہیں۔

موضوع:

آپ ﷺ کی ذات مبارکہ اس طور پر کہ آپ ﷺ رسول اللہ ہیں۔

غرض:

باعتبار اتصال و انقطاع احادیث کی اسناد کی اقسام اور نقل روایت کے احکام و آداب معلوم کرنا۔

(۵) علم فقہ

تعریف:

احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کو کہتے ہیں جو احکام کی تفصیلی دلائل سے حاصل ہو احکام فرعیہ کا تعلق عمل سے ہے اور احکام اصلی کا تعلق اعتقاد سے ہے۔

موضوع:

مکلف آدمی کا فعل و عمل ہے جس کے احوال سے اس عمل میں بحث ہوتی ہے۔

غرض:

سعادت دارین اور فقیہہ بن کر مخلوق خدا کو نفع دیکر بلند مرتبہ کرنا۔

(۶) علم اُصول فقہ

تعریف:

اُن قواعد کا جاننا جن سے تفصیلی دلائل کے ساتھ عملی احکام کو استنباط کی شہ راہ قائم ہو۔

موضوع:

چاروں دلائل۔

- ① قرآن
- ② حدیث
- ③ اجماع
- ④ قیاس ہے۔

غرض:

احکام شرعیہ کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا اور استنباط مسائل کے قواعد معلوم کرنا۔

(۷) علم فرائض

تعریف:

ان قواعد کا علم جن کے ذریعے ترکہ میت کو ورثاء میں تقسیم کرنے کی کیفیت اور ان کے حقوق درجات کی تفصیل معلوم ہو۔

موضوع:

ترکہ میت اور ترکہ کے وارثین ہیں۔

غرض:

مستحقین کو ان کے حقوق کے مطابق ترکہ کی تقسیم۔

(۸) علم ادب

تعریف:

وہ علم جس کی حفاظت سے آدمی اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے میں لفظی، معنوی، تحریری اغلاط سے بچ سکے۔

موضوع:

اس علم کا کوئی نہیں ہے۔

غرض:

اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے میں دلچسپ طریقے سے دوسرے کے ذہن میں بیٹھادینا ذہن زبان کو لفظی معنوی تحریری اغلاط سے بچانا۔

(۹) علم الصرف

تعریف:

وہ علم جس سے کلمات کی ساخت ادل بدل کے قواعد معلوم ہوں۔

موضوع:

اس علم کا موضوع کلماتِ ثلثہ ہیں یعنی اسم فعل حرف

غرض:

الفاظ وکلمات کا تلفظ کو صحیح معلوم کرنا کلموں کی ساخت تغیر تبدل کے قواعد معلوم کرنا۔

(۱۰) علم نحو

تعریف:

کلمات موضوعہ کے آخری احوال کو معرب مبنی ترکیب وافراد سے بحث ہو۔

موضوع:

نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کیونکہ ان کے احوال پر بحث ہوتی ہے

غرض:

معانی وضع پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی سے بچنا۔

(۱۱) علمِ منطق

تعریف:

ایسا علم ہے جس کی رعایت سے آدمی خطافی الفکر سے ذہن کو بچاتا ہے۔

موضوع:

معلوماتِ تصوریہ وتصدیقہ سے مجہولاتِ تصوریہ وتصدیقہ تک رسائی۔

غرض:

نظر وفکر میں غلطی واقع ہونے سے بچنا

(۱۲) علمِ معانی

تعریف:

جس کی رعایت عربی الفاظ کہ وہ حالات معلوم ہوتے ہیں جن کے ذریعے لفظ مقتضی الحال کے مطابق ہو جاتا ہے۔

موضوع:

تراکیب بُلَغَاء بایں حیثیت کے وہ مقتضائے حال کے مطابق ہوں۔

غرض:

کلام کو مقتضائے حال کے مطابق ترکیب دینے میں خطا سے بچنا۔

(۱۳) علم بیان

تعریف:

جس کے ذریعے ایک مفہوم کو کئی طریقوں سے ادا کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے اس طور پر کہ ان طریقوں سے میں بعض مرادی معنیٰ پر دلالت کرنے میں دوسرے بعض طریقے واضح و اجلیٰ ہوں خواہ یہ طریقے بطور کنایہ کے ہوں یا بطور مجاز یا بطور تشبیہ۔

موضوع:

وضاحت واخفاء دلالت کے اعتبار الفاظ وعبارات

غرض:

ایک معنیٰ کو مختلف تراکیب کے ساتھ بیان کرنا۔

(۱۴) علم بدیع

تعریف:

جس کے ذریعے تحسین کلام کے ایسے طُرق وضوابط معلوم ہوں جن کا اعتبار کلام کو فصیح وبلیغ ہونے کے بعد ہوتا ہے۔

موضوع:

بحیثیت مذکورہ تراکیب بُلَغَاء اس علم کا موضوع ہے۔

غرض:

فصیح اور مقتضائے حال کے مطابق کلام میں زیادہ حُسن وخوبی پیدا کرنے کا طریقہ معلوم کرنا۔

(۱۰) علم طِب

تعریف:

وہ علم جس میں جسمانی امراض کے علاج معالجہ کا بیان اور تدابیر حفظان صحت مذکور ہوں

موضوع:

علم طِب کا موضوع زندہ انسان کا جسم ہے۔

غرض:

صحت کی حفاظت کے اُصول امراض سے شفا کی تدابیر معلوم کرنا۔

(قُرۃ العیون فی تذکرہ الفنون)

چند مترادف الفاظ کا باہمی فرق

علم اور معرفت کے درمیان فرق

ان میں مختلف وجوہ سے فرق ہے۔

۱۔ ادراک بالقلب کو علم جبکہ ادراک بالحواس کو معرفت کہتے ہیں۔

۲۔ علم کی ضد جہل ہے جبکہ معرفت کی ضد انکار ہے۔

۳۔ علم کا استعمال کلیات میں معرفت کا جزئیات میں ہوتا ہے۔

خلاف اختلاف میں فرق:

اختلاف جانبین سے ہوتا ہے جبکہ خلاف جانب واحد سے بھی ہوتا ہے۔

ودیعت امانت میں فرق

کسی کے پاس بغیر ارادہ کے مال رکھوانا امانت اور ارادہ کے ساتھ رکھوانا ودیعت کہلاتا ہے۔

حذف اور تقدیر میں فرق:

مقدر مذکور کی طرح شمار ہوتا ہے جبکہ حذف اس طرح شمار نہیں ہوتا تقدیر میں صرف لفظاً نہیں مانا جاتا نیتاً مانا جاتا ہے جبکہ صرف حذف نہ لفظاً مانا جاتا ہے نا نیتاً۔

مثال اور شاہد میں فرق:

مثال وہ جزی ہے جو قاعدے کی وضاحت کے لئے بیان ہو شاہد وہ جزی ہے جو قاعدے کو ثابت کرنے کیلئے بیان کی جائے

بالجملہ اور فی الجملہ میں فرق:

علماء کسی مضمون کے خلاصے کو بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ بالجملہ کثرت میں جبکہ فی الجملہ قلت میں استعمال ہوتا ہے۔

خشیت اور خوف میں فرق:

محبت کی وجہ سے جو ڈر ہو خشیت جبکہ سزا کی وجہ سے جو ڈر ہو خوف کہلاتا ہے

عندیٰ اور لدیٰ میں فرق:

عند میں چیز کا حاضر ہونا شرط نہیں جبکہ لدیٰ میں چیز کی حاضری شرط ہے

ہدیہ اور عطیہ میں فرق:

کوئی چھوٹا بڑے کو تحفہ دے تو ہدیہ جبکہ بڑا چھوٹے کو کوئی انعام دے تو عطیہ کہلاتا ہے۔

سُرعت، عُجلت میں فرق:

سُرعت کم وقت میں بہت کام کرنا محمود کام کو وقت سے پہلے جلدی کرنا اول وقت میں کام جلدی کرنے کی سُرعت اور محمود ہے وقت آنے سے پہلے کام میں جلدی عُجلت ہے اور یہ مذموم ہے۔

قعود، جلوس میں فرق:

نیند سے اٹھ کر بیٹھنا جلوس جبکہ کھڑے ہوئے کا بیٹھنا جلوس کہلاتا ہے۔

زیادہ دیر بیٹھے رہنا قعود۔ جبکہ مختصر بیٹھنا جلوس کہلاتا ہے۔

جواد، کریم، سخی میں فرق:

مانگنے پر جو دے وہ جواد بغیر مانگے جو دے اور ذاتی نفع بھی نہ ہو وہ کریم کہلاتا

ہے جو جمع کرے اور سائل کو محروم نا کرے وہ سخی ہے۔

طمع، امل، رجاء میں فرق:

قریب الحصول شے کی امید کو طمع بعید الحصول شے کی امید امل اور چیز کے ملنے نا ملنے کی درمیانی کیفیت کو رجاء کہتے ہیں۔

بعیر، ابل، جمل، ناقہ میں فرق:۔

جنس اونٹ کو بعیر اونٹوں کی جماعت کو ابل نر اونٹ کو جمل مادہ کو ناقہ کہتے ہیں۔

سکوت، صموت میں فرق:

زیادہ دیر چُپ رہنا صموت جبکہ تھوڑی دیر چُپ رہنا سکوت کہلاتا ہے۔ نیز بولنے پر قدرت کے باوجود چُپ رہنا سکوت کہلاتا ہے اور صموت عام ہے چاہے قدرت کے باوجود چُپ رہنا ہو یا بلا قدرت کلام کے چُپ رہنا ہو۔

نفی، نہی میں فرق:

ایسے کام سے باز رکھنا جس کو کرنے کی قدرت حاصل ہو نہی کہلاتا ہے جبکہ جس کام کو کرنے کی قدرت نہ ہو اس سے باز رکھنے کو نفی کہتے ہیں۔

خلق کسب میں فرق:

کسی چیز کا وجود بغیر آلے کے خلق کسی چیز کا وجود آلے کے ساتھ کسب ہے جیسے کہ کہیں گے اللہ خالق ہے انسان کاسب ہے۔

بیع، ہبہ، اجارہ، اعارہ میں فرق:

باعوضِ عین شئی کا مالک بنانا بیع بلاعوض عین شی کا مالک بنانا ہبہ باعوض منافع شئی کا مالک بنانا اجارہ بلاعوض منافع شئی کا مالک بنانا اعارہ کہلاتا ہے

مثال اور نظیر میں فرق:

ما قبل کی وضاحت کیلئے مثال جبکہ جو ما قبل کا جزو ہو نظیر کہلاتی ہے۔

اخلاق اور اِخلاق میں فرق

زبر کے ساتھ عادت اور طبیعت کو کہتے ہیں اور یہی نام بھی ہے جس کو لوگ ہمزہ کے زیر کے ساتھ پکارتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ اِخلاق زیر کے ساتھ بوسیدہ کرنے کے معنیٰ میں آتا ہے۔

آذان اور اذان میں فرق:

اذان بغیر مد کے نماز کے اعلان کو کہتے ہیں اور آذان مد کے ساتھ اُذن کی جمع ہے بمعنیٰ کان اس میں فرق رکھنا چاہیے۔

بیان اور تبیان میں فرق:

(۱) دوسرے کو سمجھانا بیان خود سمجھنا تبیان۔
(۲) پوشیدہ بات کی تفصیل بیان عام کلام کو تبیان کہتے ہیں۔
(۳) دل کی بات کا اظہار بیان دل کی بات دلیل کے ساتھ تبیان۔

بخل اور شُح میں فرق:

کم درجہ کی کنجوسی بخل اور شدید بخل کو شُح کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک لالچ کے ساتھ کنجوسی کو شُح اور بغیر لالچ کے بخل۔

اِسلام اور السلام میں فرق:

ہمزہ کے زیر کے ساتھ باب اِفعال کا مصدر بمعنیٰ مذہب اسلام قبول کرنا۔ اور

ہمزہ کے زبر کے ساتھ ملاقات کے وقت کی دعا ہے السلام علیکم

تمام اور کمال میں فرق:

چیز کی اصل میں کمی کو پورا کرنا تمام کہلاتا ہے چیز کی صفات میں کمی کو پورا کرنا کمال کہلاتا ہے نیز اشعار میں تمام البیت استعمال ہوتا ہے نہ کہ کمال البیت

اُمہات اور اُمّات میں فرق:

ام یعنی ماں کی جمع اُمہات انسانوں کے لئے اور اُمّات جانوروں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

شرائط اور ارکان میں فرق:

کسی عمل کے شروع کرنے سے پہلے ضروری چیزیں شرائط
جبکہ عمل شروع کرنے کے بعد ضروری چیزوں کو ارکان کہتے ہیں۔

حیا اور خجل میں فرق:

سزا یا مذمت کے ڈر سے چہرے کا بدلنا حیاء کہلاتا ہے اور زیادہ شرمندہ ہو کر چہرے پر اثر کا ظاہر ہونا خجل کہلاتا ہے یعنی خجل میں صورت بدل جاتی ہے اور حیا میں صورت کا بدلنا ضروری نہیں۔

خوف اور خشیت میں فرق:

عام ڈرنا خوف زیادہ ڈرنا خشیت کہلاتا ہے یعنی خشیت خوف سے زیادہ سخت ہے۔

دین اور ملت میں فرق:

پوری شریعت کو مِلّت جس پر ایک چلے اس کو دین کہتے ہیں یعنی یوں تو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں دیندار ہے یوں نہیں کہ سکتے فلاں مِلّت والا ہے۔

زمانہ اور دھر میں فرق:

کم یا زیادہ مدت کو زمانہ اور جہان کے وجود سے انتہا تک کو دھر کہتے جبکہ عصر زیادہ تر گزرے زمانے پر بولا جاتا ہے۔

سُکوت اور صُموت میں فرق:

بولنے کی طاقت ہو پھر چپ رہے تو سُکوت کہتے ہیں اور بولنے کی طاقت ہو یا نہ ہو پھر چپ رہے تو صُموت کہلاتا ہے۔

یتیم اور لطیم میں فرق:

جس نابالغ بچے کا والد فوت ہو جائے وہ یتیم جس کے والد اور والدہ دونوں فوت ہو جائیں وہ لطیم

سَن اور عام میں فرق:

عام طور پر سَن اس سال کو کہتے ہیں جس میں قحط، تنگی، سختی ہو اور جس سال فراوانی ہو نرمی ہو اس کو عام کہتے ہیں۔

صَبْر اور صبر میں فرق:

خاموشی کے ساتھ مصیبت برداشت کرنا صبر کہلاتا ہے با کی جزم کے ساتھ اور صبر با کی زیر کے ساتھ ایلوا ایک قسم کی درخت کی گوند جو بہت کڑوی ہوتی ہے۔

ظِل اور فئی میں فرق:

دن رات کے سایہ کو ظل جبکہ صرف دن کے سایہ کو فئی کہتے ہیں۔

آل اور اھل میں فرق:

آل کی نسبت معززین کی طرف جبکہ اھل کی نسبت معزز غیر معزز سب کی طرف

ہوتی ہے۔

دوسرا فرق آل عقل والوں کے لئے جبکہ اھل غیر عقل والوں کے لئے مستعمل ہے۔

عین عیون میں فرق:

عین باب ضَرَبَ کا مصدر ہے جس کے بہت معانی ہیں۔ مثلاً چشمہ، آنکھ، ہر موجود چیز اسکی جمع اَعْیُن عیون اعیان آتیں ہیں جبکہ عَیون عین کے زبر کے ساتھ بظاہر عین کی جمع لگتی ہے۔ حالانکہ یہ لفظ خود مفرد ہے بمعنی بدنظر جسکی جمع عِین آتی ہے۔

عَشاء اور عِشاء میں فرق:

عَشاء عین کے زبر کے ساتھ شام کا کھانا عین کو زیر کے ساتھ نمازِ عشاء

مزاح اور استہزاء میں فرق:

ایسی خوش طبعی جو دوسرے کی تکلیف کا باعث نا ہو مزاح کہلاتا ہے اور جو باعثِ تکلیف ہو وہ استہزاء کہلاتا ہے۔

غَذَا اور غِذاء میں فرق:

غَذاء دوپہر کے کھانے کہتے ہیں غِذا ہر خوراک کو جس سے جسم بڑھے۔

فرق اور فرک کے درمیان فرق:

سر کے بالوں کے درمیان (مانگ) کو فرق فرک بمعنیٰ کھرچنا بعض کے نزدیک فرک اس بغض کو کہتے ہیں جو میاں بیوی کے درمیان ہو۔

تلاوۃ اور قراۃ میں فرق:

قراۃ ایک لفظ کی بھی ہوتی ہے جبکہ تلاوت دو یا زیادہ الفاظ پڑھے جائیں تو بولا جاتا ہے۔

کتاب مجلہ میں فرق:

عام لکھے ہوئے مضمون کو کتاب جبکہ خاص خاص باتوں کو مجلہ کہتے ہیں۔

لحم اور لھم ہا کے ساتھ میں فرق:

لحم بمعنی گوشت لھم ھا کے ساتھ ایک ہی مرتبہ ہڑپ کر جانا

مسجِد اور مسجَد میں فرق:

مسجِد زیر کے ساتھ بمعنیٰ وہ گھر جو عبادت مسلم کیلئے بنایا جائے اور مسجَد جیم کے زبر کے ساتھ بمعنیٰ سجدہ کی جگہ۔

جنف اور اثم میں فرق:

جنف وہ طرف داری جو خطأً وصیت میں ہو جائے۔اثم وہ زیادتی جو جان بوجھ کر کی جائے

فقیر مسکین میں فرق:

جس کے پاس کچھ بھی نا ہو وہ مسکین اور جس کے پاس بقدر ضرورت ہو وہ فقیر کہلاتا ہے۔

مبارک اور مبروک میں فرق:

مبرک جس جگہ اونٹ بیٹھتے ہوں مبارک باب مفاعلہ سے بمعنیٰ بڑھنا برکت کی دعا دینا مبارک کی جگہ مبروک کا استعمال غلط ہے۔

لمّا اور لَم میں فرق:

(1) لما استمرار کے نفی کیلئے ہوتا ہے جبکہ لم مطلق نفی کیلئے۔

(2) لما کے ساتھ حرف شرط نہیں لگا سکتے لم کے ساتھ لگا سکتے ہیں اِن لما تقم نہیں کہہ

سکتے اِن تم تقم کہہ سکتے ہیں۔

نضرہ اور سرور میں فرق:

جس خوشی کا اثر چہرے پر ظاہر ہو وہ نضرہ کہلاتی ہے اور جس خوشی کا اثر دل پر ہو سرور کہلاتی ہے۔

حدیث ہے: نضّر اللہ امرءً سمع مقالتی الخ

"اللہ میرے اس امتی کو سرسبز رکھے جو میری بات سنے عمل کرے پھر آگے پہنچائے۔"

نور اور ضیاء میں فرق:

ذاتی روشنی کو ضیاء دوسرے سے لی گئی روشنی کو نور کہتے ہیں۔

اَحد اور واحد میں فرق:

عام ایک کے عدد کو واحد کہتے ہیں احد کہتے ہیں جو ترکیب تعدد تجزی مشابہت، مشاکلت سے پاک ہو سورۃ الاخلاص میں یہی لفظ احد استعمال ہوا ہے۔ قل ھو اللّٰہُ احدط

حاجی اور ھاجی میں فرق:

حاجی بمعنیٰ حج کرنے والا ھاجی ھجا ہجو سے ہے بمعنیٰ عیب لگانے والا۔

قیمت اور ثمن میں فرق:

شے کی اصل قیمت کو قیمت اور فریقین میں جو رقم طے ہو جائے وہ ثمن کہلاتی ہے۔

رسول اور نبی میں فرق:

رسول کیلئے نئی شریعت اور کتاب شرط جب کہ نبی عام ہے یعنی ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتے۔

الہام، وحی میں فرق:

وحی کا نزول فرشتے کے ساتھ ہوتا ہے الہام کیلئے فرشتہ کا واسطہ ضروری نہیں۔ وحی مخصوص ہے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جب کہ الہام انبیاء، اولیاء کے درمیان مشترک ہے۔

جہل، ذہول کے درمیان فرق:

سرے سے ہی علم کا نا ہونا جہل کہلاتا ہے جبکہ معلوم ہوتے ہوئے معلوم کی طرف توجہ نا کرنا ذہول کہلاتا ہے۔ (انمول موتی تالیفات اشرفیہ ملتان)

تقلید اور بیعت میں فرق:

اتباع کو تقلید کہتے ہیں معاہدے کی اتباع بیعت کہلاتی ہے۔

رحمن رحیم میں فرق:

رحمن وہ ذات جو دنیا آخرت سب پر رحم کرے رحیم وہ ذات جو صرف دنیا میں رحمت کرے۔

اعادہ، استناف میں فرق:

عمل کے کامل ہونے بعد انجام دینا اعادہ اور فعل کے مکمل ہونے سے قبل اس کو توڑ کر از سر نو شروع کرنا استیناف کہلاتا ہے۔

تجسس اور تحسس میں فرق

چھپے امر کی تلاش کو تجسس اور عام تلاش کو تحسس۔

اسراف تبذیر میں فرق

خرچ کی جگہ پر زیادہ خرچ کو اسرف جبکہ جہاں خرچ جائز نا ہو وہاں خرچ کرنا تبذیر کہلاتا ہے۔

اذکار اشغال میں فرق

زبان کے متعلق چیزوں کو اذکار جبکہ دیھان کے متعلقہ چیزوں کو اشغال کہتے ھیں۔

انابت ,توبہ میں فرق

گزشتہ پر اظہار ندامت توبہ جبکہ مستقبل میں گناہوں کے چھوڑنے کے ارادے کو انابت کہتے ھیں۔

اب ،والد میں فرق

والد کا لفظ بلا واسطہ اپنے باپ پر ھوتا ہے جبکہ اب کا اطلاق دادا پردادا پر بھی ہوتا ہے۔

اہاب جلد میں فرق

تازہ کچے چمڑے کو اہاب جبکہ دباغت شدہ چمڑے کو جلد کہتے ہیں۔

بکہ مکہ میں فرق

خاص مسجد حرام کو بکہ جبکہ پورے شہر کو مکہ کہتے ہیں۔

حسب ,نسب ,نسل میں فرق

ماں کی طرف سے رشتہ حسب جبکہ باپ کی طرف سے رشتہ کو نسب کہتے ہیں نسل دونوں میں مشترک ہے

حمل ,حبل میں فرق

حبل انسانوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ حمل انسان غیر انسان میں مشترک ہی ۔

حرام ,نجس میں فرق

ہر نجس حرام ہوتا ہے مگر ہر حرام نجس نہیں ہوتا جیسے مٹی حرام ہے نجس نہیں۔

حوت سمک میں فرق

ہر مچھلی کو سمک جبکہ بڑی مچھلی کو حوت کہتے ہیں۔

خطا، سہو میں فرق

سہو میں انسان کو خود تنبیہ ہو جاتی ہے خطا میں خود کو تنبیہ نہیں ہوتی۔
دین، قرضہ میں فرق جس میں مدت متعین ہو وہ دین جبکہ مدت متعین نا ہو تو قرض کہلاتا ہے۔

رسول، نبی میں فرق

(۱) رسول کے لیے نئی کتاب و شریعت شرط ہے نبی کے لیے یہ شرط نہیں (۲) نبوت انسانوں کے لیے مخصوص جبکہ رسالت عام ہے فرشتوں، انسانوں کے درمیان۔

سراج، مصباح میں فرق

بڑا چراغ جس کی روشنی بھی زیادہ ہوتی ہے سراج جبکہ چھوٹے کم روشنی والے چراغ کو مصباح کہتے ہیں۔

ضیا، نور میں فرق

زیادہ ذاتی روشنی کو ضیاء جبکہ دوسرے سے لی گئی کم روشنی نور کہلاتی ہے۔

عود، غصن میں فرق

درخت کی وہ شاخ جو کٹی ہوئی ہو یا درخت کے ساتھ ہو عود جبکہ درخت کے ساتھ لگی شاخ کو غصن کہتے ہیں۔

برھان، دلیل میں فرق

برھان وہ حجت قاطعہ جو مفید للعلم ہو اور جو مفید للظن ہو اسے دلیل کہتے ہیں۔
(بحوالہ ایک ہزار انمول موتی ناشر ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

(البروق فی انواع الفروق مولانا نور حسین قاسمی فاضل دیوبند ناشر دارالاشاعت کراچی)
(بحوالہ ایک ہزار انمول موتی تالیفات اشرفیہ ملتان)

لفظ اللہ کی تحقیق میں اقوال:۔

(۱) بقول ابو زید بلخی یہ لفظ عربی نہیں ہے بلکہ سریانی زبان کا لفظ ہے جو کہ لاھا تھا آخر سے الف حذف کر کے ابتدا میں لام تعریف لگا دیا اللّٰہُ ہوگیا۔

(۲) بقول ابوحیان اندلسی لفظ اللہ عربی ہے البتہ اسم ذات یا علم نہیں ہے بلکہ یہ صفت مشتقہ ہے جیسا کہ باقی صفات الرحیمُ الکریمُ مشتقہ ہیں مزید لکھتے ہیں کہ علم اور نام اس چیز کا رکھا جاتا ہے جس کو آپ اشارہ سے متعین کر سکیں اور اللہ تعالیٰ اشارہ سے متعین ہونے سے پاک ہیں۔

(تفسیر بحر المحیط ج ۱)

(۳) لفظ اللہ علم بالوضع ہے کسی سے مشتق نہیں ہے اسی کو اختیار فرمایا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وشافعی رحمۃ اللہ علیہ خلیل نحوی زُجاج وغیرہ نے (زبیدی نے تاج العروس میں یہی لکھا ہے۔)

(۴) زمخشری ونسفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے لفظِ اللہ مشتق مانا ہے مگر مشتق منہ یعنی کس سے نکلا ہے اس میں اختلاف ہے۔

(۱) اِلَاہٌ فِعَالٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے مالوہٌ کے معنیٰ میں اَلَہَ از باب فتح بمعنیٰ عبادت کرنا تو مالوہٌ کے معنیٰ ہوئے جس کی عبادت کی جائے اور وہ اللہ ہے۔ اَلاہٌ پر الف لام تعریف کا داخل کر دیا تو اَلْاِلٰہُ ہوگیا دوسرے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا دو لام جمع ہو گئے پہلے کو دوسرے میں مدغم کر دیا اللّٰہُ ہوگیا۔ (لسان العرب علامہ ابن منظور افریقی)

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ فتح سے نہیں بلکہ سمع سے مشتق ہے یعنی اَلِہَ بمعنیٰ حیران

ہونے پناہ لینے کے یہ معنیٰ بہت مناسب ہیں کیونکہ اللہ کی بنائی ہوئی اشیاء سے عقل حیران ہوجاتی ہے ایسے ہی اللہ کی ذات اقدس ہر مشکل مصیبت میں پناہ ملجا ہے۔

لفظ اللہ کے متعلق فتح اللہ بخصائص الاسم اللہ یہ کتاب چھ سو صفحات پر مشتمل ہے جو کہ محقق وقت صاحب الاکشف مولانا موسیٰ روحانی بازی کی شاہکار تصنیف ہے۔

لفظ اللّٰھُمَّ کی تحقیق:

بصرہ والوں کے نزدیک اللّٰھُمَّ اصل میں یااللہ تھا یا حرفِ ندا کے شروع سے حذف کر دیا پھر اس کے عوض آخر میں میم مشدد لے آئے۔ اللّٰھم بن گیا۔

کوفہ والوں کے نزدیک اللّٰھُمَّ اصل میں اللّٰھُمَّ اُمَّ بخیرٍ تھا ابتداء سے یا حرفِ ندا حذف کر دیا آخر سے اُمَّ بخیر کو حذف کر دیا۔ صرف اُمَّ کی میم کو باقی رکھا اللّٰھُمَّ ہوگیا اُمَّ باب نصر سے بمعنیٰ ارادہ کرنا ہے تو اللّٰھُمَّ کے معنیٰ ہوئے یا اللہ ہمارے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرما۔ (لسان العرب علامہ ابن منظور افریقی)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر کبیر میں اسی قول کو اختیار فرمایا ہے۔

الف لام غیر زائدہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) جنسی (۲) استغراقی (۳) عہد خارجی (۴) کہد ذہنی

وجہ حصر:

وجہ حصر یہ ہے کہ الف لام کے مدخول سے ماہیت مراد ہوگی یا افراد، اگر الف لام کے مدخول سے ماہیت مراد ہو تو اس کو الف لام جنسی کہتے ہیں جیسے الرجل خیر من المراۃ یعنی ماہیت رجل ماہیت امراۃ سے بہتر ہے اور اگر لام کے مدخول سے افراد مراد ہوں تو یہ دو حال سے خالی نہیں، یا تمام افراد مراد ہوں گے یا بعض اگر تمام افراد مراد ہوں تو الف لام

استغراقی ہے جیسے ان الانسان لفی خسر الانسان میں الف الام استغراقی ہے۔ اور اگر بعض افراد مراد ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ بعض افراد خارج میں متعین ہوں گے یا نہیں اگر خارج میں متعین ہوں تو الف لام عہد خارجی ہے جیسے فعصی فرعون الرسول یہاں الرسول میں الف لام عہد خارجی ہے کیونکہ اس کا ذکر پہلے کما ارسلنا الی فرعون رسولا میں ہو چکا ہے اور اگر بعض افراد خارج میں متعین نہ ہوں بلکہ ذہن میں متعین ہوں تو عہد ذہنی ہے جیسے فاخاف ان یاکلہ الذئب میں الف لام عہد ذھنی ہے الف لام عہد ذھنی نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے الذئب سے خارج میں کوئی فرد متعین مراد نہیں بلکہ کوئی ایک معین بھیڑیا مراد ہے، چنانچہ الکلمۃ میں الف لام جنسی مراد ہے عہد و استغراقی مراد نہیں کیونکہ قاعدہ ہے تعریف ماہیت کی ہوتی ہے نہ کہ افراد کی۔
بعض نحاۃ کا مذہب یہ ہے کہ الکلمۃ میں الف لام عہد خارجی ہے لیکن ان پر اعتراض ہوگا۔

عربی کے عَدَدْ و مَعدُوْد کا بیان

(۱) ایک دو کا عدد استعمال نہیں ہوتا، بلکہ معدود ہی کی منفرد اور تثنیہ کی شکل اس عدد کو بیان کرتی ہے البتہ یہ عدد بعد میں تاکید کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے، مذکر کی مثال جیسے عِنْدِیْ قَلَمٌ وَاحِدٌ۔ عِنْدِیْ قَلَمَانِ اِثْنَانِ۔ مؤنث کی مثال جیسے عِنْدِیْ سَاعَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ عِنْدِیْ سَاعَتَانِ اِثْنَتَانِ

(۲) تین سے دس ۱۰ تک عدد کی تمیز جمع اور مجرور آتی ہے، اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے سِتُّ سَاعَاتٍ اور اگر تمیز مذکر ہو تو عدد مؤنث آئے گا۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے عَشَرَةُ کُتُبٍ۔

(۳) گیارہ ۱۱ اور بارہ ۱۲ اعدد کے دونوں جز مذکر ہوں گے جبکہ تمیز، مذکر ہو، مذکر تمیز کی مثال جیسے اَحَدَ عَشَرَ کِتَابًا وَاِثْنَا عَشَرَ کِتَابًا اور اگر تمیز مؤنث ہو تو دونوں جز مؤنث ہوں گے۔ مونث تمیز کی مثال جیسے اِحْدٰی عَشَرَةَ سَاعَةً۔ اِثْنَتَا عَشَرَةَ

سَاعَةً۔ ۱۱ر سے ۹۹ ر کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔

(۴) ۱۳ سے ۱۹ تک کا پہلا جز مذکر اور دوسرا مؤنث ہوگا، جبکہ تمیز مؤنث ہو، جیسے ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَاعَةً اور پہلا جز مونث اور دوسرا مرکز ہوگا جبکہ تمیز مزکر ہو جیسے ثلاثة عشر رجلا ۱۱ سے ۹۹ تک کے عدد کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ کِتَاباً تِسعٌ وتِسعُونَ ساعةً وغیرہ

(۵) دہائیوں کا عدد بیس ۲۰ سے ۹۰ تک مذکر اور مؤنث کے ساتھ ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے عِشْرُوْنَ اِمْرَاءَةً

(۶) ۲۰ سے ۹۰ تک کی دہائیوں کے بعد پہلے دو عددوں کا پہلا جز مذکر تمیز کے ساتھ مذکر اور مؤنث تمیز کے ساتھ مؤنث ہوگا۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ قَلَمًا۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے اِحدٰی وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً اِثْنَتَا وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً

(۷) بیس اور اس کے بعد کی دہائیوں کے بعد ۳ سے ۹ تک کا عدد مؤنث تمیز کے ساتھ مذکر آئے گا جیسے ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً۔ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةٌ اور مذکر تمیز کے ساتھ مؤنث آئے گا۔ ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا۔ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا

(۸) مِائَةٌ اَلْفٌ اور مِلْيُوْنٌ کے بعد تمیز مُفرد مجرور آئے گی، اور مذکر مؤنث اس میں برابر ہیں جیسے مِائَةُ كِتَابٍ اَلْفُ كِتَابٍ وَّمِلْيُوْنُ كِتَابٍ۔ اور اگر ان کے ساتھ کوئی چھوٹا عدد بھی ہو تو تمیز اس کے تابع ہوگی۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے مِائَةٌ وَّعَشَرُ رَكَعَاتٍ۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے مائَةٌ وَّعَشَرَةُ كُرَّاسَةٍ

فائدہ: عَشَرَ کا لفظ اگر مل کر آئے تو تذکیر و تانیث میں تمیز کے مطابق جیسے ثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلَمًا اور اگر اکیلا آئے تو تمیز کے مخالف ہوگا جیسے عَشَرَةُ اَقْلَامٍ

لفظِ آل کی تحقیق

آلٌ کی اھلٌ ہے ہاء کو ہمزہ سے بدل دیا أَلٌ ہوگیا پھر بقاعدہ آمَنَ کے دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیا تو آلٌ ہوگیا یہ تحقیق علامہ سیبویہ نحوی اور جمہور نحاۃ کی ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ آلٌ کی تصغیر اُھیلٌ آتی ہے اور تصغیر ہی ایک ایسی جانچ ہے جس سے لفظ کی اصل دیکھی جاتی ہے تو اصل اَھلٌ ہوئی جسکی تصغیر اُھیلٌ آتی ہے۔ دوسرا قول امام کسائی نحوی کا ہے وہ فرماتے ہیں آلٌ اصل میں أَولٌ تھا واؤ ما قبل مفتوح کو بقاعدہ قَالَ الف سے بدلا آل ہوگیا آلَ الیہ باب نصر بمعنیٰ لوٹنا پناہ پکڑنا چونکہ انسان کے اہل وعیال بھی اس کی طرف لوٹتے ہیں اس لئے اہل وعیال آل کہلاتے ہیں۔

تیسرا قول مولانا موسیٰ بازیؒ کا ہے آل اصل میں أَلٌّ تھا بمعنیٰ قرابت رشتہ داری پھر ایک لام کو الف سے بدلا تو آلٌ بن گیا عربی زبان میں اسکی بہت مثالیں ہیں جیسے وقد خابَ مَنْ دسّٰھا اصل میں دَسَّسَ تھا س کو س میں مُدغم کردیا

لَمَّا کی تحقیق

اسکی تین قسمیں ہوتی ہیں: ۱۔استثنائیہ ۲۔ظرفیہ بمعنیٰ حین ۳۔جازمہ۔

استثنائیہ اِلَّا کے معنیٰ میں ہوتا ہے اسوقت یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے سورۃ الطارق میں ہے اِنْ کلُّ نفسٍ لمّا علیھا حافظ○

لما ظرفیہ بمعنیٰ حِینَ اسوقت صرف فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے جیسے سورۃ بنی اسرائیل میں ہے فلما نجٰکم اِلی البرّ اَعْرضتم

تیسری قسم جازمہ ہے صرف فعل مضارع پر داخل ہوتا اور لم جازمہ والا عمل کرتا ہے۔

فعل تعجب کے دو وزن ہیں

مَا اَفْعَلَ ۲۔اَفْعِلْ بِہٖ ان دو وزن پر فعل تعجب بنانے کی چند شرائط ہیں۔
۱۔فعل ثلاثی مجرد ہو مزید سے نہیں بنے گا۔
۲۔مثبت ہو منفی سے نہیں بنے گا۔ ۳۔معروف ہو مجہول سے نہ بنے گا۔
۴۔فعل تام ہو ناقص سے نہیں بنے گا۔

لفظ وَیْحک کی تحقیق

وَیْحَ منصوب ہے اسکا فاعل فعل مضمر ہے صاحب لسان العرب اور صاحب مختار الصحاح نے مفعول بہ ہونے کیوجہ سے منصوب قرار دیا ہے انہوں نے اَلْزَمَ فعل مُقدر نکالا ہے یعنی اَلْزَمَكَ اللّٰہُ الوَیْحَ لیکن شیخ مصطفیٰ نے جامع الدروس العربیہ میں مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب کیا ہے ویحك بمعنیٰ تیرا ناس ہو

هَلُمَّ جرًّا کی تحقیق

کسی امر کو ہمیشہ اور مسلسل کی تعبیر کرتا ہے چنانچہ عرب کہتے ہیں کانَ اَوّلُ عامٍ کذا وَهَلُمَّ جرًّا یعنی پہلے سال اس طرح ہوا پھر ہوتا چلا گیا۔
(۱) امام خلیل بن احمد نحوی کے نزدیک ھلم دو الفاظ سے مرکب ہے ہائے تنبیہ اور لَمّ سے لَمّ کے معنیٰ جمع کرنے اور ایک دوسرے کے قریب کرنے کے آتے ہیں جیسا کہ کہتے لَمَّ اللّٰہ شَعْثَہ۔ اللہ اسکے متفرق کاموں کو جمع کرے ہائے تنبیہ اور لُمّ کو جمع کیا تو ھالُمَّ بن گیا پھر کثرت استعمال کیوجہ سے الف حذف ہوگیا تو هَلُمَّ ہوگیا
(۲) امام فرا کوفی کے نزدیک ہل اور اُمّ سے مرکب ہے ہل بمعنیٰ اسم فعل اَسْرِع بمعنی جلدی کر اُمَّ کو بقاعدہ قد افلح ملا دیا اور اُمّ کا ضمہ اٹھا کر ھل کے لام کو دیدیا پھر ہمزہ کو حذف کر دیا تو ھلمّ بن گیا

اہل حجاز هَلُمَّ واحد جمع مرکز مونث کیلئے ایسے ہی استعمال کرتے ہیں جبکہ اہل نجد جمع واحد مرکز مونث کی رعایت کرتے ہیں جیسے هَلُموا الیٰ (مقدمہ مقامات)

لفظ مھما کی تحقیق

بعض نحوی کہتے ہیں یہ لفظ غیر مرکب ہے اور بروزن فعلیٰ ہے اس اعتبار سے اسکا تلفظ مھما ہوا سُہیل رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں مھما حرف ہے زجاج رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ مرکب مہ اور ما سے مَہ بمعنیٰ کُف ہے اور ما شرطیہ ہے (فوائد رفعیہ نایاب تحفہ)

ابنٌ کی تحقیق

ابن اصل میں بَنُوٌ تھا واؤ کو حذف کرکے اس کے عوض ہمزہ لائے ابن ہوگیا اسکی جمع بنون ابنا ءٌ آتی ہیں (دشت بیاضی)

عَلَيْهُ اللّٰه اَنْسانِيهُ کی تحقیق

عليهُ اللّٰهُ میں ھا ضمیر پر ضمہ ہے یہ مقام معاہدہ ہے اور یہاں لفظ اللہ کی تفخیم مطلوب ہے اس لئے ھا ضمیر کو ضمہ دیا اور وما النسانیه اصل وما اَنْسانی ذِكْرَهٗ تھا مضاف کو حذف کرکے ضمہ باقی رکھا تاکہ محذوف پر دلالت کرے۔

وَيَخْلُدْ فيهٖ مُهانًا فیہ کی ضمیر میں اشباع ہے یعنی مد ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عرب کا دستور ہے مبالغہ کے وقت ھائے ضمیر کو لمبا کرکے پڑھتے ہیں یہاں پر بھی عذاب میں مبالغہ ہے جسکی وجہ سے ضمیر کو لمبا کیا گیا۔

جمع کا ایک عجیب وزن

علامہ سیوطیؒ مزہر اللغات میں فرماتے کوئی لفظ ایسا نہیں جسکی جمع چھے طرح آتی ہو سوائے جملٌ کے اس کی جمع اجملٌ، اَجْمالٌ جاملٌ، جمالٌ جمالةٌ، جمالاتٌ دیکھی گئی ہے (نوادر الاصول)

الصحیفہ

صحیفہ کی جمع صُحُفٌ آتی ہے اور یہ جمع شاذ ہے کیونکہ فِعیلۃٌ کی جمع فُعُلٌ کے وزن پر نہیں آتی (قاموس)

حروفِ تہجی کی تفصیل

حروف ہجا کے متعلق چند سطور پیشِ خدمات ہیں جن کا علم فقط ا، ب، ت، ث، تک محدود ہو کر رہ گیا شائقین مطالعہ نے اس کے متعلق بہت کچھ تحریر کیا ہے تاہم جو مواد ملا اور اس کا علم بھی ضروری ہے اس پوری بحث کو ذیل میں تحریر کیا جا رہا ہے امید ہے آپ پسند فرمائیں گے۔

الف ا

عربی، اُردو، فارسی، کا پہلا حرف تہجی ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ممدودہ ۲۔ مقصورہ

ممدودہ کو کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ جیسے آلٰئن۔ مقصورہ جیسے اَلحمدُ۔ (فیروز اللغات)

عربی میں اس کا معنیٰ اَلِفْ وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو بازو میں ایک رگ کا نام (مصباح اللغات مادہ اَلِفَ)۔

قرآن شریف میں الف 48882 مرتبہ استعمال ہوا ہے نیز اَلِفَ باب سَمِعَ سے مانوس ہونا محبت کرنا بھی آتا ہے۔ علم اعداد میں اس کا ایک عدد فرض کیا گیا ہے اس کا مخرج منہ کے خالی حصے کی ہوا ہے۔

البَاء ب

عربی اُردو فارسی کا دوسرا ہندی کا تیسواں حرف ہے حروف قمریہ میں سے ہے عربی میں اس کا تلفظ با ہے جس کو بے پڑھنا غلط ہے۔ کلام عربی میں بطور حرفِ جر کے مستعمل ہے عربی میں اَلَبَّ جمع کرنا کے معنٰی میں آتا ہے۔ (مصباح اللغات)

قرآن مجید میں 21228 بار استعمال ہوا ہے (ماہنامہ تدریس قرآن کراچی 3-1-211) علم الاعداد میں اسکا دو عدد فرض کیا گیا ہے۔ اسکا مخرج دونوں ہونٹوں کی اندرونی تری ملنے سے ہے۔

التّاءُ ت

عربی کا تیسرا اُردو فارسی کا چوتھا حرف تہجی ہے ہندی کا سولھواں حرف تہجی ہے اس کا تلفظ عربی میں تا ہے تے پڑھنا غلط ہے حروف شمسی ہے یعنی اس پر اگر الف لام آجائیں تو پڑھے نہیں جائیں گے جیسے التقدیر اس کو ال تقدیر پڑھنا غلط ہوگا اس کو تائے قِرشت بھی کہتے ہیں۔ (فیروز اللغات)

عربی میں اس کا معنیٰ تاہ ضرب باب سے تکبر کرنا آتے ہیں۔

(مصباح اللغات)

قرآن مجید میں یہ 2404 بار استعمال ہوا ہے۔ علم الاعداد میں اس کے 400 عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس کا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کو اگلے دو دانتوں کی جڑ کی طرف والے آدھے حصے سے لگے۔

الثّاءُ ث

عربی کا چوتھا اُردو کا چھٹا فارسی کا پانچواں حرف تہجی ہے اِسے ثائے مثلثہ بھی کہتے ہیں حروفِ شمسیہ میں سے ہے عربی میں اسکا معنیٰ ثاہ ثاہ پیاسا رکھنا سیراب کرنا (مصباح اللغات) اور کشف اللغات میں آنکھ کا زخم اور بیماری بھی ہے قرآن مجید میں 3105 بار استعمال ہوا ہے علم الاعداد میں اسکے 500 عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی نوک کی طرف والے آدھے حصے سے لگے

الجیم ج

عربی کا پانچواں اُردو کا ساتواں فارسی کا چھٹا ہندی کا آٹھواں حرف تہجی ہے حروف قمری ہے یعنی اس پر اگر الف لام آئے تو پڑھا جائیگا جیسے الجمل۔عربی میں اسکا معنی ریشمی کپڑا ہے اور منتخب اللغات میں زیادہ شہوت والا اونٹ۔قرآن مجید میں یہ 4232 بار استعمال ہوا ہے علم الاعداد میں اس کے تین 3 عدد فرض کیے گئے ہیں اسکا مخرج زبان کا بیچ جب تالو کے بیچ لگے۔

الحاءُ۔ ح

عربی کا چھٹا فارسی کا آٹھواں اُردو کا نواں حرفِ تہجی ہے اس کو حائے حُطّی بھی کہتے ہیں یہ بھی حروف قمریہ میں سے ہے عربی میں اسکا معنیٰ ا۔تیز زبان والی عورت ۲۔زبان دراز عورت (نایاب تحفہ) قرآن مجید میں یہ 4120 بار استعمال ہوا ہے حساب ابجد میں اس کے آٹھ کا عدد فرض کیا گیا ہے(فیروز اللغات) اسکا مخرج حلق کے بیچ سے

الخاءُ خ

عربی کا ساتواں فارسی کا نواں اُردو کا دسواں حروف تہجی ہے اِسے خائے معجمہ یا منقوطہ بھی کہا جاتا ہے حروفِ حلقیہ میں سے ہے عربی میں الخاءُ بمعنیٰ سُرین کے بال (نایاب تحفہ) قرآن پاک میں یہ 2105 بار استعمال ہوا ہے حسابِ ابجد میں اس کے 600 سو عدد فرض کیے گئے یہ بھی حروفِ قمریہ میں سے ہے اس کا مخرج حلق کے شروع سے جو منہ کی طرف ہے۔

الدال۔ د

عربی کا آٹھواں فارسی کا دسواں اُردو کا گیارہواں حروف تہجی ہے اس کو دالِ مہملہ اور دال ابجد

بھی کہتے ہیں حروف شمسیہ میں سے ہے عربی میں اسکا معنیٰ ہے راہنمائی کرنے والے جیسا کہ حدیث میں الدّال علی الخیر کفاعلہ نیکی کی راہنمائی کرنے والا کرنے والے کی طرح ہے قرآن میں یہ 5972 بار استعمال ہوا ہے حساب ابجد میں اسکے 4 عدد فرض ہیں اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے دو دانتوں کی جڑ کی طرف والے آدھے حصے سے لگے۔

الذال۔ ذ

عربی کا نواں فارسی کا گیارہواں اُردو کا تیرہواں حروف تہجی ہے ہندی سنسکرت میں نہیں پایا جاتا ذال معجمہ یا منقوطہ بھی کہتے ہیں یہ حروف شمسیہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ ہے۔ ا۔نرم چلنا ۲۔مُرغ کے سر کا تاج (منتخب اللغات) قرآن شریف میں اسکا استعمال 4677 بار ہوا ہے۔حساب ابجد میں اس کے 700 عدد فرض ہیں اس کا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے دو دانتوں کی نوک کی طرف آدھے حصہ سے لگے

الرّاء ر

عربی کا دسواں فارسی کا بارہواں اُردو کا چودھواں حرفِ تہجی ہے عربی میں اس کو راپڑھا جاتا ہے رے پڑھنا غلط ہے اس کو راے مہملہ،غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں حروفِ شمسیہ میں سے ہے عربی میں اسکا معنیٰ ہے کُند ذہن موٹا اسی سے رئے ہے جوکہ ایران کا ایک شہر ہے نسبت میں رازی بولتے ہیں (نایاب تحفہ) قرآن پاک میں اس کا استعمال 12640 بار ہوا ہے علم الاعداد میں اس کے 200 عدد فرض ہیں۔

اسکا مخرج اگلے دونوں دانتوں کے مسوڑوں سے اور کچھ تعلق زبان کی پُشت سے بھی جو نوک سے ذرا آگے ہے۔

الزاء　ز

عربی کا گیارھواں فارسی کا تیرھواں اُردو کا سولھواں حرفِ تہجی ہے ہندی سنسکرت میں نہیں پایا جاتا ہے۔ حرفِ شمسیہ میں سے ہے اس پر الف لام اگر آجائے تو وہ مدغم ہوجاتا ہے جیسے الذکر۔ عربی زبان میں اسکا معنیٰ ہے زیادہ کھانے والا آدمی (کشف اللغات) قرآن پاک میں 3580 بار آیا ہے حسابِ ابجد میں اس کے سات عدد فرض ہیں۔ اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے اور نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے درمیان آجائے

السّین۔　(س)

عربی کا بارھواں فارسی کا پندرھواں اُردو کا اٹھارواں ہندی کا بتیسواں حرف تہجی ہے اسے سین مہملہ، غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں یہ بھی حروفِ شمسیہ میں سے ہے۔ عربی زبان میں اس کا معنیٰ ہے کھانسی کی بیماری میں مبتلا آدمی قرآن شریف میں یہ 5976 بار استعمال ہوا ہے حساب ابجد میں اس کے 60 عدد فرض کئے گئے ہیں اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر اور نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے درمیان آجائے۔

الشّین　(ش)

عربی کا تیرھواں فارسی کا سولھواں اُردوں کا انیسواں ہندی کا تینتسواں حرفِ تہجی ہے اس کو شین قرشت اور منقوطہ بھی کہتے ہیں یہ بھی حروف شمسیہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ زیادہ نکاح کرنے والا آتے ہیں (نایاب تحفہ) قرآن پاک یہ 2115 بار آئی ہے حسابِ ابجد میں اس کے تین سو عدد فرض کئے گئے ہیں اسکا مخرج زبان کا بیچ جب تالو کے بیچ سے لگے۔

الصّاد (ص)

عربی کا چودھواں فارسی کا سترھواں اُردو کا بیسواں حروفِ تہجی ہے اسکا (ص) لکھنا صحیح کا اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخفف ہوتا ہے قرآن شریف کی ایک سورت کا بھی نام ہے حروف شمسیہ میں سے ہے اِسے صادِ مہملہ یا غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں عربی زبان میں اس کا معنیٰ وہ مرغ جو زمین پر کروٹ پر سوتا ہے قرآن مجید میں 20083 بار استعمال ہوا ہے حساب ابجد میں اس کے 90 عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر اور نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے درمیان آجائے۔

الضّاد (ض)

عربی کا پندرھواں فارسی کا اٹھارواں اُردو کا اکیسواں حرفِ تہجی ہے اور حروفِ شمسیہ میں سے ہے اِسے ضادِ معجمہ یا منقوطہ بھی کہتے ہیں عربی زبان میں اسکا معنیٰ ہدہد پرندے کا نام جو سر کو اوپر اُٹھا کر آواز کرتا ہے (کشف اللغات) قرآن مجید میں اسکا استعمال 682 بار ہوا ہے ابجد میں اس کے آٹھ سو عدد فرض ہیں اسکا مخرج زبان کی کروٹ جب اوپر کی ڈاڑھوں سے لگے مگر اسکا مخرج تھوڑا مشکل ہے

الطّاء (ط)

عربی کا سولھواں فارسی کا انیسواں اُردو کا بائیسواں حرفِ تہجی ہے حروف شمسیہ میں سے ہے طائے مہملہ یا غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں عربی زبان میں اسکا معنیٰ وہ مرد بوڑھا یا جوان جو عورت کے ساتھ زیادہ ملاپ رکھنے والا ہو (کشف اللغات)

قرآن پاک میں یہ 307 بار استعمال ہوا ہے ابجد میں اس کے نو (9) عدد فرض ہیں اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑ کی طرف والے آدھے حصے سے لگے۔

الظاء (ظ)

عربی کا سترھواں فارسی کا بیسواں اُردو کا تیئیسواں حرف تہجی ہے حروف شمسیہ میں سے ہے اسے ظائے منقوطہ یا معجمہ بھی کہتے ہیں عربی زبان میں اسکا معنی بوڑھی عورت کے آتے ہیں (نایاب تحفہ) قرآن شریف اسکا استعمال 782 بار ہوا ہے علم الاعداد میں اس کے 900 سو عدد فرض کئے گئے ہیں۔اسکا مخرج زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی نوک کی طرف والے آدھے حصہ سے لگے۔

العین (ع)

عربی کا اٹھارواں فارسی کا اکیسواں اُردو کا چوبیسواں حرفِ تہجی ہے حرفِ قمری ہے حرف ع سے قرآن کا رکوع مصرع کی علامت اور علیہ السلام کا مخفف ہوتا ہے عربی زبان میں اس کے بہت معنیٰ آتے ہیں مثلاً ا۔آنکھ ۲۔چشمہ ۳۔آفتاب گھٹنا وغیرہ اور بہت معنیٰ (دیکھیے مصباح اللغات) العین بکسر العین بمعنیٰ نیل گائے (مصباح اللغات) قرآن پاک میں اِسکا استعمال 9274 بار ہوا ہے حسابِ ابجد میں اس کے ستر (70) عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اسکا مخرج حلق کا بیچ ہے

الغین (غ)

عربی کا انیسواں فارسی کا بائیسواں اُردو کا پچیسواں حرفِ تہجی ہے حرفِ قمری ہے عربی زُبان میں اسکے معانی بہت ہیں جیسے ا۔بادل ۲۔پیاس ۳۔اونٹ جو پانی پینے آئے اسکا معنیٰ بلبل بھی آتے ہیں کیونکہ فارسی میں بلبل کو ہزار داستان کہا جاتا ہے اور غین کے عدد بھی ہزار فرض ہیں قرآن پاک میں 9211 بار آیا ہے ابجد میں اسکے ایک ہزار عدد فرض ہیں۔اسکا مخرج حلق کے شروع سے جو منہ کی طرف ہے۔

الفاء (ف)

عربی کا بیسواں فارسی کا تیئیسواں اُردو کا چھبیسواں حرفِ تہجی ہے حروفِ قمریہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ سمندری جھاگ کے آتے ہیں (نایاب تحفہ) قرآن میں یہ 4418 بار آیا ہے حسابِ ابجد میں اس کے (80) اسی عدد فرض کیے گئے ہیں اسکا مخرج اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی نوک جب نیچے کے ہونٹ کے اندر والے حصہ سے لگے۔

القاف (ق)

عربی کا اکیسواں فارسی کا چوبیسواں اُردو کا ستائیسواں حرفِ تہجی ہے اس کو قاف قرشت بھی کہتے ہیں یہ بھی حروفِ قمریہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ گردن کے بال اور فعل قَافَ کا معنیٰ پیروی کرنا (مصباح اللغات) ایک معنیٰ یہ بھی ہیں لوگوں سے بے نیاز رہنے والا کوہِ قاف ایک پہاڑ کا نام (نایاب تحفہ) قرآن شریف میں اس کا استعمال 6612 بار ہوا ہے حسابِ ابجد میں اس کے سو (100) عدد فرض ہیں۔ اسکا مخرج زبان کی جڑ کا آخر جو کوّے کے پاس جب اوپر کو تالو سے لگے۔

الکاف (ک)

عربی کا بائیسواں فارسی کا پچیسواں اُردو کا اٹھائیسواں حرفِ تہجی ہے اور ہندی کا پہلا حرف ہے اسے کاف کلمن بھی کہتے ہیں حروفِ قمریہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنی ا۔ اچھا کام کرنے والا ۲۔ فا پر تشدید کے ساتھ باز رکھنے والا ۳۔ بڑھاپے کیوجہ سے دانت گھسا اونٹ (منتخب اللغات) قرآن میں 6612 بار آیا ہے حسابِ ابجد میں اس کے بیس (20) عدد فرض ہیں۔ اسکا مخرج زبان کا آخر مگر منہ کی طرف نا کہ حلق کی طرف۔

اللام (ل)

عربی کا تیئسواں فارسی کا ستائیسواں اُردو کا تیسواں ہندی کا اٹھائیسواں حرف تہجی ہے یہ حروفِ شمسیہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ زرہ کے ہیں قرآن شریف میں 33520 بار آیا ہے حسابِ ابجد میں اسکے تیس (30) عدد فرض ہیں اسکا مخرج زبان کی کروٹ کی اخیر سے زبان کی نوک تک کے حصہ سے جب وہ اوپر کے اگلے چار دانتوں کے مسوڑوں سے لگے

المیم (م)

عربی کا چوبیسواں فارسی کا اٹھائیسواں اُردو کا اکتیسواں ہندی کا پچیسواں حرف تہجی ہے یہ حروفِ قمریہ میں سے ہے جیسے المرکز عربی زبان میں اسکا معنیٰ خالص شراب کے آتے ہیں (نایاب تحفہ) قرآن پاک میں اسکا استعمال 26515 بار ہوا ہے حساب ابجد میں اس کے چالیس (40) عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اسکا مخرج دونوں ہونٹوں کی بیرونی تری ملنے سے۔

النون (ن)

عربی کا پچیسواں فارسی کا انتیسواں اُردو کا بتسواں ہندی کا بیسواں حرف تہجی ہے یہ حروفِ شمسیہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ ۱۔مچھلی ۲۔دوات ۳۔تلوار کے آتے ہیں (منتخب اللغات) قرآن میں یہ 4417 بار آیا ہے حساب ابجد میں اس کے پچاس (50) عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اسکا مخرج ناک کا بانسہ ہے

الواو (و)

عربی کا چھبیسواں فارسی کا تیسواں اُردو کا تینتسواں ہندی کا انتیسواں حرفِ تہجی ہے اسکی چند قسمیں ہیں واو مجہول معروف معدولہ لین عربی میں قسم کیلئے جیسے واللہ اور فارسی میں عطف کیلئے

مستعمل ہے جیسے قرآن وحدیث عربی زبان میں اسکا معنیٰ وُأ وَأ بھونکنا اور آبی رنگ اور پہاڑی گائے بھی آتا ہے (مصباح اللغات نایاب تحفہ) حساب ابجد میں اس کے چھے (6) عدد فرض کیے گئے ہیں حروف قمریہ میں سے ہے۔ اسکا مخرج دو ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام بند کرنا۔ قرآن میں 25589 بار آیا ہے۔

الھائ (ھ) عربی کا چھبیسواں فارسی کا اکتیسواں اُردو کا چونتیسواں حرف تہجی ہے ہائے ہوز بھی کہتے ہیں حروفِ قمریہ میں سے ہے عربی زبان میں اسکا معنیٰ ا۔ منہ پر طمانچہ مارنا ۲۔ پرندے کے چہرے کی سفیدی (نایاب تحفہ) قرآن میں 25909 بار آیا ہے ابجد میں اس کے پانچ عدد فرض ہیں اسکا مخرج حلق کا آخر جو سینے کی طرف سے

الیاءُ (ی)

عربی کا اٹھائیسواں فارسی کا بتیسواں اُردو کا پینتسواں ہندی کا چھبیسواں حروف تہجی ہے حرف قمری ہے عربی میں اسکا معنیٰ گوشہ کمان ہے عربی میں حرف نداء ہے فارسی میں عاطفہ ہے قرآن میں 45909 بار آیا ہے ابجد میں اس کے دس عدد فرض ہیں اسکا مخرج منہ کے خالی حصے کی ہوا سے

حروف تہجی اور ابجد کے اعداد کے متعلق (جامع فیروز اللغات)
حروف تہجی کے معانی (نایاب تحفہ بیت العلم)
حروف تہجی کا قرآن میں استعمال کی تعداد
(ماہنامہ تدریس القرآن کراچی اپریل، 2011)
مخارج کیلئے (تجوید کی کتب)

فقہی اصطلاحات

(ا۔الف)

آفاقی	جولوگ حدود میقات سے باہر کے علاقہ میں رہتے ہوں۔ حرم میں رہنے والوں کو"حرمی اور حرم اور میقات کے درمیان رہنے والے کو"حلی" کہتے ہیں۔
آمۃ	وہ زخم جوأم الدماغ یعنی دماغ کے مختلف حصوں کو لپیٹنے والی جلد تک پہنچ جائے
آیت	قرآن مجید کا ایک مکمل فقرہ۔ البتہ آیتوں کی تعیین توقیفی ہے، نہ کہ اجتہادی
آئسہ	جس عورت کو درازئ عمر کی وجہ سے حیض آنا بند ہوگیا ہے۔ ایاس اور حیض بند ہونے کی عمر کے سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں اور قول راجح یہ ہے کہ اس کا تعلق مختلف علاقوں کے موسمی اور غذائی حالات سے ہے۔
اباحت	شریعت کا ایسا حکم جس میں نہ کرنے کا مطالبہ ہو اور نہ کرنے کا، بلکہ دونوں کے درمیان اختیار ہو۔ یہ تعریف تو اصول فقہ کے اعتبار سے ہے، فقہاء کے یہاں یہ لفظ مالک کی طرف سے ایسی چیز کے لئے استعمال کی اجازت اور رخصت کو کہتے ہیں، جس میں شرعاً دوسرے کو استعمال کا حق دینا جائز ہو، جیسے کھانا، کپڑا وغیرہ

آثر	کسی فعل سے حاصل ہونے والا نتیجہ، فقہاء کے یہاں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، محدثین کے نزدیک بھی تو یہ حدیث کا ہم معنی سمجھا جاتا ہے، اور کبھی صحابہ کے اقوال وافعال کو خاص طور پر "آثر" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
اجارہ	کسی شئی کی منفعت مال کے عوض حاصل کرنے کے معاملہ کو کہتے ہیں۔ اگر تمام احکام وشرائط کی رعایت کی گئی ہو تو اجارہ صحیحہ ہے اور کسی وصف میں کمی کی وجہ سے اجارہ میں فساد پیدا ہوا ہو تو اسے اجارۂ فاسدہ کہتے ہیں، اور اگر اجارہ کے ارکان ہی صحیح طور پر متحقق نہ ہوں، تو اجارۂ باطلہ ہے، اسی طرح اگر عقد کے وقت سے اجارہ شروع ہو جائے تو اجارہ منجزہ ہے، اور آنے والے کسی متعین وقت سے اجارہ کی ابتداء ہو تو اس کو اجارۂ مضافہ کہتے ہیں۔
اجارۂ طویلہ	مکان ودوکان میں ایک سال اور اراضی میں تین سال سے زیادہ کا اجارہ، اجارۂ طویلہ کہلاتا ہے۔ حنفیہ وقف کے باب میں اس اصطلاح کو استعمال کرتے ہیں۔
اجازت	کسی فعل کو جس کا کہ نافذ ہونا لازم نہیں تھا، نافذ کر دیا جائے، اس کو اجازت کہتے ہیں، جیسے فضولی کے نکاح کو اصل صاحب عقد یا بعض صورتوں میں اس کا ولی نافذ قرار دے دے۔
اجتہاد	فقیہ کا حکم شرعی کو جاننے کے لئے اپنی قوت وصلاحیت بھر کوشش کرنا۔
اجرت مثل	کسی عمل کی وہ اُجرت جو اس شعبہ سے آگاہ لوگ مقرر کریں۔
اجل	مستقبل میں مقرر کیا ہوا وقت، خواہ کسی ذمہ داری کے متعلق ہونے کے لئے ہو یا ذمہ داری سے فارغ ہونے کے لئے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہو یا معاملہ کرنے والوں کی طرف سے۔

اجماع	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد اُمت محمدیہ کے مجتہدین کا کسی بھی عہد میں کسی حکم پر شرعی پر متفق ہو جانے کو"اجماع" کہتے ہیں۔اگر تمام مجتہدین نے اس حکم کی صراحت کی ہو تو یہ اجماع قولی یا صریح کہلاتا ہے۔ اور اگر کچھ مجتہدین نے رائے کا اظہار کیا اور دوسروں نے واقف ہونے کے باوجود اس پر خاموشی اختیار کی تو یہ"اجماع سکوتی" ہے۔ دلیل میں اختلاف کے باوجود حکم میں اتفاق کو"اجماع مرکب" کہتے ہیں۔
اجمال	کلام کا اس طرح وارد ہونا کہ اس میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال ہو۔ اور ایسے محتمل کلام کو"مجمل" کہتے ہیں۔
اجیر خاص	جو کسی ایک متعین شخص یا ادارہ کے کام پر اپنے کو اجیر رکھے۔ غرض کہ وہ وقت کے لحاظ سے اجیر ہوتا ہے،اس وقت میں کسی اور شخص کا کام نہیں کر سکتا۔
اجیر مشترک	جس نے اپنے آپ کو ایک شخص یا ادارہ و جماعت کے کام کے لئے مخصوص نہ کیا ہو، بلکہ اُجرت لے کر مختلف لوگوں کا کام کرتا ہو، جیسے درزی اور میکنگ وغیرہ۔ اس کی اُجرت عمل سے متعلق ہوتی ہے،نہ کہ وقت سے۔
احتکار	بنیادی ضروریات زندگی کو خرید کر روک رکھنا،تا کہ سامان گراں ہو جائے۔
احداد	بیوہ عورت کا عدت میں اپنے آپ کو آرائشی لباس،خوشبو اور جماع کی طرف راغب کرنے والی دوسری چیزوں سے اپنے آپ کو علاحدہ رکھنا اسے"حداد" بھی کہتے ہیں۔
احراز	کسی شئی کو محفوظ کر لینا کہ دوسرا نہ لے سکے۔
احرام	حج یا عمرہ کے لئے نیت اور تلبیہ کے ساتھ اپنے آپ کو ممنوعات احرام سے بچانے کا التزام کر لینا۔

احصار	دشمن بیماری یا اور کسی رکاوٹ کی وجہ سے احرام باندھنے کے بعد افعال حج کو جاری نہ رکھ پانا۔
احصان	مسلماں، عاقل، بالغ، آزاد کا نکاح صحیح کی بناء پر آزاد عاقل و بالغ مسلمان عورت سے دخول کئے ہوئے ہونا۔ ایسا شخص حد زنا میں احصان سے متصف سمجھا جائے گا، حد قذف میں جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہے، اس کا عاقل، بالغ، آزاد، مسلمان اور زنا، حرام سے پاکدامن ہونا کافی ہے، نکاح اور دخول ضرورت نہیں۔
احلال	احرام سے باہر نکلنا۔
اخبثین	پیشاب، پائخانہ یعنی وہ گندی چیزیں
اختصار	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا یا سورت کے آخر میں سے ایک دو آیت پڑھ لینا، یا آیت سجدہ کو چھوڑ کر تلاوت کرنا۔ یہ مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں۔
اختصاص	کسی شئی یا حق کا کسی شخص کے لئے مخصوص ہونا۔
اختیال	جس معاملہ میں ایک سے زیادہ باتوں کی گنجائش ہو، ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا۔ اگر ترجیح دینے والا بذات خود اس کا حق رکھتا تھا، اور اکراہ سے دو چار نہیں تھا تو یہ اختیال صحیح ہے۔ اگر وہ اس کا حق رکھتا تھا لیکن اکراہ کی بنا پر اس نے کسی ایک صورت کو ترجیح دی تو یہ اختیال فاسد ہے۔ اگر ترجیح دینے والا اس کا اختیار ہی نہیں رکھتا تھا، جیسے مجنون یا بے شعور بچہ (صبی غیر ممیز) تھا، تو یہ اختیال باطل ہے۔

اداء	واجب کو وقت مقررہ کے اندر بعینہ، بجالانا "ادا" ہے۔ اگر مکمل طور پر حکم شریعت کے مطابق کسی عمل کو پورا کیا جائے تو اسے "اداء کامل" کہتے ہیں، جیسے پوری نماز امام کی اقتداء میں ادا کی جائے، کوئی رکعت چھوٹنے نہ پائے۔ کوتاہی کے ساتھ فریضۂ شرعی کے ادا کرنے کو اداء ناقص کہتے ہیں، جیسے مسبوق کی نماز جس کی بعض رکعتیں چھوٹ جاتی ہیں۔ اگر بعض پہلوؤں سے مکمل طور پر حکم شریعت کے مطابق نماز ادا کی گئی اور بعض پہلوؤں سے نقص رہ گیا تو یہ "اداء شبیہ بالقضاء" ہے، جیسے لاحق کی نماز، جو شروع امام کے ساتھ ہو لیکن کسی وجہ سے درمیان کی رکعت چھوٹ گئی ہو۔
ادب	بہتر اور پسندیدہ افعال۔ بعض حضرات کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا عمل جسے آپ نے کبھی کیا ہو اور کبھی نہ کیا ہو، کو "ادب" کہا جاتا ہے۔ فقہ کی ایک مستقل اصطلاح "ادب قاضی" ہے، قاضی کے لئے جو افعال و اخلاق پسندیدہ، ہیں، ان کو اختیار کرنا، اور جو ناپسندیدہ ہیں ان سے اجتناب کرنا، کو "ادب قاضی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مفتی سے متعلق احکام و شرائط اور اخلاق و عادات کو ادب مفتی یا رسم المفتی کہا جاتا ہے۔
اذان	مخصوص منقول کلمات کے ذریعہ اوقات نماز کے بارے میں اعلان کرنا۔
ارتثاث	زخمی شخص کا کھانے، پینے، سونے وغیرہ، زندگی کی سہولتوں میں سے کسی سہولت سے جان نکلنے سے پہلے فائدہ اٹھانا۔

ارتفاق	ایک شخص کی زمین ومکان میں دوسرے شخص کے زمین ومکان سے متعلق نفع اٹھانے کا حق ''حق ارتفاق'' کہلاتا ہے۔
ارسال	تابعی یا تبع کا براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حدیث نقل کرنا۔ فقہ کی اصطلاح میں نماز میں بحالت قیام ہاتھ باندھنے کی بجائے ہاتھ چھوڑے رکھنے کو ''ارسال'' کہا جاتا ہے۔
ارض	لغوی معنی زمین کے ہیں، فقہاء حنفیہ کے یہاں جنس ارض سے مراد مٹی اور مٹی سے نکلنے والی وہ تمام اشیاء ہیں، جو جلانے کی وجہ سے نہ پگلیں اور نہ راکھ بنیں۔ ''ارض حوز'' وہ زمین ہے کہ جس کے مالک کی وفات ہوگئی اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا، اس لئے وہ بیت المال کی ملکیت میں چلی گئی، یا جن علاقوں کو جنگ یا صلح کے ذریعہ حاصل کیا گیا اور اسے قدیم باشندوں کو حوالہ کرنے یا مجاہدین میں تقسیم کرنے کے بجائے بیت المال کی ملکیت بنادیا گیا۔ ''ارض خراج'' جس زمین پر خراج وصول کیا جاتا ہو۔ ارض عشر جس زمین میں عشر عائد کیا گیا ہو۔
اساءۃ	قابل مذمت عمل، بعض حضرات کے نزدیک مکروہ سے بڑھ کر ہے، اور بعض کے نزدیک اس سے کم تر۔
اسباغ	اعضاء وضوء پر پوری طرح پانی پہنچانا۔
اسبال	تہہ بند یا پانجامہ کا ٹخنہ سے نیچے تک لٹکانا۔
اسبوع	لغوی معنی سات دنوں کے ہیں، اصطلاح میں طواف کے سات چکروں کو کہتے ہیں۔

استار	ساڑھے چار مثقال دینار یا ساڑھے چھ درہم وزن کو کہتے ہیں۔
استئناف	کسی عمل کے از سر نو انجام دینے کو کہا جاتا ہے۔

استثناء ابتداء کلام میں سے بعض افراد کو اس حکم سے نکالنے، یا کلام سے متصل کوئی لفظ لا کر اس کلام کے بے اثر کر دینے کو کہتے ہیں، پہلی شکل استثناء تحصیل ہے، جیسے تین طلاق سوائے ایک کے، کہ اب دو طلاقیں باقی رہیں، اور تین کے حکم میں سے ایک کو نکال لیا گیا، اور دوسری صورت کو استثناء تعطیل کہتے ہیں۔ جیسے تجھے طلاق ہے ان شاء اللہ، کہ اب طلاق بے اثر ہو جائے گی اور ان شاء اللہ کہنے کی وجہ سے واقع نہیں ہوگی۔

استجمار استنجاء میں ڈھیلوں کا استعمال۔

استحاضہ عورت کی شرمگاہ سے آنے والا وہ خون جو حیض و نفاس کے علاوہ ہو۔

استحسان نص، اجماع، قوی تر قیاس، آثار صحابہ اور ضرورت و مصلحت کی بنیاد پر قیاس ظاہر کر چھوڑ دینے کو "استحسان" کہتے ہیں۔

استخارہ استخارہ کے معنی خیر و بھلائی کو طلب کرنے کے ہیں، اگر کسی کام میں دونوں پہلو جواز کے ہوں اور طبیعت میں تردد ہو کہ کس پہلو پر عمل کیا جائے، تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا کہ جس میں خیر ہو، اس پر میرے قلب کو مطمئن کر دیجئے، "استخارہ" ہے، اور اس کو نماز استخارہ کہتے ہیں۔

استخلاف امام کا کوئی رکاوٹ پیش آجانے کی وجہ سے ہٹ جانا اور مقتدیوں میں سے کسی کو اپنا نائب بنا دینا۔

استدلال کسی حکم پر معتبر شرعی دلیلوں کے ذریعہ حجت قائم کرنا۔

استسعاء غلام کو اس کی قیمت کے بدلہ محنت و کسب کا مکلف کرنا۔

استسقاء	لغوی معنی بارش مانگنے کے ہیں۔ اصطلاح میں قحط کے موقع پر مخصوص نماز و دعاء یا صرف دعا کے ذریعہ بارش طلب کرنے کو کہتے ہیں، اور اس نماز کو "نماز استسقاء" کہا جاتا ہے۔
استصحاب	جو چیز ماضی میں موجود تھی، اس کی تبدیلی کا کوئی سبب موجود نہ ہونے کی وجہ سے حال میں باقی ماننا یا حال میں موجود کیفیت کو مستقبل میں باقی قرار دینا۔
استصلاح	دیکھئے مصالح مرسلہ۔
استصناع	حرف و کاریگری کا ایسا معاملہ جس میں عمل فی الحال موجود نہ ہو، بلکہ کاریگر کے ذمہ میں ہو، جیسے جوتے، موزے کا آڈر دینا۔
استطابہ	پانی یا پتھر سے استنجاء کرنا۔
استطاعت	اللہ کی طرف سے جاندار مخلوقات میں پیدا کی ہوئی وہ کیفیت ہے جس کے ذریعہ اپنے اختیار سے افعال کو انجام دیا جاتا ہے۔
استفاضہ	کسی خبر کو لوگوں میں مشہور ہو جانا اور اتنے لوگوں سے منقول ہونا کہ بظاہر ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا قابل تصور نہ ہو۔ فقہاء نے رویت ہلال کے سلسلہ میں خبر مستفیض کے سلسلہ میں تعداد بھی متعین کرنے کی کوشش کی ہے لیکن قول راجح وہی ہے، جو اوپر ذکر کیا گیا۔
استلام	ہاتھ سے چھونے کو کہتے ہیں، خواہ اس کے بعد ہاتھ کا بوسہ لیا جائے یا نہیں، حجر اسود کے سلسلہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔
استیلاد	اپنی باندی سے اولاد حاصل کرنا۔ ایسی باندی کو اصطلاح میں "ام ولد" کہتے ہیں۔

استناد	جو حکم بعد میں ثابت ہو اس کو پہلے سے ثابت ماننا، جیسے غاصب غصب کئے ہوئے مال کا تاوان ادا کر دے، تو گو مالک اب ہوا ہے، لیکن اب غصب کے وقت سے ہی اس شئی کے غاصب کی ملکیت میں ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔
استنباط	اجتہاد کے ذریعہ حکم یا حکم کی علت کو دریافت کرنا۔
استیجار	کسی انسان کو اُجرت پر رکھنا یا کوئی شی کرایہ پر حاصل کرنا۔
استیداع	دوسرے کے پاس اپنا سامان بطور امانت کے رکھنا۔
استیلاء	کسی چیز پر غلبہ اور قابو حاصل کر لینا۔
اسراف	جائز کام میں مناسب سے زیادہ خرچ کرنا۔ اور ناجائز کام میں خرچ کرنے کو "تبذیر" کہتے ہیں۔
اسلام	جن احکام کا لانا رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یقینی طور پر ثابت ہو، ان سبھوں پر یقین کرنا۔ اس تشریح کے مطابق اسلام اور ایمان کی حقیت ایک ہی ہے، بعض حضرات کے نزدیک تصدیق قلبی ایمان ہے، اور جب کہ اعضاء و جوارح سے اس کے تقاضوں کی تکمیل اسلام۔
اشارہ	جو بات خود کلام سے ثابت ہو، لیکن کلام کا مقصود نہ ہو، اس کو اشرہ یا اشارہ اشارہ النص کہتے ہیں، جیسے علی المولود لہ رزقھن (البقرہ: ۲۳۳) اس کا مقصد شوہر پر بیوی کا نفقہ ثابت کرنا ہے، لیکن "مولود لہ" کی تعبیر سے معلوم ہوا کہ اولاد کی تعبیر سے معلوم ہوا کہ اولاد کی نسبت باپ کی طرف ہوگی، اسی کو "اشارۃ النص" کہتے ہیں۔

اشتمال	اپنے پورے بدن کو ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپیٹنا کہ اگر ایک طرف کا کپڑا بنایا جائے تو بے ستری پیدا ہو جائے، اس کو "اشتمال صماء" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔
اشربہ	شراب کی جمع ہے، پی جانے والی چیز۔لیکن اصطلاح میں نشہ آور مشروبات کو کہتے ہیں۔
اشعار	اونٹنی کے کوہان کے کسی جانب ہلکا سا نشتر لگا کر اس کے خون کو بطور علامت لگا دینا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔
اشہر حج	حج کے مہینے شوال، ذوقعدہ اور ذوالحجہ۔
اشہر حرام	حرام مہینے، رجب، ذوقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔
اصحاب الفرائض	وہ ورثاء جن کا حصہ قرآن وحدیث یا اجماع کے ذریعہ مقرر ہو۔
اصطلاح	کسی لفظ کے سلسلہ میں ایک گروہ کا اس کے لغوی معنی کے بجائے دوسرا معنی مراد لینے پر متفق ہو جانا، جیسے فرض، مستحب یا نحو میں اسم، فعل، حرف وغیرہ۔
اصل	جس پر دوسرے احکام کی بنیاد ہو، اس کے مقابلہ میں فرع کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قول راجح اور دلیل نیز قیاس میں مقیس علیہ کو بھی "اصل" کہتے ہیں۔
اُصول	اُصول شرع سے مراد کتاب وسنت اور اجماع وقیاس ہے۔ اُصول فقہ ان قواعد کا نام ہے، جن کے ذریعہ فروعی شرعی احکام کو تفصیلی دلیلوں سے اخذ کیا جائے۔

اضطباع	طواف میں چادر اپنے دائیں مونڈھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے کے اوپر رکھنے کو "اضطباع" کہتے ہیں۔
اضطرار	کسی چیز کے استعمال نہ کرنے کی صورت میں جان کے چلے جانے کا اندیشہ ہو۔
اطمینان	اطمینان یا طمانیت، رکوع، سجدہ اور قومہ وجلسہ میں تمام اعضاء کے اپنی جگہ پر آجانے کے ہیں۔
اعادہ	عمل میں خلل کی وجہ سے وقت کے اندر ہی اس کے دوبارہ ادا کرنے کو اعادہ کہتے ہیں۔ اعادہ اور استیناف میں فرق یہ ہے کہ اعادہ فعل کے مکمل ہونے کے بعد اس کو دوبارہ انجام دینے سے عبادت ہے، اور استیناف کسی وجہ سے فعل کے مکمل ہونے سے پہلے اس کو توڑ کر از سر نو ادا کرنے کو کہتے ہیں۔
اعارہ	بلا عوض کسی کو کسی چیز سے نفع اٹھانے کا اختیار دینا۔
اعتبار	غیر منصوص مسئلہ میں منصوص مسئلہ کی نظیر کو سامنے رکھتے ہوئے حکم لگانا، اسی کو "قیاس" بھی کہتے ہیں۔
اعتجار	سر پر عمامہ کو اس طرح لپیٹنا کہ سر کا درمیانی حصہ کھلا رہ جائے۔
اعتدال	قومہ اور جلسہ میں اس طرح کھڑا ہونا اور بیٹھنا کہ تمام اعضاء صحیح جگہ پر آجائیں۔
اعتراض	مرد کے عضو تناسل میں انتشار کی کیفیت پیدا نہ ہونا، فقہاء اس لفظ کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔
اعتکاف	مخصوص نیت کے ساتھ مردوں کے مسجد جماعت اور عورتوں کے مسجد بیت میں مقیم ہو جانے کو کہتے ہیں۔

اعسار	نفقہ ادا کرنے پر قادر نہیں ہونا۔
اعیان	جو بذات خود اپنا وجود رکھتا ہو، اس کا وجود، دوسرے کے تابع نہ ہو، اس کے مقابلہ میں "اعراض" (واحد عرض) کا لفظ ہے، کبھی عین، کا لفظ حاضر و موجود مال کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، ایسی صورت میں اس کا مقابل دیون ہوگا۔
اغماء	قلب یا دماغ پر طاری ہونے والی اس بیماری کو کہتے ہیں، جس میں ادراک و شعور اور ارادہ کو اختیار کے ساتھ عمل کی صلاحیت معطل ہو جاتی ہو اور عقل باقی رہتی ہو، لیکن مغلوب ہوتی ہو، جس کو اُردو میں غشی یا بے ہوشی کہتے ہیں۔
افاقہ	نشہ، جنون، بے ہوشی یا کسی بیماری کے بعد عقل و طبیعت کا حالت اعتدال پر آجانا۔
افتاء	کسی دریافت کئے جانے والے مسئلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو بیان کرنا۔
افتراش	سجدہ میں ہاتھوں کو زمین پر بچھانا۔
افراد	عمرہ کے بغیر صرف حج کا احرام باندھنا۔
افلاس	کسی شخص کے دین کا اس کی املاک سے زیادہ ہوجانا۔
اقالہ	خرید و فروخت کا معاملہ مکمل ہونے کے بعد فریقین کی رضامندی سے اس کو ختم کر دینا۔
اقامت	جو لوگ نماز کے لئے تیار موجود ہیں، انہیں مخصوص الفاظ کے ذریعہ نماز شروع کرنے کی خبر دینا۔ اقامت کا لفظ سفر کے مقابلہ میں بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی سفر میں رہنے کے بجائے اپنے وطن اصلی میں یا کسی اور مقام پر مسلسل پندرہ دن رہنے کا ارادہ کرلے۔

اقتداء	حکم شریعت کے مطابق اپنی نماز کو امام کی نماز کے ساتھ مربوط کردینا۔
اقتضاء النص	جو حکم عبارت میں مذکور نہ ہو لیکن عبارت میں مذکورہ حکم کا صحیح ہونا اس کے پائے جانے پر موقوف ہو، جیسے کوئی شخص کہے "اپنے اس غلام کو میری طرف سے ایک ہزار درہم میں آزاد کردو" اس عبارت کا اقتضاء یہ سمجھا جائے گا کہ کہنے والے نے اس سے پہلے اس غلام کو خرید کیا، پھر بیچنے والے نے اس کے وکیل کی حیثیت سے اسے آزاد کیا، پس یہ خرید وفروخت اور وکالت بطورِ اقتضاء کے ثابت ہوئی۔
اقرار	اپنے اوپر دوسرے کے حق کے ثابت ہونے کی خبر دینا۔
اقطاع	بادشاہ کی طرف سے کسی کو بطور، جاگیر کوئی زمین دینا۔
اقعاء	نماز میں کھڑی ایڑیوں پر کولہے رکھ کر بیٹھنا۔ بعض حضرات نے اس کی تشریح یہ کی ہے کہ کولہوں کو زمین پر رکھے اور گھٹنے کھڑے کرکے بیٹھے۔
اکراہ	کسی کو ڈرا، دھمکا کر اس کی رضامندی کے بغیر اس کو کسی عمل پر مجبور کرنا۔
اکل	جو چیز چبا کر کھائی جاتی ہو، اسے چبائے یا بغیر چبائے نگل جانا۔
التفات	سینہ موڑے بغیر گردن موڑ کر یا بغیر موڑے ہوئے گوشۂ چشم سے دائیں بائیں دیکھنا۔
المام	اہل وعیال کے پاس آجانا۔ "المام صحیح" یہ ہے کہ اپنے بچوں کے پاس جائے اور اب اس کے لئے مکہ لوٹ کر آنا واجب نہ ہو، جیسے حج تمتع کرنے والا جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو۔ "المام فاسد" یہ ہے کہ اپنے اہل وعیال کے پاس حالت احرام میں جائے۔

امارة	لغوی معنی علامت کے ہیں، اصطلاح میں ایسی دلیل کے جاننے کو کہتے ہیں، جس سے مدلول کے پائے جانے کا گمان ہو جائے۔ علماء اُصول کے نزدیک دلیل ظنی کے لئے بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔
امارت	صاحب حکم ہونا، کبھی عامۃ الناس پر ولایت حاصل ہوتی ہے، اس کو خلافت اور امامت عظمیٰ کہتے ہیں اور کبھی کسی خاص گروہ یا کام پر جیسے فوج یا کوئی خاص محکمہ پر، ایسی صورت میں وہ اس شعبہ کا امیر اور ولی ہوتا ہے۔
امام	جس کی اقتداء کی جائے، عام طور پر نماز جس کی اقتدار میں ادا کی جائے، اس کے لئے یہ تعبیر استعمال ہوتی ہے، بعض اوقات خلیفہ اور حکمراں کے لئے بھی امام کا لفظ استعمال ہوتا ہے، کیوں کہ عام مسلمان اس کے اقتداء کرتے ہیں، اسی نسبت سے نماز کی امامت کو "امامت صُغریٰ" اور خلافت و امارت کو "امامت کُبریٰ" کہا جاتا ہے۔
أمان	غیر مسلم عربی کو اس کی ذات اور جان و مال کے سلسلہ میں مستقل طور پر یا ایک مدت کے لئے سلامتی کی ضمانت دینا، خواہ حکومت دے یا کوئی مسلمان شہری۔
امانت	کسی شخص کے پاس دوسرے کی ملکیت کا از راہِ حفاظت موجود ہونا۔ اگر کسی کو کوئی سامان ایک معاہدہ کے تحت حفاظت کے لئے دیا جائے تو یہ ودیعت ہے، امانت اس سے عام ہے، معاہدہ حفاظت کے تحت سامان دیا جائے، یا کرایہ و عاریت کے طور پر دیا جائے یا کسی اور طریقے پر مال اس کی تحویل میں پہنچ جائے، امانت کا لفظ ان تمام صورتوں کو شامل ہے۔
أم القریٰ	مکہ مکرمہ۔

اُم الکتاب	سورۂ فاتحہ۔
اُم ولد	وہ باندی جو اپنے مالک کی اولاد کی ماں بن چکی ہو۔
امر	ایک مکمل کلام جس میں بالاتر حیثیت، میں دوسرے سے کسی کام کا مطالبہ کیا گیا ہو۔
املاک مرسلہ	ملکیت کا دعویٰ یا شہادت، سبب ملکیت کی وضاحت کے بغیر۔
اموال باطنہ	وہ مال جس کی تحقیق کے لئے لوگوں کی نجی زندگی میں دخل دینا پڑے، جیسے گھر میں موجود روپئے پیسے، سامان تجارت جسے لے کر ٹیکس وصول کرنے والے کی چُنگی سے گذرنا نہ پڑے۔
اموال ظاہرہ	وہ مال جس کے حساب کے لئے نجی احوال میں دخیل ہونے کی نوبت نہ آئے جیسے چوپائے، زمینی پیداوار، چنگی سے گذرنے والی تجارتی سامان۔
اُمی	جو شخص لکھنا اور لکھی ہوئی چیز کو پڑھنا نہ جانتا ہو۔
امیر	جس کو مسلمانوں پر عُمومی ولایت حاصل ہو۔
امین	جس کے پاس کوئی شئی بطور امانت رکھی ہوئی ہو۔
انشاء	کسی کی معاملہ کو (جو پہلے سے موجود نہیں تھا) وجود میں لانا، جیسے عقد نکاح وغیرہ۔ ایسا کلام جس میں تصدیق وتکذیب کی گنجائش نہ ہو، جیسے کسی بات کا مطالبہ کیا جائے، یا اس سے منع کیا جائے۔
انعام	اونٹ، بیل اور بکرے۔

اہلال	تلبیہ کو بلند آواز سے کہنا، احرام باندھنے اور جانور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنے کو "اہلال" کہتے ہیں۔
اہل حل وعقد	ذی شعور، معاملہ فہم اور خوش تدبیر لوگ۔
اہل ذمہ	وہ غیر مسلم جو معاہدہ کی بنیاد پر مسلمان حکومت میں قیام پذیر ہوں، جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور جماعت صحابہ کے طریقہ پر ہوں۔
اہل کتاب	یہود و نصاریٰ۔
ایاس	درازی عمر کی وجہ سے حیض کا رک جانا۔
ایام بیض	قمری مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخیں۔
ایام تشریق	۹ تا ۱۳ ذوالحجہ۔
ایام النحر	۱۰، ۱۱، ۱۲/ ذوالحجہ۔
ایجاب	کسی معاملہ میں جس فریق کی طرف سے پہل ہو، اس کے کلام کو ایجاب کہتے ہیں۔ یہ تعریف حنفیہ کے نزدیک ہے، دوسرے فقہاء کے نزدیک بیچنے والے، سامان کرایہ پر لگانے والے، بیوی یا اس کے ولی کے قول کو ایجاب کہا جاتا ہے۔ علماء اصول کے نزدیک کسی بات کا لزوم کے ساتھ مطالبہ کرنے کو ایجاب کہتے ہیں۔
ایجار	کرایہ پر لگانا، دودھ یا کوئی اور چیز حلق میں ڈالنے کو بھی "ایجار" کہتے ہیں۔

ایداع	کوئی شئی دوسرے کو حفاظت کے لئے حوالہ کرنا۔
ایصاء	اپنے ترکہ میں سے کسی حصہ کا کسی اور شخص کو مالک بنانا۔ اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کو وغیرہ کے لئے اپنی موت کے بعد کسی کو چھوڑی ہوئی املاک میں تصرف کا مجاز قرار دینا، اور جس کو تصرف کا مجاز بنایا جائے اس کو "وصی" کہتے ہیں۔
ایلاء	چار مہینہ یا اس سے زیادہ بیوی سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھالینا۔
ایمان	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن عقائد و احکام کو لے کر مبعوث ہوئے ہیں، دل سے ان کی تصدیق کرنا۔

☆ ☆ ☆

الباء	ب	ب

بائن	ایسی طلاق جس میں عدت کے درمیان رجوع کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔
بازلہ	ایسا زخم جو چمڑے کو پھاڑ دے۔
باضعہ	جو زخم چمڑے کو پھاڑ کر گوشت تک پہنچ جائے، لیکن ہڈی تک نہ پہنچے نہ خون بہے۔
باطل	جو فعل اصل کے اعتبار سے ہی مشروع نہ ہو اور شرعاً غیر معتد بہ ہو، اور کسی حکم کا فائدہ نہیں دے۔
بدعت	دین میں کسی ایسی بات کا اضافہ جس کی عہد نبوی، عہد صحابہ اور عہد تابعی میں کوئی اصل نہ ہو۔

برہان	جس کے ذریعہ حق کو باطل سے ممتاز کیا جائے۔
بسملہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
بطلان	کسی وجہ سے عادت یا معاملہ کا نامعتبر ہونا۔
بقیع	مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان۔
بنو ہاشم	حضرت علی، حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد اور ان کے آزاد کردہ اشخاص سے چلنے والا سلسلہ خاندان۔
بیان	جس سے کلام سابق کی مراد واضح ہو۔ بیان تبدیل: بعد میں آنے والی دلیل کی وجہ سے پہلے حکم کا ختم ہوجانا، اسی کو "نسخ" بھی کہتے ہیں۔ بیان تغییر: پہلے وارد ہونے والے کلام کے موجب اور تقاضہ کا بدلہ جانا، جیسے خبر یہ جملہ کے بعد شرط، زیادہ یا مطلق افراد کے ذکر کے بعد استثناء اور عام کے بعد تخصیص، کیوں کہ اس سے کلام ماسبق کا اثر محدود یا مشروط ہوجاتا ہے۔ بیان تفسیر کلام سابق جس کی مراد واضح نہ ہو، کو واضح کرنا، جیسے مجمل کی توضیح، مشترک لفظ کی مراد کی تعیین وغیرہ۔ بیان تقریر جس سے کلام ماسبق کی تاکید وتقویت ہو۔ بیان حال جس میں متکلم کا حال اس کے مقصد پر دلالت کرتا ہو، مثلاً: جہاں اظہار خیال کا موقع ہو وہاں خاموشی اختیار کی جائے کہ یہ اکثر اوقات، رضامندی کی دلیل سمجھا جاتا ہے، اسی کو "بیان ضرورت" سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

بیع	معاہدہ کے ذریعہ مال سے مال کا تبادلہ۔ بیع استجرار: جس میں خریدار بیچنے والے سے تھوڑا تھوڑا کر کے سامان حاصل کرے، اور اس کے بعد قیمت ادا کرے۔ بیع استغلال: سامان اس شرط پر فروخت کرنا کہ بیچنے والا خود اس سامان کو کرایہ پر حاصل کرے گا۔ بیع تلجیہ: کسی مجبوری کے تحت بظاہر خرید و فروخت کا معاملہ کرنا، حالاں کہ حقیقت میں خرید و فروخت مقصود نہ ہو۔ بیع الحاضر للبادی: شہر میں مقیم شخص کا دیہات سے آنے والے تاجروں کا مال زیادہ قیمت میں فروخت کرنا۔ بیع حبل الحبلۃ: (۱) زیرِ حمل جنین کے متوقع حمل کو فروخت کرنا، (۲) زیرِ حمل جنین کے عاملہ ہونے کو قیمت یا سامان کی ادائیگی کے لئے مدت مقرر کرنا۔ بیع حصاۃ: کئی سامان ہوں اور طے ہو کہ خریدار کنکری پھینکے، اور جس سامان پر گرے، وہ بیع ہوگی، پھر اس میں غور و فکر اور دیکھنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ بیع سلم: نقد قیمت کے بدلہ اُدھار سامان خرید کرنا۔ بیع سنین: پھل اور درخت کی کئی سالوں کی، اکٹھا خرید، فروخت، اس کو "بیع معاومہ" بھی کہتے ہیں۔ بیع صحیح: جو اصل اور وصف ہر حال سے درست ہو۔ بیع صرف: سونے، چاندے کا اسی جنس یا ایک دوسرے سے یا کرنسیوں کا اس کرنسی یا ایک دوسرے سے تبادلہ۔

بیع عینہ: مقروض سے نفع حاصل کرنے کے لئے قرض دینے کے بجائے مثلاً دس روپیہ کی چیز بارہ روپیہ میں فروخت کرنا تاکہ اسے دو روپیہ کا نفع حاصل ہو جائے۔

بیع عربون: بیچنے والے کو بیعانہ دینا کہ اگر خریدار نے نہیں لیا، تو بیعانہ منسوخ ہو جائے گا۔

بیع لازم: جس خرید و فروخت کے بارے میں فریقین سے میں سے کسی کو کسی طرح کا خیار باقی نہ رہا ہو۔

بیع مقائضہ: سونا چاندی اور کرنسی کے بجائے سامان کا سامان سے تبادلہ۔

بیع مکروہ: جو خرید و فروخت اصل و شرط کے اعتبار سے درست ہوں، لیکن کسی خارجی وصف جیسے اذان جمعہ کے وقت یا مسجد میں ہونے کی وجہ سے ناپسندیدہ ہو۔

بیع من یزید: ڈاک اور بولی کے ذریعہ خرید و فروخت۔

اس کو بیع مزایدہ بھی کہتے ہیں۔

بیع محاقلہ: پودے میں لگے ہوئے اناج کو اس جنس کے کٹے ہوئے اناج کے بدلہ بیچنا۔

بیع مرابحہ: سامان خرید کر پہلی قیمت بتاتے ہوئے زیادہ قیمت میں فروخت کرنا۔

بیع مزابنہ: درخت پر لگے ہوئے پھل کو اسی جنس کے ٹوٹے ہوئے پھل کے بدلہ فروخت کرنا۔

بیع مُساومہ: پہلی قیمت کے ذکر کے بغیر سامان و فروخت کرنا۔

	بیع مضامین: زیر حمل جنین کو فروخت کرنا۔ بیع ملامسہ: بیچنے والے اور خریدار کے محض چھو دینے کو ایجاب وقبول یا سامان دیکھنے کے قائم مقام قرار دینا۔ بیع منابذہ: مبیع اور ثمن کو گفتگو کے ذریعہ طے کرنے یا دیکھنے کے بجائے ایک دوسرے کی طرف ثمن اور مبیع کے پھینک دینے کو کافی قرار دینا۔ بیع نجش: محض قیمت بڑھانے کے لئے بڑھ کر بولی لگانا، حالاں کہ
	لینے کا ارادہ نہ ہو۔ بیع وفا: اس شرط پر بیچنا کہ جب بائع قیمت واپس کردے گا، خریدار مبیع کو لوٹا دے گا، اس کو بیع معاد، بیع طاعت، بیع جائز، بیع ثنیہ، اور بیع امانت سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔
بیعت	طاعت کا عہد کرنا، خواہ سیاسی اُمور میں، یا معروف اور عمل صالح میں، پہلی بیعت امارت کی ہے، اور دوسری صورت اس بیعت کی جسے مشائخ اپنے زیر تربیت اشخاص سے لیتے ہیں۔
بینہ	حجت ودلیل، گواہی۔

☆ ☆ ☆

(ت)

تابعی	جس نے ایمان کی حالت میں صحابئ رسول کو دیکھا ہو، اور ایمان ہی پر اس کی موت ہوئی ہو۔

تاجیل	کسی چیز کے لئے مدت کا متعین کرنا۔
تادیب	غلطی پر سرزنش کرنا خواہ زبان سے ہو یا کوڑے وغیرہ سے، فقہاء کے یہاں یہ لفظ ''تعزیز'' ہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
تاسیس	جو معنی پہلے سے حاصل نہ ہو، وہ مراد لینا۔ اس کے مقابلہ میں تاکید کا لفظ ہے، جس میں پہلے ہی معنی کی تقویت مقصود ہوتی ہے، اسی لئے علماء اُصول کے نزدیک ''تاسیس'' تاکید سے بہتر ہے۔
تاکید	پہلی بات کو مؤکد کرنا اور قوی بنانا۔ کبھی تاکید تاکید کے لئے بولے جانے والے الفاظ کے ذریعہ آتی ہے، اور کبھی ایک ہی لفظ کے تکرار کے ذریعہ۔
تاویل	ایک لفظ میں کئی معنوں کا احتمال ہو، ان میں سے ایک کو غلبہ گمان کی بنیاد پر ترجیح دینا، نہ کہ یقین کی بنیاد پر۔
تبدیل	ایک حکم کی جگہ شارع کی طرف سے دوسرا حکم دیا جانا۔ اسی کو ''فسخ'' بھی کہتے ہیں۔
تبذیر	مال کو نامناسب کام میں خرچ کرنا۔ بعض اہل علم کے نزدیک مباح کام میں بھی ضروری اور مناسب مقدار سے زیادہ خرچ کرنا بھی ''تبذیر'' میں داخل ہے۔
تبرع	کوئی شئی یا اس کا نفع فوری طور پر آئندہ اجر کی نیت سے کسی کو عطا کرنا۔
تبریک	برکت کی دُعاء دینا۔
تبسم	مسکرانا، جو خود اسے یا اس کے پڑوس میں رہنے والوں کو سنائی نہ دے۔

تبع تابعین	جس نے ایمان کی حالت میں تابعی سے ملاقات کی ہو، اور ایمان ہی پر اس کی موت واقع ہوئی ہو۔
تبییت	رات میں روزہ کی نیت کرنا۔
تثویب	اذان اور اقامت کے درمیان کسی کلمۂ اذان کو علانیہ طور پر پکارنا، جیسے حی الصلاۃ، حی علی الفلاح۔ اسی تثویب کو فقہاء نے بدعت کہا ہے، صحابہ کے دور میں اذان فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کو بھی تثویب کہا جاتا تھا، یہ سنت سے ثابت ہے۔
تجارت	نفع کے ساتھ فروخت کرنے کے لئے کسی شئی کو خرید کرنا۔
تجمیر	مردہ کی چارپائی اور کفن کو دھونی دینا۔
تجہیز	میت کے سفر آخرت سے متعلق ضروری امور غسل، تابوت اور تدفین وغیرہ مہیا کرنا۔
تجوید	وہ علم جس میں قرآن مجید کے حروف، کلمات کے مخارج اور صفات کی رعایت کے ساتھ تلاوت کا طریقہ بتایا جائے۔
تحجیر	پتھروں کی علامات کے ذریعہ زمین کی حدود متعین کرنا۔
تحری	کسی دلیل کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے رجحان قلب کی بنیاد پر مشتبہ اُمور میں دو پہلوؤں میں سے بہتر اور موزوں صورت کو متعین کرنا۔
تحریف	کلام کے الفاظ یا اس کے معنی و مراد کو بدل دینا۔
تحریم	اللہ تعالیٰ کا خطاب، جس میں یقینی طور پر کسی فعل سے منع کیا گیا ہو۔
تحریمہ	نماز شروع کرتے ہوئے تکبیر اولی، جس کے بعد ممنوعات نماز حرام ہوجاتی ہیں۔

تحسینیات	وہ اُمور جو شریعت کے مقاصد خمسہ۔ دین، جان، نسل، عقل اور مال۔ کی حفاظت اور ان کے حصول کے لئے ناگزیر ہوں، اور نہ اس درجہ کے ہوں کہ ان کے حاصل نہ ہونے سے مشقت پیدا ہو جائے، بلکہ وہ بطور آسانی اور حسن عمل کے ہوں، جیسے عبادات میں نوافل، اور معاملات وعادات میں بہت سی ایسی چیزوں کا حلال ہونا جن سے بچنا باعث مشقت نہیں ہو۔
تحصیب	منی سے مکہ جاتے ہوئے ''وادی محصب'' میں قیام کرنا۔
تحقیق	دلیل سے کسی بات کے ثابت کرنے کو تحقیق کہتے ہیں۔
تحقیق مناط	نص میں وارد ہونے والے حکم کی علت کو غیر منصوص واقعہ میں ثابت اور منطبق کرنا۔
تحکیم	دو یا اس سے زیادہ فریق کا کسی کو اپنے باہمی نزاع کے فیصلہ کے لئے ذمہ دار بنانا۔
تحنیک	کھجور یا کسی چیز کا چبا کر نو مولود کے تالو کا منھ کے اندر کسی حصہ میں لگانا۔ میت کے ڈاڑھ اور ٹھوڑی کے نیچے کپڑا لپیٹنے کو بھی تحنیک کہتے ہیں۔
تحیۃ الوضوء	وضو کے فوراً بعد دو رکعت نماز ادا کرنا۔
تخارج	ورثہ کی باہمی رضامندی سے کسی وارث کو ترکہ کی کوئی متعین شئی دے کر تقسیم میراث سے باہر کر دینا۔
تخریج مناط	نص یا اجماع سے ثابت ہونے والے حکم کی علت فکر واجتہاد کے ذریعہ متعین کرنا۔
تخصر	کمر پر ہاتھ رکھنا۔

تخصیص	عام تعبیر کو اس کے بعض افراد پر مستقل اور اس تعبیر سے متصل دلیل کی بنیاد پر محدود کر دینا اگر مستقل دلیل کے ذریعہ نہ ہو بلکہ اسی کلام کی کوئی ایسی تعبیر بتلائی گئی ہو، جس سے بعض افراد تک حکم محدود ہو جاتا ہو تو اس کو "استثناء" کہتے ہیں۔
تخلیہ (بیع میں)	بیچنے والے کا خریدار کو اس حال میں قبضہ کی اجازت دے دینا کہ خریدار کے اس کو حاصل کر لینے میں کوئی معنی باقی نہ رہے۔
تداخل	دو عدد کا اس طرح ہونا کہ زیادہ والا عدد کم والے عدد سے مستغنی کر دے جیسے ۳ اور ۹ یہ علم فرائض کی اصطلاح ہے۔
تداعی	کسی عمل پر ایک دوسرے کو دعوت دینا۔ بعض لوگوں نے نفل نماز میں تین سے زیادہ افراد کی اقتداء کرنے کو "تداعی" قرار دیا ہے۔
تدبیح	رکوع میں سر کو پشت سے زیادہ جھکا کر رکھنا۔
تدبیر	غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد کرنا۔
تدلیس	سامان کے عیب کو خریدار سے چھپانا۔ یہ فقہ کی اصطلاح میں ہے، حدیث کی اصلاح میں جس سے روایت براہ راست نہیں سنی ہو، اس کا اس طور پر ذکر کرنے کو کہتے ہیں کہ دوسروں کو براہ راست سننے کا وہم پیدا ہو جائے۔
ترجیع	اذان میں کلمات شہادتین کو پہلے پست انداز میں پھر بلند آواز میں کہنا۔
تزلیہ	گواہوں کو عادل و معتبر قرار دینا۔
تصحیح	میراث کی تقسیم میں کسر واقع ہو، اس سے بچنے کے لئے اعداد کو بڑھا کر اس طرح تقسیم کی جائے کہ کسر ختم ہو جائے۔

تطوع	فرائض اور واجبات کے علاوہ جو اُمور شریعت میں محبوب ومحمود ہوں۔
تعارض	ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان پر ایک کسی بات کے ثبوت کا تقاضہ کرتی ہے اور دوسری اس کی نفی، خواہ دونوں دلیلیں قوت کے اعتبار سے ایک درجہ کی ہوں، یا ایک برتر اور دوسری کم تر درجہ کی ہوں۔
تعدیہ	اصل یعنی منصوص مسئلہ کا حکم فرع یعنی غیر منصوص واقعہ میں منتقل کرنا۔
تعدیل	افعال نماز، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ وغیرہ کو اس طرح انجام دینا کہ اس ہیئت کے مطابق اعضاء وہڈیوں کے جوڑ پوری طرح اپنی جگہ آجائیں، گواہوں کو معتبر قرار دینے کو بھی "تعدیل" سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اسی کو تزکیہ بھی کہتے ہیں۔
تعریض	دوہرے معنی کے حامل کلام کو سننے والا سمجھ جائے، لیکن صراحت نہیں ہو۔
تعزیز	حق اللہ یا حق العبد کی بنیاد پر ایسی غلطیوں پر سخت سزا دینا جس پر شریعت میں کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی ہو۔
تعشیر	مصحف قرآن میں ہر دس آیت کے اختتام پر علامت قائم کرنا۔ کتب فقہ میں اس کا ذکر ملتا ہے، کیوں کہ اس زمانہ میں ہر آیت پر دائرہ قائم کرنے اور آیت نمبر ڈالنے کا رواج تو تھا ہی، نیز ہر دس آیت پر علامت کے لئے نشانی بھی قائم کی جاتی تھی۔
تعلیق	کسی بات کے حاصل ہونے یا پائے جانے کو دوسری شئی کے پائے جانے پر موقوف کر دینا۔
تعلیل	نص میں وارد ہونے والے حکم کو علت پر مبنی قرار دینا۔
تفریع	نصوص اور صریح مسئلہ پر غیر منصوص اور غیر مصرحہ مسائل کو قیاس کرنا۔

تفلیس	قاضی کا مقروض شخص کو دیوالیہ قرار دے دینا۔ احناف کے یہاں تفلیس کی وجہ سے تصرف کے اختیارات سلب نہیں ہوتے، دوسرے فقہاء کے یہاں سلب ہو جاتے ہیں۔
تفویض	شوہر کا بیوی کو یا کسی اور شخص کو حق طلاق سپرد کر دینا۔
تکلیف	شارع تعالیٰ کا کسی امر کا خواہ وہ فعل کے قبیل سے ہو یا ترک کے قبیل سے، مطالبہ کرنا۔
تقیہ	اپنی جان بچانے کے لئے جو بات دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کرنا۔
تقلید	دلیل طلب کے بغیر ایسے شخص کی رائے کی اتباع کرنا جس کا قول بذات خود دین میں حجت نہیں ہو، اس حسن ظن کے ساتھ کہ اس کی رائے صواب پر مبنی ہوگی۔
تلفیق	ایک ہی عمل کے دو مسئلوں میں دو مختلف فقہاء کی آراء کو اس طرح لینے کو کہتے ہیں کہ بہ حیثیت مجموعی وہ عمل ان دونوں میں سے کسی کے نزدیک بھی درست قرار نہ پاتا ہو۔
تنجیز	کسی بات کا فوری طور پر نافذ ہونا، یہ تعلیق کے مقابلہ میں ہے۔
تنفیل	امیر کا مجاہدین میں سے کسی کو مال غنیمت کے حصہ کے علاوہ بطور انعام کے کچھ عنایت کرنا۔
تنقیح مناط	نص میں جس بات کو کسی حکم کے لئے علت قرار دیا ہو، اس کے مناسب حکم وصف کو متعین کرنے اور جو اوصاف اس حکم کے مناسب نہ ہوں اس سے مناسب و مؤثر وصف کو ممتاز کرنا۔

توریہ	بولنے والے کا اپنے کلام سے خلافِ ظاہر معنیٰ مراد لینا۔
توقیفی	وہ اُمور جن میں اجتہاد کا دخل نہ ہو، جیسے قرآن مجید کی سورتوں، ان کے ناموں اور آیتوں کا توقیفی ہونا۔
توکیل	کسی جائز اور متعین تصرف میں صاحب اختیار کی طرف سے دوسرے کو اپنا قائم مقام بنا دینا۔
تولیہ	جس قیمت میں کوئی شئی خریدی ہو، اسی قیمت میں اسے فروخت کر دینا، اور خریدار پر اس بات کو ظاہر بھی کر دینا کہ وہ سابق قیمت میں ہی اسے فروخت کر رہا ہے۔
تیمم	مخصوص طریقہ پر حدث سے طہارت کی نیت سے پاک مٹی یا مٹی کی جنس کی کسی اور چیز کا استعمال کرنا۔

☆ ☆ ☆

(ث)

ثخین	ایسا موزہ جو چمڑے کا نہ ہو، لیکن اتنا گاڑھا ہو کہ بغیر باندھے ہوئے پنڈلی پر ٹھہر جاتا ہو، پنڈلی کا حصہ نظر نہیں آتا ہو
ثقہ	وہ راوی جو اپنی دین داری کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو اور اس کا حافظ بھی لائق اطمینان ہو۔
ثمن	خرید و فروخت میں سامان کا مقررہ عوض خواہ نقد ہو یا اُدھار۔

☆ ☆ ☆

الجیم ج

جائحہ	جس چیز سے واقف ہونے کے باوجود بچنا ممکن نہ ہو، جیسے آفات سماوی، بارش، ٹھنڈک، گرمی وغیرہ۔ اسی مناسبت سے پھلوں اور کھیتیوں کو برباد کرنے والی آفتوں کو بھی جائحہ کہا جاتا ہے۔
جائز	جس چیز کے کرنے پر فی نفسہ نہ ثواب ہو نہ گناہ، ''عقد جائز'' ایسے معاملہ کو کہتے ہیں جو لازم نہ ہو۔
جائفہ	وہ زخم جو پیٹ، پشت یا سینہ کے جوف تک پہنچ جائے۔
جار	مکان سے متصل وہ مکان جس کا راستہ اور نالی وغیرہ ایک دوسرے سے الگ ہو۔
جاری	پانی کا ایسا بہاؤ کہ ایک ہی پانی کو دوبارہ استعمال نہ کیا جاسکے۔
جامکیہ	اوقاف سے مقررہ ماہانہ وظیفہ۔
جُرموق	وہ غلاف جو موزوں کے اوپر سے کیچڑ اور نجاست سے بچانے کے لئے پہنا جائے۔
جزاف	ناپ تول اور مقدار بتائے بغیر کسی چیز کا من جملہ خریدنا اور فروخت کرنا۔
جزیہ	وہ خصوصی ٹیکس جو مسلم ملک کے غیر مسلم شہریوں سے ان کی حفاظت کے عوض لیا جاتا ہے۔
جسم	ایسی چیز جس میں لمبائی، چوڑائی اور گہرائی پائی جاتی ہو۔
جعل، جعالۃ	کسی عمل پر مقررہ اُجرت نہ کہ محنت یا وقت پر، مثلاً اگر تم فلاں بیماری کا علاج کردو گے اور مریض صحت یاب ہوجائے گا تو یہ اُجرت دی جائے گی۔

جلالہ	نجاست خور جانور، اونٹ، گائے، مرغی وغیرہ۔
جلب	حکومت کی طرف سے مقرر عامل زکوٰۃ کا چراگاہ سے باہر کہیں قیام کرنا اور لوگوں کو مکلف کرنا کہ وہ اپنے مویشی لے کر وہاں آئیں، تاکہ حساب کر کے ان سے زکوٰۃ لی جاسکے۔
جلباب	وہ کپڑا جسے پوری طرح ستر کی غرض سے عورتیں اپنی پوشاک کے اوپر سے پہنتی ہیں، جیسے فی زمانہ برقع۔
جلسہ	دو سجدوں کے درمیان کی بیٹھک، بعض فقہاء کے یہاں پہلی اور تیسری رکعت کے اختتام پر سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک تسبیح کے بقدر بیٹھ کر کھڑا ہونا ہے، اس بیٹھ کو اصطلاح میں ''جلسۂ استراحت'' کہتے ہیں۔
جمرات	اصل معنی کنکری کے ہیں، اصطلاح میں ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں زمانۂ حج میں کنکری پھینکی جاتی ہے۔
جنایت	قتل وقصاص کے باب میں جنایت سے مراد جسمانی تعدی کے ہیں، اور عام طور پر قتل سے کم تر تعدی کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ حج میں جنایت سے مراد احرام اور حرم سے متعلق احکام کی خلاف ورزی کرنا ہے۔
جنب	مالکان مویشی کا اپنے مویشیوں کو پھیلا دینا، تاکہ عاملین زکوٰۃ کو مختلف جگہ جانے میں زحمت اٹھانی پڑے۔ گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے ساتھ دوسرے گھوڑے کو لے کر چلنا، تاکہ جہاں اس کا گھوڑا سست پڑے، وہ دوسرے گھوڑے پر کود جائے۔

جنس	اُصول فقہ کی اصطلاح میں جنس وہ کلی ہے جو مختلف المقاصد افراد کو شامل ہو، جیسے انسان کہ اس میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی اور اغراض و مقاصد کے اعتبار سے دونوں صنفوں میں فرق ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں جنس وہ ہے جس کے افراد میں مقصد کے اعتبار سے بہت زیادہ تفاوت نہ ہو۔
جنون	عقل کا ختم یا اس طرح متاثر ہو جانا کہ اس کے اقوال و افعال عام طور پر تقاضہ عقل و دانش کے مطابق صادر نہ ہوں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر یہ کیفیت پورے سال ہو تو اسے "جنون مطبق" کہتے ہیں، اور پورے سال نہ رہے تو "جنون غیر مطبق"۔
جنین	بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو۔ پیدا ہونے کے بعد تو سال تک صبی، ۱۹/ سال کی عمر تک غلام، ۳۴/ سال تک شاب ۵۱/ تک کہول اور ۵۱ کے بعد شیخ (بوڑھا) کہا جاتا ہے، لیکن ان اصطلاحات کے بارے میں اہل لغت کے اقوال مختلف ہیں۔
جہاد	دین کو سر بلند کرنے اور پھیلانے کی آخری درجہ کوشش کرنا، جس کی ایک صورت تلوار کے ذریعہ جہاد بھی ہے، اور عام طور پر کتبِ فقہ میں جہاد سے جہاد کی یہی خاص صورت مراد ہوتی ہے۔
جہر	کم سے کم ایسی آواز جو بولنے والے کے علاوہ دوسرا شخص سن سکے۔ یہ زیادہ صحیح قول ہے، بعض فقہاء نے اس کو بھی کافی قرار دیا ہے، کہ خود بولنے والا سن لے۔
جہل	کسی امر کے بارے میں خلاف واقعہ صورت کا یقین۔

☆ ☆ ☆

(ح)

حائل	وہ خاتون جس سے وطی کی گئی ہو لیکن وہ حاملہ نہ ہو۔
حاجت	وہ اُمور کہ اگر ان کی اجازت سے نہ دی جائے تو مشقت وحرج کا باعث ہو جائے، اصطلاحی اعتبار سے یہ ضرورت سے کمتر درجہ کا حکم ہے۔
حارصہ	وہ زخم جس سے چمڑہ چھل جائے، خون نہ نکلے۔
حج	مخصوص صفات کے ساتھ مخصوص اوقات میں حرم شریف کا سفر کرنے کو کہتے ہیں۔
حجت	تشفی بخش دلیل۔
حجر	کسی شخص کے قولی تصرفات کو ناقابل نفاذ قرار دے دینا۔
حداد	عورت کا زیبائش وآرائش سے اجتناب کرنا جیسا کہ عدت کی حالت میں حکم ہے۔
حدث	جسم کا نجاست حکمی میں مبتلا ہونا یعنی وضو یا غسل کی ضرورت پیش آنا۔
حد	وہ سزائیں جو شریعت کی جانب سے مقرر ہیں، جیسے زنا، چوری وغیرہ کی سزائیں۔
حدیث	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور تقریر یعنی باتیں آپ کے سامنے کی یا کہی گئی ہوں، اور آپ نے ان پر نکیر نہیں فرمائی ہو۔ حدیث قدسی: جس بات کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کی طرف فرمائی ہو۔
حرابہ	ظلماً کسی کا مال غصب کر لینا، یا اس پر حملہ کرنا، موجودہ اصطلاح میں دہشت گردی کو "حرابہ" سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

حرام	جس بات سے قطعی طور پر شریعت نے منع کر دیا ہو، اسی کو محظور یا معصیت بھی کہتے ہیں۔
حرز	مال کو ایسی جگہ رکھنا جہاں عام طور پر اس کی حفاظت کی جاتی ہو۔
حرم	مخصوص مقام جو مکہ اور اس کے چاروں طرف موجود ہے، مدینہ کی سمت میں مکہ سے تین میل تک، عراق کی سمت میں ۷/میل تک، جعرانہ کی طرف ۹/میل، طائف کی طرف ۷/میل اور جدہ کی طرف ۱۰/میل ہے۔
حریم	وہ قریبی جگہیں جو کسی شئی سے پورا نفع اٹھانے کے لئے مطلوب ہوں، جیسے کنویں اور نہر وغیرہ کا حریم۔
حضانت	بچے کی پرورش کا حق۔
حظر	جس کا ارتکاب باعث گناہ اور جس سے بچنا باعث ثواب ہے،
حق	صاحب حق کو شریعت کی طرف سے دوسرے پر جو اختیار حاصل ہوتا ہے، اس اختصاصی کیفیت کو "حق" کہتے ہیں۔
حقیقت	وہ معنی جس کے لئے اصل میں وہ لفظ وضع کیا گیا ہو، اسی طرح اس لفظ کو بھی کہتے ہیں جو اپنے اصل معنی میں استعمال ہو۔
حکم	مکلف کے فعل سے متعلق اللہ تعالیٰ خطاب۔ حکم تکلیفی: جس میں شارع تعالیٰ کی طرف سے کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا مطالبہ ہو یا اختیار دیا گیا ہو۔ حکم وصفی: اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جس میں ایک بات کو دوسری بات کے لئے علامت کا درجہ دیا گیا ہو، جیسے ایک سبب ہو، دوسرا مسبب، یا ایک مانع ہو، دوسرا ممنوع۔ یہ اصطلاح اصول فقہ کی ہے، فقہ کی اصطلاح میں حکم کسی چیز کی وجہ سے ثابت ہونے والے اثر کو کہتے ہیں، جیسے کسی چیز کا جائز یا ناجائز وغیرہ ہونا۔

حکمت	وہ مصلحت جس کے حاصل کرنے اور پورا کرنے کے لئے شریعت نے کوئی حکم دیا ہو۔
حکومت عدل	جنایات کی وہ صورتیں، جس میں دیت کی کوئی مقدار متعین نہیں، بلکہ واقف کار حضرات کی رائے سے نقصان کا عوض متعین کر دیا جائے۔
حلال	جس کا استعمال وارتکاب باعث گناہ نہ ہو۔ یہ حرام کے مقابل ہے، اور اسی میں مباح، اور مکروہ تنزیہی شامل ہے۔
حلف	قسم کھانا۔
حوالہ	وہ معاملہ جس میں دین، اصل مدیون سے ادائیگی کا ذمہ قبول کرنے والے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔
حیض	وہ خون جو بالغ غیر حاملہ عورت کے رحم سے آئے اور اس کا سبب بیماری نہ ہو۔
حیعلۃ	اذان یا اقامت میں حی علی الصلاۃ، یا علی الفلاح کہنا۔
حیلہ	ناپسندیدہ عمل سے پسندیدہ امر کی طرف منتقل ہونے کے لئے تدبیر اختیار کرنا۔
حیوان	ہر جاندار خواہ انسان ہو، یا کوئی دوسری ذی روح چیز، اس کی ضد موتان ہے۔

☆ ☆ ☆

(خ)

خاص	وہ لفظ ہے جس کو ایک معنی بتانے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔
خاطر	وہ خیال جو از خود دل میں آئے، اور اسے استقرار حاصل نہ ہو۔

خبر	وہ کلام جس کی تصدیق اور تکذیب کی گنجائش ہو۔ محدثین کے نزدیک حدیث کو بھی "خبر" کہتے ہیں۔ خبر واحد: اُصولیین کے نزدیک جو حدیث متواتر یا مشہور نہ ہو، وہ خبر واحد ہے۔ فقہاء کے یہاں یہ لفظ اپنے لغوی معنی میں ایک شخص کی اطلاع و حکایت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ خبر مشہور: اُصولیین احناف کے نزدیک جو حدیث عہد صحابہ اور تابعین کے بعد تواتر کے درجہ میں آجائے، وہ حدیث مشہور ہے۔ محدثین کے نزدیک جس کے رواۃ کسی طبقہ میں تین سے کم نہ ہوں، اسے حدیث مشہور کہتے ہیں۔ خبر متواتر: جس حدیث کے نقل کرنے والے اتنے سارے لوگ ہوں کہ
	بظاہر ان سب کا جھوٹ پر متفق ہوجانا ناقابل قیاس ہو، خواہ سند کے اعتبار سے ہر طبقہ میں اتنے روات ہوں یا متوارثاً عملی طور پر ایک طبقہ سے نقل کرتا آیا ہو، وہ مضمون بطور قدر مشترک کے مختلف احادیث میں موجود ہو، پہلی صورت کو متواتر سندی کہتے ہیں اور دوسری صورت کو متواتر معنوی۔ خبر مرسل: غیر صحابہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرکے روایت نقل کرنا، یہ اصطلاح اُصولیین کی ہے۔ محدثین کے نزدیک تابعی براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرے، اسے "خبر مرسل" کہتے ہیں۔
خبرہ	کسی شئی کی باطنی حقیقت سے آگاہ ہونا، اسی لئے کسی معاملہ سے متعلق ماہرین کو فقہاء اہل خبرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

خراج	خراجی زمینوں کے عائد کئے جانے والا ٹیکس۔ خراج مقاسمہ: زمین کی پیداوار کا ایک متناسب حصہ، جیسے چوتھائی یا پانچواں حصہ وغیرہ۔ خراج موٓظف: زمین پر پیداوار سے قطع نظر اجناس یا رقم کی صورت میں ٹیکس متعین کر دینا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کی مفتوحہ اراضی پر کیا تھا، اس کو خراج مقاطعہ اور خراج مساحہ بھی کہتے ہیں۔
خصم	فریق، خواہ مدعی ہو یا مدعا علیہ۔
خصی	وہ نر جانور جس کا عضو تناسل موجود ہو لیکن اس کے فوطے نکال دیئے گئے ہوں، یا خشک ہو گئے ہوں۔
خطاء	وہ فعل جو انسان سے بلا ارادہ سرزد ہو جائے، جیسے کلی کرنا چاہتا تھا کہ پانی حلق سے نیچے چلا گیا۔ قتل خطاء اس صورت کو کہتے ہیں کہ مقتول پر حملہ کا ارادہ نہ ہو اور وہ زد میں آجائے، جیسے کسی جانور کو نشانہ بنایا اور آدمی کو لگ گیا، یا شکار سمجھ کر گولی چلالی، حالاں کہ وہ انسان تھا۔
خطاب	کلام کا دوسرے کی طرف متوجہ ہونا۔
خف	چرمی موزہ، یا جس موزہ میں چمڑے کی نعل لگائی گئی ہو۔
خفی	جس کلام کی مراد کلام سے خارج میں پائی جانے والی کسی بات کی وجہ سے پوشیدہ ہوگئی ہو، اور طلب و تأمل کے بغیر اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا ہو، جیسے سرقہ (چوری) کا معنی واضح ہے لیکن کیا جیب کترے اور کفن چور پر بھی چور کا اطلاق ہوگا، یہ واضح نہیں ہے، اسی لحاظ سے یہ خفی ہے۔
خلافت	امامت کبریٰ۔

خلطۃ	شرکت، اگر اصل شئی میں شرکت ہوتو اس کو "خلطۃ أعیان" کہتے ہیں، اگر مویشی الگ الگ ہوں لیکن چراگاہ، پانی وغیرہ میں اشتراک ہوتو یہ "خلطۃ وصف" ہے۔
خلع	عورت سے کچھ مال لے کر رشتۂ نکاح کو ختم کر دینا۔
خلوت	لغوی معنیٰ تنہائی کے ہیں۔ خلوت صحیحہ میاں بیوی کا اس طرح تنہا ہونا کہ جنسی تعلق سے کوئی شرعی یا طبعی مانع نہ ہو، ایسے موانع کے ساتھ تنہائی کو خلوت فاسدہ کہتے ہیں جیسے زوجین رمضان المبارک کا روزہ رکھے ہوئے ہوں، یا عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہو، یہ شرعی مانع ہے، یا عورت حالت استحاضہ میں ہو، یا زوجین سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ وطی نہیں کر سکتا یہ طبعی مانع ہے۔
خلیفہ	لغوی معنیٰ نائب اور قائم مقام کے ہیں، اصطلاح میں امیر المومنین کو کہتے ہیں۔
خمر	انگور سے بنا ہوا نشہ آور مشروب، یہ تعریف حنفیہ کے مسلک پر ہے، جمہور کے نزدیک ہر نشہ آور مشروب خواہ انگور سے بنا ہو یا کسی اور شئی سے "خمر" میں داخل ہے۔
خمس	پانچواں حصہ جو مال غنیمت میں سے بیت المال کے حق کے طور پر نکالا جاتا ہے۔
خنثیٰ	ایسا شخص جسے مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کے صنفی اعضاء ہوں، یا ان دونوں میں سے کوئی عضو نہ ہو۔ خنثیٰ مشکل: جس کے اندر مردانہ وزنانہ اعضاء ہوں، اور دونوں کی خصوصیات مساوی طور پر ہوں، کسی ایک کو ترجیح دینا دشوار ہو۔

خوف	کسی پسندیدہ چیز سے محروم ہو جانے یا ناپسندیدہ بات کے پیش آنے والے اندیشہ کی طرف سے پیدا ہونے والی گھبراہٹ۔
خیار	معاملہ کے دو فریق سے ایک یا دونوں کے لئے معاملہ کو باقی رکھنے یا ختم کر دینے کی گنجائش کا حامل ہونا۔ خیار کی بہت سی صورتیں ہیں، جو زیادہ تر خرید و فروخت سے متعلق ہیں، اور بعض کا تعلق نکاح اور دوسرے معاملات سے ہے۔
خیر	جس میں نفع اور صلاح ہو، اس کی ضد شر ہے۔

☆ ☆ ☆

(د)

داجن	وہ جانور جو گھر میں چارہ کھاتا ہو، بخلاف سائمہ کے، سائمہ ایسے جانور کو کہتے ہیں، جو چراگاہ میں چرتا ہو۔
دار	ایسا احاطہ جس میں رہائش کی ضرورتیں، گھر، مطبخ، بیت الخلاء وغیرہ مہیا ہو۔ دار کے معنی نظام حکومت کے بھی ہیں، اسی نسبت سے دار کی تین قسمیں کی گئی ہیں، دارالاسلام، دارالحرب اور دارالامن دارالاسلام: جس میں اسلامی احکام جاری ہوں، خواہ بالفعل جاری ہو، یا بالقوۃ، اس طور پر کہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو، اس لئے وہ اسلامی شریعت کو نافذ کر سکتی ہو۔ دارالحرب: جس میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں ہو۔ دارالامن: جس میں غیر مسلموں کو غلبہ حاصل ہو، لیکن مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو، اس کو "دارالعہد" اور "دارالموادعۃ" بھی کہتے ہیں۔

دامغۃ	ایسا زخم کہ خون ظاہر ہو جائے لیکن بہنے نہ پائے۔
دامیہ	ایسا زخم جس سے خون بہہ پڑے۔
دانق	یہ ''ذانگ'' کا معرب ہے، ایک درہم کا چھٹا حصہ۔
دِباغت	چمڑے سے ناپاک رطوبت اور بدبودار اجزاء کو دور کر دینا۔
درک	خریدار کا بیچنے والے سے بطور رہن کے کوئی چیز حاصل کر لینا کہ اگر سامان کا کوئی اور حقدار نکل آئے تو وہ اس سے وصول کر لے۔
درہم	چاندی کا سکہ جو ستر جو کے برابر ہوتا ہے۔
دعویٰ	قاضی کے سامنے پیش کیا جانے والا قول، جس کے ذریعہ انسان دوسرے پر اپنا حق ثابت کرتا ہے، یا اپنے آپ سے دوسرے کے حق کا دفاع کرتا ہے۔
دلالت	کسی شئی کا اس کیفیت میں ہونا کہ اس کے علم سے دوسری شئی کا علم حاصل ہو، پہلی شئی کو ''دال'' اور دوسری کو ''مدلول'' کہتے ہیں۔
دلیل	جس کے ذریعہ کسی دوسری بات کا علم حاصل ہو۔
دم	قربانی جو حج میں جنایت کی وجہ سے یا بطور شُکر عائد ہوتی ہے۔
دیت	یہ ''ودی'' سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہلاکت کے آتے ہیں، اصطلاح میں اس مال کو کہتے ہیں، جو جان یا جانی نقصان کے عوض واجب ہو۔

دین	کسی بھی سبب سے ذمہ میں ثابت ہونے والا مال۔ دین صحیح: جو دین ادا کرنے یا معاف کرانے کے بغیر ختم نہ ہو۔ دین غیر صحیح: جو ادائیگی یا براءت ذمہ کے بغیر بھی ساقط ہو جائے، جیسے "بدل کتابت"۔ دین قوی: قرض، یا مال تجارت کا بدل بشرطیکہ مدیون کو اقرار ہو، اور اس کی ادائیگی کی توقع ہو۔ دین متوسط: ایسے مال کا بدل جو تجارت کے لئے نہ ہو، جیسے استعمالی کپڑے کی قیمت وغیرہ۔ دین ضعیف: ایسی چیز کا بدل جو مال ہی نہ ہو، جیسے مہر اور بدل خُلع وغیرہ۔ دین حال: جس کی فوری ادائیگی عند الطلب واجب ہو۔ دین معجّل: جس کی ادائیگی مدت پوری ہونے سے پہلے واجب ہو۔
دینار	سونے کا سکہ جس کا وزن ۲۰/ قیراط ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

(ذ)

ذات	کسی شئی کا عین۔
ذبح	حلق کو اس طرح کاٹنا کہ مطلوبہ نالیاں کٹ جائیں۔
ذراع	ایک ہاتھ، فقہاء کے نزدیک ایک ہاتھ انگوٹھا کو چھوڑ کر ۲۴/ ملی ہوئی انگلیوں کو کہتے ہیں، یہ ذراع کرباس کی مقدار ہے، ذراع مساحت سات مٹھیوں کا ہوتا ہے، جس میں ہر دو مٹھی کے درمیان ایک کھڑی انگلی کا فصل ہو۔
ذریعہ	وہ وسیلہ جو کسی دوسری چیز تک پہنچائے۔

ذکاۃ — وہ عمل جس کے ذریعہ خشکی کے جانور حلال ہوتے ہیں،خواہ جانور قابو میں ہو یا نہیں،

اس میں ذبح اور نحر دونوں صورتیں داخل ہیں۔

ذکر — کسی بات کا ذہن میں محفوظ رہنا،یہ نسیان یعنی بھول کے مقابلہ میں ہے،

اس کے علاوہ زبان سے کسی چیز کے تذکرہ کے لئے بھی ذکر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

ذورحم — جو عصبہ نہ ہو اور اصحاب الفروض میں سے بھی نہ ہو۔

☆ ☆ ☆

(ر)

رأس المال	اصل سرمایہ۔ یہ اصطلاح مختلف معاملات میں استعمال ہوتی ہے،اور بنیادی طور پر اس سے اصل پونجی مراد لی جاتی ہے۔
راہن	قرض دینے والا،جس نے کوئی شئی بطور رہن اپنے پاس رکھ کر قرض دیا ہو۔
ربٰو	ایک ہی جنس کے لین دین میں شرط کی بنیاد پر ایک فریق کا زائد شئی حاصل کرنا جس کے مقابلہ میں دوسرے فریق کی طرف سے کوئی چیز ادا نہیں کی گئی ہو، اگر یہ اضافہ دوسرے فریق کی طرف سے ادائیگی میں تاخیر کے بالمقابل ہو تو اسے "ربوٰ نسیئۃ" کہتے ہیں۔
	اور اگر دوسرے فریق کی طرف سے تاخیر نہ ہو،نقد لین دین میں ہی کمی زیادتی ہو،تو یہ "ربوا الفضل" ہے۔

ربّ المال	جس کی طرف سے پونجی لگی ہو۔
رباعیہ	ایک سلام سے چار رکعت پڑھی جانے والی نمازیں۔
ربیبہ	منکوحہ کی شوہر سابق سے ہونے والی بیٹی، یا بھتیجی اور نواسی وغیرہ۔
رتق	عورت کی شرمگاہ پر گوشت کا اس طرح ابھر آنا کہ اس سے ہم بستری ممکن نہ رہے، ایسی عورت کو رتقاء کہتے ہیں۔
رجعت	ملکیت نکاح کو باقی رکھنا، خواہ زبان کے ذریعہ طلاق رجعی دی گئی ہو بیوی کو لوٹایا جائے، یا کسی ایسے عمل کے ذریعہ جو شوہر اپنی بیوی ہی سے کر سکتا ہے۔
رجم	شادی شدہ (محصن) مرد یا عورت کو زنا کی بنیاد پر سنگسار کرنا، یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو جائے۔
رخصت	جو احکام عوارض کی بنیاد پر عارضی طور پر دیئے جائیں۔
رد	ترکہ میں ذوی الفروض کا حصہ دینے کے بعد جو بچ جائے اور عصبات میں کوئی اس کا حقدار نہ ہو، اسے عصبات کی طرف ان کے حقوق کے اعتبار سے لوٹا دینے کو "رد" کہتے ہیں۔
ردت	ایمان لانے کے بعد عقیدہ، قول، یا فعل کے ذریعہ ایسی بات کا ارتکاب جو دائرہ ایمان سے باہر کردے، اسی کو ارتداد بھی کہتے ہیں۔
رشد	مال میں بہتر طور پر تصرف اور اس کے استعمال کی صلاحیت کا حامل ہونا، اور جو شخص اس صلاحیت کا حامل ہو اسے "رشید" کہتے ہیں، جس کی ضد "سفیہ" ہے۔

رشوت	جو مال کسی کو اس کے حق سے محروم کرنے یا حق حاصل کرنے کے لئے دیا جائے، رشوت لینے والے کو مرتشی، دینے والے کو راشی اور لین دین میں واسطہ بننے والے کو رایش کہتے ہیں۔
رضا	کسی شئی کو اختیار کرنا اور اسے بہتر سمجھنا۔
رضاعت	مدت رضاعت کے اندر عورت کے دودھ کا دودھ پینے والے کے پیٹ تک حلق کے راستہ سے پہنچنا، چاہے بچہ خود دودھ چوسے یا اس کے حلق اور ناک میں ڈالا جائے۔
رطل	ایک پیمانہ ہے، اور رتل عراقی ۱۲ / اوقیہ کا ہوتا ہے جو ۳۴ تولہ ڈیڑھ ماشہ کے مساوی ہے۔
رفث	وہ تمام باتیں جو صنفی تقاضہ کے تحت مرد عورت سے چاہتا ہے، خواہ بول کے ذریعہ ہو یا فعل کے ذریعہ۔
رقبیٰ	اس طور پر مکان ہبہ کرنا کہ اگر میری موت پہلے واقع ہوجائے تو یہ تمہاری رہے گی اور اگر تمہاری موت پہلے واقع ہو جائے تو میری طرف لوٹ آئے گا۔
رقم	رقم کے معنی لکھنے اور نقش کرنے کے ہیں، مبیع بالرقم سے مراد یہ ہے کہ بیع پر کوئی ایسی علامت نقش ہو، جس سے اس کی قیمت معلوم ہو جائے۔
رکاز	زمین میں پانے والے معاون اور دفینے۔
رکن	جس پر کسی عمل کا ہونا موقوف ہو، اور وہ اس عمل میں داخل ہو، برخلاف شرط کے کہ اس پر بھی شئی موقوف ہوتی ہے، لیکن وہ شئی سے خارج ہوتی ہے۔
رکوع	پیٹھ کے ساتھ سر کو مخصوص طریقہ پر جھکانا۔ قرآن مجید میں ایک مضمون کا اختتام۔

رمل	طواف میں تیز اور مونڈھوں کو ہلا کر چلنا۔
رنبا	گھوڑے، گھوڑ دوڑ یا تیز دوڑ کا مقابلہ۔
روایت	وہ اقوال جو فقہاء سے نقل کیا گیا ہو۔
رہن	اپنے حق کے عوض ایسے مال کو بطور وثیقہ کے روک رکھنا، کہ اس مال یا اس کی قیمت سے اپنا حق وصول کر سکتا ہو۔

☆ ☆ ☆

(ز)

زکوٰۃ	مخصوص مال میں سے مخصوص مقدار کا شریعت سے بیان کئے ہوئے مصارف میں صرف کرنا۔
زکوٰۃ الفطر	وہ صدقہ جو رمضان کی تکمیل پر واجب ہوتا ہے، اس کو "صدقۃ الفطر" بھی کہتے ہیں۔
زنا	مرد کا عورت کی آگے کی شرمگاہ میں جماع کرنا باوجودیکہ نہ وہ اس کے نکاح میں ہو، نہ ملکیت میں اور نہ نکاح یا ملکیت کا شبہ ہو۔
زندیق	جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو لیکن باطن کفر پر ہو۔
زوال	سورج کا وسط آسمان سے نیچے کی طرف ڈھلنا۔

☆ ☆ ☆

(س)

سائبہ	وہ جانور جسے زمانہ جاہلیت میں بطور نذر چھوڑ دیا جاتا تھا، نہ اس پر سواری کی جاتی تھی، نہ اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور نہ اس کے بال اون کے طور پر کاٹے جاتے تھے۔

سائمہ	جو جانور سال کے اکثر حصہ چراگاہوں میں چر کر اپنی غذائی ضرورت پوری کرتا ہو اور دودھ اور جانور کی افزائش کے لئے اس کی پرورش کی گئی ہو۔
ساعۃ	ایک لمحہ۔ وقت کا کوئی بھی حصہ ساعت میں شامل ہے، فقہاء کے یہاں ساعت سے مراد ساٹھ منٹ پر مشتمل گھنٹہ نہیں ہے۔
ساعی	جسے بیت المال کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔
سباع	درندہ جانور جو سامنے کے دانتوں سے شکار کرتا ہو۔ یہ "سبع" کی جمع ہو۔
سبب	جو حکم شرعی تک پہنچنے کا ذریعہ ہو، بغیر اس کے کہ وہ اس حکم کے سلسلہ میں موثر ہو، یعنی حکم کا وجود یا وجوب اس سے متعلق نہیں، جیسے زوال آفتاب نمازِ ظہر کے لئے سبب ہے، لیکن نماز ظہر کا وجوب حکم الٰہی کی وجہ سے ہے، نہ کہ زوال آفتاب کی وجہ سے۔ یہ تعریف احناف کے نقطۂ نظر سے ہے، شوافع کے نزدیک اس کو اس طرح تعبیر کیا گیا ہے؛ کہ سبب وہ ظاہر اور منضبط وصف ہے جس کے حکم شرعی کے لئے پہچان ہونے پر کتاب وسنت کی دلیل موجود ہو، جیسے یہی زوال آفتاب کا وقت ظاہر کی علامت ہونا جو نص سے ثابت ہے۔
سبر و تقسیم	یہ قیاس سے متعلق ایک اُصولی اصطلاح ہے، اصل یعنی مقیس علیہ میں جو اوصاف پائے جاتے ہیں، ان کو جمع کرنا اور پھر ان میں سے جو اوصاف حکم کے لئے علت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے ان کو چھانٹنا، تاکہ جو وصف حقیقت میں علت ہے، اس کی تعیین ہوسکے، اسی کو "سبر وتقسیم" کہا جاتا ہے، جیسے خمر میں کئی اوصاف ہیں، میٹھا یا ترش ہونا، سیال ہونا، پانی نہ ہونا، انگور سے ہونا، اور نشہ آور ہونا، غور کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ اس میں سے نشہ آور ہونا ہی ایسا وصف ہے جسے حرمت کی علت قرار دیا جاسکتا ہے، یہی فکروا ٓمل اور سبر وتقسیم سے عبارت ہے۔

سبیل اللہ	اللہ کے راستے میں قتال۔
سبیلین	پیشاب و پائخانہ کے راستے۔
سترہ	جو چیز مصلی کے سامنے نصب کی جائے، یا بنائی جائے تاکہ گذرنے والے مصلی کے سامنے سے نہیں گذریں۔
سجدہ	زمین یا زمین سے متصل شئی پر مخصوص ہیئت کے ساتھ پیشانی کا رکھنا۔ سجدۂ تلاوت: جو سجدہ آیات سجدہ کی تلاوت پر کیا جاتا ہے۔ سجدۂ سہو: جو سجدہ نماز میں بھول اور اس کے تلافی کے لئے کیا جاتا ہے۔ سجدۂ شکر: جو سجدہ کسی نعمت کے حاصل یا کسی مصیبت سے نجات پانے پر بطور شکر کے کیا جاتا ہے۔
سحر	جادو، غیر مرئی طریقہ پر خارق عادت امر کا ارتکاب۔
سد ذریعہ	جو بات بظاہر مباح ہو، لیکن اس کا مقصد مذموم ہو، اس کو دفع فساد کے لئے روکنا۔
سدل	سر یا مونڈھے پر کپڑے ڈال کر اسے دونوں کناروں پر چھوڑ دینا، بغیر اس کہ اسے باندھا جائے، یا دوسرے مونڈھے پر ڈالا جائے۔
سِر	کلام کو اس طرح ادا کرنا کہ کم سے کم خود سن لے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اپنے آپ کو سنانا بھی ضروری نہیں، اگر حروف ان اعضاء پر مرتب ہو جائیں جو ان کا مخرج ہے، تو یہ بھی کافی ہے۔
سَرِقہ	(س پر زبر اور راء پر زیر) دوسرے شخص کی حفاظت میں رکھی ہوئی چیز کو چھپا کر لے لینا۔

سریہ	چارسو یا اس سے کم افراد کا فوجی دستہ جسے سپہ سالار دشمن سے جنگ یا ان کے خلاف جاسوس کے لئے بھیجے۔
سعایہ	غلام کو اپنی آزادی کے لئے کسب معاش کا مکلف قرار دینا۔
سعی	تیز چلنا لیکن دوڑنے سے کم، صفا اور مروہ کے درمیان اسی طرح چلنے کا حکم ہے، اور اسی لئے اس کو "سعی" کہتے ہیں۔
سُفتجہ	یہ "سُفتہ" کا معرب ہے، سفتہ فارسی کا لفظ ہے، جس کے معنی مضبوط ومحکم کے آتے ہیں، کسی شخص کو اپنا پیسہ بطور قرض دے دینا، کہ سفر کے بعد وہ جہاں پہنچے گا وہاں اس رقم کو وصول کرلے گا، تاکہ راستے میں ضائع ہونے کے خطرہ سے مامون ہوجائے۔
سفر	اپنی جائے اقامت سے مسافت شرعی کے بقدر فاصلہ طے کرنے کی نیت سے نکلنا۔ شرعی سفر 78 کلومیٹر بنتا ہے۔
سفیہ	ایسا شخص جو مال خرچ کرنے میں بہت ہی بدتدبیر و نادان ہو۔
سکران	وہ شخص جو نشہ میں مبتلا ہو، حالت نشہ کی کیفیت ومختلف فقہاء نے الگ الگ طریقوں پر واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ امام ابوحنیفہ: جو آسمان وزمین اور مرد وعورت میں فرق نا کرسکے۔ صاحبین: جس کے کلام میں اختلاف پیدا ہو اور ہذیان گوئی کرنے لگے۔ امام شافعی: جس کے کلام میں اختلاط پیدا ہوجائے اور راز کی باتیں کہنے لگے۔ بعض فقہاء: جس کے چال میں جھولنے کی اور بولنے کی کیفیت بدل جائے۔ اصل میں یہ نشہ کی مختلف کیفیتیں ہیں، جو مختلف لوگوں پر ان کی قوت برداشت کے اعتبار سے ظاہر ہوتی ہیں۔
سکنیٰ	رہائش کی مستقل جگہ۔
سکوت	قدرت کے باوجود کلام نہ کرنا۔

سلب	جنگ میں مقتول کا ہتھیار، کپڑے، لگام اور زین وغیرہ جو اس پر رہی ہو۔ بعض فقہاء کے نزدیک سواری بھی سلب میں داخل ہے اور بعض کے نزدیک داخل نہیں۔
سَلَس	بیماری کی وجہ سے انسان کا پیشاب، مذی، منی، پائخانہ، ریاح وغیرہ پر بے قابو ہو جانا۔
سلعۃ	سامان۔ روپیہ، پیسہ کے علاوہ دوسری چیزیں۔
سَلَم	وہ بیع جس میں قیمت نقد ادا کی جائے اور مبیع اُدھار ہو۔
سمحاق	گوشت اور سر کے ہڈی کے درمیان جو باریک جلد ہوتی ہے، اسے "سمحاق" کہتے ہیں، جو زخم اس جلد تک پہنچ جائے، اسے بھی فقہاء سمحاق سے تعبیر کرتے ہیں۔
سمسار	یہ فارسی سے معرب ہے، اس شخص کو کہا جاتا ہے، جو بائع اور مشتری کے درمیان واسطہ ہو، جسے دلال بھی کہتے ہیں۔
سند	وہ سلسلہ روایت جس کے ذریعہ متن حدیث تک رسائی ہوتی ہے۔
سنت	جس پر عمل کرنا باعث ثواب ہو اور جس کا ترک باعث عقاب نہ ہو۔
سہم	مال غنیمت میں مجاہدین کے لئے مقرر کیا گیا حصہ۔
سہو	قلب کا کسی بات سے غافل ہو جانا۔
سورۃ	آیات قرآنی کا ایسا مجموعہ جو دوسری آیات سے ممتاز ہو۔ واضح ہو کہ قرآن مجید کی سورتیں توقیفی ہیں اور اس میں نظر و اجتہاد کو دخل نہیں۔
سیر	یہ سیرت کی جمع ہے، وہ قوانین جو جنگ و امن اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات سے متعلق ہوں۔

☆ ☆ ☆

(ش)

شاب	بلوغ سے چالیس سات تک کی عمر، چالیس کے بعد کا زمانہ "زمانۂ کہولت" کہلاتا ہے۔
شاذ	علم حدیث کی اصطلاح ہے، اس حدیث کو کہتے ہیں، جس کو ثقہ نے اپنے سے زیادہ ثقہ کے خلاف نقل کیا ہو۔
شاہد	گواہ یعنی وہ شخص جو کسی واقعہ کی مشاہدہ یا کسی اور دلیل کی بنیاد پر خبر دے۔
شبر	انگوٹھے سے لے کر چھوٹی انگلی کے کنارہ تک پھیلائی ہوئی حالت میں، جس کو بالشت کہتے ہیں اور جس کا اندازہ ۱۲/ انگلیوں سے لگایا گیا ہے۔
شبہۃ	جو چیز ثابت نہ ہو، لیکن ثابت شدہ چیز کے مشابہ ہو۔ شبہ کی وجہ سے حرمت ساقط ہو جاتی ہے، اس لحاظ سے شبہ کی تین قسمیں کی گئی ہیں: شبہۃ العقد: جس میں صورتاً عقد پایا جائے نہ کہ حقیقتاً، جیسے کسی عورت سے بغیر گواہ کے ایجاب و قبول کرلیا جائے۔ شبہۃ فی الفعل: غیر دلیل کو دلیل سمجھ کر کے عمل کیا جائے، جیسے طلاق مغلظہ کے بعد عدت میں اس عورت سے یہ سمجھ کر صحبت کی جائے کہ عدت گذرنے تک اس سے صحبت کرنا جائز ہے۔ شبہۃ فی المحل: جو شبہ کسی منافی حرمت دلیل کے قائم ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو، حالاں کہ وہ اس دلیل کا محل نہیں، جیسے اپنے بیٹے کی باندی سے یہ سمجھ کر وطی کرنا کہ وہ اس کی مملوکہ کے حکم میں ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کے لئے، انت ومالک لابیک۔ شبہہ عمد: اس کا تعلق قتل سے ہے، ایسی چیز سے حملہ کرنا، جو مہلک ہتھیار نہیں ہیں، لیکن سوئے اتفاق جس پر حملہ کیا گیا، اس کی موت واقع ہوگئی۔

شجاج	یہ "شجہ" کی جمع ہے، زخم کو کہتے، بحیثیت مجموعی دیت کے باب میں زخم کی دس قسمیں کی گئی ہیں جو اس طرح ہیں: حارصہ، دامعہ، دامیہ، باضعہ، متلاحمہ، سمحاق، موضحہ، ہاشمہ، منقلہ، آمہ اور دامغہ، (ان تمام الفاظ کو اپنی اپنی جگہ دیکھا جاسکتا ہے)۔
شراء	خریدنا، خریدار (مشتری) قیمت ادا کرنے والے اور مبیع لینے والے کو کہیں گے۔
شرب	زمین وغیرہ کے لئے پانی کا حصہ۔
شرط	کسی چیز کو دوسری چیز سے اس طرح متعلق کر دینا، کہ جب پہلی چیز پائی جائے، تو دوسری چیز بھی پائی جائے۔ شرط اس امر کو بھی کہتے ہیں، جس پر کسی شئی کا وجود موقوف ہو اور وہ شئی اس کی ماہیت میں داخل نہ ہو، جیسے پاکی نماز کے لئے۔ قضاء کی اصطلاح میں دستاویز کو بھی شرط کہا جاتا ہے، اور دستاویز نویس کو "شرطی"۔
شرقاء	وہ بکری یا بکراء جس کا کان طول میں پھٹا ہوا ہو۔
شرکت	دو یا اس سے زیادہ حصوں کا اس اختلاط کہ ایک کو دوسرے سے ممتاز کرنا ممکن نہ ہو۔ بعد کو شرکت کا لفظ معاملہ کی مخصوص صورت کے لئے استعمال ہونے لگا، اس لحاظ سے شرکت کی دو قسمیں ہیں: (۱) شرکت املاک: کسی شئی کی ملکیت میں دو آدمی کا باہم شریک ہونا، جیسے مورث کے مال میں دو شخص کا وارث ہونا یا دو آدمیوں کا مل کر کسی شئی کو خرید کرنا۔ (۲) شرکت عقود: دو یا اس سے زیادہ افراد کے درمیان مال اور اس کے نفع میں اشتراک کا معاملہ طئے کرنا، اصطلاح میں اسی صورت کو شرکت کہا جاتا ہے۔ شرکت عقود کی چار قسمیں ہیں:

	(الف) دو شخص مال کے اعتبار سے برابر ہوں، اور تصرف اور دین یعنی ہر چیز میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں، گویا ہر شریک تصرف کے اعتبار سے دوسرے کا وکیل اور دین کے اعتبار سے دوسرے کا کفیل ہو۔ (ب) شرکت عنان: دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا تجارت کی کسی خاص صورت یا مختلف صورتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہونا، خواہ دونوں کے مال کی مقدار برابر نہ ہو اور دونوں کے نفع کی مقدار مساوی نہ ہو، اس میں ہر شریک دوسرے کی طرف سے حسب معاہدہ تجارت میں وکیل تو ہوتا ہے، کفیل نہیں ہوتا۔ (ج) شرکۃ الصنائع: دو یا اس سے زیادہ کاریگر خود ایک ہی چیز کے کاریگر ہوں، یا الگ الگ اشیاء کے جیسے ایک نجار یعنی ترکھان ہو اور دوسرا لوہار اور دونوں میں سے ہی کسی کا مال نہ ہو، البتہ دونوں اس بات کا معاہدہ کریں کہ وہ مشترک طور پر کاموں کو قبول کریں گے، اور جو آمدنی ہوگی، اس کو باہم تقسیم کریں گے۔ (د) شرکت وجوہ، دو یا اس سے زیادہ اشخاص جن کے پاس مال نہ ہو، وہ اپنی وجاہت کی بنیاد پر سامان خریدیں، فروخت کریں اور طئے پائے کہ جو کچھ نفع ہوگا، وہ ان دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔
شعائر	یہ شعیرہ کی جمع ہے، ایسی چیزوں کو کہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے علامت اور پہچان کا ذریعہ رکھتی ہوں۔
شغار	یہ زمانہ جاہلیت کے نکاح کے طریقوں میں سے ایک طریقہ تھا، جس میں ایک شخص اپنی محرم کا نکاح دوسرے مرد سے اس شرط پر کرتا کہ وہ اپنی محرم عزیزہ کا نکاح اس سے کردے گا، اور ایک نکاح دوسرے نکاح کے لئے مہر قرار پائے گا۔

شفعہ	وہ حق جس کے ذریعہ شرکت اور جوار کی بنیاد پر بمقابلہ خریدار کے اسی قیمت میں وہ مال غیر منقولہ کا مالک بن سکتا ہے۔
شفق	وہ سرخی اور سفیدی جو غروب آفتاب کے بعد مغرب میں نظر آتی ہے۔
شک	دو احتمال پر اس طرح مساوی ہونا کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دی جاسکے۔
شکر	زبان یا قلم یا مال کے ذریعہ کسی نعمت پر سپاس گذار ہونا۔
شوط	طواف کا ایک مکمل چکر۔
شہادت	گواہی۔ یعنی قاضی کی مجلس میں کسی اور شخص کا حق دوسرے پر ثابت کرنے کے لئے دیکھی یا سنی ہوئی بات کی خبر دینا۔ شہادت بالسامع: معتبر لوگوں کے سننے کی بنیاد پر گواہی دینا، حالاں کہ اس نے اسے دیکھا نہ ہو۔
شہوت	نفس کا اپنی رغبت کے مناسب چیز کے لئے طلب گار ہونا۔
شہید	وہ بالغ مسلمان جو پاکی کی حالت میں ظلماً قتل کر دیا گیا ہو، اور نہ اس کی اس وجہ سے دیت واجب ہوئی ہو، اور نہ حملہ کے بعد اور موت سے پہلے دنیا کی نعمتوں سے اسے استفادہ کا موقع ملا ہو۔ شہید کی اصطلاحی تعریف ہے، جس کو غسل نہیں دیا جائے گا، ورنہ بہت سی صورتیں وہ ہیں، جس میں انسان آخرت کے اجر کے اعتبار سے شہید سمجھا جائے گا لیکن دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔
شیخ	جس کی عمر پچاس سے تجاوز کر چکی ہو۔
شیخ فانی	بہت بوڑھا شخص جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو۔

شیخین	صحابہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ فقہاء حنفیہ میں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسف محدثین میں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ اور امام مسلمؒ۔

☆ ☆ ☆

(ص)

صاحبین	امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ۔ صاحب ترتیب: جس کے ذمہ چھ نمازیں بلوغ کے بعد سے باقی نہ ہوں۔
صاع	ایک خاص پیمانہ جو پانچ اور تہائی عراقی رطل کا ہوتا ہے، اور موجودہ اوزان میں ۳ کیلو ۱۸۰ گرام کے برابر ہے۔
صبح صادق	رات کے اختتام پر طلوع ہونے والی وہ سفیدی جو اُفق پر چوڑائی میں پھیلی ہوتی ہے، اور اس کے بعد روشنی بڑھتی چلی جاتی ہے۔
صبی ممیز	ایسا نابالغ جو بات کو سمجھتا اور بہتر طور پر جواب دے سکتا ہو، اس کی کوئی عمر متعین نہیں، کیوں کہ مختلف لوگوں میں فہم و دانش کی سطح الگ الگ ہوتی ہے۔
صحابی	جس نے بحالت ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو اور ایمان ہی پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔
صحت	فعل کا اس طرح انجام دیا جاتا کہ اس پر مطلوبہ نتیجہ کا ترتیب ہو، یا جس میں تمام ارکان وشرائط کو پورا کیا گیا ہو۔
صحیح	وہ عبادت یا معاملہ ارکان وشرائط کی رعایت کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔
صداق	مہر۔

صدقہ	وہ عطیہ جس کا مقصود، اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کا حاصل کرنا ہو۔ اگر محبت و اکرام مقصود ہو تو عطیہ ہے۔ صدقۃ الفطر وہ صدقہ جو عید الفطر کی صبح میں واجب ہوتا ہے۔
صرف	ثمن کا ثمن۔ جیسے سونے کا سونے، چاندی کا چاندی، یا سونے چاندی کا ایک دوسرے سے یا ایک کرنسی کا دوسری کرنسی سے۔ خرید و فروخت کرنا۔
صیرورۃ	جس نے باوجود قدرت کے اپنا حج نہ کیا ہو اور دوسرے کی طرف سے حج کرے۔
صریح	ایسا کلام جس کی مراد پوری طرح واضح ہو۔
صعید	روئے زمین چاہے مٹی ہو یا کوئی اور شئی۔
صغیر	نابالغ۔
صفت	جس کے ذریعہ موصوف کی کیفیت و حالت اچھی طرح منضبط اور متعین ہو جائے۔
صفقہ	بیع کوئی بھی مالی معاملہ، اصل میں صفقہ ہاتھ سے ہاتھ کو مارنے کو کہتے ہیں، عربوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب بیع پکی ہو جاتی تو ایک دوسرے کے ہاتھ پر مارتے۔
صک	یہ معرب ہے، وہ دستاویز جس میں معاملات اقرار اور دعویٰ وغیرہ لکھا جاتا ہے۔

صلاۃ	نماز، یعنی مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص افعال کو انجام دینا۔ صلاۃ استخارہ: جو نماز کسی معاملہ کے دو پہلوؤں میں سے خیر کی جہت کو من جانب اللہ جاننے کے لئے پڑھی جائے۔ صلاۃ استسقاء: بارش کے لئے پڑھی جانے والی نماز۔ صلاۃ اشراق: سورج نکلنے کے بعد پڑھی جانے والی نماز۔ صلاۃ اوابین: مغرب کے بعد ایک یا دو یا تین سلام کے ساتھ ۶ / رکعت نمازیں۔ صلاۃ تراویح: رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی خصوصی نماز۔ صلاۃ التسبیح: چار رکعت نفل، جن میں سے ہر رکعت میں ۷۵ / دفعہ تسبیح پڑھی جائے گی۔ صلاۃ التوبہ: گناہ کے ارتکاب پر دو رکعت بنیتِ توبہ نماز ادا کرنا۔
	صلاۃ جنازہ: مردہ پر پڑھی جانے والی نماز۔ صلاۃ حاجت: اللہ تعالیٰ سے کسی ضرورت کی تکمیل کی نیت سے دُعاء کرنا۔ صلاۃ خوف: دشمن وغیرہ کے خوف کے وقت مخصوص ہیئت کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز۔ صلوٰۃ الکسوف: سورج یا چاند گہن کے موقعہ پر ادا کی جانے والی نماز۔ صلاۃ وسطیٰ: راجح قول کے مطابق عصر کی نماز۔
صلح	ایسا معاہدہ جس کے ذریعہ باہمی رضامندی سے نزاع ختم کرلی جائے۔
صوم	روزہ۔ یعنی فجر سے مغرب تک نیت کرکے کھانے، پینے اور جماع سے رکا رہنا۔
سسر	سسرالی قرابت۔

صواب	حق اور درست بات کو پالینا۔
صید	فعل شکار: نامانوس جانور جو ملکیت اور قابو میں نہ ہو، کا شکار کرنا، شکار کیا جانے والے جانور کو بھی صید کہتے ہیں۔
صیغہ	وہ کلمات اور عبارتی جو متکلم کے ارادے اور اس کے تصرف کی نوعیت کو واضح کرتے ہوں۔

☆ ☆ ☆

(ض)

ضابط	علم حدیث کی اصطلاح میں ایسے راوی کو کہتے ہیں کہ جو قوت حفظ کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو۔
ضابطہ	ایسا کلی حکم جو بہت سی جزئیات پر منطبق ہوتا ہو، یہ اصطلاح فقہ اور دوسرے علوم کے لئے عام ہے۔ فقہ کی ایک خصوصی اصطلاح بھی اس لفظ سے موسوم ہے۔ ایسا کلی جو مختلف فقہی ابواب سے متعلق ہو، اسے فقہی قاعدہ کہتے ہیں، جیسے: المشقة تجلب التيسير، یعنی مشقت سہولت اور دروازہ کھولتی ہے، اس قاعدہ کا تعلق عبادات سے بھی ہے، اور معاملات سے بھی اور ضابطہ ایسے فقہی کلیہ کو کہتے ہیں جس کا تعلق کسی خاص فقہی باب سے ہو، جیسے: كل من كان محبوسا بحق الغير كانت نفقته عليه، یعنی جو شخص دوسرے کے حق کی وجہ سے محبوس اور بندھا ہوا ہو، اس کا نفقہ اس دوسرے شخص کے ذمہ ہوگا، اس کا تعلق نفقہ کے باب سے ہے۔

ضالۃ	ایسا جانور جس کے مالک کا پتہ نہ ہو۔
ضحک	اس طرح ہنسنا کہ دور تک آواز نہ پہنچے۔
ضحی	سورج کا اچھی روشن ہو جانا۔
ضحوۃ کبری	نصف نہار شرعی، یعنی صبح صادق سے لے کر غروب کا نصف۔
ضر	نقصان۔ اکثر اوقات یہ لفظ جسمانی نقصان کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی سے "ضریر" کا لفظ ہے، جس کے معنی ایسے شخص کے ہیں جس کی بینائی ختم ہوگئی ہو۔
ضرر	ہر طرح کا نقصان خواہ جسمانی ہو یا مالی۔
ضرورت	وہ اُمور جو پانچوں مصالح حفظ دین، حفظ جان، حفظ نسل، حفظ عقل، اور حفظ مال میں سے کسی کی تکمیل اور بقاء کے لئے ناگزیر ہوں۔
ضربۃ القانص	وہ شکار ہے جو ایک مرتبہ جال ڈالنے یا حملہ کرنے میں حاصل ہو جائیں۔
ضعیف	وہ روایت ہے جس کا ایک یا اس سے زیادہ راوی ورع وتقوی اور قوت حفظ کے اعتبار سے قابل اعتبار نہ ہو یا اس کی سند متصل نہ ہو، یا زیادہ ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہونے یا کسی مخفی علت کی وجہ سے قابل قبول نہ ہو، اس سے ثابت ہونے والا حکم قرآن یا حدیث متواتر یا اجماع اُمت سے صریحاً متعارض ہو۔
ضمار	وہ مال جس کے ملنے کی اُمید نہ ہو، خواہ اس لئے کہ جہاں مال رکھا جگہ یاد نہ ہی دیا اس لئے کہ جبراً کسی شخص نے لے لیا ہو، یا کسی کے ذمہ باقی ہو اور وہ دین کا انکار کرتا ہو۔

ضمان	کسی شخص کے ہاتھ ضائع ہونے والے مال کے مثل یا اس کی قیمت کا اس شخص پر واجب ہونا۔ فقہاء بعض اوقات ''کفالت'' کو بھی ضمان سے تعبیر کرتے ہیں۔
ضمان الدرک	(دال، اور راء کے زبر کے ساتھ) کسی شخص کا خریدار کے لئے اس بات کی ذمہ داری قبول کرنا کہ اگر مبیع میں کسی اور کا حق نکل آیا تو وہ خریدار کو قیمت لوٹا دے گا۔

☆ ☆ ☆

(ط)

طائفہ	گروہ، جماعت، جس کا اطلاق کم سے کم تین افراد پر ہوتا ہے، بعض حضرات نے ایک اور بعض نے دو اور اس سے زیادہ پر بھی طائفہ کا اطلاق کیا ہے۔
طافی	وہ مچھلی جو اپنی موت آپ مر گئی ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ وہ خود پانی کے اوپر آجائے۔
طاعت	اپنی رضامندی سے دوسرے کے حکم پر عمل کرنا اور اس کی روکی ہوئی باتوں سے اجتناب کرنا۔
طبیعت	وہ کیفیت اور سلوک جو انسان میں خلقی طور پر موجود ہو۔
طرد	علت کے پائے جانے کی وجہ سے حکم کا پایا جانا۔ اس کے مقابلہ میں اصول فقہ کی ایک اصطلاح ''عکس'' کی ہے، یعنی علت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حکم کا نہ پایا جانا۔ اور جس مسئلہ میں دونوں باتیں جمع ہو جائیں اسے ''طرد و عکس'' یا ''دوران'' کہتے ہیں۔ یہ سب بنیادی طور پر اصول فقہ کی اصطلاحات ہیں، جن کا تعلق ادلہ شرعیہ میں سے ہے۔

طرفین	امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ۔
طفل	بچہ۔ یعنی ولادت سے بلوغ تک کا زمانہ۔
طلاء	شراب کی ایک خاص صورت یعنی انگور کا شیرہ جس کو اس قدر پکایا گیا ہو کہ اس کا دو تہائی حصہ خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے، اس کو فقہاء "مثلث" سے تعبیر کرتے ہیں۔
طلاق	رشتۂ نکاح کو مخصوص الفاظ کے ذریعہ فوراً یا ایک مقررہ وقت پر ختم کر دینا۔ طلاق احسن: اپنی بیوی کو ایسا طہر جس میں صحبت کی نوبت نہ آئی ہو، لفظ صریح کے ذریعہ ایک بار طلاق دے دینا۔ طلاق بدعی: بیوی کو ایک طہر میں ایک سے زیادہ دو یا تین طلاق دینا، یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں ہم بستری ہو چکی ہو، یا حالت حیض میں طلاق دینا۔ طلاق سنت: اگر تین طلاق ہی دینے کا ارادہ ہو تو تین طہروں۔ جن میں عورت سے صحبت نہیں کی ہو۔ میں ایک ایک طلاق دینا، اسے طلاق حسن بھی کہتے ہیں اور طلاق سنت طلاق بدعی کے مقابلہ میں کہا جاتا ہے، ورنہ ایسا نہیں ہے کہ اس طرح طلاق دینا مسنون ہو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہو۔ طلاق مغلظہ: وہ طلاق جس کے بعد حلالہ شرعی کے بغیر بیوی حلال نہ ہو سکے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک ساتھ یا مختلف مجلسوں میں تین طلاقیں دے دی جائیں۔

	طلاق بائن: ایسی طلاق دینا کہ بغیر نئے نکاح کے ازدواجی رشتہ کی گنجائش باقی نہ رہے اور عدت میں بھی رجعت کرنا درست نہ ہو۔ لفظ طلاق کے بجائے کسی اور لفظ کے ذریعہ طلاق دی جائے یا عورت سے کوئی معاوضہ لے کر طلاق دی جائے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ طلاق رجعی: ایسی طلاق جس کے بعد عدت کے درمیان بیوی کو لوٹا لینے کی گنجائش ہوتی ہے۔ یہ طلاق اس وقت پڑتی ہے، جب طلاق کے لفظ صریح کے ذریعہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو بار طلاق دی گئی ہو۔
طلب	اس کے معنی مطالبہ کے ہیں، خاص طور پر حق شفعہ کے تحت یہ اصطلاح ذکر کی جاتی ہے، طلب کی تین قسمیں ہیں: (۱) طلب مواثبت: یعنی جوں ہی معلوم ہو کہ وہ زمین جس میں اسے حق شفعہ تھا، بیچ دی گئی ہے اسی مجلس میں بلا تاخیر حق شفعہ کا مطالبہ کرنا۔ (۲) طلب اشہاد: طلب مواثبت کے بعد دو آدمیوں کو گواہ بنانا کہ وہ حق شفعہ کا طالب ہے، اس کو طلب تقریر بھی کہتے ہیں۔ (۳) طلب خصومت: ان دو مرحلوں کے بعد قاضی کی عدالت میں حق شفعہ کے لئے مقدمہ دائر کرنا۔
طمانینت	نمازی جس کیفیت میں ہو، اس کیفیت میں اعضاء کو جہاں رہنا چاہئے، وہاں سکون کے ساتھ ان کا کچھ دیر رہنا، (فقہ کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے)۔

طواف	عبادت کی نیت سے کعبۃ اللہ کے چاروں طرف چکر لگانا۔ طواف زیارت: حج کا طواف فرض جس کو ۱۰/ کی طلوع صبح سے ۱۲/ کے غروب آفتاب تک کرنا ضروری ہے، اسے "طواف رکن" اور "طواف افاضہ" بھی کہتے ہیں۔ طواف قدوم: آفاقی کے لئے بیت اللہ شریف کی زیارت کے ساتھ ہی کیا جانے والا طواف۔ اسے طواف تحیہ، طواف لقاء اور طواف عہد بالبیت بھی کہتے ہیں۔ طواف وداع: حج کرنے والے آفاقی شخص کا اپنے وطن کو واپس ہوتے ہوئے بیت اللہ شریف کا آخری طواف کرنا۔ اس کو "طواف صدر" اور "طواف آخر عہد بالعتیق" بھی کہتے ہیں۔
طوال	قرآن مجید کی ابتدائی سات سورتوں کو "سبع طوال" کہا جاتا ہے، اور سورۂ حجرات سے سورۂ ناس تک کو مفصل، پھر مفصل کی تین قسمیں ہیں، ان میں سے سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی صورتوں کو طوال مفصل کہتے ہیں۔
طول	قدرت اور گنجائش کے معنی ہیں۔
طہارت	(ط کے زبر کے ساتھ) نجاست معنوی یعنی وضو، وغسل واجب قرار دینے والی باتوں یا نجاست ظاہری یعنی پیشاب پائخانہ جیسی نظر آنے اور محسوس کی جانے والی نجاستوں کو دور کرنا۔ طہارت (ط پر زیر) کے معنی اس آلہ کے ہیں جس سے نجاست دور کی جائے جیسے پانی اور طہارت (ط پر پیش) کے معنی طہارت حاصل کرنے کے بعد آلہ طہارت کے بچے ہوئے حصہ کو کہتے ہیں، جیسے وضوء کا بچا ہوا پانی۔
طہر	وہ مدت جس میں عورت کو حیض یا نفاس نہ آرہا ہو۔
طیرۃ	بدفالی اور بدشگونی لینا۔

☆ ☆ ☆

(ظ)

ظاہر	وہ کلام جس کی مراد اس کے صیغہ ہی سے ظاہر ہو جائے البتہ اس میں تخصیص و تاویل کی گنجائش ہو۔
ظاہر روایت	فقہ حنفی میں ان اقوال و آراء کو کہا جاتا ہے جو امام محمدؒ کے چھ کتابوں۔ مبسوط، جامع کبیر، جامع صغیر، سیر کبیر، سیر صغیر، اور زیادات میں مذکور ہوں۔
ظرف	ظرف کے لغوی معنی کسی فعل کے واقع ہونے کے زمان و مکان کے ہیں۔ اُصول فقہ کی اصطلاح میں کسی حکم سے متعلق ایسے مقررہ وقت کو کہتے ہیں جس میں اس حکم کی تعمیل کے بعد وقت بچ رہے، اور دوبارہ بھی اس عمل کو کرنے کی گنجائش ہو، جیسے نماز اور اس کے لئے مقرر کیا ہوا وقت۔
ظلم	حق سے باطل کی طرف عدول، اسی لئے دوسرے کی ملکیت میں بلا اجازت تصرف اور کسی عمل میں شریعت کی مقررہ حد سے تجاوز کرنے کو بھی ظلم کہتے ہیں۔
ظن	جس معاملہ میں تردد ہو، اگر اس میں کسی ایک پہلو کی طرف زیادہ رجحان ہو تو وہ "ظن" ہے۔
ظہار	بیوی یا بیوی کا ایسا جزء جس سے اس کے پورے وجود کو تعبیر کیا جاتا ہو، یا اس کے جزو شائع۔ جیسے نصف، تہائی، چوتھائی وغیرہ۔ کونسی یا رضاعی محرم عورت سے یا اس کے ایسے عضوء سے جس کو دیکھنا حرام ہو، تشبیہ دینا۔

☆ ☆ ☆

(ع)

عادت	وہ اُمور جنہیں طبیعت سلیمہ بار بار کرنے کی متقاضی ہوتی ہے، اس کا تعلق قول سے بھی ہے اور فعل سے بھی، بعض حضرات فعل سے متعلق ایسے اُمور کو "عادت" سے اور قول سے متعلق ایسے اُمور کو "عرف" سے تعبیر کرتے ہیں۔
عارض	وہ باتیں جو انسان کی اہلیت کو متاثر کرتی ہیں، انہیں اُصول فقہ کی اصطلاح میں "عوارض اہلیت" سے تعبیر کیا جاتا ہے، یہ عوارض دو قسم کے ہیں، عوارض سماویہ اور عوارض مکتسبہ۔ عوارض سماویہ وہ ہیں جن کے پیش آنے میں انسان کے ارادہ کا کوئی دخل نہیں ہو، یہ ہیں: جنون، نابالغی، بے شعوری (عتہ) بھول، نیند، بے ہوشی، بیماری، موت، غلامی، حیض اور نفاس۔ عوارض مکتسبہ وہ ہیں جن کے پائے جانے میں انسان کا دخل ہو، اور وہ یہ ہیں: جہالت، نشہ، سفر اکراہ، خطاء، مذاق، بے وقوفی (سفہ)۔
عاریت	دوسرے شخص کو کسی مادی چیز کے بلا معاوضہ منفعت کا مالک بنانا۔
عاشر	جسے حکومت نے راستہ پر اس لئے مقرر کیا ہو کہ گذرنے والے تاجروں سے زکوٰۃ یا حکومت کا مقررہ ٹیکس وصول کرے۔
عاشوراء	محرم الحرام کی دسویں تاریخ۔
عاقلہ	وہ اہل تعلق جن کو قتل خطاء کی دیت میں شریک مانا جائے، خواہ قرابت کی وجہ سے، یا ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے۔
عام	وہ لفظ جو افراد و اشخاص کے مجموعہ کو لفظ یا معنیٰ کے عموم کے اعتبار سے شامل ہو۔
عامل	جس شخص کو حکومت کی طرف سے زکوٰۃ یا ٹیکس وصول کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہو۔

عبادت	اللہ تعالیٰ کے سامنے تذلیل اور فروتنی اختیار کرنا۔ اسی فروتنی کے تقاضوں میں ایک باری تعالیٰ کے احکام کی اطاعت و فرماں برداری بھی داخل ہے۔
عبادلہ	فقہاء کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو عبادلہ کہا جاتا ہے۔
عبارۃ النص	کلام سے جو مراد ظاہر ہو، اور اسی کے لئے وہ کلام لایا گیا ہو، اسے عبارۃ النص کہتے ہیں۔
عتق	آزاد کرنا۔
عتہ	انسان کے اندر مستقبل طور پر ایسی کیفیت کا پیدا ہو جانا جس سے عقل میں خلل واقع ہو، چنانچہ جو شخص اس میں مبتلا ہو، کبھی سمجھداروں کی سی بات کرتا ہو اور کبھی پاگلوں جیسی، ایسے شخص کو معتوہ کہتے ہیں۔
عتیرہ	زمانۂ جاہلیت میں رجب میں بھی قربانی کی جاتی تھی، اسلام میں ابتداءً اس قربانی کا حکم باقی تھا، بعد میں منسوخ کر دیا گیا۔
عج	بہ آواز بلند تلبیہ پڑھنا۔
عجز	کسی بات کے ممکن نہ ہونے یا اس کی وجہ سے شدید مشقت میں مبتلا ہونے کے اندیشے یا شدید مضرت کے خوف کی وجہ سے کسی کام کو کرنے پر قادر نہ ہونا۔
عجفاء	اتنا دبلا جانور کہ جس میں معمول کے مطابق گودا نہ رہ گیا ہو۔
عدالت	راہ حق پر اس طور ثابت قدم رہنا کہ گناہ کی باتوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، یعنی گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو، اور ہو تو توبہ کر لے، اور گناہ صغیرہ کا بار بار مرتکب نہ ہوتا ہو، نیز ایسی باتوں سے مجتنب ہو جو مروت اور شرافت کے خلاف سمجھی جاتی ہو۔

عدت	نکاح کے ختم ہونے کے بعد خواہ موت کے ذریعہ ہو یا فسخ نکاح کے ذریعہ، ایک متعینہ مدت تک عورت کا دوسرے نکاح اور زیب وزینت سے رکا رہنا۔
عددی	وہ اشیاء جن کی مقدار گن کر معلوم کی جاتی ہے۔ اگر ان کے افراد میں زیادہ تفاوت نہ ہو تو "عددی متقارب" کہتے ہیں، اور افراد میں زیادہ تفاوت ہو تو "عددی متفاوت"۔
عدل	عدالت کے ہم معنی ہے۔
عدوی	بیماری کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف متعدی ہونا۔
عذر	ایسی کیفیت جس میں معمول سے زیادہ ضرر اور مشقت کے بغیر حکم شرعی کا انجام دینا ممکن نہ ہو۔
عذیطہ	ایک خاص بیماری، جس میں مرد یا عورت کو ہم بستری کے وقت پیشاب یا پاخانہ آتا ہو۔
عربون	کوئی سامان خریدنا، یا کرایہ پر حاصل کرنا اور قیمت یا اُجرت کا کچھ حصہ ادا کرنا اگر اس نے یہ سامان خریدا تو بقیہ قیمت ادا کرے گا اور اگر نہیں خریدا یا کرایہ پر نہیں لیا تو خریدار کرایہ دار کی رقم ضبط ہو جائے گی۔
عراف	کاہن، جیوتشی یعنی وہ شخص جو آئندہ پیش آنے والے حالات کے بارے میں خبر دے۔
عریہ	درخت پر لگا ہوا پھل، جسے مالک نے کسی اور شخص کو ایک سال یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کے لئے ہبہ کر دیا ہو، اس کی جمع عرایا ہے۔
عرصہ	کھلی جگہ، جو مقامات کے درمیان یا اس کے گرد وپیش میں واقع ہو۔

عروض	وہ موجودہ حقیقت جو اپنے پائے جانے میں کسی مقام اور محل کی محتاج ہو، جیسے سفیدی، سیاہی گرمی، ٹھنڈک۔ فقہاء کے یہاں سونے اور چاندی کے علاوہ دوسرے اموال کے لئے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس کی جمع عروض ہے۔
عرض	عزت وآبرو۔
عرف	جو قول، یا فعل دلوں میں گھر کر گیا ہو، اور طبع سلیم اس کو قبول کرتی ہو۔ عرف عام: جو مختلف علاقوں میں مروج ہو۔ عرف خاص: جو خاص شہر قبیلہ، یا پیشہ کے لوگوں میں رواج پذیر ہو۔ عرف عملی: لوگوں کے درمیان پایا جانے والا عملی رواج جیسے عمامہ باندھنا، یا سر کھلا رکھنا وغیرہ۔ عرف قولی: تعبیر و بیان سے متعلق پایا جانے والا رواج کسی امر میں تردد کے بعد اس کو انجام دینے کا پختہ ارادہ کر لینا۔
عزیمت	وہ احکام جو اصل کے اعتبار سے مشروع ہوئے ہوں، نہ کہ کسی عارض کی وجہ سے۔
عشر	زمین کی پیداوار میں واجب ہونے والی زکوٰۃ۔ چوں کہ عام طور پر یہ زکوٰۃ دس فیصد واجب ہوتی ہے، اسی لئے اسے عشر کہتے ہیں۔
عشرۂ ذی الحجہ	اس سے ذوالحجہ کی پہلی سے لے کر نویں تاریخ تک مراد ہے، یعنی یوں تو عشرہ کے معنی دس کے ہیں، لیکن عربی زبان میں اکثر پر کل کا اطلاق کر دیا جاتا ہے، اسی لحاظ سے اسے عشرہ کہتے ہیں۔

عصبہ	وہ قرابت دار جس کا حصۂ میراث مقرر نہ ہو اور ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو بچے رہے وہ اس کی طرف لوٹتا ہو۔ عصبہ بنفسہ: وہ مرد رشتہ دار جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں کسی عورت کا واسطہ نہیں ہو۔ عصبہ بغیرہ: وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہو جیسے، بہن اور بیٹی۔ عصبہ بالسبب: جو نسبی رشتہ کی بنیاد پر نہیں، بلکہ آزاد کرنے کی وجہ سے عصبہ قرار پاتا ہو۔
عضباء	وہ جانور جس کا کان کٹا ہوا ہو۔
عفلاء	وہ عورت جو عفل نامی بیماری میں مبتلا ہو، اس بیماری میں عورت کی شرمگاہ میں ایسا گوشت ابھر آتا ہے جو جماع میں رکاوٹ اور دشواری کا باعث ہوتا ہے، اس بیماری کو ''قرن'' بھی کہتے ہیں۔
عفو	نصاب زکوٰۃ کے لئے جو درجات متعین کئے گئے ہیں۔ ان کا درمیانی حصہ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس اونٹ میں دو بکری ہے، تو پانچ سے نو تک کا عدد ''عفو'' کہلائے گا۔
عقار	(ع پر زبر) وہ چیزیں جن کو قرار و دوام ہو، جیسے زمین و مکان۔
عقب	(ع پر زبر، ق پر زیر) موت کے بعد باقی رہ جانے والی اولاد، خواہ مرد ہو یا عورت۔

عقد	کسی تصرف کے سلسلہ میں ایجاب و قبول کو ایک دوسرے سے مربوط کرنا۔ عقد مضاف ایسا معاملہ جس کو مستقبل کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔ عقد معلق: وہ معاملہ کسی شرط کے ساتھ مشروط ہو۔ عقد منجز: جو معاملہ کسی شرط سے متعلق نہ ہو، اور نہ مستقبل کی طرف منسوب ہو۔ عقد موقوف: جو اپنی اصل کے اعتبار سے مشروع ہو، لیکن دوسرے کے حق کی وجہ سے تشنۂ تکمیل ہو۔
عَقر	جانور کے جسم کے کسی بھی حصہ میں لگایا جانے والا زخم۔
عُقر	اگر زنا کی وجہ سے حد زنا واجب نہ ہو، تو عورت کو بہ طور ہرجانہ کے مہر کا کچھ حصہ دلایا جاتا ہے، بہ شرطیکہ مرد کے ہم بستر ہونے میں عورت کی رضامندی نہ ہو، اسی کو عُقر کہتے ہیں۔
عُقل	(ع پر پیش) دیت، یعنی وہ مال جو جان کے بدلہ دیا جائے۔
عقیقہ	وہ قربانی جو لڑکے یا لڑکی کی پیدائش کے ساتویں دن یا اس کے بدلہ کسی اور دن دی جاتی ہے۔
عکس	اصولِ فقہ کی اصطلاح میں عکس اسے کہتے ہیں کہ کسی وصف کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اس سے متعلق حکم نہ پائے جانے کا حکم لگایا جائے۔
علامت	جو شئی کسی دوسری شئی کے پائے جانے کو بتاتی ہو۔ البتہ علامت اور جس چیز کی علامت ہو ان کا ایک دوسرے کے ساتھ پایا جانا لازم نہیں۔

علت	وہ وصف جس کی طرف حکم کی نسبت کی جائے، جیسے مسکر چیزوں میں صفت سکر کی طرف حرمت کی نسبت کی جاتی ہے۔ علت قاصرہ: ایسی علت جونص ہی تک محدود ہو۔ علت متعدیہ: ایسی علت جومنصوص سے غیر منصوص تک متعدی ہو۔
عمالہ	(ع پر پیش) عامل کی اجرت۔
عمد	کسی چیز کو بالا رادہ کرنا۔ عمل عمد: ایسے قتل کو کہتے ہیں جس میں قاتل کا مقصد ہی مقتول کو قتل کرنا ہو، اور اس کے لئے ایسا ہتھیار استعمال کیا ہو جو بالعموم قتل کا موجب بنتا ہو۔
عمریٰ	(ع پر پیش، م پر جزم)۔ کوئی شخص اپنی چیز دوسرے کو اس کی عمر بھر کے لئے ہبہ کرے اور کہے کہ تمہاری موت کے بعد یہ میری طرف واپس آجائے گی۔
عمرہ	بیت اللہ شریف کی احرام کے ساتھ عمرہ کی نیت سے زیارت وطواف اور صفاو مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پرسعی۔
عمل	وہ فعل جو انسان یا جنات سے بالا راہ صادر ہو۔
عموم	کسی قول کا تمام افراد کو بہ یک وقت شامل ہونا۔ عموم مجاز: ایسی معنی مجازی مراد لیا جائے کہ حقیقت بھی اس کا ایک جزو بن جائے۔ عموم مشترک: لفظ مشترک کے ایک سے زیادہ معنی بہ یک وقت مراد لئے جائیں۔
عنان	(ع پر زیر) شرکت کی ایک قسم۔ شرکت کا پہلے ذکر آچکا ہے۔
عُنّہ	(ع پر پیش اور نون پر زبر مع تشدید) نامرد ہونا۔

عِنِّین	(ع پر زیر) آلۂ تناسل موجود ہونے کے باوجود جو مرد عورت سے صحبت کرنے سے قاصر ہو، یعنی نامرد۔
عُنوہ	(ع پر پیش) اس لفظ کے معنی مہر کے بھی ہیں اور صلح کے بھی، عام طور پر یہ زور قوت فتح کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
عوائد	عادت کی جمع ہے، دیکھئے: عادت۔
عوارض	عارض کی جمع ہے، دیکھئے: عارض۔
عورۃ	مرد و عورت کے جسم کا وہ حصہ جسے دوسروں کے سامنے کھولنا جائز نا ہو۔ عورت غلیظہ: سے مراد شرمگاہ، پچھلا حصہ اور خصیتین ہیں۔
عدل	علم فرائض کی اصطلاح ہے۔ میراث کی تقسیم کے اصول کے اعتبار سے وارثین کو حصص دینے کے لئے جو عدد مسئلہ متعین کیا گیا ہو، وارثین کے مجموعۂ حصص سے تنگ ہو جائے تو متعینہ عدد مسئلہ کو مجموعۂ حصص کے برابر کر دینا عدل کہلاتا ہے۔
عیب	کسی شئی ذات یا اس کی ماہیت میں ایسا نقص ہو اس کی اصل فطرت کے خلاف ہو۔ عیب یسیر: ایسا معمولی نقص جسے کسی شئی کی قیمت لگانے والے لوگ اہمیت نہیں دیتے ہوں۔ عیب فاحش: ایسا نقص جس کی وجہ سے اس شئی کی قیمت میں قابل لحاظ فرق واقع ہو جاتا ہو۔
عینہ	(ع پر زیر) یہ بالواسطہ سود حاصل کرنے کی ایک صورت ہے، کہ ایک شخص قرض مانگے، قرض دہندہ اس پر نفع حاصل کرنا چاہتا ہو، چنانچہ وہ قرض دینے کے ساتھ ساتھ مثلاً ایک ہزار روپے کی چیز اسے ہی بارہ سو روپیئے میں اُدھار فروخت کر دے، تاکہ دو سو روپیہ اس پر نفع حاصل ہو جائے۔

☆ ☆ ☆

(غ)

غائط	لغوی معنی نشیبی جگہ کے ہیں، چوں کہ قضائے حاجت کے لئے ایسی ہی جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے، اس لئے مجازاً پیشاب، پائخانہ کرنے کو غائط سے تعبیر کیا گیا ہے۔
غارم	زکوٰۃ کے مصارف میں غارمین کا بھی ذکر آیا ہے، غارم سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں دو رائیں ہیں۔ (۱) ایسا مقروض جس کے پاس اپنا قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو، اور قرض ادا کرنے کے بعد وہ نصاب زکوٰۃ کے بقدر مال کا مالک باقی نہ رہے۔
	(۲) وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کرانے یا کسی فتنہ کو دفع کرنے کے لئے کوئی مالی ذمہ داری قبول کرے۔
غایت	کسی شئی کی ابتدائی یا انتہائی حد۔
غبن	کسی شے کے عوض جو چیز دی جارہی ہے اس میں نقص ہو۔ اگر یہ نقص اور کمی ایسی ہو، جسے عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے، تو "غبن یسیر" ہے۔ اگر اس درجہ کا نقص ہو، جسے اس جیسی چیز میں نظر انداز نہیں کیا جاتا ہو، تو "غبن فاحش" ہے۔
غدا	دن کا کھانا۔ صبح سے ظہر تک کے کھانے کو غدا کہتے ہیں۔
غرامہ	جس کا پایا جانا اور نہ پایا جانا دونوں کا امکان ہو، کسی شئی کی قیمت یا مبیع یا ادائیگی کی مدت میں جہالت و ابہام کو بھی غرر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

غرر	جس کا پایا جانا اور نہ پایا جانا دونوں کا امکان ہو، کسی شئ کی قیمت یا مبیع یا ادائیگی کی مدت میں جہالت وابہام کو بھی غرر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
غرۃ	غلام یا باندی۔
غرور	دھوکہ، ایسا نقص جسے نظر انداز نہیں کیا جاتا چھپا دینا، یا اس کے برخلاف وصف کا اظہار کرنا۔
غریب	وہ حدیث ہے جس کے سلسلہ سند میں کہیں صرف ایک راوی پایا جاتا ہو۔
غریم	جس پر دین واجب الادا ہو۔
غسل	(ع پر پیش) پورے جسم پر پانی بہانا، (جس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی شامل ہے)۔ (غ پر زبر) مطلقاً دھونا، خواہ بدن دھویا جائے یا کوئی اور چیز۔ (غ پر زیر) غسل میں معاون شئ، بیڑی کا پتہ، خطمی، صابن وغیرہ۔
غش	دھوکہ۔ خرید وفروخت میں مبیع کا کوئی عیب فروخت کنندہ خریدار سے چھپا دے۔
غصب	مالک کی اجازت کے بغیر جبراً چھپائے بغیر دوسرے کا ایسا مال لے لینا جو شریعت کی نظر میں اس کے حق میں قابل احترام اور رائج قیمت ہو۔
غفلت	یاد نہ رہنے اور بیدار مغزی سے کام نہ لینے کی وجہ سے انسان کو پیش آنے والی بھول۔
غلام	نابالغ لڑکا۔
غلط	نادرست وناصواب قول یا عمل۔
غلہ	زمین کی پیداوار یا زمین ومکان اور دوسری اشیاء سے حاصل ہونے والا کرایہ۔

غلول	مالِ غنیمت میں سے بلا اجازت مال لے لینا۔
غموس	(غ پر زبر، م پر پیش) زمانۂ گذشتہ کے بابت جھوٹی قسم کھانا جس کے پاس اتنا مال موجود نہ ہو کہ اس کے لئے زکوٰۃ کا لینا درست نہ ہو۔
غنیمت	جنگ کے درمیان دشمنوں سے حاصل ہونے والا مال، جو مال صلح کے ذریعہ حاصل ہو، اسے "فیَ" کہتے ہیں۔
غیبت	کسی شخص کی ایسی فطری یا کسی خامی کا ذکر کہ اگر وہ سنے تو اسے ناپسند ہو۔
غیلہ	حاملہ عورت کا دودھ پلانا، دودھ پلانے والی عورت سے ہم بستری ہونا۔

☆ ☆ ☆

(ف)

فاجر	کھلے عام فسق کا ارتکاب کرنے والا۔
فاسد	جو معاملہ اپنی اصل کے اعتبار سے درست ہو، اور کسی خارجی وصف کی وجہ سے نادرست، اسے حنفیہ کے یہاں فاسد کہتے ہیں، جیسے خرید و فروخت کے معاملہ میں مبیع میں بیع بننے کی صلاحیت ہو، ایجاب و قبول بھی ہوا ہو لیکن معاملہ کے تقاضوں کے خلاف کوئی شرط لگا دی گئی ہو۔
فاکھة	ایسے پھل جو بطور لذت کے کھائے جاتے ہیں، نہ کہ بطور غذا کے۔
فتویٰ	احکام شرعیہ کے بارے میں سوال کا جواب۔
فرائض	وہ علم جس کے ذریعہ میراث کی تقسیم کے احکام معلوم ہوں۔
فریضہ	فرض یا فریضہ اس عمل کو کہتے ہیں جس کو کرنا لازم ہو اور اس کا ثبوت دلیل شرعی سے ہو۔
فساد اعتبار	اس اصطلاح کا تعلق قیاس سے ہے، یعنی فریق مخالف کا اس مسئلہ میں قیاس سے استدلال کرنا صحیح نہ ہو، کیوں کہ نص اس قیاس کے خلاف پر دال ہو۔

فساد وضع	اس کا تعلق بھی قیاس سے ہے، مراد یہ ہے کہ فریق مخالف نے حکم کے لئے جس بات کو علت بنایا ہو وہ اس حکم کی بجائے اس کے برعکس حکم کے لئے علت ہو۔
فسخ	معاملہ کو ختم کر دینا۔
فسق	گناہ کبیرہ کا ارتکاب یا گناہ صغیرہ پر اصرار اور بار بار اس کا مرتکب ہونا۔
فضولی	جو شخص پہلے سے معاملہ کے لئے شریعت کی طرف سے یا متعلق شخص کی طرف سے مجاز نہ ہو۔
فقہ	شرعی، عملی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل کی روشنی میں جاننا۔
فقیر	جس شخص کے پاس معمولی مقدار میں مال ہو، اور نصاب زکوٰۃ کی قیمت کے بقدر مال کا مالک نہ ہو۔
فلوس	فلس کی جمع ہے، دھاتوں سے بنائے جانے والے سکے۔
فیئ	وہ مال جو دشمنوں سے بغیر جنگ کے اسلامی حکومت کو حاصل ہو۔ سایہ زوال کے بعد سے غروب آفتاب کا سایہ۔
فی سبیل اللہ	اللہ کے راستے میں قتال کرنے والے۔

☆ ☆ ☆

(ق)

قابلہ	آیا یعنی وہ عورت جو ولادت میں مدد کرتی ہے۔
قاعدہ	وہ کلی قضیہ جو اپنی جزئیات پر منطبق ہوتا ہو۔ قاعدہ فقہیہ: ایسے قضیہ کلیہ کو کہتے ہیں، جس کا تعلق فقہ کے مختلف ابواب سے ہو۔ ضابطہ: وہ قضیہ کلیہ جو کسی ایک ہی فقہی باب کے مسائل پر منطبق ہوتا ہو۔

قانون	وہ امر کلی جو اپنی تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہو، اور اس سے ان جزئیات کے احکام جانے جاسکتے ہوں۔
قبض، قبضہ	کسی شئی کو اس شئی کی حیثیت اور اس سلسلہ میں لوگوں کے رواجات کو سامنے رکھ کر اپنی تحویل میں لے لینا۔
قبلہ	وہ جہت جس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جائے۔
قبول	کسی بھی معاملہ میں ایک فریق کی طرف سے پیش کش کے بعد دوسرے شخص کی طرف سے اس کی منظوری کے لئے جو تعبیر اختیار کی جاتی ہے، اسے قبول کہتے ہیں۔
قتل	جان سے مار ڈالنا۔ قتل عمد: جان بوجھ کر ہتھیار یا ہتھیار کی طرح مہلک شئی سے حملہ کر کے مار ڈالنا، جیسے تلوار یا دھار دار پتھر اور لکڑی آگ وغیرہ۔ شبہ عمد: بالارادہ ایسی چیز سے وار کرنا جو ہتھیار نہ ہو یا ہتھیار کی طرح مہلک نہ ہو، لیکن اس سے موت واقع ہو جائے، جیسے پتھر کوڑے وغیرہ۔ قتل خطا: غلط فہمی میں کسی شخص پر وار کرنا یا نشانہ چوک جانے کی وجہ سے کسی آدمی کی جان چلی جائے، جیسے شکار سمجھ کر دور سے حملہ، قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ وہ انسان ہے، یا نشانہ بنایا کسی جانور کو اور لگ گیا آدمی کو۔ قائم مقام خطا: جس میں حملہ کا کوئی ارادہ نہ ہو، لیکن اس کا عمل براہ راست دوسرے کی ہلاکت کا سبب بن جائے، جیسے کسی شخص نے نیند میں کروٹ لی اور کسی شخص پر گر پڑا اور جس پر گرا اس کی موت واقع ہوگئی۔ قتل بالسبب: بالواسطہ ہلاکت کا سبب بننا، جیسے کسی شخص نے گذرگاہ کے پاس کنواں کھود دیا، اور اس پر منڈھیر نہیں بنائی، گذرنے والا شخص اس میں گر کر ہلاک ہوگیا۔

قدرت	زندہ شخص کے لئے کسی فعل کے کرنے یا ترک کرنے کا ممکن ہونا۔ قدرت ممکنہ: وہ کم سے کم صلاحیت جس کے ذریعہ کسی حکم کی تعمیل کی جاسکے، خواہ اس حکم کا تعلق جسم سے ہو یا مال سے۔ قدرت میسرہ: ایسی صلاحیت کہ بہ آسانی اس حکم کو بجالائے۔
قذف	کسی شخص پر زنا کی تہمت لگانا۔ البتہ قذف کی سزا (حد) اس شخص پر جاری کی جائے گی، جب کوئی عاقل بالغ شخص دوسرے عاقل بالغ یا قریب البلوغ حد زنا سے محفوظ مسلمان شخص پر زنا کی تہمت لگائے، یا کسی مسلمان کے صحیح النسب ہونے کی نفی کرے۔ (ق پر زبر) کے ساتھ اور ایک لغت پیش کی بھی ہے، حیض یہ حنفیہ کی رائے ہے، شوافع کے نزدیک اس سے طہر مراد ہے۔
قرآن	وہ کتاب ایسی جو عربی زبان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور تواتر کے ساتھ نقل ہوتے ہوئے بعینہ ہم تک پہنچی ہے۔
قراض	یہ مضاربت کا ہم معنی ہے، یعنی کسی کو اس معاہدہ کے تحت مال دینا کہ وہ اس سے تجارت کرے اور مقررہ تناسب کے مطابق نفع میں دونوں شریک ہوں۔
قران	ایک ہی احرام میں عمرہ اور حج کو جمع کرنا۔
قربت	وہ عمل جو عام طور پر اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لئے کیا جاتا ہے، کسی انسان کو کوئی مال اس لئے حوالہ کرنا کہ وہ اس کا بدل اسی جنس میں اسے واپس لوٹائے۔
قرن	ایک زمانہ کے لوگ۔ عورت کی شرمگاہ میں ایسی ہڈی یا ابھرے ہوئے گوشت کا پایا جانا جو جماع میں مانع ہو، یہ عورت سے متعلق عیب شمار کیا گیا ہے۔

قریش	عرب کا مشہور قبیلہ، جو نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے، اسی قبیلہ میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔
قز	ریشم کی ایک قسم۔
قزع	(ق اور ز پر زبر) سر کے کچھ بال کو مونڈ دینا اور کچھ بال کو چھوڑ دینا۔
قسامہ	جس محلہ میں کوئی شخص مقتول پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہیں چل سکے مقتول کے ولی کے انتخاب پر اس محلہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لینا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل سے واقف ہیں۔
قسمت	تقسیم، یعنی ایک کے حصہ کو دوسرے کے حصہ سے ممتاز کرنا۔ قسم مہایاۃ: اگر کوئی چیز قابل تقسیم نہ ہو تو تمام حقداروں میں استفادہ کی باری لگا دینا اور مدت متعین کر دینا۔
قصاص	مجرم سے اس کے جرم ہی کے مماثل بدلہ لینا۔
قصد	کسی فعل کو انجام دینے کا عزم۔ قصد، اعتدال اور میانہ روی کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے اسراف وفضول خرچی اور بخل وتنگی سے بچتے ہوئے ضروریات کو پورا کرنا۔
قصر	سفر شرعی کے درمیان چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھنا۔
قضا	جو چیز واجب ہوئی ہو، اس کا مثل ادا کرنا، چاہے حقوق اللہ ہو، جیسے وقت گذرنے کے بعد نماز ادا کرنا یا لوگوں کے حقوق میں یعنی جو چیز واجب ہوئی ہے، اگر بعینہ اس کو ادا نہیں کر سکا تو اس کا مثل ادا کرنا۔ کسی واقعہ میں حکم شرعی کو بیان کرنا اور اسے فریقین پر لازم قرار دینا، اسی سے قاضی ہے۔
قطعی	ایسی یقینی بات، جس کے مخالف پہلو کا کوئی احتمال نہ ہو۔

قفیز	ایک پیمانہ جو زمانہ قدیم میں مروج تھا، یہ آٹھ مکوک کا ہوتا تھا، اور ایک مکوک ڈیڑھ صاع کا۔
قلس	پانی یا کھانے کی قئے جو معدہ کی طرف سے آتی ہے۔
قلّہ	مٹکا، شوافع کے یہاں دو قلہ پانی کی مقدار ماء کثیر کہلاتی ہے، شوافع کے صحیح قول کے مطابق دو قلہ پانچ سو بغدادی رطل کا ہوتا ہے، جس کا وزن موجودہ اوزان میں شوافع کے نزدیک ۱۹۲ء۸۵۷ کلو گرام ہے۔
قمار	جوا، یعنی ایسی رقم جس کا حاصل ہونا اور نہ ہونا معلوم نہ ہو اور یہ کسی معقول سبب کے بغیر ہو، خاص طور پر کھیل میں دو طرفہ شرط لگانے کو بھی کہتے ہیں۔
قِن	مکمل غلام جو نہ مکاتب ہو اور نہ مدبر، یعنی نہ اسے یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ ایک متعین رقم دے کر آزاد ہو جائے، اور نہ یہ کہا گیا ہو کہ مالک کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا۔
قنوت	اس کے متعدد معنی ہیں، دُعاء کرنا، طویل دُعاء کرنا، اطاعت کرنا، قیام، خشوع۔ دعاء قنوت جو نماز وتر میں پڑھی جاتی ہے، معروف ہے، اسی طرح کسی خاص مصیبت اور ابتلاء کے موقع کے لئے ایک مخصوص دعاء منقول ہے، جسے قنوت نازلہ کہتے ہیں۔
قنیہ	(ق پر زیر) جو مال استعمال کے لئے ہو، نہ کہ تجارت کے لئے۔
قہقہہ	اس طرح ہنسنا کہ پڑوسی بھی سن لے۔
قوادح	یہ قادح کی جمع ہے، یعنی موانع، جو باتیں کسی دلیل کے معتبر ہونے میں مانع ہوں، انھیں قوادح کہتے ہیں۔
قود	(ق اور و پر زبر) قصاص، برابر کا بدلہ۔

قول	وہ بول جس کا انسان اپنی زبان سے تلفظ کرے، خواہ وہ ایک مکمل بات ہو یا ناقص، مجازاً کبھی رائے کو بھی قول سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
قیاس	کسی منصوص یا اجماعی مسئلہ کا حکم غیر منصوص اور غیر اجماعی مسئلہ پر علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے لگانا۔
قیام	اس طرح کھڑا ہونا کہ اس میں جھکاؤ نہ ہو۔ قیام لیل: رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز لیکن خاص طور پر اس سے نماز تہجد مراد ہوتی ہے۔
قیراط	پانچ جو، اور جدید اوزان میں ۲۱۸:۷ ملی گرام۔
قیلولہ	نصف نہار کو سونا یا آرام کرنا۔
قیمت	کسی شئی کا اصل نرخ، نہ کہ وہ قیمت جو فریقین کے درمیان طئے پائی ہو، جو قیمت فریقین کے درمیان طئے پائی ہو، اس کو ثمن کہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

(ک)

کالی	اُدھار۔
کاہن	وہ شخص جو مستقبل کے بارے میں واقعات کی خبر دیتا ہو، اور غیب کی باتوں سے باخبر ہونے کا مدعی ہو۔
کبیرہ	وہ گناہ جس پر حد یا کفارہ مقرر ہو، یا اس پر اللہ و رسول کی لعنت و غضب کا اظہار ہو، یا اس پر عذاب آخرت کی وعید ہو۔ مثلاً چوری شراب نوشی وغیرہ۔

کتاب	کتب فقہ میں ایسا مرکزی عنوان، جس کے تحت مختلف ابواب وفصلیں آتی ہوں، اس کو کتاب کہتے ہیں، جیسے کتاب الصلاۃ، کتاب الزکوٰۃ وغیرہ۔
کتابت	غلام کو یہ کہنا کہ تم اتنی مدت میں یا بلا تعیین مدت اتنی رقم جمع کرو، تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔
کذب	خلاف واقعہ خبر دینا۔
کرامت	اللہ کے کسی نیک اور متبع سنت بندے سے خلاف عادت بات کا ظاہر ہونا، یہی خلاف عادت بات اگر نبی سے ظاہر ہو تو معجزہ ہے، اور کسی فاسق وفاجر سے ظاہر ہو تو استدراج۔
کراہت	شریعت میں کسی بات سے منع کیا گیا ہو، لیکن یہ ممانعت وجوب والزام کے لہجہ میں نا ہو، تو مکروہ ہے، اور اسے مکروہ تنزیہی کہتے ہیں، اور اگر بطور وجوب ہی کے منع کیا گیا ہو، لیکن اس کا ثبوت دلیل ظنی سے ہو دلیل قطعی سے نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے، جو قریب بہ حرام ہوتا ہے۔
کرسف	وہ روئی یا کپڑا جسے عورتیں خون جاری ہونے کے زمانہ میں استعمال کرتی ہیں۔
کسب	وہ فعل جو بالارادہ انجام دیا جائے اور جس سے کوئی نفع حاصل کرنا یا کوئی نقصان دور کرنا مقصود ہو۔
کسر	اُصولِ فقہ کی اصطلاح میں ایسی صورت کو کہتے ہیں، جس میں علت پائی جائے اور حکم نہ پایا جائیے۔
کسوۃ	پوشاک جو ساتر بھی ہو اور جس کا استعمال مروج ہو۔
کسوف	سورج گہن، چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں، لیکن بعض اوقات مجازاً کسوف بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

کشف	کسی ان دیکھی چیز سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے واقف ہو جانا۔
کف	ہتھیلی مع انگلیاں۔ جن باتوں سے منع کیا گیا ہے، قدرت کے باوجود اپنے آپ کو ان سے روکے رکھنا۔
کفاءت	شوہر کا دین واخلاق، خاندان، پیشہ اور مالی اعتبار سے بیوی کے مماثل ہونا۔
کفارہ	کسی گناہ کے ازالہ کے لئے شریعت کی طرف سے مقررہ مالی یا غیر مالی سرزنش
کفالہ	کسی شخص سے جو مطالبہ متعلق ہو، کسی اور شخص کا اس مطالبہ کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لینا، کہ اصل شخص نے ادا نہیں کیا، تو وہ اسے ادا کر دے، گویا اس ذمہ داری کے مطالبہ کو پورا کرنے میں وہ بھی شریک ہو جاتا ہے، جس کے ذمہ دین ہو، اس کو اصل یا مکفول عنہ کہتے ہیں، جو اس ذمہ داری میں شریک ہوتا ہے، وہ کفیل ہے، جس کا دین باقی ہے، اس کو مکفول لہ کہتے ہیں اور خود دین کو مکفول بہ۔ کفالت بالنفس: کسی فریق کو پیش کرنے کی ذمہ داری قبول کرنا، اس کو کفالت بالابدان بھی کہتے ہیں۔ کفالت بالتسلیم: مال حوالہ کرنے کی ذمہ داری قبول کرنا۔ کفالت بالدرک: اگر مبیع میں کسی اور کا حق نکل آیا، تو مبیع کی قیمت ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرنا۔
کفالت	(ک کے زبر کے ساتھ) اتنی مقدار جس سے ضرورت پوری ہو جائے، نہ بچے اور نہ گھٹے۔

کفر	جو دینی احکام یقین کے درجہ میں ثابت ہوں، ان کا قول کے ذریعہ یا فعل صریح کے ذریعہ انکار۔ کفر کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: کفر جحود: اللہ کا یا ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرنا۔ کفر شرک: اللہ کی ذات یا اس کی مخصوص صفات میں کسی مخلوق کو شریک وساجھی ٹھہرانا۔ کفر نفاق: دل سے ایمان نہ لانا اور زبان سے ایمان کا اظہار کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایسے کافر کو منافق کہا جاتا تھا، اور اب اگر کسی شخص کی یہ کیفیت ظاہر ہو جائے تو اسے زندیق کہا جائے گا۔
کفن	سفر آخرت کا لباس، جو مُردوں کو پہنایا جاتا ہے۔
کلالہ	جس کی وفات اس حال میں ہوئی ہو، جس کی اولاد اور والدین نا ہوں۔
کلام	وہ فن جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اعتقادات سے بحث کی جاتی ہے۔
کمال	وہ شئی یا کیفیت جس کا مفقود ہونا نقص کا موجب ہو۔
کنایۃ	وہ لفظ جس کا لغوی معنی تو واضح ہو، لیکن اس کے استعمالی معنی میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال ہو۔
کنز	زمین کے اندر پایا جانے والا دفینہ۔
کہانت	مستقبل سے متعلق خبریں بنانا۔

☆ ☆ ☆

(ل)

لاحق	جو ابتداء نماز میں امام کے ساتھ شامل ہوا، لیکن وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے نماز کے درمیانی یا آخری حصہ میں امام کی اقتداء نا کرسکا۔
لحد	بغلی قبر۔
لحیۃ	(ل پر زبر یا زیر) داڑھی، یعنی تھوڑی اور ڈاڑھوں کی ہڈیوں پر اگے ہوئے بال۔
لعان	شوہر کی طرف سے اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہونے پر خداوندی سے مربوط قسم اور عورت کی طرف سے شوہر کے سچے ہونے پر غضب الٰہی سے مربوط قسم، یہ مرد کے حق میں تہمت اندازی کی حد اور عورت کے حق میں زنا کی حد ہے، اور یہ عمل اس وقت کرایا جاتا ہے۔ جب شوہر نے بیوی پر زنا کی تہمت لگائی ہو لیکن وہ چار عینی گواہان پیش نہیں کرسکے، اور عورت کو اس کا اقرار بھی نہ ہو۔
لعب	مزاج کے طور پر کیا جانے والا فعل، یا بطور تفریح یا کسی درست مقصد سے خالی یا غیر نافع فعل۔
لغو	گفتگو میں کسی ساقط الاعتبار لفظ کا بولنا۔ کسی واقعہ کے بارے میں خلاف واقعہ بات کو صحیح سمجھ کر قسم کھانا۔
لفافہ	کفن میں اوپری کپڑا جو پورے بدن کو لپیٹ لیتا ہے۔ اور سر کے اوپر اور پاؤں کے نیچے باندھ دیا جاتا ہے۔
لقطۃ	جو مال زمین پر پایا جائے اور مالک کا پتہ نہ ہو۔
لقیط	ایسا نابالغ بچہ جس کے ماں باپ کا پتہ نہ ہو، خواہ گم ہوجانے کی وجہ سے، یا اخراجات کے خوف یا زنا کی تہمت سے بچنے کے لئے کو سرراہ چھوڑ دیا گیا ہو۔
لہو	بے فائدہ کام میں لگنا۔

لواطت	مرد یا عورت کے ساتھ خلاف فطرت فعل کرنا۔
لوث	شبہ کے درجہ کی دلیل۔
لیل	غروب آفتاب سے طلوع صبح صادق تک کا وقت لیلۃ البرائۃ ۱۴/شعبان کا دن گذر کر آنے والی شب۔
لیلۃ القدر	شب قدر، جس کی تاریخ یقینی طور پر معلوم نہیں۔ البتہ یہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆

(م)

ماء آجن	دیر تک رکے رہنے کی وجہ سے کسی چیز کے ملے بغیر ہی جس پانی میں تغیر آ گیا ہو۔
ماء دوائم	ٹھہرا ہوا پانی۔
ماء طاہر غیر مطہر	جو خود پاک ہو، لیکن پاک کرنے کی صلاحیت نا رکھتا ہو۔
ماء مطہر	جو پاک بھی ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔
ماء مکروہ	جو پاک ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، لیکن اس کے استعمال میں کراہت ہو۔
ماء مطلق	جو پانی اپنی اصل خلقت پر پانی ہو، نہ اس میں کوئی ناپاک چیز ملی ہو، اور نہ کوئی پاک چیز مل کر غائب آ گئی ہو۔
ماء جاری	جس پانی میں ایسا بہاؤ ہو کہ ایک ہی جگہ پر ایک پانی کو دوبارہ استعمال نہ کیا جا سکے اور گہرائی اتنی ہو کہ دونوں ہاتھوں سے پانی لیا جائے تو زمین کھلنے نہ پائے۔

ماء کثیر	پانی کی اتنی مقدار جسے لوگ کثیر مقدار خیال کرتے ہوں۔
ماء مستعمل	جو پانی وضو وغسل کے لئے استعمال کیا گیا ہو، خواہ وضو وغسل واجب رہا ہو، یا واجب نہ ہو اور ثواب حاصل کرنا مقصود ہو۔
ماء نجس	جو پانی نجاست کے ملنے کی وجہ سے ناپاک ہو گیا ہو۔
مائع	بہنے والی اشیاء خواہ پانی ہو یا کوئی اور چیز۔
ماجن	فاسق، جس کو اپنے قول وفعل کے سلسلہ میں جائز وناجائز کی پرواہ نہ ہو۔
ماذون	وہ غلام یا نابالغ جسے تجارت کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔
مارن	ناک کا نرم حصہ۔
ماعون	وہ استعمالی اشیاء جو ایک دوسرے کو دی جاتی ہیں۔
مال	وہ شئی جس کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہو، اور اس کی خرید وفروخت کی جاتی ہو، خواہ ایک جگہ سے دوسری جگہ قابل انتقال ہو یا نہ ہو۔
مال متقوم	وہ مال جس سے شرعاً نفع اٹھانا جائز ہے۔
مال نامی	جس میں مال میں توالد وتناسل یا تجارت کے ذریعہ افزائش ہوتی رہتی ہے۔
مانع	وہ وصف جس کی وجہ سے علت کے پائے جانے کے باوجود حکم ثابت نہیں ہو پاتا، جیسے وارث نے مورث کو قتل کر دیا، تو یہ حق میراث میں مانع ہو جائے گا۔

مؤلفۃ القلوب	نو مسلموں کو اسلام پر ثابت قدم رکھنے، غیر مسلموں کو اسلام کی طرف مائل کرنے، یا اسلام اور مسلمانوں کو ان کے شر سے بچانے یا مسلمانوں کو وصولی زکوٰۃ کے سلسلہ میں تعاون کے طور پر ابتداء اسلام میں زکوٰۃ کی رقم بھی دی جاتی تھی۔ ان ہی حضرات کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں۔
مؤول	وہ لفظ مشترک جس کے مختلف معنوں میں سے کسی ایک معنیٰ کو غالب گمان کی بنیاد پر ترجیح دی گئی ہو۔
مباح	شارع تعالیٰ نے جس فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں اختیار دیا ہو۔
مبارات	بیوی شوہر سے اسی طرح طلاق حاصل کرے کہ دونوں ایک دوسرے کے جملہ حقوق سے بری الذمہ ہوں گے۔
مباشرت	کسی فعل کو بلا واسطہ انجام دینا۔ بالواسطہ کسی فعل کے انجام دینے کو تسبب کہتے ہیں۔ مباشرت فاحشہ: بے لباس حالت میں مرد وعورت کا ایک دوسرے سے اتصال اور دخول کے بغیر اعضاء تناسل کا ایک دوسرے سے مساس۔
مباہلہ	ایک دوسرے پر اس طرح لعنت بھیجنا کہ اگر میں حق اور فریق مخالف باطل پر نہ ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔
مبتوتہ	وہ عورت جو فسخ نکاح یا طلاق کی وجہ سے بائنہ ہوگئی ہو۔
مبرسم	سرسام کا مریض۔
مبطون	جس کی موت پیٹ کی بیماری میں واقع ہوئی ہو۔
مبین	جس کی مراد واضح ہو، یہ اصطلاح مجمل کے مقابلہ میں استعمال ہوتی ہے۔

متارکہ	عقد نکاح میں فساد یا بعد میں پیدا ہونے والی حرمت کی وجہ سے دخول کے بعد یا اس سے پہلے مرد و عورت کا ایک دوسرے سے ترک تعلق کر لینا۔ بعض فقہاء کے نزدیک صرف عملی طور پر ترک تعلق کافی نہیں، بلکہ زبان سے بھی اس کا اظہار ضروری ہے۔
متحیرہ	وہ عورت جس کی حیض کے سلسلہ میں کوئی مستقبل عادت نہ ہو۔
متردیۃ	وہ جانور جو اونچی جگہ سے گرنے یا کسی اور سبب سے چوٹ کھانے کے باعث مر گیا ہو۔ اس کا تذکرہ قرآن میں بھی ہے۔
متشابہ	وہ لفظ جس کی مراد اس کے معنی یا اس کی کیفیت کے اعتبار سے اتنی پوشیدہ کہ اس کی مراد سے واقف نہیں ہو سکتا، جیسے حروف مقطعات، یا اللہ تعالیٰ کی بعض صفات۔
متعہ	وہ تحفہ جو طلاق دینے والا شوہر اپنی بیوی کو دیتا ہے، اگر اس کا مہر متعین نہیں ہوا تھا اور دخول کی نوبت بھی نہیں آئی تو یہ واجب ہے، اور دوسری مطلقہ عورتوں کے لئے مستحب۔
متن	حدیث کا اصل مضمون، جہاں سند ختم ہوتی ہے۔ فقہاء کے یہاں ان کتابوں کو متون کہا جاتا ہے، جن میں زیادہ تر راجح اقوال کو مصنف نے اپنے گمان کے مطابق نقل کرنے کا اہتمام کیا ہو، اور جو کسی اور کتاب کی شرح یا تعلیق نہ ہو۔
متنمصہ	جو عورت چہرہ سے بال اکھڑوائے۔
متواتر	وہ حدیث جس کو نقل کرنے والے ہر دور میں اتنی بڑی تعداد میں رہے ہوں، کہ عادتاً ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ناقابل یقین ہو۔

متقادم	قدیم شئی، جس پر کافی وقت گزر چکے ہوں، تقادم کی وجہ سے بعض فقہاء کے نزدیک حد ساقط ہوجاتی ہے، شراب نوشی میں منہ سے شراب کی بدبو دور ہوجائے تو تقادم تحقق ہوجائے گا، زنا، چوری، تہمت اندازی کے جرائم میں ایک ماہ گذر جائے، تو تقادم ثابت ہوجائے گا، اسی وقت دعویٰ کیا ہو دعویٰ کے لئے کوئی معقول سبب موجود نہ ہو۔
متقدمین، متاخرین	تقدم اور تاخر یعنی پہلے ہونا اور بعد میں ہونا ایک نسبتی چیز ہے، لیکن عام طور پر تیسری صدی ہجری کے ختم پر کی کوششوں اور بعد کے لوگوں کو متاخرین میں شمار کرتے ہیں۔
متولی	جو شخص وقف کا نگراں اور اس کا متولی ہو۔
مثقال	بیس قیراط۔
مثلث	انگور کا شیرہ جسے اس طرح پکایا گیا ہو کہ دو تہائی جل گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو۔
مثلی	وہ اشیاء جن کی مقدار تول کر پیمانہ یا گز وغیرہ سے ناپ کر متعین کی جاتی ہو، یا گن ہی کر متعین کی جاتی ہو، لیکن اس کے مختلف افراد میں قابل لحاظ تفاوت نا پایا جاتا ہو۔
مجاز	لفظ کو اپنے اصل معنی کے بجائے کسی اور معنی میں ان دونوں کے درمیان مناسبت کی وجہ سے استعمال کرنا۔
مجبوب	وہ مرد جس کا پورا عضو تناسل یا اس کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔
مجتہد	وہ شخص جس میں اجتہاد کی صلاحیت ہو۔

مجتہد فیہ	وہ مسائل جو قیاس پر مبنی ہوں، یا جن کے بارے میں نصوص متعارض ہوں، یا نص میں ایک سے زیادہ معنیٰ کا احتمال ہو، یا اس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے ہو۔
مجثمہ	جس جانور کو باندھ کر رکھا جائے، اس پر تیر پھینکا جائے، زیادہ تر یہ لفظ باندھے ہوئے پرندوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
مجلس	وہ مقام جہاں دو فریق کے درمیان کوئی معاملہ طئے پائے۔
مجمل	وہ لفظ جس میں ایک سے زیادہ معنیٰ کا احتمال ہو، اور کسی ایک معنیٰ کو ترجیح دینے کی دلیل موجود نہ ہو، چنانچہ جب تک خود بولنے والے کی طرف سے وضاحت نہ ہو، اس کی مراد سمجھ میں نہ آئے۔
مجنون	جس کا دماغی توازن متاثر ہو، فقہاء نے مختلف کیفیتوں کے ذریعہ مجنون کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن ان کی حیثیت علامات کی ہے، آج کل میڈیکل ٹسٹ کے ذریعہ جنون کی کیفیت کو جانا جاسکتا ہے۔
مجوس	آتش پرست۔ سورج، چاند اور ستاروں کے پرستار کو بھی مجوس کہتے ہیں۔
محاذات	مقابل میں ہونا، فقہ حنفی میں محاذات سے مراد عورت کا مرد کی صف میں اس طرح کھڑا ہو جانا ہے، کہ دونوں کے درمیان کوئی فصل نہیں رہے، اور امام نے عورتوں کی اقتداء کی نیت بھی کرلی ہو۔
محارب	راہزن، خواہ اس کا ارادہ قتل کا ہو، یا مال لوٹنے کا یا کسی اور طرح ایذاء ضرر پہنچانے کا۔
محاقلہ	زمین میں لگی ہوئی کھیتی کو اس جنس کی لگی ہوئی پیداوار سے فروخت کرنا۔

محال	ایسی چیز جس کا واقع ہونا قابل تصور ہو، جیسے ایک ہی چیز کا سفید بھی ہونا اور سیاہ بھی۔
محرز	(م پر پیش رپر زبر) وہ مال جس کو دوسرے کی دست برد سے بچا کر رکھنے کی کوشش کی گئی ہو، خواہ گھر میں رکھ کر ہو، یا کسی اور طریقہ پر محفوظ کر کے۔
محرم	ہجری سن کا پہلا مہینہ۔ وہ فعل یا شئی جسے حرام قرار دیا گیا ہو۔
محسر	منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان کی وادی۔
محصر	جو شخص احرام باندھنے کے بعد کسی مانع جیسے دشمن، بیماری یا روک دیئے جانے کی وجہ سے حج یا عمرہ سے قاصر رہ جائے۔
محصب	منیٰ اور اور مکہ کے درمیان کی وادی۔
محصن	(ص پر زبر اور زیر دونوں کی گنجائش ہے) وہ آزاد عاقل بالغ مرد یا عورت جو نکاح صحیح کی بنیاد پر ہم بستری کر چکا ہو۔
محظور	وہ فعل جس سے شریعت نے پوری طرح منع کر دیا ہو۔
محکم	وہ نص جو معنی کے اعتبار سے واضح ہو اور اس میں تخصیص، تعیین اور نسخ کا احتمال نا ہو۔
محکوم علیہ	جس سے شریعت کا خطاب متعلق ہو، یعنی مکلف۔ محکوم فیہ: جس چیز کے بارے میں شریعت کا کوئی حکم ہو، یعنی مکلف کا فعل۔
محلل	وہ شخص جو تین طلاق یافتہ عورت سے اس لئے نکاح کرے کہ وہ اسے پہلے شوہر کے لئے حلال کر دے گا۔
مخابرہ	بٹائی پر کھیتی دینا، اس کی مختلف صورتیں ہیں، بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔

مخافتہ	پست آواز میں کسی عبارت کو ادا کرنا،گویا یہ پڑھنے اور بولنے کا کم سے کم ذریعہ ہے، زبان کی کس درجہ کی حرکت پر قراءت اور تکلم کا اطلاق صحیح طور سے جاری ہو جائیں،خواہ اس سے آواز پیدا ہو یا نہ ہو،یہ رائے امام کرخی اور ابو بکر بلخی کی ہے،دوسری رائے یہ ہے کہ خود وہ اپنی آواز کو سن لے،یہ قول علامہ ہندوانی اور فضلی کا ہے،قاضی خاں اور علامہ حلوائی نے اسی کو ترجیح دیا ہے۔
مخصوص	وہ چیز جسے نص کے عُمومی حکم سے الگ رکھا گیا ہو۔
مخصوص منہ	وہ نص جو اپنے مضمون کے اعتبار سے عام ہو،لیکن اس سے بعض افراد کو مستثنیٰ کرلیا گیا ہو۔
مخمصہ	ہلاکت خیز فاقہ۔
مخنث	جو گفتگو اور چال ڈھال میں عورتوں کی طرح کا طرز بہ تکلف اختیار کرتا ہو، خنثیٰ یعنی جس کو خلقی طور پر مردانہ اور زنانہ صنفی اعضاء ہو،اس کو مخنث بھی کہتے ہیں۔
مداراۃ	دین میں مداہنت کے بغیر حسن سلوک اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا، یہ "درأ" سے ماخوذ ہے،جس کے معنی دفع کرنے کے ہیں خوش اخلاقی چوں کہ اس شخص کے ضرر کو دور کرنے کی باعث ہوتی ہے،اور نقصان سے بچاتی ہے، اس لئے اسے مدارات سے تعبیر کیا گیا ہے۔
مداہنت	اہل باطل کو خوش کرنے کے لئے احکام دین میں نرمی برتنا۔
مدبر	وہ غلام جسے کہہ دیا گیا ہو کہ تم موت کے بعد آزاد ہو۔

مدح	کسی کی غیر اختیاری خوبی پر اس کی تعریف کرنا۔
مدعی، مدعاعلیہ	مدعی وہ ہے کہ اگر وہ مقدمہ کی پیروی سے رک جائے تو اسے پیروی پر مجبور نہیں کیا جائے، مدعاعلیہ وہ ہے کہ اگر وہ یکطرفہ مقدمہ کی پیروی سے رکنا چاہے، تو اسے اس کی اجازت نہیں دی جائے گی، بلکہ پیروی پر مجبور کیا جائے، مدعی اور مدعاعلیہ کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں، زیادہ تر لوگوں نے یہی تعریف کی ہے۔
مدرک	(م پر پیش ر پر زیر) مقتدی جو شروع سے اخیر تک امام کے ساتھ نماز میں شریک رہا ہو۔
مدینہ	رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک شہر زاد اللہ فی شرفہا، اس کا نام طابہ اور طیبہ بھی ہے۔ بڑا شہر۔
مذہب	لغوی معنی جانے کے راستے کے ہیں، اصطلاح میں اس طریقہ کو کہتے ہیں، جسے کوئی شخص اختیار کرے، یا عقیدہ میں ہو یا عمل میں۔
مذی	(م پر زبر ذ پر زیر) وہ سفید چکنائی والا سیال مادہ جو مرد و عورت کے ایک دوسرے سے بوس و کنار کے وقت یا کسی بھی موقع سے شہوت کے ساتھ خارج ہو۔
مرابحہ	ربح سے ماخوذ ہے، جس کے معنی نفع کے ہیں، کسی سامان کو پچھلی قیمت میں اضافہ کے ساتھ فروخت کرنا اور خریدار پر اس کو واضح کر دینا۔
مراہق	قریب البلوغ لڑکا یا لڑکی، البتہ عربی قواعد کے اعتبار سے لڑکی کے لئے مراہقہ کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔
مرأہ	بالغ خاتون۔

مرتد	اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کو اختیار کر لینا۔
مرسل	وہ حدیث جس کی سند سے صحابی کا نام حذف کر دیا گیا ہو۔
مرض	جسم کو پیش آنے والی وہ کیفیت جو اعتدال کو ختم کر دے۔
مروۃ	جو فعل شرعاً جائز ہو، لیکن سماج میں بہتر نہ سمجھا جاتا ہو، اس سے اجتناب کرنا۔
مزابنہ	درخت پر لگے ہوئے پھل کو اسی جنس کے ٹوٹے ہوئے پھل کے ذریعہ فروخت کرنا۔
مزاح	ایسی خوش طبعی جو مخاطب کی ایذاء اور تحقیر کا باعث نہ ہو، اگر وہ مخاطب کے لئے تکلیف کا باعث ہو، یا اس سے اس کی تحقیر ہوتی ہو تو اسے استہزاء کہتے ہیں۔
مزارعہ	زمین بٹائی پر دینا۔
مزایدۃ	ڈاک کے ذریعہ خرید و فروخت کرنا۔
مزدلفہ	منیٰ اور عرفات کے درمیان کی مشہور جگہ۔
مسابقہ	سبق سے ماخوذ ہے، مقابلہ میں حصہ لینا، مقابلہ میں کامیاب ہونے والے کو جو انعام دیا جاتا ہے، اس کو سبق کہا جاتا ہے۔
مساقاۃ	سقی سے ماخوذ ہے، جس کے معنی سیراب کرنے کے ہیں، اصطلاح میں درخت کو بٹائی پر دینے کو کہتے ہیں، یعنی کسی شخص کو درخت یا باغ حوالہ کرنا تا کہ وہ اس کو سیراب اور اس کی دیکھ ریکھ کرے اور اس کے بدلے باغ کی پیداوار میں سے مقررہ تناسب کے مطابق نفع حاصل کرے۔
مسکین	وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، جس کے پاس کچھ مال ہو، لیکن اتنا نہ ہو جس سے زکوٰۃ کا لینا حرام ہو جاتا ہے، تو وہ فقیر کہلائے گا، بعض حضرات نے فقیر اور مسکین کی تعریف اس کے برعکس کی ہے۔

مسلک	مسالک مسلک کے معنی راستہ کے ہیں، اُصول فقہ میں ایک اصطلاح علت کی آتی ہے، اس سے مراد وہ طریقے ہیں، جن سے یہ بات جانی جاسکے کہ فلاں خاص وصف حکم کی علت ہے۔
مساویۃ	خریدار اور بیچنے والے کا ایک دوسرے سے بھاؤ طے کرنا۔
مسبحۃ	انگشت شہادت جو انگوٹھے سے متصل ہوتی ہے۔
مسبوق	وہ مقتدی جس کی امام کے ساتھ ابتدائی رکعتیں چھوٹ گئی ہوں۔
مستحاضہ	وہ عورت جس کی شرمگاہ سے خون آرہا ہو، اور یہ خون نہ حیض کا ہو اور نہ نفاس کا۔
مستحب	وہ عمل جس کا شریعت میں ترغیب دی گئی ہو لیکن اسے ضروری نہیں قرار دیا گیا ہو، نیز کرنے والے کو ثواب ہو اور نہ کرنے والا گناہ یا عتاب کا مستحق نہ ہو۔
مستعمل	(پانی)۔ وہ پانی جسے وضوء یا غسل میں استعمال کیا گیا ہو، خواہ اس لئے کہ اسے وضو، یا غسل کی ضرورت ہو، یا اس لئے کہ اس نے نیت اجر و ثواب وضوء یا عمل کیا ہو۔
مستفتی	وہ شخص جو حکم شرعی دریافت کرے۔
مستفیض	ایسی خبر جسے بہت سے لوگوں نے نقل کیا ہو کہ بظاہر ان سب کا جھوٹ بولنا یا غلطی کرنا ناقابل تصور ہو۔
مستوصلہ	جو عورت اپنے سر میں دوسرے انسانوں کے بال لگوائے۔
مسجد	وہ جگہ جسے نماز پڑھنے کے لئے وقف کر دیا گیا ہو۔ مسجد اقصیٰ: بیت المقدس میں موجود مسجد، اقصیٰ کے معنی دور کے ہیں، چوں کہ یہ مسجد مکہ مکرمہ سے دور ہے، اس لئے اسے مسجد اقصیٰ کہتے ہیں۔ مسجد حرام: کعبۃ اللہ کے گرد مسجد۔ مسجد نبوی: مدینہ منورہ کی وہ مسجد جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر کیا تھا، اور مسجد کے احاطہ میں جو اضافہ ہوا وہ بھی مسجد نبوی ہی کے حکم میں ہے۔

مسح	تر ہاتھ کا کسی عضو پر پھیرنا۔
مس	ایک شئی کے ظاہر کا دوسری شئی کے ظاہر سے ملنا۔ اسی لئے یہ لفظ بطور کنایہ مرد و عورت کے جنسی اتصال اور اس کے دواعی کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔
مسکر	نشہ خوار، خواہ کسی وجہ سے نشہ پیدا ہوا ہو۔
مسند	وہ حدیث جس کی سند شروع سے اخیر تک متصل ہو اور کہیں سند میں کوئی واسطہ حذف نہ ہو، بعض دفعہ خاص طور پر مرفوع متصل یعنی ایسی حدیثوں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہ سند صحیح ثابت ہو۔ حدیث کی ایسی کتابوں کو بھی مسند کہتے ہیں جس میں راویوں کی ترتیب سے حدیثیں نقل کی گئی ہوں۔
مشترک	وہ لفظ جو ایک سے زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو،
مشروع	وہ فعل جس کا شریعت میں ثبوت ہو، البتہ نہ اس کا حکم دیا گیا ہو، نہ اس سے منع کیا گیا ہو۔
مشعر حرام	مزدلفہ کی ایک خاص جگہ، لیکن پورے مزدلفہ کو بھی کہتے ہیں۔
مشکل	جس کا لغوی معنی تو ظاہر ہو، لیکن مرادی معنی مشتبہ ہو، اور غور و فکر سے معلوم ہو سکتا ہو۔
مشہور	جو روایت ابتدائی دور میں یعنی صحابہ اور تابعین تک خبر واحد رہی ہو اور تابعین کے بعد تواتر کے درجہ میں آگئی ہو، یہ اصطلاح اصولیین احناف کی ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں وہ روایت ہے جس کی سند میں کسی بھی مرحلہ میں تین سے کم راوی نہیں ہوں۔
مصادرۃ	سلطان یا سرکاری ذمہ دار کا ظلماً کسی شخص کا مال لے لینا۔

مصافحۃ	ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔
مصلحت مرسلہ	وہ مصلحت کہ شریعت میں نہ اس کے معتبر ہونے کی صراحت ہو، اور نہ اس کے غیر معتبر ہونے کی۔
مصاہرۃ	سسرالی رشتہ قائم ہونا۔ اس سے حرمت مصاہرت ہے، یعنی کسی عورت کے ساتھ ایسا فعل کرگذرنا جو اپنی بیوی کے ساتھ ہی کیا جاسکتا ہو۔
مصر	ایسی آبادی کہ اگر اس کے تمام لوگ وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں اکٹھا ہوجائیں تو مسجد نا کافی ہوجائے۔
مصر جامع	بڑا شہر، جس میں عدالت ہو، سزائیں جاری کی جاتی ہوں مثلاً وہاں جیل ہو۔
مصراۃ	وہ جانور جس کا دودھ چند دنوں دوہے نہ جائیں، تاکہ اس کے تھن میں زیادہ دودھ جمع ہوجائیں۔
مصلحت	وہ فعل جس میں دینی اور اخروی یا دنیوی فائدہ ہو۔
مصلی	نماز پڑھنے والا۔ مقابلہ میں دوسرے نمبر پر آنے والا شخص۔
مضاربۃ	ایسا معاملہ کہ ایک شخص دوسرے کو تجارت کے لئے اپنا سرمایہ دے، اس شرط پر کہ تجارت کا نفع دونوں میں مقررہ تناسب کے مطابق تقسیم ہوجائے گا۔
مضامین	بعض فقہاء نے اس کی تشریح نر کے صلب میں پائے جانے والے مادہ تولید سے کیا ہے، جو آئندہ ذی روح کی صورت اختیار کرسکتا ہے، اور بعض لوگوں نے مادہ کے پیٹ میں پائے جانے والے حمل سے۔
مضبب	وہ لوہا یا کوئی اور شئی جس پر چاندی کا غلاف چڑھا دیا گیا ہو۔
مضمضہ	کلی کرنا، منہ میں پانی کو حرکت دینا۔

مطعون	جس کی موت پلیگ کی بیماری میں ہوئی ہو۔
مطل	ٹال مٹول سے کام لینا۔
مطلق	جو ایک غیر معین پر دلالت کرے۔
معانقہ	گلے ملنا۔
معاہدہ	دو طرفہ وعدہ۔
معاوضہ	دو شخص کا ایک دوسرے سے عوض مالی کے تبادلہ پر معاملہ طے کرنا۔
معاومہ	ایک سال سے زیادہ کے لئے باغ یا درخت کا پھل فروخت کر دینا۔
معجزہ	خارق عادت امر جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔
معدن	کان، وہ سونا یا چاندی وغیرہ جو خلقی طور پر زمین پر پایا جاتا ہو۔
معدول	اُصول فقہ کی اصطلاح میں خلاف قیاس امر کو کہتے ہیں۔
معرفت	کسی شئی کا واقعہ کے مطابق علم۔
معصوم	جو شرعاً نا قابل تعدی ہو، جان بھی معصوم ہوتی ہے اور مال بھی۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ملکہ دیا ہو کہ وہ گناہ پر قدرت کے باوجود گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رہے، یہ صرف انبیاء کرام کی شان ہے، کہ وہ گناہ سے محفوظ رہتے ہیں۔
معصیت	قصداً کسی حکم کے خلاف عمل کرنا۔
مغارسۃ	کسی شخص کو افتادہ زمین دینا کہ وہ اس میں درخت لگائے اور ایک مدت تک اس کی پیداوار میں مقررہ تناسب کے مطابق دونوں کا حصہ ہو۔
مفاوضہ	دیکھئے: شرکت۔
مفرد	وہ کلمہ جس کا جزو اس کے معنی کے جزء پر دلالت نہ کرے۔

مفسر	ایسا کلام جس کی مراد اس قدر واضح ہو کہ اس میں تخصیص یا تاویل کا احتمال نہ ہو۔
مفصل	سورہ حجرات سے لے کر اخیر تک کی سورتیں، مفصلات کہلاتی ہیں، ان کی تین قسمیں ہیں: طوال مفصل: سورہ حجرات سے سورہ بروج تک اوساط مفصل: سورۂ بروج کے بعد سے سورۂ بینہ تک۔ قصار مفصل: سورۂ بینہ کے بعد سے آخر قرآن تک۔ مفصلات کی تحدید میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے بھی ہے، حنفیہ کے قول راجح کے مطابق یہاں نقل کیا گیا ہے، ان کو مفصلات اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سورتیں چھوٹی ہیں، اور ان کے درمیان جلد فاصلے آتے ہیں۔
مفقود	جو شخص غائب ہو، یا دشمن نے اسے قید کر لیا ہو اور معلوم نہیں ہو کہ وہ زندہ ہے، یا مر گیا، اور اگر زندہ ہے تو کہاں۔
مفلَس	وہ شخص جس کے مفلس ہونے کا قاضی نے فیصلہ کر دیا ہو، کیوں کہ اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کی ضرورت اور واجبات کو پورا کرتا ہو۔
مفہوم	کلام میں وہ بات موجود نہ ہو، لیکن کلام اس پر دلالت کرتا ہو، اگر کلام کی دلالت دوسرے کسی حکم کے ہونے پر ہو، تو اسے مفہوم موافق کہتے ہیں، جیسے ماں باپ کو اُف کہنے سے منع کیا گیا ہے، یہ اس بات پر دلیل ہے کہ ماں باپ پر ہاتھ اٹھانا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا، اور اگر کسی کلام سے اس کا برعکس حکم مستنبط کیا جائے تو یہ مفہوم مخالف ہے، جیسے نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اس سے یہ بات اخذ کی جائے کہ اگر نماز میں گفتگو کی گئی تو فاسد ہو جائے گی، یہ مفہوم مخالف ہے۔

مفوضہ	(و پر زبر) وہ عورت جو بغیر مہر کے نکاح پر آمادہ ہو، بعض لوگوں نے اسے "و" کے زیر کے ساتھ پڑھا ہے، اور اس سے وہ عورت مراد لی ہے، جو اپنے مہر کا معاملہ اپنے ولی کے حوالہ کردے۔
مقاصہ	دو اشخاص کا ایک دوسرے پر کچھ مطالبہ ہو، اور وہ دونوں اپنی ذمہ داری کے بدلے اپنے مطالبہ سے دستبردار ہوجائیں۔
مقایضہ	سامان کی سامان کے بدلہ خرید وفروخت۔
مقتضیٰ	جو لفظوں میں مذکور نہ ہو، لیکن ضرورتاً اس لفظ کا مقدر مانا جائے، اگر یہ ضرورت لغوی ہو تو جو زیادہ تر اسے محذوف کہتے ہیں، اور بتقاضہ شرع ہو، تو زیادہ تر مقتضیٰ۔
مقید	جو کسی فرد یا افراد پر قید کے ساتھ دلالت کرے۔
مکاتب	جس غلام کو اس کے مالک نے سہولت دی ہو کہ وہ ایک متعینہ رقم ادا کر کے آزاد ہوجائے۔
مکافاۃ	کسی احسان کا اسی قدر حسن سلوک، یا اس سے زیادہ کم سے بدلہ دینا۔
مکروہ	فی الجملہ جس کے چھوڑنے کا حکم ہو، اگر قوت کے ساتھ منع نہیں کیا گیا ہو تو مکروہ وہ تنزیہی ہے، اور قوت کے ساتھ منع کیا گیا ہو، لیکن اس بات کا ثبوت دلیل ظنی سے ہو تو وہ مکروہ تحریمی ہے۔
مکس	وہ ٹیکس جو تاجروں سے ناکوں پر لیا جاتا ہے۔
مکلف	عاقل و بالغ شخص، جس تک خطاب شرعی پہنچ چکا ہو، یا نہیں پہنچا ہو، لیکن وہ اسے حاصل کرسکتا تھا۔
کلیال	پیمانہ جس میں رکھ کر کوئی چیز ناپی جائے۔
ملاعنہ	میاں بیوی کے درمیان لعان ہونا۔

ملامسہ	(دیکھئے: بیع)
ملائم	اس اصطلاح کا تعلق قیاس سے ہے، یعنی د و وصف جس کا نوع حکم کی نوع میں اور جس کی جنس حکم کی جنس میں مؤثر ہو۔
ملتزم	باب کعبہ سے حجر اسود تک کا حصہ۔
ملک	حکم شرعی کی بنیاد پر کسی شخص کو کسی چیز میں تصرف کا جائز اختیار حاصل ہونا۔ ملک تام: کسی شئ پر ملکیت بھی حاصل ہو اور وہ اس میں ہر طرح کا تصرف کرنے کے موقف میں بھی ہو، اور عام طور پر اس وقت بھی ہوتا ہے، جب اس شئ پر اس کا حسی یا معنوی قبضہ ہوتا ہے۔ ملک ناقص: کسی شئ پر کامل تصرف کرنے کے موقف میں نہ ہو۔
منابذۃ	(دیکھئے: بیع)
مناسب	یہ اصطلاح قیاس سے متعلق ہے، یعنی وہ وصف جو نص میں پائے جانے والے حکم سے ہم آہنگ ہو۔ مناسب مؤثر: وہ وصف جس کے حکم میں مؤثر ہونے کی صراحت نص یا اجماع میں کی گئی ہو، جیسے بلی کے جوٹھے کے ناپاک نہ ہونے کی علت حدیث میں طواف یعنی اس کی بار بار آمد و رفت کو بتایا گیا ہے۔ مناسب ملایم: وہ وصف جس کے علت ہونے کی صراحت نہ ہو، لیکن وہ شارع کے مزاج و مذاق کے اعتبار سے علت بن سکتا ہو۔
مناسخہ	میراث کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور اصل ورثہ کی موت ہو جائے اور بعد میں آنے والے ورثہ میں تقسیم میراث کی نوبت ہو۔
مناسک	منسک (س پر زبر اور زیر) کی جمع ہے، افعال حج کے مقامات کو کہتے ہیں اور خود افعال حج کو بھی۔

مناظرہ	نظیر یا نظر سے ماخوذ، اصطلاح میں کسی شئی میں پائے جانے والے دو پہلو کے بارے میں غور کرنا کہ کون سا پہلو قرین صواب ہے۔
مناقضہ	یہ نقض سے ماخوذ ہے، نقض کے معنی توڑنے کے ہیں، گویا فریق مخالف کی دلیل کو توڑنا مناقضہ ہے، اصطلاح میں مناقضہ سے مراد فریق مخالف کی دلیل کے مقدمہ کو توڑنے کو کہتے ہیں، اصل میں یہ اصطلاح فن مناظرہ کی ہے، لیکن مناظرہ کی بعض اصطلاحات اُصول فقہ میں بھی لے لی گئی ہیں، ان ہی میں سے یہ بھی ہے۔
منتہب	چھین لینے والا، اسی سے قریبی ایک اور اصطلاح مختلس کی ہے، مختلس کے معنی اچک لینے والے کے ہیں، دونوں ہی مالک کے دیکھتے ہوئے سامان لے لیتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ منتہب زبردستی لے لیتا ہے، اور مختلس مال لے کر بھاگ نکلتا ہے۔
مینحہ	مینحہ اور منحہ کے اصل معنی تو عطیہ کے ہیں، لیکن عرف میں عطیہ کی ایک خاص شکل کو کہتے ہیں، کسی کو کوئی شئی حوالہ کی جائے کہ وہ اس سے پیدا ہونے والی چیز سے فائدہ اٹھالے، جیسے درخت دیا جائے کہ وہ اس کے پھل سے فائدہ اٹھائے، جانور دیا جائے کہ وہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھائے، جانور دیا جائے کہ وہ اس کے دودھ سے نفع اندوز ہو، کو مینحہ کہتے ہیں۔
منخنقہ	وہ جانور جس کی موت گلا گھونٹ دینے کی وجہ سے ہوئی ہو۔
مندوب	وہ فعل جس کا لازم قرار دیئے بغیر شریعت نے مطالبہ کیا ہو، اس لئے اس کا تارک قابل مذمت نہیں ہوتا۔
منسوخ	وہ حکم جو پہلے تھا اور بعد کو باقی نہیں رہا، جیسے پہلے وارث کے لئے وصیت جائز تھی، بعد میں وارث کے لئے وصیت کی گنجائش نہیں رہی۔

منصف	شیرہ انگور جس کو اتنا پکایا جائے کہ نصف باقی رہ جائے۔
منطوق	جو بات کلام کے الفاظ سے ثابت ہو، جیسے: فلا تقل لهما أف (الاسراء: ۲۳) اُف کہنے کی ممانعت اس کلام کا منطوق ہے۔
منفعت	کسی شئی سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے، اور جس کا ٹھوس مادی وجود نہیں ہوتا، اس کو منفعت کہتے ہیں، جیسے مکان میں سکونت، کسی چیز سے دیکھنا، کسی چیز سے سننا وغیرہ۔
منقول	وہ شئی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہو۔
منی	مرد کے جسم سے نکلنے والا سفید اور گاڑھا مادہ جو شہوت کے وقت خارج ہوتا ہے، اس کے خروج سے لذت حاصل ہوتی ہے، اور اس کے بعد فتور کا احساس ہوتا ہے، عورت سے نکلنے والا منی کسی قدر زرد اور کم گاڑھا ہوتا ہے۔
مہایاۃ	کسی چیز سے باری باری نفع اٹھانا۔ جن اشیاء میں دو آدمی شریک ہوں اور ان کی قطعی تقسیم ممکن نہ ہو، ان میں مہایاۃ سے کام لیا جاتا ہے۔
مہر	نکاح یا وطی بالشبہ کی بناء پر عورت کی عصمت کے احترام کے طور پر دیا جانے والا مال، اسی کو صداق بھی کہتے ہیں۔ مہر مثل: عورت کے دادیہالی خاندان کی عورتوں میں عام طور پر باندھا جانے والا مہر، جو اس عورت کے معیار کی دوسری خواتین کا مقرر کیا جاتا ہے۔
موات	افتادہ سرکاری اراضی، جس میں کھیتی نہ کی جاتی ہو۔
موادعہ	ایک قوم کا دوسری قوم سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنا۔

مواساۃ	غم گساری کرنا، یعنی دوسرے کو نفع پہنچانے یا نقصان سے بچانے میں وہی سلوک کرنا جو خود اپنے ساتھ کیا کرتا ہے، عام طور پر مالی حسن سلوک کے لئے مواساۃ کا لفظ بولا جاتا ہے۔
موالاۃ	کسی عمل کو مسلسل اور بلا وقفہ کرنا، عام طور پر وضو میں یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے، موالاۃ ایک اور اصطلاح بھی ہے، اس کے لئے دیکھئے "ولاء اور مولیٰ"۔
موانع ارث	وہ باتیں جو وارث بننے میں مانع ہیں، یہ کل پانچ ہیں: غلامی: مورث کا قتل، خواہ اس کی وجہ سے قصاص واجب ہو یا کفارہ اختلاف دین، یعنی مورث اور وارث میں سے ایک کا مسلمان اور دوسرے کا کافر ہونا، اختلاف دار، یعنی مورث اور وارث میں سے ایک کا دارالاسلام میں اور دوسرے کا دارالحرب میں ہونا، ایک ساتھ کسی حادثہ میں موت کی بھی موت واقع ہوئی اور ورثہ کی بھی، اور یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے مورث کی موت واقع ہوئی ہے کہ وارث کی، عام طور پر اچانک مکان منہدم ہو جانے، آگ لگ جانے، یا ڈوب جانے کی صورت میں اس کی نوبت آتی ہے۔
موت	روح کا جسم کو داغ فراق دینا، فقہاء نے تجربہ کی روشنی میں موت کی علامات کا ذکر کیا ہے۔
مؤتم	نماز میں اقتدا کرنے والا شخص۔
موجب	(ج پر زیر) ایجاب کرنے والا۔
موضحہ	وہ زخم جو سر یا چہرہ کی ہڈی تک پہنچ جائے، لغوی معنی ایسے زخم کے ہیں، جو ہڈی کی سفیدی کو ظاہر کر دے۔

موقوذة	وہ جانور جس کی موت چوٹ کی وجہ سے ہوئی ہو۔
موقوف	وہ معاملہ جو اپنی اصل اور مطلوبہ اوصاف کے اعتبار سے درست ہو، لیکن اس کا مفید ملک ہونا کسی اور کی اجازت پر موقوف ہو۔
مولیٰ	آزاد کردہ غلام یا آزاد کرنے والا آقا۔ مولیٰ الموالاۃ: ایسا شخص جس کا نسب معلوم نہ ہو، کسی شخص سے موالاۃ قائم کر لے، کہ اگر ان میں سے کسی ایک پر جنایت واجب ہو، تو دوسرا بھی اس کی ادائیگی میں شریک رہے گا، اور یہ کہ اگر مجھے مال حاصل ہو، تو میری موت کے بعد تم اس میں وراثت کے حقدار ہو گے، جس شخص کا نسب معلوم متعارف ہو، اس کو مولی الموالاۃ کہتے ہیں۔
میتۃ	مردار، یعنی وہ جانور جو بغیر ذبح کئے ہوئے مرگیا ہو، یا اسے شرعی اُصولوں کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو۔
میسر	اکثر حضرات کے نزدیک قمار (جوا) کو میسر بھی کہتے ہیں۔
میقات	حج کے لئے مقررہ زمانی اور مکانی حد، زمانی حد سے مراد حج کے مہینے ہیں، اور مکانی حج سے مراد وہ مقامات ہیں، جہاں سے حج کا احرام باندھنا ہے۔
میل	پیمائش کی مخصوص مقدار، میل شرعی کی مقدار دو ہزار گز ہے اور میل انگریزی کی سترہ سو ساٹھ گز۔
میلین اخضرین	صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز ستون، جن کے درمیان کسی قدر دوڑ کر چلنا ہے۔

☆ ☆ ☆

(ن)

ناجز	نقد خرید و فروخت، نیز غیر مشروط فوری اثر کے ساتھ واقع ہونے والی طلاق کو طلاق ناجز یا طلاق منجز کہا جاتا ہے۔
ناسخ	بعد میں آنے والے حکم شرعی کے ذریعہ پہلے حکم کے ختم کر دینے کو نسخ کہتے ہیں اور جو حکم بعد میں آیا ہوں اسے ناسخ کہتے ہیں۔
نافق	مروج۔ عام طور پر سکہ رائجہ کو نافق کہتے ہیں۔
نافلہ	جو حکم فرض یا واجب نہ ہو لیکن مطلوب ہو، اس میں مستحب اور سنت داخل ہے۔
نباش	مردہ کا کفن چوری کرنے والا شخص۔
نبیذ	وہ پانی جس میں کھجور یا کشمکش یا اس طرح کی کوئی چیز مٹھاس پیدا کرنے یا کھارا پن دور کرنے کے لئے ڈالا گیا ہو۔
نتاج	جانور کے بچہ جلنے کو کہتے ہیں۔
نجاست	ناپاکی، یعنی ایسی چیز جو نماز کے درست ہونے میں مانع ہو، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، اس تعریف میں نجاست ظاہری پیشاب پائخانہ وغیرہ بھی آ گیا اور نجاست باطنی نواقض وضو اور نواقل غسل کی صورتیں بھی آ گئیں۔
نحر	گردن اور سینہ کے درمیان جانور کی شہ رگ پر نیزہ یا اور کسی چیز سے وار کرنا، اونٹ میں نحر مستحب ہے اور دوسرے جانوروں میں ذبح۔

ندب	اُصول فقہ کی اصطلاح میں مندوب کو کہتے ہیں۔
نذر	مسلمان مکلف شخص کا کسی نفل عبادت کو اپنے اوپر مطلقاً یا مشروط طریقہ سے لازم کرلینا۔
نزل	ن اور ز پر پیش) وہ کھانا جو مہمان کے اہتمام میں بنایا جائے۔
نساء	(ن پر زبر) دھار۔
نسخ	شارع کی جانب سے حکم کی منتہاء کو بیان کرنا، نسخ اللہ تعالیٰ کے علم کے اعتبار سے سابق حکم کی انتہا کو بتانا ہے، اور انسان کے علم کے لحاظ سے سابق حکم کو ختم کرنا یا اس کو تبدیل کرنا ہے۔
نسک	عبادت اور وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہیں۔ خاص طور پر قربانی اور افعال حج کو بھی کہتے ہیں۔
نسیان	حالت بیداری میں کسی معلوم عمل سے غافل رہ جانا۔ بعض لوگوں نے نسیان کی تعریف اس طرح کی ہے، عقل میں فتور کے بغیر بوقت ضرورت کسی بات کا ذہن میں مستحضر نہ ہو پانا۔
نسیئہ	خرید وفروخت میں فریقین یا کسی یا کسی ایک فریق کی طرف سے عوض کا اُدھار رہنا۔ اس کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔
نشرہ	جھاڑ پھونک۔ عام طور پر نشرہ اس صورت کو کہا جاتا ہے کہ کاغذ پر قرآن کی کوئی آیت یا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ لکھے جائیں اور اسے دھو کر مریض کو پلایا جائے۔

نشوز	جن اُمور میں شوہر کی اطاعت واجب ہے، ان میں بیوی کا شوہر کی نافرمانی کرنا۔ نافرمان اور ناشزہ بیوی جب تک شوہر کے گھر میں موجود ہو شوہر پر اس کا نفقہ واجب ہوتا ہے، اگر وہ شوہر کے گھر سے بلا اجازت چلی جائے تب اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا، چنانچہ احکام نفقہ کے سیاق میں بعض فقہاء نے نُشوز کی تعریف میں عورت کے گھر چھوڑ دینے کی قید کا اضافہ کیا ہے، لیکن دراصل یہ نُشوز کی ایک خاص صورت ہے، جس میں شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں رہتا۔
نص	نص سے مراد کتاب وسنت بھی ہے اور نص کا لفظ صراحت ووضاحت کو بتانے کے لئے بھی بولا جاتا ہے، اُصول فقہ کی اصطلاح میں عبارت سے ماخوذ اس معنیٰ کو کہتے ہیں جس کا بیان کرنے کے لئے آیت یا حدیث وارد ہوئی ہو۔
نصاب	کسی چیز کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مقدار زکوٰۃ، حدود اور حیض میں عام طور پر یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔
نصب	(ن پر پیش ص پر پیش یا سکون) وہ مقامات جہاں اس مقام کے احترام میں جانور ذبح کئے جاتے ہوں، خواہ بت ہوں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا یا کوئی اور صورت ہو۔ ایسے مقام پر جو جانور ذبح کیا جائے وہ غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا جانور سمجھا جائے گا۔
نضح	وضوء کے بعد تھوڑا سا پانی لے کر شرمگاہ پر اس کی چھینٹیں مارنا تاکہ وسوسہ سے حفاظت ہو۔ حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔

نطفہ	مرد کا مادہ منویہ۔
نطیحہ	جس جانور کی موت کسی جانور کے سینگ مارنے سے ہوگئی ہو۔
نفاس	وہ خون جو کامل الخلقت یا ناقص الخلقت بچے کی ولادت کے بعد عورت کو آئے۔
نفقہ	وہ ضروریات جن پر زندگی کی بقاء موقوف ہو، یعنی خوراک، پوشاک، علاج اور رہائش۔
نفل	وہ افعال جو شریعت میں مطلوب ہوں، لیکن فرض یا واجب نہ ہوں۔ جہاد میں فوجی کو مال غنیمت کے حصہ کے علاوہ بطور انعام جو دیا جائے اسے بھی نفل کہتے ہیں۔
نفی	امر زائد کا انکار کرنا۔ یہ تعریف اثبات کے مقابلہ میں ہے۔ جلاوطن اور شہر بدر کرنا، یہ تعبیر قرآن وحدیث میں بھی استعمال ہوئی ہے۔
نقض	جس وصف کے علت ہونے کا دعویٰ ہو اس کا پایا جانا اور اس سے متعلق حکم کا نہ پایا جانا۔
نقل	کسی شئی کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا یا ایک شخص کا دوسرے کی دی ہوئی خبر کا ذکر کرنا۔
نقیع	وہ پانی جسے پکایا نہ گیا ہو اور اس میں کشمکش ڈال کر چھوڑ دی گئی ہو یہاں تک کہ پانی میں مٹھاس اور جھاگ پیدا ہو جائے۔
نکاح	اصطلاح میں عقد نکاح یعنی نکاح کے ایجاب وقبول کو کہتے ہیں، جمہور کے نزدیک یہی اس کا معنی حقیقی بھی ہے، اور حنفیہ کے نزدیک معنی حقیقی وطی ہے۔

☆ ☆ ☆

(و)

واجب	جس فعل کا لازم ہونا دلیل ظنی سے ثابت ہو۔
واسرہ	اپنے دانت کو بہ تکلیف باریک اور نوک دار بنانے والی عورت۔
وتر	وتر کے معنی طاق عدد کے ہیں، رات کی طاق نماز۔ جو عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ کو اسی مناسبت سے وتر کہتے ہیں۔
وجوب	کسی چیز کا لازم ہو جانا، خواہ شارع کے حکم کی وجہ سے ہو، یا انسان کے اپنے عمل کی وجہ سے۔
وحی	اللہ تعالیٰ کا کلام جو انبیاء کی طرف فرشتہ کے واسطہ سے یا بلا واسطہ القاء کیا جاتا ہے۔
ودج	(''و'' اور ''د'' پر زبر) گردن کے دونوں جانب کی شہ رگ جس کو ذبح کے موقع پر کاٹا جاتا ہے۔
ودی	مرد کے عضو تناسل سے نکلنے والا مادہ جو بغیر کسی لذت کے خارج ہوتا ہے، اور عام طور پر پیشاب کے بعد نکلا کرتا ہے۔
ودیعت	کوئی شئی جو دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے رکھی جائے۔ ودیعت اور امانت میں فرق یہ ہے کہ امانت میں بالا ارادہ مال رکھا جانا ضروری نہیں اور ودیعت میں بالقصد مال رکھا جاتا ہے۔
ورع	حرام کے علاوہ مشتبہ امور سے بچنا۔
ورق	(''و'' پر زبر ''ر'' پر زبر) چاندنی اور چاندی کا ڈھالا ہوا سکہ۔
وسط	(''و'' اور ''س'' پر زبر) درمیان جس کے دونوں طرف کا حصہ برابر ہو۔
وسطی	درمیانی انگلی جو انگشت شہادت اور بنصر کے درمیان ہوتی ہے۔

وسطیٰ	درمیانی نماز، زیادہ تر لوگوں نے اس سے نماز عصر مراد لی ہے۔
وسق	("وْ" پر زبر) عرب کا ایک مخصوص پیمانہ جو ساٹھ صاع کے برابر ہوا کرتا تھا، موجودہ اوزان میں اس کا وزن ایک کنٹل تیس کیلو چھ گرام متعین کیا گیا ہے
وسوسہ	کسی امر سے متعلق قلب میں پیدا ہونے والا تذبذب۔
وصال	یہ اصطلاح روزہ کے لئے استعمال کی جاتی ہے، صوم وصال سے مراد یہ ہے کہ مسلسل شب و روز کا روزہ رکھا جائے اور درمیان میں کچھ کھایا پیا نہ جائے۔
وصف	وہ خصوصی کیفیت جو موصوف کی ذات سے قائم ہوتی ہے۔
وصیلہ	وہ مادہ جو اپنے نر بھائی کے ساتھ پیدا ہوئی ہو، عرب ایسی اُونٹنی کو مبارک سمجھتے تھے، وصیلہ کے سلسلہ میں بعض اور اصطلاحات بھی ہیں۔
وصیت	کسی کو اپنی مملوکہ شئی کا موت کے بعد مالک بنانا۔
وضع	دیکھئے: حکم وضعی۔
وضوء	("وُ" پیش) مخصوص اعضاء کو دھونا اور مسح کرنا، اگر "وَ" پر زبر ہو تو مراد پانی اور مٹی ہوگا، جس سے وضو اور تیمم کیا جائے۔
وضیعہ	جس قیمت میں خرید کیا ہو، اس قیمت سے کم میں سامان کو فروخت کرنا۔
وطن	وہ مقام جہاں انسان رہتا ہو۔ احکام کے اعتبار سے وطن کی دو قسمیں کی گئی ہیں: وطن اصلی: یعنی وہ جگہ جہاں انسان کی پیدائش ہوئی ہو اور وہاں اس کے والدین یا زمین و جائیداد موجود ہو، اسی طرح وہ جگہ جہاں اس نے نکاح کیا ہو، اور اس کے سسرال کے لوگ وہاں رہتے ہوں، نیز وہ جگہ جس کو آدمی نے اپنی مستقل جائے قیام بنالیا ہو، یہ بھی وطن اصلی شمار ہوگا۔ وطن اقامت: وہ جگہ جہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے قیام کی نیت سے ٹھہرا ہو، وہ وطن اصلی نہیں ہو۔

وظیفہ	یومیہ کھانے کی جو مقدار یا ماہانہ غلہ کی مقدار متعین کی جاتی تھی، اسے متاخرین فقہاء وظیفہ سے تعبیر کرتے ہیں۔
وعدہ	دوسرے سے متعلق مستقبل میں کسی کا کام کو انجام دینے کی خبر دینا، چاہے یہ کام اچھا ہو یا برا۔
وفاء	بیع وفاء فقہاء متاخرین کے دور میں مروج ایک طریقہ معاملہ تھا، جس میں خریدار کو سامنے اس شرط پر بیچا جاتا کہ جب وہ اس قیمت کو واپس کر دے گا، اس کا یہ سامان اسی کی ہاتھوں فروخت کر دیا جائے گا۔
وفرہ	کان کو چھوتے ہوئے سر کے بال۔
وقص	(''وٗ'' پر زبر''قٗ'' پر زبر یا سکون) زکوٰۃ کے لئے مقررہ ایک اور دوسرے نصاب کی درمیانی مقدار جیسے پانچ اونٹ پر ایک بکری اور دس اونٹ پر دو بکریاں واجب ہیں، اب ۶ / سے ۹ / تک کی تعداد وقص کہلائے گی۔
وقف	امام ابوحنیفہ کی رائے پر واقف کی ملکیت پر کسی شئی کو روک رکھنا اور اس کا نفع صدقہ کر دینا، یعنی مقاصد وقف پر خرچ کر دینا وقف ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک وقف کی گئی چیز پر وقف کرنے والے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے، اور وہ اللہ کی ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے۔
وکالت	(''وٗ'' پر زبر یا زیر) متعین تصرف میں دوسرے کو اپنا قائم مقام بنا دینا، اگر یہ مطلق ہو تو وکالت مطلقہ ہے، اور اگر کسی شرط و قید کے ساتھ یا محدود وقت کے لئے ہو تو وکالت مقیدہ ہے۔
وکیل	جو دوسرے کے لئے اس کے حکم کے تصرف کرے۔ وکیل مسخر: اگر عائد علیہ حاضر نہ ہو اور اس کا حاضر کیا جانا دشوار ہو، تو قاضی مدعا علیہ کی طرف سے کسی ایسے شخص کو وکیل مقرر کرے گا، جس کے بارے میں توقع ہو کہ وہ مدعا علیہ کی طرف سے رفع الزام کرے گا، ایسے وکیل کو وکیل مسخر کہا جاتا ہے۔

ولاء	تعاون وتناصر کا تعلق، ولا عتاقہ جب کوئی شخص غلام یا باندی کو آزاد کرے، اور آزاد کردہ شخص کا کوئی عصبہ نسبی موجود نہ ہو تو یہ آزاد کرنے والا شخص میراث، نکاح اور دیت وغیرہ میں اس کا عصبہ شمار کیا جاتا ہے، اس کو والا عتاقہ یا ولاء نعمت کہتے ہیں۔ والاء موالاۃ: کسی مجہول النسب شخص کے ساتھ معاہدہ ہو جائے کہ وہ اس کا مولیٰ تصور کیا جائے گا اور اگر اس مجہول شخص کا کوئی وارث نہ ہو تو یہ اس کا وارث ہوگا، اور اگر اس پر دیت واجب ہو تو یہ اسی معروف النسب شخص کا خاندان دیت کی ادائیگی میں شریک رہے گا، جیسا کہ اپنا خاندان شریک رہتا ہے، اس کو ولاء موالاۃ کہتے ہیں، یہ ولاء باہمی معاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔
ولایت	دوسرے پر تصرف کا حق حاصل ہونا، ولایت کی دو قسمیں ہیں: ولایت عامہ: عام مسلمانوں پر تصرف کا حق حاصل ہونا، یہ ولایت امیر وسلطان کو اور اس کے واسطہ سے قاضی کو حاصل ہوتی ہے۔ ولایت خاصہ: کسی شخص پر کچھ متعین معاملات میں تصرف کا اختیار حاصل ہونا، جیسے باپ کو اولاد پر۔
ولی	جو دوسرے کے اُمور میں تصرف اور انتظام کا ذمہ دار ہو۔
ولیمہ	بیوی سے یکجائی کے بعد مرد کی طرف سے کی جانے والی دعوت۔
وہم	جس چیز کے ہونے کا خیال مطلوب ہو، اس کے مقابلہ میں غالب پہلو کو "ظن" کہتے ہیں۔
	(ہ)
ہاشمہ	ایسا زخم جو ہڈی کو متاثر کردے، یا اس سے ہڈی ٹوٹ جائے۔

ہبہ	کسی شخص کو اپنے مال کا بلا عوض مالک بنا دینا۔
ہجر	(ھ پر زبر) ترک تعلق۔ بیوی کو اپنے گھر سے نہ نکالنا لیکن چند روز اس سے میاں بیوی کا تعلق نہیں رکھے، اس کو بھی ہجر کہتے ہیں، (النساء: ۳۴) حدیث میں ترک کلام کے لئے بھی ہجر کی تعبیر آئی ہے۔
ہجرت	دین کی حفاظت یا اشاعت کے لئے دار الکفر سے دار الاسلام میں منتقل ہونا۔
ہدنہ	مسلمانوں کا امیر مسلمانوں سے برسر جنگ لوگوں سے ایک مخصوص مدت کے لئے یا مطلق ترک جنگ کا معاہدہ کرے۔
ہدی	قربانی کا جانور جو قربانی کیلئے حرم شریف لے جایا جا رہا ہو۔
ہدیہ	بلا عوض کسی کو مال کا مالک بنانا، ہدیہ اور صدقہ نافلہ میں فرق یہ ہے کہ صدقہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہوتی ہے، اور ہدیہ میں اس شخص کی محبت اور خوشی بھی مطلوب ہوتی ہے، جس کو ہدیہ کرنا ہو۔
ہزل	جو بات بطور مزاح کے کہی جائے، متکلم نے نہ اس لفظ کا معنی حقیقی مراد لیا ہو اور نہ معنی مجازی۔

☆ ☆ ☆

(ی)

یاس	لغوی معنی نا اُمیدی کے ہیں، فقہ کی اصطلاح میں اس عمر کو کہتے ہیں، جس میں عورت سے حیض کا سلسلہ ختم ہو جائے۔

یتیم	وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہو۔
ید	ہاتھ یعنی مونڈھے سے انگلیوں کے کنارے تک کا حصہ۔ مجازاً قبضہ کو بھی کہتے ہیں۔
یسار	مال کی اتنی مقدار حاصل ہونا، جس سے بسہولت ضروریات زندگی پوری ہو جائے۔ یسار کے لئے کثرت و دولت ضروری نہیں۔
یسیر	اتنی کم مقدار جس کو خاطر میں نہ لایا جاتا ہو، غرر، جہالت اور ضرر وغیرہ کے ساتھ یہ اصطلاح ذکر کی جاتی ہے، اور اس کے مقابلہ میں کثیر یا فاحش کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
یقین	کسی چیز کے بارے میں ایسا اطمینان کہ کوئی شک باقی نہیں رہے۔
یلملم	تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، جو اہل یمن اور اہل ہند وغیرہ کی میقات ہے، کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ مکرمہ سے ۵۴/کیلومیٹر پر واقع ہے۔
یمین	اللہ تعالیٰ کے نام یا اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کے ذریعہ، یا کسی دشوار شرط کے ذریعہ کسی بات کو مؤکد کرنا، خواہ اس کا تعلق ماضی سے ہو یا مستقبل سے۔ یمین کی تین قسمیں کی گئی ہیں: یمین منعقدہ: مستقبل کے بارے میں قسم کھانا۔ یمین غموس: ماضی کے بارے میں جھوٹی قسم کھانا۔ یمین لغو: امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماضی یا حال سے متعلق خلاف واقعہ بات کو درست گمان کرتے ہوئے قسم کھالینا، امام شافعی کے نزدیک بلا ارادہ زبان پر الفاظ قسم کا آجانا جیسے: لا و اللہ وغیرہ۔

یوم	سورج کے طلوع ہونے سے ڈوبنے تک کا وقت۔ یوم ترویہ: ۸/ ذوالحجہ۔ یوم عرفہ: ۹/ ذوالحجہ۔ ایام نحر: ۱۰-۱۱-۱۲/ ذوالحجہ۔ ایام تشریق: ۹ تا ۱۳/ ذوالحجہ۔ یوم شک: ۳۰/ شعبان جس کے بارے میں رمضان یا شعبان ہونے کا شبہ ہو۔

☆ ☆ ☆

(بحوالہ اصطلاحات فقہ قاموس الفقہ ج 1)

اِصطلاحاتِ حج وعمرہ

(حج کے مسائل میں بعض عربی الفاظ استعمال ہوتے ہیں، بعض احباب کا تقاضا ہے کہ شروع میں ان کے معنی لکھ دیئے جائیں، اس لئے "معلم الحجاج" سے نقل کرکے چند الفاظ کے معنی لکھے جاتے ہیں۔)

استلام:......

حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا حجرِ اسود اور رُکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اضطباع:......

احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

آفاقی:......

وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے ہندوستانی، پاکستانی، مصری، شامی، عراقی اور ایرانی وغیرہ۔

اَیامِ تشریق:......

ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں "اَیامِ تشریق" کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی (نویں اور دسویں ذوالحجہ کی طرح) ہر نماز فرض کے بعد "تکبیر تشریق" پڑھی جاتی ہے: "اللہ اکبر، اللہ اکبر لاَ الٰہ الاّ اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔"

اَیامِ نحر:......

دس ذی الحجہ سے بارہویں تک۔

افراد:......

صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

تسبیح:......

''سبحان اللّٰہ'' کہنا۔

تمتع:......

حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

تلبیہ:......

لبیک پوری پڑھنا۔

تہلیل:......

''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' پڑھنا۔

جمرات یا جمار:......

منیٰ میں تین مقام ہیں جن پر قدِ آدم ستون بنے ہوئے ہیں، یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب مشرق کی طرف ہے اس کو ''جمرۃ الاولیٰ'' کہتے ہیں، اوراس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے کو ''جمرۃ الوسطیٰ'' اور اس کے بعد والے کو ''جمرۃ الکبریٰ'' اور ''جمرۃ العقبہ'' اور ''جمرۃ الاخریٰ'' کہتے ہیں۔

رَمل:......

طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی

سے چلنا۔

رَمی:......

کنکریاں پھینکنا۔

زم زم:......

مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک چشمہ مشہور ہے جو اَب کنویں کی شکل ہے، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی:......

صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانا۔

شوط:......

ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

صفا:......

بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

طواف:......

بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر مخصوص طریق لگانا۔

عمرہ:......

حِل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

عرفات یا عرفہ:.......

مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے جہاں پر حاجی لوگ نویں ذی الحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

قران:.......

حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا پھر حج کرنا۔

قارن:.......

قران کرنے والا۔

قرن:.......

مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر ایک پہاڑ ہے، نجد، یمن اور نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

قصر:.......

بال کتروانا۔

محرم:.......

احرام باندھنے والا۔

مفرد:.......

حج کرنے والا، جس نے میقات سے اکیلے حج کا احرام باندھا ہو۔

میقات:.......

وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

جحفہ:......

رابغ کے قریب مکہ مکرمہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے، شام سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جنت المعلیٰ:......

مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

جبل رحمت:......

عرفات میں ایک پہاڑ ہے۔

حجرِ اسود:......

سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی مانند سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشے میں قدِ آدم کے قریب اُونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے۔ اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

حرم:......

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین "حرم" کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس جانور کو چرانا حرام ہے۔

حِل:......

حرم کے چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو "حل" کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔

حلق:.......

سر کے بال منڈوانا۔

حطیم:.......

بیت اللہ کے شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو "حطیم" اور "حظیرہ" بھی کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے، لیکن سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چھٹی ہوئی جگہ کو "حطیم" کہتے ہیں۔ اصل "حطیم" چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

دَم:.......

احرام کی حالت میں بعضے ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو "دم" کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ:.......

یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل "بیر علی" کہتے ہیں۔

ذات عرق:.......

ایک مقام کا نام ہے جو آج کل ویران ہوگیا، مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے، عراق سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے۔

رُکن یمانی:......

بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشے کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

مطاف:......

طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے اور اس میں سنگِ مرمر لگا ہوا ہے۔

مقامِ ابراہیم:......

جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بنایا تھا، مطاف کے مشرقی کنارے پر منبر اور زم زم کے درمیان ایک جالی دار رقبے میں رکھا ہوا ہے۔

ملتزم:......

حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

مسجد خیف:......

منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے، جو منیٰ کی شمالی جانب میں پہاڑ سے متصل ہے۔

مسجد نمرہ:......

عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مدعیٰ:......

دُعا مانگنے کی جگہ، مراد اس سے مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں دعا مانگی مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت مستحب ہے۔

مزدلفہ:......

منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محسر:......

مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے جہاں سے گزرتے ہوئے دوڑ کر نکلتے ہیں، اس جگہ اصحاب فیل پر جنہوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

میلین اخضرین:......

صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

موقف:......

ٹھہرنے کی جگہ، حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

ہدی:......

جو جانور حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

یوم عرفہ:......

نویں ذوالحجہ، جس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم:......

مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے، اس کو آج کل "سعدیہ" بھی کہتے ہیں، یہ یمن اور ہندوستان اور پاکستان سے آنے والوں کی میقات ہے۔

(از کتاب آپ کے مسائل اور ان کا حل)

اصطلاحات حدیث ومحدثین

اقسام حدیث جنکا دورہ حدیث سے قبل یاد کرنا ضروری ہوتا ہے

بنیادی طور پر حدیث کی دو اقسام ہیں:　　۱۔خبر متواتر ۲۔خبر واحد

خبر متواتر۔وہ حدیث ہے جس کی روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کو جھوٹ پر متفق ہونے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

خبر واحد۔

خبر واحد وہ حدیث ہے جس کے راوی اس قدر کثیر نا ہوں۔

خبر واحد کی پہلی تقسیم

مرفوع۔　وہ حدیث ہے جس میں حضور علیہ السلام کے قول فعل تقریر کا ذکر ہو۔

موقوف۔　وہ حدیث ہے جس میں کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے قول فعل تقریر کا ذکر ہو۔

مقطوع۔　وہ حدیث ہے جس میں کسی تابعی کے قول فعل تقریر کا ذکر ہو۔

خبر واحد کی دوسری تقسیم

مشہور۔　وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانے میں تین سے کم کہیں نا ہوں۔

عزیز۔　وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانے میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔

غریب۔　وہ حدیث ہے جس کے راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

خبر واحد کی تیسری تقسیم۔

صحیح لذاتہ۔　　وہ حدیث ہے جس کے راوی عادل کامل الضبط سند متصل ہو شاذ معلل ہونے سے محفوظ ہو۔حسن لذاتہ۔جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو باقی سب شرائط صحیح لذاتہ والی ہیں۔

ضعیف۔ وہ حدیث جس کے راوی میں حدیث صحیح وحسن کی شرائط ناپائی جائیں۔

صحیح لغیرہ۔ اس حدیث لذاتہ کو کہا جاتا ہے جس کی اسناد متعدد ہوں۔

حسن لغیرہ۔ اس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جسکی سندیں متعدد ہوں۔

موضوع۔ جس کے راوی پر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔

متروک۔ جس کے راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو یا روایت قواعدِ معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔

شاذ۔ جسکا راوی قابل اعتماد ہو مگر اپنے سے زیادہ قابل اعتماد کی مخالفت کرتا ہو۔

محفوظ۔ وہ حدیث جو شاذ کے مقابل ہو۔

منکر۔ جسکا راوی باوجود ضعیف ہونے کے قابل اعتماد جماعت کی مخالفت کرے۔

معروف۔ وہ حدیث جو منکر کے مقابل ہو۔

معلل۔ جس میں کوئی ایسی علتِ مخفی جو صحتِ حدیث میں نقصان دہ ہو جو ماہر معلوم کرسکتا ہے۔

مُضطرب۔ جسکی سند یا متن میں ایسا اختلاف ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نا ہوسکے۔

مصحف۔ جس میں باوجود صورتِ خطی باقی رہنے کے نقطوں حرکتوں سکونوں کے تغیر سے تلفظ میں غلطی ہو۔

مدرج۔ وہ حدیث جس میں راوی اپنا کلام درج کرے۔

خبر واحد کی چوتھی تقسیم۔

متصل۔ وہ حدیث جس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔

مسند۔ وہ حدیث جسکی سند حضور علیہ السلام تک متصل ہو۔

منقطع۔ وہ حدیث ہے جسکی سند متصل نا ہو بلکہ کہیں نا کہیں کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

مُعلق۔ جس کی سند کے شروع سے ایک یا کثیر راوی گرے ہوئے ہوں۔
مُعضل۔ جسکی سند کے درمیان کوئی راوی گرا ہوا ہو یا ایک سے زائد راوی گرے ہوئے ہوں۔
مُرسل۔ وہ حدیث جس کی سند کے آخر میں کوئی راوی گرا ہوا ہو۔
مُدلس۔ جسکے راوی کی عادت ہو کہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپا لیتا ہو۔
خبر واحد کی پانچویں تقسیم
معنعن۔ جسکی سند میں لفظِ عن ہو اس کو عن بعن بھی کہا جاتا ہے۔
مسلسل۔ جسکی سند میں صیغ ادا کے یا راویوں کے صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔ (بحوالہ خیر الاصول فی حدیث الرسول مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ)

اصطلاح کی تعریف

کسی علمی یا فنی گروہ کا ایک لفظ کہ عام معنیٰ کہ علاوہ کوئی خاص معنیٰ مقرر کر لینا۔

اصطلاحاتِ ناپ تول

قدیم پیمانے اور ضروری شرعی عددی معلومات

۸ چاول ایک رتی۔ ۸ رتی ایک ماشہ۔ ۱۲ ماشہ ایک تولہ۔ ۵ تولے ایک چھٹانک۔ سولہ چھٹانک ایک سیر۔ ۸ سیر ایک فرق۔ صاع ساڑھے تین سیر یا ۲۲۴ تولے۔ رطل آدھا سیر یا ۴۰ تولے۔ مُدّ ۲ رطل ۷۹۵ گرام مثقال ساڑھے چار ماشہ۔ وسق ساٹھ صاع۔ قیراط ۵ جو۔ بیس قیراط ایک مثقال۔ قفیز ساٹھ رطل۔ ایک درہم ۴ ماشہ ۳ رتی۔ ایک دینار ساڑھے تین ماشہ سونا۔ ایک نش 20 دراھم کا۔ ایک ستار ڈیڑھ تولہ۔ قنطار سو رطل۔ جریب چوبیس سیر۔ سیر ۸۰

تولے۔اُوقیہ ۴۰ درم۔ایک مکوک 1.5 صاع۔8 مکوک ایک قفیز۔پاؤنڈ 40 تولہ یا آدھا سیر وزن۔اونس اڑھائی تولہ کا وزن۔گرام ایک ماشہ۔درجن ایک جنس کی 12 چیزیں۔گرس بارہ درجن۔کلو گرام ایک سیر 8 تولے۔گیلن 4 لیٹر۔ٹن 28 من کا وزن۔ذراع ایک گز پیمائش۔میٹر ایک گز سوا تین انچ۔ دانق یا دانگ چھ رتی کا وزن ساڑھے سات تولہ سونا 87.459 گرام۔ساڑھے باون تولہ چاندی 612.35 گرام۔فرلانگ ۲۲۰ گز۔ایک فرسخ ۳ میل۔ایک بَرید ۱۲ میل ایک میل 1.609 کلومیٹر۔دو میل ایک کوس۔(فیروز اللغات،مصباح اللغات)۴۸ میل ایک شرعی منزل جو کہ 77.232 کلومیٹر بنتا ہے اور یہ مسافت مقیم کو مسافر بناتی ہے۔صدقہ فطر کی مقدار آدھا صاع یعنی پونے دو سیر۔دو کلو گندم تقریباً ایک گرہ گز کا سولھواں حصہ تین انگل چوڑائی تقریباً گز تین فٹ کا۔مہر کی مقدار کم از کم دس درہم (یعنی 2 تولے یعنی 7.5 ماشے چاندی یا 30.618 گرام) ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وضو کا پانی ایک مُد ہوتا یعنی ساڑھے تین لیٹر (ترمذی)

جدید پیمانہ جات

WEIGHT

10 Milligrams = 1 Centigram

10 Centigram = 1 Decigram

10 Decigrams = 1 Gram(1Gram=100mg.)

10 Grams = 1 Decagram

10 Decagrams = 1 Hectogram

10 Hectograms=1 Kilogram (1 Kilogram =1000g.)

10 Kilograms = 1 Myriagram

10 Myriagrams = 1 Quintal

10 Quintals = 1 Metric Tonne (1 Tonne =1000g.)

LENGTH

10 Millimeters = 1 Centimeter

10 Centimeters = 1 Decimeter

10 Decimeters = 1 Meter (1 Meter = 100 cm.)

10 Meters = 1 Decameter

10 Decameters = 1 Hectometer

10 Hectometers=1 Kilometer (1 Kilometer =1000m.)

LIQUiD

10 Milliliters = 1 Centiliter

10 Centiliters = 1 Deciliter

10 Deciliters = 1 Liter (1 Liter = 1000 ml.)

10 Liters = 1 Decaliter

10 Decaliters = 1 Hectoliter

10 Hectoliters = 1 Kiloliter (1 Kiloliter = 1000 liters.)

PAPER MEASURE

24 Sheets = 1 Quire

20 Quires = 1 Ream

10 Reams = 1 Bale

500 Sheets = 1 Commercial Ream

NUMBER MEASURE

Unit =1

2 Units = 1 Pair

12 Units = 1 Dozen

144 Units = 1 Gross

200 Units = 1 Score

زمین کی اصطلاحات

ایک مرلہ نو سرساہی۔ بیس مرلے ایک کنال۔ ۸ کنال ایک ایکڑ۔ ۲۵ ایکڑ ایک مربع۔ زمین کے متعلق یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ خسرہ وہ کاغذ جس میں کھیت کی فہرست اور مقابل کا رقبہ کاشتکار کا نام قسم زمین جلس زمین درج ہو۔ کھتونی زمین کے حساب کتاب مع کیفیت تقسیم کا کاغذ۔ کھیوٹ وہ کاغذ جس میں گاؤں کے مالکان کے نام بمع کیفیت درج ہو۔ راجباہ وہ چھوٹی سی نہر جو بڑی نہر سے نکالی گئی ہو۔ مسل مقدمہ کی کاروائی کے کاغذات۔ مچلکہ۔ قول وقرار ملزم کیطرف سے کسی کام کے نا کرنے کا تحریری ورق

اشعار کی اصطلاحات

شعر دو ہم وزن مصرعے۔ مصرع آدھا شعر بیت ایک وزن کے دو مصرعے۔ بند مصرع یا شعر۔ مطلع غزل یا قصیدہ کا شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم وزن ہوں۔ ردیف وہ لفظ جو غزل یا قصیدے کے مصرعوں میں اخیر میں قافیئے کے پیچھے بار بار آئے۔ قطعہ نظم کی وہ قسم جس میں ایک چیز بیان کی جائے اس میں مطلع نہیں ہوتا کم از کم دو شعر ہوتے ہیں۔

نعت۔ جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف ہو۔ حمد جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے اشعار ہوں۔ قافیہ ردیف سے پہلے کا لفظ۔ غزل نظم کی قسم جس میں محبت کی بات ہو اور ہر شعر کا مضمون جدا گانہ ہو۔ قصیدہ نظم کی وہ قسم جس میں کسی کی تعریف یا مذمت ہو اس کے پہلے

دونوں مصرعوں اور ہر شعر کے آخری مصرع میں قافئے کا التزام ہوتا ہے۔ فقرہ عبارت کا ٹکڑا جملہ۔ مسدس نظم کی وہ قسم جس کے ہر بند میں چھے اور مصرعے ہوں

مثنوی۔ نظم کی ایک جس میں مسلسل ایک بات بیان ہو ہر شعر کا قافیہ جدا مگر ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم وزن ہوں اس میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی۔

(فیروز اللغات)

حروف تہجی کی ترتیب پر احادیث مبارکہ بطور برکت کے

الف

حدیث 1 : أد الامانة الی من ائتمنك، ولا تخن من خانک۔ (ترمذی)

ترجمہ : جس نے تجھے امانت رکھنے کو دی اسے ادا کر اور جس نے تیری خیانت کی تو اس کی خیانت نہ کر۔

حدیث 2 : اختلاف أصحابی رحمة۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : میرے اصحاب کا (فقہی) اختلاف رحمت ہے۔

حدیث 3 : اذا استشار أحدکم أخاه، فلیشر علیه۔ (مسند احمد)

ترجمہ : جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو وہ مشورہ دے۔

حدیث 4 : اذا رأیتم الجنازة فقوموا حتی تخلفکم أو توضع۔ (بخاری مسلم)

ترجمہ : جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تب تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا

جائے۔

حدیث 5 : اذا رأیتم الذین یسبون أصحابی فالعنوہم۔ (ترمذی)
ترجمہ : جب تم میرے صحابہ کو گالی دینے والوں کو دیکھو تو ان پر لعنت کرو۔

حدیث 6 : اذا فتح لأحدکم رزق من باب فلیلزمہ۔ (بیہقی)
ترجمہ : جب تم میں سے کسی ایک کیلئے رزق کا کوئی ایک راستہ بنا ہوا ہو تو اسکو نہ چھوڑے۔

حدیث 7 : اذا قالت المرأۃ لزوجھا ما رأیت منک خیراً قط، فقد حبط عملھا۔ (الکامل ابن عدی)
ترجمہ : جب عورت اپنے خاوند کو کہے کہ میں نے تجھ سے نیکی کبھی نہیں دیکھی تو اسکے (نیک) عمل ضائع ہو گئے۔

حدیث 8 : استفت قلبک، وان أفتوک وأفتوک۔ (مسند احمد)
ترجمہ : تو اپنے دل سے فتویٰ لے اگرچہ لوگ تجھے (کسی کام کے حلال ہونے کا) فتویٰ پر فتویٰ دیں۔

حدیث 9 : أسرع الدعاء اجابۃ دعاء غائب لغائب۔ (ادب المفرد)
ترجمہ : جلدی قبول ہونے والی دعا غائب کی غائب کیلئے دعا ہے۔

حدیث 10 : استعیذوا باللہ من الرعب، یعنی؛ کثرۃ الأکل (فردوس دیلمی)
ترجمہ : اللہ کی پناہ مانگا کرو بہت کھانے سے۔

حدیث 11 : اسم اللہ الأعظم فی ست آیات من آخر سورۃ الحشر۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : اللہ کا اسم اعظم سورہ حشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔

حدیث 12 : أصب بطعامک من یحبہ اللہ۔ (ابن المبارک)

ترجمہ :اپنے کھانے میں اس کو شریک کر جسے اللہ دوست رکھتا ہو۔

حدیث 13 : أطعموا الطعام. وأطيبوا الكلام۔ (طبرانی)

ترجمہ :کھانا کھلایا کرو اور اچھی باتیں کیا کرو۔

حدیث 14 : بخيل الناس من بخل بالسلام۔ (مسند ابن منیع)

ترجمہ :لوگوں میں بخیل وہ ہے جو سلام (کرنے اور جواب دینے) میں بخل کرے۔

حدیث 15 : يابان معجلان عقوبتهما في الدنيا: البغي، والعقوق۔ (مستدرک حاکم)

ترجمہ :دو عملوں کی سزا دنیا ہی میں مل جاتی ہے زنا اور والدین کی نافرمانی۔

حدیث 16 : بر الوالدين يجزئي من الجهاد۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ :والدین کی خدمت کرنا جہاد کے قائم مقام ہے۔

حدیث 17 : بردوا طعامكم، يبارك لكم فيه۔ (الکامل ابن عدی)

ترجمہ :اپنا طعام ٹھنڈا کرلیا کرو تم کو اس میں برکت ہوگی۔

حدیث 18 : بيت لاصبيان فيه۔ لابركة فيه۔ (امام ابو شیخ اصبھانی)

ترجمہ :جس گھر میں بچے نہیں اس گھر میں برکت نہیں۔

حدیث 19 : بلوا أرحامكم، ولو بالسلام۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ :اپنی رشتہ داریوں کو تر رکھو اگرچہ سلام سے ہی سہی۔

حدیث 20 : بين العالم والعابد سبعون درجة۔ (أصبهانی)

ترجمہ :عالم اور عابد کے درمیان ستر (۷۰) درجے کا فرق ہے۔

حدیث 21 : بين المجاهد والقاعد مائة درجة۔ (مُسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : جہاد کرنے والے اور گھر بیٹھے ہوئے میں سو درجے کا فرق ہے۔

حدیث 22: بين يدي الساعة أيام الهرج۔ (مسند احمد)

ترجمہ : قیامت سے پہلے قتل عام کے دن آئیں گے۔

حدیث 23: البيت الذی يقرأ فيه البقرة لايدخله شيطان۔ (أبو) (ابو الشيخ اصبهانی)

ترجمہ : جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے اسمیں شیطان داخل نہیں ہوتا۔(بحوالہ کنوز الحقائق علامہ مناوی)

ت

حدیث 24: تحولوا عن مكانكم الذی أصابتكم فيه الغفلة۔ بخاری مسلم

ترجمہ : جہاں تمہیں غفلت حاصل ہو وہاں سے دوسری جگہ چلے جاؤ۔

حدیث 25: ترفع البركة من البيت اذا كانت فيه الخيانة۔ (مسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : جس گھر میں خیانت ہو وہاں سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

حدیث 26: ترک الخطيئة اہون علی من طلب التوبة۔ (احياء العلوم غزالی)

ترجمہ : جو شخص توبہ کرے اس پر گناہ کو چھوڑنا آسان ہے۔

حدیث 27: تصافحوا يذہب الغل من قلوبكم۔ (مسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : باہم مصافحہ کیا کرو کیونکہ مصافحہ دلوں کے حسد کو دور کر دیا کرتا ہے۔

حدیث 28: تزوجوا ولا تطلقوا؛ فأن الطلاق يهتز منه العرش۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : نکاح کرو اور طلاق مت دیا کرو کیونکہ طلاق سے عرش بھی ہل جاتا ہے۔

حدیث 29 : تسریح الرأس واللحیة یسل الداء من الجسد سلاً۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : سر اور داڑھی کا کنگھا کرنا بدن سے بیماری کو ہٹا دیتا ہے۔

حدیث 30 : تسمون أولادکم محمداً، ثم تلعنونهم۔ (ابو داؤد)

ترجمہ : اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان کو لعن (طعن) کرتے ہو۔

حدیث 31 : تعمموا تزدادوا حلماً، والعمائم تیجان العرب۔ مسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : پگڑی باندھو تو بردباری میں بڑھ جاؤ گے۔ پگڑیاں عرب کا تاج ہیں۔

حدیث 32 : تواصلوا بالکتب، وان شطت الدیار۔ (نسائی)

ترجمہ : خطوط کے ذریعے ملاپ رکھو اگر چہ وطن دور دور ہوں۔

حدیث 33 : التهجیر الی الجمعة حج فقراء أمتی۔ (مسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : نماز جمعہ کو اول وقت میں جانا میری امت کے فقراء کا حج ہے۔

حدیث 34 : التواضع لا یزید العالم الا رفعة۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : تواضع عالم کا مرتبہ بڑھاتی ہے۔ (بحوالہ کنوز الحقائق علامہ مناوی ؒ)

ث

حدیث 3 5 : ثلاث تورث قسوة القلب: حب الطعام، والنوم، والراحة (فردوس دیلمی)

ترجمہ : تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں محبت طعام، نیند اور آرام طلبی۔

حدیث 36: ثلاثة لعنتهم: أمیر ظالم، وفاسق، مبتدع۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : تین شخصوں پر لعنت کرتا ہوں۔ امیر ظالم، فاسق اور بدعتی پر۔

حدیث 37: ثلاثة لا ترد: الوسائد، والدہن، واللبن۔ (ترمذی)
ترجمہ : تین چیزوں کی پیشکش نہ ٹھکرائی جائے۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔

حدیث 38: ثلاث لا یدخلون الجنة: الدیوث، والرجلة، ومدمن الخمر (مستدرک حاکم)
ترجمہ : تین شخص داخل جنت نہ ہوں گے۔ بے غیرت، مردانہ شکل بنانے والی عورت اور دائمی شرابی۔

حدیث 39: ثلاثون آیة سورة الملک تمنع من عذاب القبر۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :سورۃ ملک کی تیس آیتیں ہیں جو عذاب قبر کو روکتی ہیں۔

حدیث 40: ثنتان ما تردان: الدعاء عند النداء، وتحت المطر۔ (مستدرک حاکم)
ترجمہ :اذان اور بارش کی حالتوں میں دعا رد نہیں ہوتی۔

حدیث 41: ثلاث لا یجوز اللعب بھن: الطلاق، والعتق، والنکاح۔ (طبرانی)
ترجمہ : تین چیزوں کے ساتھ کھیلنا نہ چاہیے۔ طلاق، عتاق، نکاح۔

حدیث 42: الثالثة فی الوضوء شرف، والرابعة سرف۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :وضو میں تین بار اعضاء کا دھونا شرف ہے اور چوتھی بار اسراف ہے۔

ج

حدیث 43: جالس الکبراء، وخالط الحکماء، وسائل العلماء۔ (نوادر الأُصول)

ترجمہ : بزرگوں کے پاس بیٹھا کر، حکما سے ملاپ رکھا کر اور علما سے مسائل پوچھا کر۔

حدیث 44: جزوا الشوارب. واعفوا اللحی۔ (مُسلم)

ترجمہ : مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

حدیث 45: جعلت قرة عینی فی الصلاة۔ (طبرانی)

ترجمہ : میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

حدیث 46: جهاد المرأة حسن التبعل لزوجها۔ (طبرانی)

ترجمہ : عورت کا جہاد اپنے خاوند سے اچھا برتاؤ ہے۔

حدیث 47: جعل الله ما یخرج من ابن آدم مثلاً للدنیا۔ (مُسند احمد)

ترجمہ : جو چیز انسان سے فضلہ ہو کر نکلتی ہے اسے اللہ نے دنیا کی مثال بتایا ہے۔

حدیث 48: جنبوا مساجد کم مجانینکم وصبیانکم۔ (ابن ماجه)

ترجمہ : اپنی مساجد کو بچوں اور پاگلوں (کے داخل ہونے) سے بچاؤ۔

حدیث 49: الجار قبل الدار. والرفیق قبل الطریق۔ (طبرانی)

ترجمہ : گھر لینے سے پہلے پڑوسی کو دیکھو اور راستہ سے پہلے رفیق راہ کو۔

حدیث 50: الجلوس مع الفقراء من التواضع۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : فقراء کے ساتھ بیٹھنا تواضع ہے۔

حدیث 51: الجوار الحسن یدخل صاحبه الجنة۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : نیک ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو جنت میں لے جائے گا۔

حدیث 52: الجود من جود الله۔ فجودوا یجد الله علیکم۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : سخاوت اللہ کی سخاوت سے ہے سخاوت کرو تم پر اللہ سخاوت کرے گا۔

ح

حدیث 53 : حجبت التوبة عن کل صاحب بدعة۔ (طبرانی)
ترجمہ : ہر ایک بدعتی سے توبہ میں رکاوٹ ڈال دی گئی ہے۔

حدیث 54: حد الجوار أربعون داراً۔ (بیہقی)
ترجمہ : پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔

حدیث 55: حجوا ستغنوا. وسافروا تصحوا۔ (مصنف عبدالرزاق)
ترجمہ : حج کرو غنی ہو جاؤ گے اور سفر کرو تندرست ہو جاؤ گے۔

حدیث 56 : حد الساحر ضربة بالسیف۔ (ترمذی)
ترجمہ : جادوگر کی سزا اسے تلوار سے مار ڈالنا ہے۔

حدیث 57: حرم اللّٰہ الخمر. وکل مسکر حرام۔ (نسائی)
ترجمہ : اللہ نے خمر (شراب) حرام کی ہے اور ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے۔

حدیث 58: حسنة المؤمن تضاعف الی ألفی ألف حسنة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : مؤمن کی ایک نیکی بیس لاکھ نیکیوں تک بڑھائی جاتی ہے۔

حدیث 59: حمی لیلة کفارة سنة۔ (مسند شہاب)
ترجمہ : ایک رات کا بخار سال بھر کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔

حدیث 60: حق کبیر الاخوة علی صغیرهم کحق الوالد علی ولده۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : بڑے بھائی کا چھوٹے پر حق ایسا ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر۔

حدیث 61: الحلف منفقة للسلعة. ممحقة للکسب۔ (مُسلم)
ترجمہ : جھوٹی قسم سے سود بک جاتا ہے مگر (انجام کار) کاروبار تباہ ہو جاتا ہے۔

حدیث 6 1 : الحیاء حسن. ولکنه فی النساء أحسن۔ (فردوس

دیلمی)
ترجمہ : حیا خوبی ہے لیکن عورتوں میں اسکا ہونا زیادہ خوبی ہے۔

خ

حدیث 62: خدمتک زوجتک صدقة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : تیرا اپنی زوجہ کی خدمت کرنا بھی صدقہ ہے۔

حدیث 63: خیارکم کل مفتن تواب۔ (بیہقی)
ترجمہ : تم میں سے ہر وہ شخص بہتر ہے جو کسی گناہ میں ملوث ہوا اور پھر توبہ کرلی ہو۔

حدیث 64: خیر البقاع المساجد. وشر البقاع الأسواق۔ (طبرانی)
ترجمہ : بہترین مقامات مسجدیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

حدیث 65: خمر فخذك : فأن الفخذ عورة۔ (طبرانی)
ترجمہ : اپنی ران کو پوشیدہ رکھ کیونکہ ران شرمگاہ میں داخل ہے۔

حدیث 66: خیارکم من قرأ. القرآن وأقرأه۔ (ابن ضریس)
ترجمہ : تم میں بہتر وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور پڑھایا۔

حدیث 67: خیر الذکر الخفی، وخیر الرزق مایکفی۔ (مسند احمد)
ترجمہ : بہتر ذکر پوشیدہ ذکر ہے اور بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے۔

حدیث 68: خیر نساء أمتی أصبحهن وجهاً. وأقلهن مهراً۔ (الکامل ابن عدی)
ترجمہ : میری امت سے بہتر وہ عورتیں ہیں جن کے چہرے خوبصورت ہوں اور مہر کم۔

حدیث 69: خیر مساجد النساء قعر بیوتهن۔ (مُسند احمد)
ترجمہ : عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھر ہیں۔

حدیث 70: الخلق کلهم یصلون علی معلم الخیر حتی حیتان

البحر۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : نیکی سکھانے والے پر تمام مخلوق رحمت کی دعا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ دریا کی مچھلیاں بھی۔

حدیث 71: الخمر لیست بدواء، ولکنها داء۔ (مُسلم)
ترجمہ : شراب دوائی نہیں بلکہ بیماری ہے۔

د

حدیث 72: دخل رجل الجنة بسماحته قاضیاً ومقتضیاً۔ (مسند احمد)
ترجمہ : ایک شخص قرض لینے دینے میں نرمی کرنے سے جنت میں داخل ہوگیا۔

حدیث 73: درهم رباً أشد من ثلاث وثلاثین زانیة۔ (بغوی)
ترجمہ : ایک درہم سود کا تینتیس (۳۳) زنا سے بدتر ہے۔

حدیث 74: دخول البیت دخول فی حسنة، وخروج من سیئة۔ (بیهقی)
ترجمہ : اپنے گھر میں داخل ہونا نیکی میں داخل ہونا ہے اور برائی سے نکلنا ہے۔

حدیث 75: دعاء الأخ الأخیه بظهر الغیب لا یرد۔ (مُسند بزّار)
ترجمہ : ایک بھائی کی دوسرے بھائی کیلئے غیر حاضری میں دعا کرنا رد نہیں ہوتی۔

حدیث 76: دلیل الخیر کفاعله۔ (ابن نجار)
ترجمہ : نیکی بتانے والا مثل اسکے کرنے والے کے ہے۔

حدیث 77: الدال علی الخیر کفاعله. والدال علی الشر کفاعله۔ (مُسلم)
ترجمہ : نیکی بتانے والا مثل نیکی کرنے والے کے ہے اور برائی بتانے والا مثل برائی کرنے والے کے ہے۔

حدیث 78: الدنیا کلھا متاع. وخیر متاعھا المرأۃ الصالحۃ۔
(مُسند احمد)

ترجمہ : دُنیا سب سامان ہے اور اچھا سامان دُنیا کی نیک عورت ہے۔

حدیث 79: الدیک اذا صاح یقول: اذکروا اللہ یاغافلون۔
(فردوس دیلمی)

ترجمہ : جب مرغ بولتا ہے تو کہتا ہے اے غافلو اللہ کو یاد کرو۔

حدیث 80: الدعاء لا یرد بین الأذان والاقامۃ۔ (مسند احمد)

ترجمہ : اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔

حدیث 81: الدین ھَمٌّ باللیل. ومذلۃ بالنھار۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : قرضہ رات کو غم دیتا ہے اور دن کو ذلت۔

ذ

حدیث 82: ذاک الأطیبان: التمر. واللبن۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : یہ دونوں چیزیں عمدہ ہیں کھجور اور دودھ۔

حدیث 83: ذاک رجل بال الشیطان فی أذنہ. یعنی: من نام۔
(مسند احمد)

ترجمہ : یہ شخص (جو نماز سے سوگیا) اس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے۔

حدیث 84: ذاکر اللہ فی السر بمنزلۃ الغازی فی الصبر۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : اللہ کو پوشیدہ یاد کرنے والا بمنزلہ صابر غازی کے ہے۔

حدیث 85: ذاکر اللہ فی رمضان مغفورلہ. وسائلہ لا یخیب۔
(طبرانی)

ترجمہ : رمضان میں اللہ کو یاد کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس میں سوال کرنے والا

محروم نہیں رہتا۔

حدیث 86: ذکر القیامۃ یباعدکم من النار۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :قیامت کی یاد تم کو جہنم سے دور کر دے گی۔

حدیث 87: ذروا الحسناء العقیم. وعلیکم بالسوداء الولود۔
(الکامل ابن عدی)
ترجمہ :خوبصورت بانجھ کو چھوڑ کر اولاد پیدا کرنے والی سیاہ عورت سے بیاہ کر لیا کرو۔

حدیث 88: ذکر الموت صدقۃ۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :موت کا ذکر کرنا صدقہ ہے۔

حدیث 89: ذکر القبر یقربکم من الجنۃ۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :قبر کا ذکر تم کو جنت کے قریب کر دے گا۔

حدیث 90: ذھب المفطرون الیوم بالأجر۔ (مُسند احمد)
ترجمہ :روزہ رکھنے والے آج (قیامت میں) بڑا اجر وثواب لے گئے۔

حدیث 91: الذکر فی سبیل اللہ یضعف علی النفقۃ بسبعمائۃ ضعف (مسند احمد)
ترجمہ :اللہ کے راستے میں ذکر کرنا صدقہ سے سات سو گنا افضل ہے۔

ر

حدیث 92: رأیت أکثر من رأیت من الملائکۃ معتمین۔ (ابن عساکر)
ترجمہ :میں نے اکثر فرشتوں کو پگڑیاں باندھے دیکھا ہے۔

حدیث 93: رأس مال العالم تراک الکبر۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :عالم کا رأس المال تکبر کو ترک کر دینا ہے۔

حدیث 94: رأس العقل التحبب الی الناس فی غیر ترک الحق۔

(فردوس دیلمی)

ترجمہ : حق کو چھوڑے بغیر لوگوں سے محبت رکھنا بڑی دانشمندی ہے۔

حدیث 95: رأیت شاباً وشابة. فلم آمن من الشیطان علیهما۔

(مسند احمد)

ترجمہ : میں نے جوان مرد وعورت کو دیکھا پھر ان کے متعلق شیطان سے بے فکر نہ ہوا۔ یعنی وہ یقیناً برائی میں پڑیں گے۔

حدیث 96: رباط یوم خیر من صیامِ شهر وقیامه۔ (مسند احمد)

ترجمہ : ایک روز سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک ماہ کے روزوں اور شب بیداری سے بہتر ہے۔ یعنی اسلامی سرحد پر جہاد میں پہرے کی خدمت۔

حدیث 97: ربّ کاسیة فی الدنیا عاریة یوم القیامة۔ (بخاری)

ترجمہ : بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں قیامت میں ننگی ہوں گی۔ یعنی باریک لباس پہننے والی عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔

حدیث 98: رحم الله امرء کف لسانه عن أعراض المسلمین۔

(فردوس دیلمی)

ترجمہ : رحم کرے اللہ اس پر جو مسلمانوں کی آبروریزی سے زبان بند رکھتا ہے۔

حدیث 99: رحم امراً أصلح من لسانه۔ (الکامل ابن عدی)

ترجمہ : اللہ رحم کرے اس پر جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔

حدیث 100: رکعتان فی جوف اللیل یکفران الخطایا۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : رات کے درمیان دو رکعت کا پڑھنا گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

حدیث 101: الراکع بالذیل کالمصلی فی سبع سموات۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ :رات کو نماز پڑھنے والا سات آسمانوں میں نماز کو ادا کرنے والے جیسا ہے۔

ز

حدیث 102 : زر غباً تزدد حباً۔ (طبرانی)
ترجمہ :ملاقات کبھی کبھی کیا کر اس سے محبت بڑھے گی۔

حدیث 103 : زمزم لما شرب له: (مسند احمد)
ترجمہ :آب زمزم ہر مقصد کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

حدیث 104 : زوروا القبورا فانها تذ کر کم الأخرة۔ (ابن ماجه)
ترجمہ :قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ تم کو آخرت یاد دلاتی ہیں۔

حدیث 105 : زین العلم حلم أهله۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔

حدیث 106 : زینوا مجالسکم بالصلاة علیّ۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھنے سے بارونق بناؤ۔

حدیث 107 : زین الصلاة الحِذاء۔ (مسند ابو یعلیٰ)
ترجمہ :نماز کی زینت صفوں کو سیدھا قائم کرنا ہے۔

حدیث 108 : الزنا یورث الفقر۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :زنا فقر پیدا کرتا ہے۔

حدیث 109 : الزکاة طهور الذنوب۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :زکاۃ گناہ کو دور کرتی ہے۔

حدیث 110 : الزوجة المواسیة عون الرجل علی دینه۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :غمخوار عورت شوہر کی دین داری میں مددگار ہوتی ہے۔

س

حدیث 111: سألت اللّٰہ أن لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبہ۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ: میں نے اللہ سے دعا مانگی ہے کہ وہ ایک دوست کی بد دعا دوسرے دوست کے حق میں قبول نہ کرے۔

حدیث 112: ساب الموتی کالمشرف علی الھلکۃ۔ (الجامع)

ترجمہ: مُردوں کو گالیاں دینے والا ہلاکت کے دہانے پر ہے۔

حدیث 113: ساعات الأذی یذہبن ساعات الخطایا۔ (قرشی)

ترجمہ: تکلیف کی گھڑیاں گناہ کی گھڑیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

حدیث 114: سافروا تصحوا، واعتموا تحلموا۔ (ابن وضاح)

ترجمہ: سفر کرو صحت مند ہو جاؤ گے۔ عمامہ باندھو بردباری آئے گی۔

حدیث 115: سبحان من زین الرجال باللحی، والنساء بالذوائب۔ (مستدرک حاکم)

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جس نے مَردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو زُلفوں سے زینت دی ہے۔

حدیث 116: سلاح ابلیس فی فتنۃ النساء۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ: شیطان کا ہتھیار عورتوں کا فتنہ ہے۔

حدیث 117: سلامۃ الرجل فی الفتنۃ أن یلزم بیتہ۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ: فتنے کے ایام میں آدمی کی سلامتی اسی میں ہے کہ بس اپنے گھر میں بیٹھ جائے۔

حدیث 118: السُمعُ أمانۃ۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ: سنی ہوئی بات امانت ہے۔

حدیث 119: السلام تطوع، والرد فریضة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : سلام کرنا نفل ہے اور اسکا جواب دینا فرض ہے۔

حدیث 120: السبق الی المساجد ہو السبق الی الجنة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : مسجدوں کو پہلے جانا بہشت کو پہلے جانا ہے۔

حدیث 121: السحور برکة، والثرید برکة، والجماعة برکة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : سحری میں برکت ہے ثرید میں برکت ہے جماعت میں برکت ہے۔ ثرید یعنی روٹی کو گوشت کے شوربے میں بھگونا۔

ش

حدیث 122: شاربُ الخمر ملعون فی التوراة والانجیل والفرقان۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : شراب خور تورات انجیل اور قرآن میں ملعون ہے۔

حدیث 123: شر الناس منزلة من یخاف لسانه، أو یخاف شره۔ (ابن ابی الدُنیا)
ترجمہ : لوگوں میں وہ شریر ہے جس کی زبان اور شر سے خوف کیا جائے۔

حدیث 124: شرار امتی أجرؤہم صاحبتی۔ (حلیة الاولیاء ابو نعیم)
ترجمہ : میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو میرے اصحاب پر (بدگوئی کی) جرأت کرنے والے ہیں۔

حدیث 125: الشباب شعبة من الجنون، والنساء حبائل الشیطان۔ (مسند ابن مُنیع)

ترجمہ : جوانی دیوانگی کا ایک شعبہ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

حدیث 126 : الشاة تردُ سبعین باباً من الفقر۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : بکری فقیری کے ستر (۷۰) دروازے بند کرتی ہے۔

حدیث 127 : الشاة فی الدار برکة. والدجاج فی الدار برکة۔ (مسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : بکری کا گھر میں ہونا برکت ہے۔ مرغی گھر میں برکت ہے۔

حدیث 128 : الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب۔ (بخاری مسلم)

ترجمہ : قوی شخص وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو۔

حدیث 129 : الشهادة تکفر کل ذنب الا الدین۔ (مسند احمد)

ترجمہ : شہادۃ ہر ایک گناہ کا کفارہ ہے مگر قرضہ کیلئے نہیں۔

حدیث 130 : الشیطان یفر من حس عمر رضی اللہ عنہ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : شیطان عمر رضی اللہ عنہ کھسکھاہٹ سے بھی بھاگتا ہے۔

ص

حدیث 131 : صدقة السر تطفی. غضب الرب۔ (طبرانی)

ترجمہ : پوشیدہ طور پر صدقہ غضب رب کو بجھاتا ہے۔

حدیث 132 : صلوا علیَّ فان صلاتکم علیَّ زکاة لکم (مصنف ابن ابی شیبه)

ترجمہ : تم مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے پاکی ہے۔

حدیث 133 : صلوا فی بیوتکم. ولا تترکوا النوافل فیها۔ (دار قُطنی)

ترجمہ : اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو نوافل گھروں میں پڑھنا مت چھوڑو۔

حدیث 134 : صوم ثلاثة أيام من كل شهر صوم الدہر۔ (مُسلم)
ترجمہ : ہرایک مہینہ میں تین روزے رکھنا پورے سال کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔

حدیث 135 : صلاة بسواک افضل من خمس وسبعين۔ (مُسند ابو یعلیٰ)
ترجمہ : مسواک کرکے ایک نماز پڑھنا پچھتر نماز سے بہتر ہے۔

حدیث 136 : صلاة الليل منهاة عن الاثم۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : رات کی نماز گناہ سے روکتی ہے۔

حدیث 137 : الصائم فی عبادہ. وان کان نائماً علی فراشہ۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : روزے دار عبادت میں ہے اگر چہ اپنے بستر پر سویا ہوا ہو۔

حدیث 138 : الصدقات بالغداة تذہب بالعاہات۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : صبح کے وقت صدقہ دنیا آفات کو دفع کرتا ہے۔

حدیث 139 : الصمت حکمٌ. وقلیل فاعلہ۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : خاموشی حکمت ہے مگر چپ رہنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

حدیث 140 : الصلوات الخمس یمحو اللہ بهن الخطایا۔ (ابن نصر)
ترجمہ : پنجگانہ نماز سے اللہ گناہ مٹا دیتا ہے۔

ض

حدیث 141 : ضحوا بالجذع من الضان ؛ فانہ جائز۔ (مسند احمد)

ترجمہ : چھ ماہ کا دنبہ قربانی کر سکتے ہو (اگر وہ سال والوں کے برابر نظر آتے)

حدیث 142 : ضع بصرک موضع سجودک۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : (قیام میں) اپنی نگاہ سجدے کی جگہ رکھ یعنی نماز میں

حدیث 143 : ضع فی ید المسکین، ولو ظلفاً محرقاً۔ (مُسند احمد)

ترجمہ : مسکین کے ہاتھ پر کچھ رکھ دے اگرچہ سوختہ کھر (گائے بکری کا سُم) ہی ہو۔

حدیث 144 : الاضرار فی الوصیة من الکبائر۔ (طبرانی)

ترجمہ : وصیت میں ضرر پہنچانا گناہ کبیرہ ہے۔

حدیث 145 : الضحك فی المسجد ظلمة فی القبر۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : مسجد میں ہنسا قبر کی ظلمت ہے۔

حدیث 146 : الضیافة ثلاثة أیام، فما زاد فهو صدقة۔ (مُسند احمد)

ترجمہ : مہمانی تین روز ہوتی ہے اس سے زائد صدقہ ہے۔

حدیث 147 : الضیف یأتی برزقه، ویرتحل بذنوب القوم۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : مہمان اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اور میزبان کے گناہ لے کر جاتا ہے۔

ط

حدیث 148 : طالب العلم کالغادیٔ والرائح فی سبیل اللّٰه۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : طالب علم مثل صبح اور شام کو جہاد میں جانے والے کے ہے۔

حدیث 149 : طوبیٰ لمن ملك لسانه. وبکی علی خطیئته (حُلیة الاولیاء ابو نعیم)

ترجمہ : جس نے اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھا اور اپنے گناہ پر رویا اسکے لئے خوشخبری ہے۔

حدیث 150 : طوبی لمن شغل عیبه عن عیوب الناس۔ (حُلیة الاولیاء ابو نعیم)

ترجمہ : اس کے لیے خوشخبری ہے جس کو اپنے عیوب نے دوسروں کے عیوب دیکھنے سے فارغ کر دیا ہو۔

حدیث 151 : طوبی للمؤمن ان تاب قبل منه، وإنْ أساه غفر له۔ (نسائی)

ترجمہ : خوشخبری ہے اس مؤمن کیلئے جو توبہ کرے تو قبول کیجائے اور برائی کرے تو بخشا جائے۔

حدیث 152 : طول القنوت فی الصلاة یخفف سکرات الموت۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : نماز میں (طویل قیام) تکالیف موت کو ہٹاتی ہے۔

حدیث 153 : الطاهر النائم کالصائم القائم۔ (مُسند الفردوس دیلمی)

ترجمہ : باوضو سونے والا مثل روزہ دار تہجد پڑھنے والے کے ہے۔

حدیث 154 : الطعام الحار غیر ذی برکة. فأبردوه۔ (مُسند ابن مُبیع)

ترجمہ : گرم کھانا برکت والا نہیں ہے اسکو ٹھنڈا کرو۔

حدیث 155 : الطواف صلاة. فأقلوا فیه الکلام ۔ (طبرانی)

ترجمہ : طواف نماز ہے اس میں بات کم کیا کرو۔

ظ

حدیث 156 : ظل المؤمن یوم القیامة صدقته۔ (مسند احمد)

ترجمہ : قیامت کے دن مؤمن پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا۔

حدیث 157: ظلم الغنی المطل۔ (مسند احمد)

ترجمہ : غنی کا ٹالنا ظلم ہے۔

حدیث 158 : الظلم ظلمات یوم القیامة۔ (بخاری مسلم)

ترجمہ : ظلم کرنا قیامت کے دن کئی تاریکیاں بنے گا۔

ع

حدیث 159 : عاقبوا أرقاء کم علی قدر عقولهم۔ (دار قُطنی)

ترجمہ : غلاموں کو انکی عقل کے مطابق سزادیا کرو۔

حدیث 160: عامة أهل النار النساء۔ (طبرانی)

ترجمہ : اکثر اہل دوزخ عورتیں ہوں گی۔

حدیث 161 : عزمت علی أمتی أن لایتکلموا فی القدر۔ (تاریخ بغداد خطیب بغدادی)

ترجمہ : میں اپنی امت کو تاکیداً کہتا ہوں کہ وہ تقدیر میں کلام نہ کریں۔

حدیث 162 : عالم ینتفع بعلمه خیر من الف عابد۔ (مسند فردوس دیلمی)

ترجمہ : جس عالم کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عابد سے بہتر ہے۔

حدیث 163: عرفها سنة؛ فان جاء صاحبها والا فهی لک (بخاری مسلم)

ترجمہ : گمشدہ چیز کا ایک برس اعلان کرا گر اسکا مالک آگیا تو بہتر ورنہ وہ تیرے لئے ہے۔

حدیث 164 : علموا الصبی الصلاة ابن سبع. واضربوه علیها ابن عشر۔ (بیهقی)

ترجمہ : سات سالہ بچہ کو نماز سکھاؤ اور دس سالہ کو نماز نا پڑھنے پر سزا دو۔

حدیث 165 : علیک بالبز ؛ فان فیه تسعة اعشار البرکة۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : کپڑے کا کاروبار کرو کیونکہ اس میں نوے حصے برکت ہے۔

حدیث 166 : علیکم بالکحل عند النوم۔ (ترمذی)

ترجمہ : سوتے وقت سرمہ لگالیا کرو۔

حدیث 167 : علیکم بالکحل؛ فانه ینبت الشعر. ویشد العین۔ (بغوی)

ترجمہ : سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ بال پیدا کرتا اور آنکھ مضبوط کرتا ہے۔

حدیث 168 : عمار مساجد اللّٰه هم أهل اللّٰه۔ (طبرانی)

ترجمہ : مسجدوں کو آباد کرنے والے اہل اللہ ہیں۔

حدیث 169 : العبادة فی الهرج کهجرة الیّ۔ (مصنف ابن ابی شیبه)

ترجمہ : فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے مترادف ہے۔

غ

حدیث 170 : غدوة فی سبیل اللّٰه أو روحة خیر من الدنیا وما فیها۔ (بخاری مسلم)

ترجمہ : صبح یا شام اللہ کی راہ میں جانا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث 171 : الغدو والرواح الی المساجد من الجهاد۔ (طبرانی)

ترجمہ : صبح اور شام مسجدوں کی طرف جانا جہاد میں سے ہے۔

حدیث 172 : الغرق شهادة. والبطن شهادة۔ (مسند احمد)

ترجمہ : غرق ہو کر مرنا شہادت ہے پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔

حدیث 173 : الغضب یفسد الایمان کما یفسد الخل العسل۔

(طبرانی)

ترجمہ : غصہ ایمان کو ایسا فاسد کرتا ہے جسطرح سرکہ شہد کو۔

حدیث 174 : الغبار فی سبیل اللّٰہ اسفار الوجوہ یوم القیامۃ۔ (طبرانی)

ترجمہ : اللہ کی راہ میں غبار کا منہ پڑنا قیامت کے روز چہروں کی سفیدی ہوگی۔

حدیث 175 : الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔ (بیہقی)

ترجمہ : گانادل میں نفاق پیدا کرتا ہے جسطرح پانی کھیت کو پیدا کرتا ہے۔

حدیث 176 : الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔ (قرشی)

ترجمہ : مال و دولت دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزی پیدا کرتا ہے۔

حدیث 177 : الغیرۃ من الایمان۔ (بیہقی)

ترجمہ : غیرت ایمان کا حصہ ہے۔

ف

حدیث 178 : فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داءٍ۔ (بیہقی)

ترجمہ : سورۃ فاتحہ ہر ایک بیماری کیلئے شفا ہے۔

حدیث 179 : فأعنی علی نفسک بکثرۃ الرکوع والسجود۔ (مسند احمد)

ترجمہ : (جنت میں میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے) تو میری رکوع وسجود سے امداد کر (یعنی خوب نوافل ادا کر)۔

حدیث 180 : فرقوا بین أولادکم فی المضاجع اذا بلغوا سبعاً۔ (مُسند احمد)

ترجمہ :اپنی اولاد کو الگ سلاؤ جبکہ وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں۔یعنی بستر الگ الگ کردو۔

حدیث 181 : فقیہ واحد أشد علی الشیطان من ألف عابد۔ (ترمذی)

ترجمہ :ایک سمجھدار عالم شیطان پر ہزار عبادت کرنیوالوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔

حدیث 182 : فی الجمعة ساعة لا یوافقها عبد یستغفر اللّٰہ الا غفر له۔ (ابن السُنّی)

ترجمہ :جمعہ میں ایک وقت ایسا ہے اگر آدمی اس میں استغفار کرے تو بخشش ہوتی ہے۔

حدیث 183 : الفریضة فی المسجد، والتطوع فی البیت۔ (مُسند ابو یعلیٰ موصلی)

ترجمہ :فرض مسجد میں اور نفل گھر میں پڑھنے چاہئیں۔

حدیث 184 : الفقر شین عند الناس، وزین عند اللّٰہ۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ :فقر لوگوں کے نزدیک عیب ہے اور اللہ کے نزدیک زینت کی چیز ہے۔

ق

حدیث 185 : قال اللّٰہ تعالیٰ: لا أعذب أحداً تسمی باسمک بالنار۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ :اللہ نے فرمایا ہے جو تیرے نام پر اپنا نام رکھے گا میں اس کو آگ کا عذاب نہ دوں گا۔

حدیث 186 : قال لی جبریل: انا لا ندخل بیتا فیه کلبٌ اوتصاویر۔ (طبرانی)

ترجمہ :مجھ سے جبریل نے کہا جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں ہم داخل نہیں

ہوتے۔ یعنی کتا جو شوقیہ پال رکھا ہو۔

حدیث 187 : قال موسی: یارب من أعز عبیدک عندک؟ قال من اذا قدر عفا۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک تیرا کون سا بندہ عزیز تر ہے، اللہ نے فرمایا وہ شخص جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

حدیث 188 : قبضات التمر للمساکین مهور الحور العین۔ (دار قطنی)

ترجمہ : کھجوروں کی مٹھی مساکین کو دینا حور عین کے مہر ہیں۔

حدیث 189 : قد أذن الله لکن أن تخرجن لحوائجکنَّ۔ (بخاری)

ترجمہ : اللہ نے تم (خواتین) کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی (شرعی) ضرورتوں کے لئے نکلا کرو۔

حدیث 190 : قذف المحصنة یحبط عمل مائة سنة۔ (حلیة الاولیاء ابو نُعیم علیہ الرحمۃ)

ترجمہ : پاکدامن عورت پر تہمت لگانا سو برس کے عمل تباہ کر دیتا ہے۔

حدیث 191 : قم ؛ فانها نومة جهنمیة۔ یعنی: النوم علی الوجه۔ (ابن ماجه)

ترجمہ : اٹھ (یہ مونہہ کے بل) سونا جہنمیوں کا سونا ہے۔ یعنی اُلٹا سونا۔

حدیث 192 : قولوا: لا ردَّ الله علیک ضالتک۔ قاله لمن نشد فی المسجد۔ (طبرانی)

ترجمہ : اسکو کہو اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے واپس نہ دے یہ اُسے فرمایا جو مسجد میں اعلان کرتا تھا۔

حدیث 193 : قیام اللیل فریضة علی حامل القرآن، ولو رکعتین۔

(فردوس دیلمی)

ترجمہ : حافظ قرآن کو تہجد کی نماز لازم ہے اگر چہ دو رکعت ہی پڑھے۔

حدیث قیلوا فان الشیاطین لا تُقیل۔ (طبرانی)

ترجمہ : تم دوپہر کو سولیا کرو کیونکہ شیاطین ایسا نہیں کرتے۔

حدیث 194 : القائم بسنتی عند فساد اُمتی له أجر شهيد۔ (مُستدرک حاکم)

ترجمہ : میری امت میں فساد کے وقت میری سنت پر قائم رہنے والے کے لئے شہید کا ثواب ہے۔

حدیث 195 : القتل فی سبیل اللّٰه یکفر کل شیء الّا الدین۔ (مُسلم)

ترجمہ : اللہ کی راہ میں قتل ہونا قرض کے سوا ہر چیز کو ہٹا دیتا ہے۔

ک

حدیث 196 : کاتب السوء کالعامل به۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : بُرائی لکھنے والا بُرائی کرنے والے کی طرح ہے۔

حدیث 197 : کفارة من اغتبت أن تستغفر له۔ (مسند احمد)

ترجمہ : جسکی تو نے غیبت کی کفارہ اسکا یہ ہے کہ تو اسکے لئے بخشش مانگے۔

حدیث 198 : کفی بک اثماً أن لا تزال مخاصماً۔ (ترمذی)

ترجمہ : تیرے گناہ کیلئے یہ کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے۔

حدیث 199 : کل أمر ذی بال لا یبدأ فیه ببسم اللّٰه فهو أقطع۔ (بیہقی)

ترجمہ : کوئی صاحب شان کام جو بسم اللہ سے نہ شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

حدیث 200 : کل بناء وبال علی صاحبه الأماقل وکفی۔ (ابن

ماجه)

ترجمہ : ہرایک عمارت مالک پر وبال ہوگی مگر جو تھوڑی اور بار کفایت ہو۔

حدیث 201 : کل أمتی معافی الّا المجاہرین۔ (بخاری مسلم)

ترجمہ : میری تمام امت معاف کی گئی ہے مگر کھلے عام گناہ کرنے والے۔

حدیث 202 : کل امری ء فی ظل صدقته۔ حتی یقضی بین الناس (مسند احمد)

ترجمہ : ہر انسان اپنے صدقہ کے سایہ میں رہے گا یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلہ کردیا جائے۔قیامت کے دن۔

حدیث 203 : کل معروف صدقة۔ (مسند احمد)

ترجمہ : ہر نیکی صدقہ ہے۔

حدیث 204 : الکذب ینقص الرزق۔ (مُسند احمد)

ترجمہ : جھوٹ رزق کو کم کردیتا ہے۔

حدیث 205 : الکنود الذی یأکل وحده. ویمنع رفده. ویضرب عبده۔ (طبرانی)

ترجمہ : بخیل وہ شخص ہے جو کہ اکیلا کھائے اور اپنی خیر کو لوگوں سے منع کرے اور اپنے غلاموں کو مارا کرے۔

ل

حدیث 206 : لبنها داء۔ وسمنها شفاء. ولحمها داء۔ یعنی: البقر (نوادر الأصول)

ترجمہ : گائے کا دودھ دوا ہے، اسکا گھی شفا ہے اور اسکا گوشت بیماری ہے۔ (نوادر الاُصول)

حدیث 207 : لعن الله رجلا قامت له العبید صفوفاً۔ (دار قطنی)

ترجمہ : جس شخص کے لئے غلام صف بستہ کھڑے ہوں اس پر اللہ لعنت کرتا ہے۔

حدیث 208 : لعن اللّٰہ من سب أصحابي۔ (طبرانی)

ترجمہ : جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ لعنت کرتا ہے۔

حدیث 209 : لعن اللّٰہ زوّارات القبور۔ (مسند احمد)

ترجمہ : جو عورتیں قبور کی زیارت کو جاتی ہیں ان پر اللہ لعنت کرتا ہے۔

حدیث 210 : للّٰہ فی کل جمعۃ ستمائۃ ألف عتیق منّ النار۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : ہر جمعہ کے روز اللہ چھ لاکھ اشخاص کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔

حدیث 211 : لکل داء دواءٌ. ودواء الذنوب الاستغفار۔ (مسند احمد)

ترجمہ : ہر ایک بیماری کی دوا ہے اور گناہ کی دوا استغفار ہے۔

حدیث 212 : لکل شیئٍ زکاۃ. وزکاۃ الجسد الصیام۔ (طبرانی)

ترجمہ : ہر چیز کی زکاۃ ہے اور جسم کی زکاۃ روزہ رکھنا ہے۔

حدیث 213 : لولا أبو بکر الصدیق لذہب الاسلام۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : ابوبکر صدیق نہ ہوتا تو اسلام جاتا رہتا۔

حدیث 214 : لیس شیء یجزی مکان الطعام والشراب غیر اللبن۔ (ترمذی)

ترجمہ : دودھ کے بغیر کوئی چیز کھانے اور پانی کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

حدیث 215: اللعب بالحمام یورث الفقر۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : کبوتروں کے ساتھ کھیلنا فقیری پیدا کرتا ہے۔

حدیث 216 :مؤذن أھل السموات جبریل. واما مھم میکائیل۔

(فردوس دیلمی)

ترجمہ : آسمان والوں کا مؤذن جبرئیل ہے اوران کا امام میکائیل ہے۔

حدیث 217 : مابرَّ أباہ من شدَّ الیہ الطرف بالغضب۔ (طبرانی)

ترجمہ: جس نے اپنے باپ کی طرف تیز اور غضبناک نگاہ سے دیکھا اس نے تابعداری نہیں کی۔

حدیث 218 : ماتشاور قوم الّا ہدوا۔ (طبری)

ترجمہ : جس قوم نے باہمی مشورہ کیا اس نے فلاح پائی۔

حدیث 219 : ماساء عمل قوم قط الّا زخرفوا مساجدہم۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ : کسی قوم کا عمل خراب نہیں ہوتا مگر جب وہ اپنی مساجد کو آراستہ کرنا شروع کردیتے ہیں۔

حدیث 220 : ماعمل أحد فی یوم خیراً من شھود جنازۃ۔ (فردوس دیلمی)

ترجمہ : جنازہ پر حاضر ہونا تمہارا دن کا اچھا عمل ہے ایسا دوسرا عمل نہیں۔

حدیث 221 : مامن مسلم یصلی علیَّ الّا صلت علیہ الملائکۃ۔ (مسند احمد)

ترجمہ : جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے اسکے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

حدیث 222 : متفقیراً، ولا تمت غنیاً۔ (طبرانی)

ترجمہ : تو فقیر ہو کر مرنا غنی ہو کر نہ مرنا۔

حدیث 223 : من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم۔ (ابو داؤد)

ترجمہ : بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا اللہ کی عزت کرنا ہے۔

حدیث 224 : من البرأن تصل صدیق أبیک (طبرانی)
ترجمہ :اپنے باپ کے دوست سے تعلق قائم رکھنا نیکی سے ہے۔

حدیث 225 : من التواضع أن یشرب الرجل من سؤر اخیہ۔ (دار قطنی)
ترجمہ :یہ تواضع سے ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا پیئے۔

ن

حدیث 226 : نعم الحرفة لرجال أمتی الخیاطة۔ (نسائی)
ترجمہ :میری امت کے مردوں کے لئے درزی کا کام اچھا کسب ہے۔

حدیث 227 : نظر الرجل الی والدیہ حباً لھما عبادة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ :اپنے والدین کو نظر محبت سے دیکھنا عبادت ہے۔

حدیث 228 : نوروا منازلکم بالصلاة وقراءة القرآن۔ (بیہقی)
ترجمہ :تم اپنے گھروں کو نماز اور تلاوت قرآن سے منور رکھو۔

حدیث 229 : نوم الصبحة تمنع الرزق۔ (مُسند احمد)
ترجمہ :صبح کی نیند رزق میں رکاوٹ کرتی ہے۔

حدیث 230 : نعوذ باللہ من علم لا ینفع۔ (ابن عبدالبر)
ترجمہ :جس علم سے نفع نہ ہو میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

حدیث 231 : نوم العالم عبادة، ونفسہ تسبیح۔ (احیاء العلوم غزالی علیہ الرحمۃ)
ترجمہ :عالم کا سونا عبادت ہے اور اسکا دم لینا تسبیح ہے۔

حدیث 232: نیة المؤمن خیر من عملہ۔ (بیہقی)
ترجمہ :مؤمن کی نیت اسکے عمل سے (زیادہ) بہتر ہے۔

حدیث233 : الندم توبة۔ (مسند احمد)
ترجمہ : پشیمانی (بھی) توبہ ہے۔

حدیث 234 : النظر الی وجه العالم عبادة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

حدیث 235 : النظر فی العلم ساعة. خیر من عبادة ستین سنة۔ (فردوس دیلمی)
ترجمہ : ایک ساعت علم میں نظر کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

حدیث 236 : نهی عن التختم بالذهب۔ (ترمذی)
ترجمہ : منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَردوں کیلئے۔

حدیث نهی عن الصورة۔ (ترمذی)
ترجمہ : منع فرمایا تصویر بنانے سے۔

حدیث 237 : نهی أن تتبع الجنازة معها رانة۔ (ابن ماجه)
ترجمہ : منع فرمایا جنازہ کے پیچھے پیچھے رونے پیٹنے سے۔

حدیث 238 : نهی أن تقام الصبیان فی الصف الأول۔ (ابن نصر)
ترجمہ : منع فرمایا بچوں کو نماز کی صف اول میں کھڑا ہونے سے۔

حدیث 239 : نهی عن اجابة طعام الفاسقین۔ (طبرانی. بیهقی)
ترجمہ : منع فرمایا فاسقوں کے کھانے کی دعوت قبول کرنے سے۔

حدیث 240 : نهی أن تطلب عثرات النساء۔ (طبرانی)
ترجمہ : منع فرمایا عورتوں کی لغزشیں تلاش کرنے سے یعنی بیوی کی۔

حدیث 241 : نهی عن سب الأموات۔ (مستدرک حاکم)
ترجمہ : منع فرمایا مُردوں کو برا بھلا کہنے سے۔

و

حدیث 242 : وزیری من السماء جبریل ومیکائیل. و من الأرض

أبو بكر و عمر۔ (ترمذی)

ترجمہ : میرے وزیر آسمان سے جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین میں ابوبکرؓ اور عمرؓ۔

حدیث 243 : ويل للأغنياء من الفقراء۔ (طبرانی)

ترجمہ : فقراء کی وجہ سے اغنیاء کیلئے ہلاکت ہے (جب وہ فقراء کو محروم رکھیں)

حدیث 244 : ويل لمن استطال على مسلم، فانتقص حقه۔ (حلية الاولياء ابو نعيم)

ترجمہ : اسکے لئے ہلاکت ہے جس نے مسلمان پر ظلم کیا اور اسکا حق کم ہوگیا۔

حدیث 245 : ويل لمن لا يعلم، وويل لمن علم، ثم لا يعمل۔ (حلية الاولياء)

ترجمہ : جاہل کے لئے ہلاکت ہے اور اس عالم کیلئے ہلاکت ہے جو عمل نہیں کرتا۔

حدیث 246 : الوحدة خير من جليس السوء۔ (مُستدرک حاکم)

ترجمہ : بُرے ہمنشین سے تنہائی بہتر ہے۔

حدیث 247 : الورع الذی یقف عند الشبهة۔ (طبرانی)

ترجمہ : پرہیزگاری یہ ہے کہ مشتبہ سے بھی احتراز کرے۔

حدیث 248 : الوضوء شطر الايمان، والسواک شطر الوضوء۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ﷺ)

ترجمہ : وضوء ایمان کا جزء ہے اور مسواک وضوء کا جزء ہے۔

حدیث 249 : الوضوء قبل الطعام ما ينفي الفقر۔ (طبرانی)

ترجمہ : طعام سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا فقر کو دفع کرتا ہے۔

حدیث 250 : الوضوء يكفر ما قبله، ثم تصير الصلاة نافلة۔ (مُسند احمد)

ترجمہ : وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے پھر نماز اضافی انعام ہوتی ہے۔

حدیث 251 : یا عائشة من أعطاک من غیر مسالة فاقبلیه۔
(مُسند احمد)
ترجمہ : اے عائشہ جو شخص بغیر مانگے دے اسے قبول کرلیا کرو۔

ہ

حدیث 252 : هجرة المسلم اخاه کسفک دمه۔ (بخاری مسلم)
ترجمہ : مسلمان کا اپنے بھائی کو بالکل چھوڑ دینا اسکے خون بہانے کے مثل ہے۔

حدیث 253 : هلکت الرجال حین اطاعت النساء ثلاثاً۔ (مسند احمد)
ترجمہ : تین دفعہ فرمایا۔ ہلاک ہوئے وہ مرد جو عورتوں کے مطیع ہوئے۔ یعنی جو ناجائز کاموں میں مطیع ہوئے۔

حدیث 254 : الهواء مغفور لصاحبه مالم یعمل به. أو یتکلم۔
(حلیة الاولیاء ابو نعیم)
ترجمہ : خواہش پر جب تک عمل نہ کیا جائے گا بات نہ کی جائے معاف ہے۔

حدیث 255 : الهدیة مشترکة. تهادوا تحابوا۔ (موطا مالک)
ترجمہ : ہدیہ مشترک ہوتا ہے ایک دوسرے کو ہدیہ دیکر محبت پیدا کیا کرو۔

(کنوز الحقائق علامہ عبدالروف المناوی)

کثیر الفوائد مشہور شخصیات کے اصل نام۔طلباء کی خدمت میں

اس مضمون کی معرفت بہت اہم ہے اس لئے کہ اکثر احادیث وتاریخ میں شخصیات کا تذکرہ ابو یا ابن سے ہوتا ہے یا کوئی خاص پیشے یا فن کا ماہر ہوا تو اسی سے مشہور ہو گیا اہل عرب تو اصل نام سے بہت کم پکارتے ہیں تو اس کی اہمیت کے پیش نظر اس ناکارہ کی کوتاہ نظر میں جتنے ایسے نام آئے ہیں وہ پیش خدمت ہیں

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اصل نام عبداللہ۔ والد کا نام ابو قُحافہ اصل نام عثمان۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اصل نام خالد بن زید۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عبداللہ بن قیس ابو بُردہ حارث رضی اللہ عنہ۔ ابو بکرہ نُفیع بن حارث۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ عویمر بن مالک۔ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ جُندب بن جُنادہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اصل نام سعد بن مالک رضی اللہ عنہ۔ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ زید بن سہل۔ ابو العاص رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر مہتم یا قاسم۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ حارث یا نعمان بن ربیع۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اصل نام عبدالرحمن بن صخر۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن سُمرہ بن معید یا سلیمان یا جابر۔ ابو دجانہ سماک بن خرشہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ عامر ابن الجراح۔ عبداللہ بن ام مکتوم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن عمرو بن قیس۔ ابو لُبابہ بشیر بن عبدالمنذر۔ ابو سُفیان رضی اللہ عنہ صخر بن حرب۔ ابو مالک اشعری حارث بن عاصم۔ ابو یعلیٰ صحابی رضی اللہ عنہ شداد بن اوس۔ ابو اُمامہ باھلی صُدَی بن

عجلان ۔ابوحمید الساعدی عبدالرحمن بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ۔ابوبَرزہ اسلمی نَضلہ بن عبید الاسلمی رضی اللہ عنہ۔ابوکبشہ راویٔ حدیث عمرو بن سعد الانماری رضی اللہ عنہ۔ابورفاعہ تمیم بن اوس رضی اللہ عنہ۔صحابی ابولیلیٰ بلال یاداوَدیاسنان۔ابوبصیر رضی اللہ عنہ عُتبہ بن اَسید الثقفی۔ابو جندل سہیل بن عمرو القرشی۔ابوالبختری سعید بن فیروز۔ابوجُحیفہ وھب بن عبداللہ العامری۔ ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد المخزومی۔ابورمثہ رفاعہ التیمی۔ابوقِلابہ عبداللہ بن زید۔ابوریحانہ شمعون بن یزید القرظی۔ابوالعالیہ رفیع بن مہران الریاحی۔ابوطریف عدی بن حاتم الطائی۔ ابوزُرعہ حافظِ حدیث عبداللہ بن عبدالکریمؒ۔ابوحنیفہ مشہور امامِ فقہ نعمان بن ثابتؒ۔ابوطالب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد عبدمناف۔ابولھب عبدالعزیٰ۔ابوجہل عمرو ابن ہشام۔ابو وائل شقیق بن سلمہ الاسدی الکوفی۔ابوالشعثاء سلیم بن اسد الاکوفی۔ابومسلم خولانی عبداللہ بن ثوب۔ابوتراب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا پیار کا نام۔ابویوسف مشہور امام فقہ یعقوب بن ابراہیمؒ۔ابونواس شاعر حسن بن ہانی بن عبدالاول۔ابووقاص حضرت سعد کے والد مالک بن وہیب بن عبدمناف۔

ابن سے جو مشہور ہیں۔

۱	ابن عبدالمطلب	:	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲	ابن مریم	:	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۳	ابن مسعود	:	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۴	ابن عمر	:	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۵	ابن عباس	:	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۶	ابن اسحاق	:	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ النبی
۷	ابن جریر	:	ابوجعفر محمد بن جریر طبری
۸	ابن کثیر	:	اسماعیل بن عمر بن کثیر

۹	ابن ابی حاتم	:	عبدالرحمن بن ابی حاتم
۱۰	ابن جزری	:	محمد بن محمد بن محمد بن جزری شافعی
۱۱	ابن یعیش	:	موفق الدین ابوالبقا یعیش بن علی
۱۲	ابن عقیل	:	محمد بن عقیل صاحب شرح الفیہ
۱۳	ابن خلکان	:	امام شمس الدین احمد بن خلکان
۱۴	ابن سینا	:	ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن حسین بن سینا
۱۵	ابن الجوزی	:	جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن الجوزی
۱۶	ابن تیمیہ	:	تقی الدین ابوالعباس احمد بن الحلیم بن عبدالسلام
۱۷	ابن عبدالبر	:	جمال الدین یوسف بن عبدالبر
۱۸	ابن حاجب نحوی	:	ابوعمر عثمان بن عمر بن ابی بکر صاحب کافیہ
۱۹	ابن دُرید	:	ابوبکر محمد الحسن دُرید الازدی
۲۰	ابن ندیم	:	محمد بن اسحاق بن الندیم
۲۱	ابن جنی	:	ابوالفتح عثمان بن جنی موصلی
۲۲	ابن درستویہ	:	ابومحمد عبداللہ بن جعفر الفارسی
۲۳	ابن خالویہ	:	ابوعبداللہ الحسن ابن خالویہ
۲۴	ابن السکیت	:	ابویوسف یعقوب بن السکیت
۲۵	ابن شمیل	:	ابوالحسن النضر بن شمیل الیتمی النحوی
۲۶	ابن قُتیبہ	:	ابومحمد عبداللہ بن مسلمہ بن قتیبہ الدینوری
۲۷	ابن الکلبی	:	ابوالمنذ ہشام بن ابی النصر محمد بن السائب الکلبی
۲۸	ابن القیم	:	شمس الدین ابوعبداللہ محمد بکر بن سعد الزرعی

۲۹	ابن عابدین	:	الشیخ محمد امین الشہیر بابن عابدین صاحب شامی
۳۰	ابن رجب	:	زین الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن رجب حنبلی
۳۱	ابن العربی	:	قاضی ابوبکر محمد بن زیاد الکوفی
۳۲	ابن ابی شیبہ	:	محمد بن عثمان الکوفی
۳۳	ابن الاعرابی	:	ابوعبداللہ بن محمد بن زیاد الکوفی
۳۴	ابن مردویہ	:	حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ الاصفہانی
۳۵	ابن مردویہ	:	حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ الاصفہانی
۳۶	ابن ماجہ	:	ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی صاحب ابن ماجہ
۳۷	ابن زریق	:	یحییٰ بن علی التنوخی المصری
۳۸	ابن الصلاح	:	تقی الدین ابوعمرو عثمان عبدالرحمن شہرزوری
۳۹	ابن حزم	:	ابومحمد علی بن احمد معروف بابن حزم الظاہری
۴۰	ابن حجر	:	ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
۴۱	ابن مکتوم	:	تاج الدین ابومحمد احمد بن عبدالقادر
۴۲	ابن عساکر	:	حافظ ابوالحسن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ الشافعی
۴۳	ابن بشکوال	:	ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوال
۴۴	ابن ہمام	:	کمال الدین محمد بن ہمام صاحب فتح القدیر شرح ہدایہ
۴۵	ابن حبان	:	محمد البستی بن حبان
۴۶	ابن الاثیر	:	عزالدین ابوالحسن علی بن الاثیر

۴۷	ابن الانباری	:	شرف الدین ہمۃ اللہ بن عبد الرحیم
۴۸	ابن نجیم	:	زین الدین ابراہیم مصری
۴۹	ابن السنی	:	ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری
۵۰	ابن جریج	:	عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج
۵۱	ابن سعد	:	ابوعبداللہ محمد بن سعد صاحب طبقات ابن سعد
۵۲	ابن جبیر	:	سعید بن جبیر کوفی شہید
۵۳	ابن خلدون	:	عبد الرحمن بن محمد بن خلدون المغربی
۵۴	ابن المنذر	:	امام ابوبکر محمد بن ابراہیم النیسابوری
۵۵	ابن حازم	:	عبد بن حازم الخراسانی
۵۶	ابن فضالہ	:	علی بن فضالہ ابوالحسن مجاشعی النحوی

بحوالہ نایاب تحفہ ص 56

غزوۂ اُحد میں حضور علیہ السلام کا چہرۂ انور بھی زخمی ہوا اور دندان مبارک شہید اس بدبختی کو سرانجام دینے والے کا نام تفسیر رازی میں تحریر ہے۔عبداللہ بن قیمۃ الحارثی۔سیدنا لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی۔(تفسیر ابن کثیر ج نمبر ۲) سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو دیکھ کر جندع بن عمرو نامی سردار ایمان لے آیا اور اللہ کی اس نشانی یعنی اونٹنی کو قتل کرنے والے دو بخت تھے جن کے نام (قصص القرآن ج نمبر ا ص ۹۰) مذکور ہیں۔ ا۔قیدار بن سالف ۲۔مصدع۔عبداللہ بن تامر اس لڑکے کا نام ہے جو بوڑھے جادوگر فیمون سے جادو سیکھنے کے لئے تجویز ہوا جس کا تذکرہ سورۃ البروج کی تفسیر میں ہے (قصص القرآن) حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل بھی ہے جس کی وجہ سے ان کی۔اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔حضرت اسحاق علیہ

السلام کی اولاد میں 18 ہزار انبیاء تشریف لائے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بیان مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید) سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا قاتل ہیرودیس نامی بادشاہ تھا (قصص القرآن حفظ الرحمن سیوہارویؒ) یوحنا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک صحابی کا بھی (قصص القرآن حفظ الرحمن)

اصحاب کہف کے نام :۱۔ مکسلمدیا ۲۔ تملیخا ۳۔ مرطونس ۴۔ کسطونس ۵۔ بیرونس ۶۔ نیمونس ۷۔ بطونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر یا حمران تھا۔ (قصص القرآن) شوقیہ کتا پالنا جائز نہیں شکار یا مال مویشی کی حفاظت کی غرض سے جائز ہے۔ جس گھر میں شوقیہ کتا یا تصور جاندار کی ہوگی اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (حدیث شریف) صاحب حیات الحیوان نے لکھا ہے اصحاب کہف کے نام کسی کاغذ پر لکھ کر باغ یا کھیتی میں لٹکا دیوے نقصان نہ ہوگا۔

اسود عنسی آنحضرت علیہ السلام کے آخری زمانہ میں یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اس کا نام عیہلہ بن کعب العنسی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے ملکر قتل کر دیا تھا۔ صاحب مظاہر حق نے ذکر کیا۔

حضرت ھود علیہ السلام قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے قوم ثمود کی طرف سیدنا صالح علیہ السلام اصحاب الایکہ (جنگل والے) کی طرف سیدنا شعیب علیہ السلام اور اصحاب الرس (کنویں والوں) کی جانب بقول ابن عساکر عاد سے پہلے ایک قوم تھی جنکی طرف حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام مبعوث ہوئے (قصص القرآن مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ) تاجداران مصر نیم خدا تصور کئے جاتے تھے اور ان کو فاراع یعنی سورج دیوتا کے اوتار کے تصور کیا جاتا۔ پھر یہی لفظ فاراع استعمال ہوتے ہوتے فرعون بن گیا (قصص القرآن) حضور علیہ السلام نے ایک سفر میں ارشاد فرمایا: آج رات پہرہ کون دے گا۔ دو صحابہ تیار ہوئے آدھی آدھی رات خدمت کی طے ہوئی ایک ساتھی پہرہ دینے لگے اور دوسرے آرام جاگنے والے

نے موقع غنیمت خیال کیا اور نماز کی نیت باندھ لی دشمن کی طرف سے ایک شخص آیا اور تیر مارے دو تین مارے سب ان کے بدن میں گھستے رہے یہ نکالتے رہے۔ اتنے میں دوسرے ساتھی جاگ گئے دیکھا کہ انصاری بھائی کے بدن سے تین جگہ خون بہہ رہا کہنے لگے سبحان اللہ مجھے شروع ہی میں کیوں نا جگا دیا۔ انصاری کہنے لگے میں نے ایک سورۃ سورۃ کھف شروع کر رکھی تھی۔ میرا دل نہ چاہا ختم سے پہلے رکوع کروں اگر حضور علیہ السلام نے خدمت سپرد نا کی ہوتی تو میں تیر کھاتے کھاتے مرجاتا مگر رکوع نہ کرتا یہ دونوں حضرات عباد بن بشیر (۲) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما تھے (تفسیر محمود جلد نمبر ا) یہ تھی ان حضرات کی نماز اور اسکا شوق ایک ہماری نماز ہے جو مکھی مچھر سے بھی خلل آجاتا ہے بھڑ کاذ کر کیا۔ سورۃ مجادلہ پارہ 28 کی ابتدائی آیات جس عورت کے متعلق نازل ہوئیں اور اپنے شوہر سے جھگڑ رہی تھیں ان کا نام خولہ بنت ثعلبہ ہے (تفسیر عثمانی) اسی عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے عہد خلافت میں روک کر بہت وعظ و نصیحت کی احباب تنگ آ کر کہنے لگے بس کرو بڑھیا ہمیں جانے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ پتہ ہے یہ کون ہیں؟ یہ وہ عورت ہے جنکی بات اللہ نے آسمانوں پر سنی اور فیصلہ فرمایا۔

وہ تین خوش نصیب صحابہ جنکی توبہ کی قبولیت کا تذکرہ سورۃ التوبہ میں ہے یہ حضرات جنگ غزوہ تبوک سے بلا کسی شرعی عذر کے نا گئے تھے۔ ان کے نام ا۔ مُرارہ بن ربیع ۲۔ ہلال بن اُمیہ ۳۔ کعب بن مالک (فضائل اعمال) وہ خوش نصیب صحابی جنکو حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں انکا نام ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ زمخشری کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان چار انبیاء تشریف لائے۔ تین بنی اسرائیل کے اور ایک عربی تھے جنکا نام صاحب حیاۃ الحیوان نے خالد بن سنان العبسی بیان کیا ہے مگر بغوی کا بیان ہے کوئی نبی نہیں آئے۔ کتاب الحلیہ میں بیان ہے کہ عطا بن میسرہ فرماتے ہیں کہ مکڑی نے دو انبیاء کیلئے جالا بنا تھا۔

ا۔حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے جب جالوت بادشاہ آپ کو تلاش کروا رہا تھا۔دوسرا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے جارہے تھے اور غارثور میں ٹھہرے تھے (حیاۃ الحیوان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ القدر کے متعین رات بتانے آرہے تھے مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعین اٹھالی گئی۔وہ دونوں حضرات یہ تھے۔ا۔عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ ۲۔کعب بن مالک (فہم حدیث جلد نمبر ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سفر شام میں ایک عیسائی راہب ملے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان گئے تھے کہ یہ آخری نبی برحق ہیں اسکا نام جرجیس تھا اور بُحیرہ راہب کے نام سے مشہور تھے (سیرۃ المصطفیٰ کاندھلوی) دوسری بار سفر شام میں جو راہب ملا تھا اسکا نام نسطورا تھا۔اخنوع ادریس علیہ السلام کا نام۔ایک صحابی حضور علیہ السلام کے پیچھے عشاء پڑھنے آئے واپسی پر بہت اندھیرا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شاخ عنایت فرمائی ان کے ہاتھ میں روشن ہوگئی اسکی روشنی میں گھر پہنچ گئے انکا نام صاحب حیات الحیوان نے ذکر کیا ہے۔وہ قتادہ بن نعمان تھے۔جنگ اُحد میں دشمن کے متوقع راستہ پر عبداللہ بن جبیر مقرر فرمایا

ایک صحابی کے زیادہ بوجھ اٹھانے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سفینہ یعنی کشتی فرمایا تھا انکا رومان یا مہران یا عمیر تھا۔(ذخیرہ معلومات)

ایک صحابی قضائے حاجت کیلئے گئے چوہے نے ۱۷ دینار لا کر رکھ دیئے یہ حضرت مقداد ابن الاسود تھے اور غزوہ بدر میں دو گھوڑے تھے۔ایک ان کا دوسرا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا تھا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاتل کا نام کنانہ بن بشیر ہے۔ام سلمہ ام المومنین ہند بنت ابوامیہ سہیل بن مغیرہ حدیبیہ کے صلح نامہ لکھتے وقت محمد رسول اللہ لکھنے کا انکار اور محمد بن عبداللہ لکھنے پر اصرار کرنے والے کا نام سہیل بن عمرو تھا (کتاب

رحمۃ للعلمین)۔ام حبیبہ امام المومنین رملہ بنت ابوسفیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ۔ام کلثوم حضور علیہ السلام کی صاحبزادی یہی نام تھا۔ام ایمن برکہ بنت ثعلبہ۔ام الفضل حضرت عباس کی بیوی لبابۃ الکبریٰ بنت حارث۔ام رومان نام نہیں ملا۔ام سُلیم بنت ملحان۔سہلہ یارملہ۔ام عمارہ نسیبہ بنت کعب مازنیہ۔ام عطیہ نسیبہ بنت حارث۔ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب۔ام حرام عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی نام معلوم نہ ہوسکا۔ام ابوہریرہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ امیمیہ بنت صبیح یا صُفیح بن حارث۔ام شریک خولہ بنت حکیم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی زوجہ۔اُم معبد عاتکہ بنت خالد۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کی تدفین نماز جنازہ کے بغیر ہوئی اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہیں ہوئی تھی۔ہجرت سے پہلے 10 نبوی میں وفات ہوئی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ۵۸ سنہ ھ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھایا جو اس مروان کے طرف سے مدینہ کے گورنر تھے۔حضرت حفصہؓ کا جنازہ ۴۵ سنہ ھ میں مروان میں پڑھایا۔ام المومنین حضرت زینب جو ام المساکین کے لقب سے مشہور تھیں کا جنازہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے پڑھایا۔ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ ۵۰ سنہ ھ میں مروان نے پڑھایا۔ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ۵۱ سنہ ء میں پڑھایا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت جُبیر بن مطعم نے پڑھایا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔عمدۃ القاری میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قاتل کا نام اسود التیجی تھا اور جنازہ حکیم بن حزام نے پڑھایا آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ۸۳ سال ہوئی۔رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

قاضی شُریح عہدِ علی رضی اللہ عنہ کے مشہور قاضی شریح بن الحرث بن قیس الکندی ہے۔

شیخ سعدی مشہور فارسی شاعر۔ مصلح الدین بن عبداللہ شیرازی۔

نجاشی حبشہ کا بادشاہ اصحمہ بن بعبری۔ مجنوں مشہور لیلیٰ کا عاشق توبتہ الصّمہ اس کا نام البدایہ والنھایہ میں ہے۔ فرردق شاعر ہُمام بن غالب۔ غورث بن حارث یہ اس شخص کا نام جو آپ علیہ السلام کو تنہائی میں پا کر تلوار سونت کر کہنے لگا اب مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ مجھے بچاسے گا (کتاب شفاء قاضی عیاضؒ) ذوالنوان مصری مشہور صوفی بزرگ ثوبان بن ابراہیم یا فیض بن ابراہیم۔

صوفی شبلی ابوبکر دلف بن جحدر یا جعفر بن یوسف خُراسانی۔

فرعونِ موسیٰ ولید بن مصعب۔ سامری موسیٰ بن ظفر۔ سفر طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مار رہا تھا اور بچوں کو مارنے کا کہہ رہا تھا اس کا نام عبدالیل ثقفی تھا۔ (کتاب رحمۃ اللعلمین)

ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یعنی دو نور والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں ان کے نکاح میں آئیں۔ ذوالیدین بمعنی سخاوت والا لمبے ہاتھ والا خرباق سُلمی رضی اللہ عنہ۔ ذُوالقبلتین بمعنیٰ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ سیف اللہ اللہ کی تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ ذوالھجرتین بمعنی دونوں ہجرتیں کرنے والے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ حُمیرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ملا پیار کا نام معلوم ہوا بیوی کا پیار کا نام رکھنا مسنون ہے۔ امین الامۃ یعنی امت محمدیہ کا امانت دار آدمی حضرت عبیدۃ ابن الجراح رضی اللہ عنہ۔ طیّار بمعنیٰ اُڑنے والا ذوالجناحین بمعنیٰ دو پروں والا ہے حضور علیہ السلام نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ایک جنگ میں دونوں بازو کٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ان کو جنت میں اُڑتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ جبرا

الامۃ یعنی امت محمدیہ کا سمجھدار آدمی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔خاتم المہاجرین حضرت عباس بن عبدالمطلب۔حبّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی حضور علیہ السلام کے محبوب ترین صحابی زید بن حارثہ جنکا تذکرہ قرآن شریف میں بھی ہے۔سید اشباب اھل الجنۃ یعنی جنت کے نوجوانوں کے سردار اور حضور علیہ السلام کا فرمان دنیا میں میرے دو پھول حضرت امام حسن و امام حسین ان کے نام مبارک سے ایک شعر یاد آیا آپ کی سماعت کی نذر

اپنی پیشانی کو سجدوں سے محروم نہ رکھ
بڑی قیمت چکائی ہے اسکی حسین ابن علیؓ نے

(رضوان اللہ علیہم اجمعین)

غسیل الملائکۃ بمعنیٰ فرشتوں سے غسل کا شرف پانے والا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ان کی نئی شادی ہوئی تھی ابھی بیوی سے مل کر غسل کرنے بیٹھے ہی تھے۔جنگ کی آواز کانوں میں پڑی بغیر نہائے جنگ میں کود گئے اور شہید ہوگئے پھر فرشتوں نے غسل دیا۔مُطعِم الطَیر بمعنیٰ پرندوں کو کھلانے والا یہ حضور علیہ السلام کے دادا حضرت عبدالمطلب کا لقب تھا جو دسترخوان سے بچا کھانا پرندوں کو ڈال دیتے تھے۔اس طرح بچا کھانا ذرات بچے ہوئے ڈالنا تو جائز ہے مگر سپیشلی طور پر چاول، گندم دیگر اجناس خرید کر ڈالنا جائز نہیں ہمیں انسانوں کو کھلانے کا حکم دیا گیا ہے۔اگرچہ کافر غیر مسلم کیوں نہ ہوں البتہ جن پرندوں کو ہم نے قید کر رکھا ہے انکا کھانا پینا ہمارے ذمے ہے۔حدیث میں ہے ایک عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا اس کو کھانے پینے کو بھی نہیں دیا وہ بلی مرگئی آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جہنم میں جل رہی ہے۔صاحب الحوت ذوالنون بمعنیٰ مچھلی والے حضرت یونس علیہ السلام کو قرآن میں ان الفاظ سے یاد کیا گیا۔ذبیح اللہ بمعنیٰ اللہ کیلئے ذبح کیا جانے والا شخص سیدنا اسماعیل علیہ السلام۔مسیح اللہ بمعنیٰ اللہ کے حکم سے ہاتھ پھیر کر بیمار کو شفا دینے والا سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔خلیل اللہ اللہ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام۔کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ

السلام۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں ڈال دیا گیا وہاں سے ایک قافلہ گزرا جس کے سردار کا نام مالک بن زعر تھا اس نے اپنے دوغلاموں کو پانی بھرنے کے لئے بھیجا۔ ایک کا نام بشیر دوسرے کا نام بُشریٰ تھا۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا نام حنہ بنت فاقوذہ تھا ان کی بہن الیشاع جو سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ اور سیدنا زکریا علیہ السلام کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اس اعتبار سے سیدنا زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے خالو تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو انجیل میں یوحنا سے یاد کیا گیا۔ اس آدمی کا نام جو بنی اسرائیل میں سے تھا قتل کر دیا گیا۔ ورثاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے آپ نے بحکم خدا ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا پھر اس گائے کا ایک حصہ مقتول کے جسم سے لگایا گیا اس نے قاتل کا نام بتادیا اسکا تذکرہ سورۃ البقرہ میں ہے۔ اسکا نام عامیل جس کو صاحب حیاۃ الحیوان نے ذکر کیا۔ مضاض بنو جُرہم کے اس سردار کا نام جس نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کیا تھا۔ (رحمتہ اللعالمین)

امام بخاری محمد بن اسماعیل البخاری۔ سولہ سال کی انتھک محنت کے بعد کتاب الجامع جو بخاری شریف کے نام سے معروف ہے تحریر فرمائی جس سے بشمول مکرّر احادیث کے سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں ہر حدیث کو تحریر کرنے سے پہلے دو نفل پڑھتے اسکا تذکرہ صاحب مظاہر حق نے کیا ہے۔ امام ترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث ان کی مشہور کتاب جو کہ چار ہزار آٹھ صد احادیث پر مشتمل ابو داؤد شریف کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

امام نسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی الشافعی۔ ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی امام مالکؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ امام دارقطنی ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی مشہور حدیث کی کتاب دار قطنی کے مصنف ہیں۔ امام دارمی ابو محمد عبد اللہ بن

عبدالرحمن دارمی حافظ حدیث سمرقند کے بڑے علماء میں سے تھے۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی کتاب حلیہ کے مصنف ہیں۔ امام بیہقی ابوبکر احمد بن حسین بیہقی۔ حمیدی ابوعبداللہ محمد بن ابونصر حُمیدی۔ خطابی ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی۔ بغوی ابومحمد حسین بن مسعود بغوی مشہور مفسر قرآن تفسیر معالم التنزیل کے مصنف۔ امام نووی ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شریف النووی مشہور شارح مسلم شریف ہیں۔ امام شافعی محمد بن ادریس الشافعی مشہور فقہ کے امام۔ امام ابویوسف یعقوب بن ابراہیمؒ۔ امام غزالی محمد بن محمد الغزالی جن کے بارے مشہور ہے اگر اسلام سچا مذہب نہ ہوتا تو امام غزالی جیسا ذہین آدمی کبھی مسلمان نہ ہوتا۔ امام رازی مشہور مفسر قرآن فخرالدین رازی۔ امام اوزاعی احمد بن احمد۔ ابن الصلاح عثمان بن عبدالرحمن انکا قول ہے میں نے زندگی میں کبھی صغیرہ گناہ بھی نہیں کیا۔

منذری زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری الشافعی۔ اعمش سلیمان بن مہران الکاھلی الاسدی۔ الشعبی عامر بن شراجیل کوفی۔ امام زُہری ابوبکر محمد عبداللہ بن شہاب الزہریؒ۔ ابن ابی الدنیا ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیا۔ امام ذہبی شمس الدین محمد بن احمد الشافعی الذہبی انکی کتاب الکبائر مشہور کتاب ہے۔ ابن عطیہ ابومحمد عبدالحق بن ابی عطیہ غرناطی حاتم طائی لقب طائی اصل نام عبداللہ بن سعد طائی ہے۔ سیبویہ نحوی ابوالبشر عمرو الحارثی فارسی۔

زمخشری محمود بن عمر یا جاراللہ الزمخشری معتزلی۔ امام ثعالبی ابومنصور عبدالملک بن محمد نیشاپوری۔ حکیم رازی ابوبکر محمد بن زکریا رازی مُبرّد نحوی ابوالعباس محمد بن یزید عبدالاکبر۔ مقام بدر جس جگہ غزوہ بدر ہوا تھا وہ بدر بن نارین نامی سردار کے نام جسکا یہاں کنواں تھا سے مشہور ہوئی (تفسیر ابن کثیر نمبر ۱) علامہ عینی صاحب عمدۃ القاری شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی۔

(اصل نام درج ذیل کتب سے دیکھے گئے ہیں۔ مظاہر حق۔ نُزہۃ المجالس۔ رحمۃ للعلمین منصور پوری۔ حیاۃ الحیوان۔ ابن کثیر۔ فہم حدیث۔ ذخیرہ معلومات۔ اسماء الرجال۔ سیرت مصطفیٰ کاندھلوی۔)

مبشرین صحابہ ومبشرات صحابیات

حضور علیہ السلام نے جیسے مرد صحابہ کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی تھی ایسے ہی خوش نصیب صحابیات بھی تھیں جنکو زبان نبوت دنیا ہی میں جنت کی بشارت ملی وہ صحابہ جن کو جنت کی بشارت ملی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں ۔ ا۔حضرت ابو بکر صدیق ۲۔حضرت عمر بن خطاب ۳۔حضرت عثمان بن عفان ۴۔حضرت علی ابن ابی طالب ۵۔حضرت عبدالرحمن بن عوف ۶۔حضرت طلحہ ۷۔حضرت سعد بن ابی وقاص ۸۔حضرت زبیر ۹۔حضرت سعید بن زید ۱۰۔حضرت ابوعبیدۃ ابن الجراح یہ سب حضرات قریشی ہیں ویسے تو سب صحابہ جنتی ہیں تاہم ان حضرات کو سب صحابہ پر فوقیت و برتری حاصل ہے ۔رضوان اللہ علیہم اجمعین (اسکا تذکرہ صاحب مظاہر حق نے کیا) اور جن کو مختلف اوقات میں حضور علیہ السلام نے جنت کی بشارت دی ۔خواتین کے مبارک نام یہ ہیں: حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت حفصہ بن عمر، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت ام سلمہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت جویریہ بنت حارث، حضرت صفیہ بنت حُی حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت میمونہ بنت حارث، حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت فاطمۃ الزھرہ بنت محمد الرسول اللہ، حضرت ام رومان، حضرت اسماء بنت ابی بکر حضرت سُمیہ بنت خیاط، ام حرام بنت ملحان، ام سُلیم انصاریہ بنت ملحان ام عمارہ نسیبہ بنت کعب، ربیع بنت معوذ، فریعہ بنت مالک، حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان، حصرت ام سلمہ بنت یزید بن سکن الانصاریہ، حضرت ام سعد کبشہ بنت رافع الانصاریہ، ام منذر سلمیٰ بنت قیس، ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث الانصاریہ حضرت ام ایمن برکہ رضوان اللہ علیہن اجمعین ۔

(بحوالہ کتاب مبشرات صحابیات از قلم محمود احمد غضنفر)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ہمشکل تھے یہ صحابی جب غزوہ احد میں شہید ہوگئے تو کفار نے یہ افواہ اڑادی کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام شہید ہوگئے۔ (سیرۃ المصطفیٰ کاندھلوی بکھرے موتی)

ایک صحابی کا اعزاز بہت بڑا ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ باوجود عجمی ہونے کے اور حضور علیہ السلام سے کوئی رشتہ داری بھی نہ تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا سلمانُ مِنَّا اہلُ البیتِ کہ سلمان میرے اہل بیت میں شامل ہیں۔ عراق میں دفن ہیں اور آج بھی انکی قبر پر تحریر ہے سلمان مِنَّا اہلُ البیتِ۔ سارے نبیوں کے جو امام ہیں ان کے امام حضرت صدیق اکبر ہیں کتنا بڑا اعزاز ہے سبحان اللہ۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنکا تذکرہ ان کے نام کے ساتھ قرآن مجید میں ہوا ہے۔ آخری صحابی انکا اسم مبارک عامر بن واثلہ ابوالطفیل ہے۔ ۱۰۲ ھجری میں وفات ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے مقرر کردہ موذنین حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں حضرت سعد القرظ قباء میں اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ میں اذان دیتے تھے (نشر الطیب) امام الحرمین سے دو امام مُراد ہوتے ہیں امام ابوالمظفر قاضی یوسف جرجانی حنفی ۲۔ امام عبدالملک بن عبداللہ جوینی شافعی (حاشیہ نمبر اس)

شیخین اگر صحابہ کی مبارک جماعت میں بولا جائے تو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما مراد ہوتے ہیں علم حدیث میں اگر بولا جائے امام بخاری اور امام مسلم مُراد ہوتے ہیں علم فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابویوسف مُراد ہوتے ہیں فلسفہ اور منطق میں بولا جائے تو ابونصر فارابی اور بوعلی سینا مُراد ہوتے ہیں (ذخیرہ معلومات) آنحضرت علیہ السلام کی قبر مبارک ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بغلی کھودی (ترمذی اول) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اُتارنے والے خوش نصیب حضرات یہ تھے حضرت علی ۲۔ حضرت عباس ۳۔ قثم بن عباس ۴۔ فضل بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیام نکاح بھیجا مگر رخصتی نہ ہوئی۔

چند ایسی خواتین کے نام بھی ملتے ہیں جن کو پیغام نکاح بھیجا مگر نکاح نا کیا۔

۱۔ ام ھانی ۲۔ ضباعہ بنت عامر بن قرط

۳۔ صفیہ بنت بشامہ ۴۔ اُم حبیب بنت عباس بن عبدالمطلب

۵۔ جمرہ بنت حارث بن ابی حارثہ

(ذخیرہ معلومات حصہ اول)

(مولانا غفران صاحب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ازواج جو رخصتی سے قبل مُطلّقہ ہوئیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بیک وقت گیارہ ازواجِ مطہرات تھیں دو کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وفات ہوئی - 1 حضرت خدیجۃ الکبریٰ - 2 حضرت زینب بنت خدیمہ اور نو ازواجِ مطہرات کو آپ چھوڑ کر دارفانی سے پردہ فرما گئے اس کے علاوہ چند اور خواتین کے نام تاریخ میں ملتے ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح تو فرمایا مگر رخصتی و تنہائی سے قبل ہی طلاق دیدی۔ ان کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ نشاۃ بنت رفاعہ بنو کلاب سے رخصتی سے قبل وفات ہوگئی بعض نے انکا نام سباء یا سناء بنت اسماء ابن الصلت یا بن حبیب بتایا ہے۔

۲۔ شنباء بنت عمرو عفاریہ اس نے کہا اگر آپ نبی ہوتے تو آپ کے بیٹے جو کہ آپ کو محبوب تھے انتقال نہ کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دی۔

۳۔ غزیہ بنت جابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کے پاس آئے تو بڑی عمر کا پایا اسلام

کی دعوت اس نے قبول کر لی آپ ﷺ نے طلاق دیدی بعض نے لکھا ہے جب آپ ﷺ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا میں آپ سے پناہ چاہتی ہوں۔

۴۔ اسماء بنت نعمان جب آپؐ اس کے پاس آئے تو اس کو بلایا اس نے کہا آپ ہی آجائیں آپؐ نے اس کو طلاق دے دی۔

۵۔ عالیہ غفاریہ جب آپؐ اس کے پاس آئے تو پہلو میں سفید داغ نظر آیا آپؐ نے اس کو بھی طلاق دے دی۔

۶۔ اسماء بنت کعب جوینہ رخصتی سے قبل طلاق دے دی اس نے آپ سے پناہ چاہی تھی۔

۷۔ ام شریک اس نے اپنے آپ کو حضور کیلئے ہبہ کر دیا تھا مگر آپؐ نے طلاق دے دی۔

۸۔ فاطمہ بنت ضحاک یا عالیہ بنت ظبیان یا سناء بنت سُفیان یا کلابیہ عمرہ بنت یزید اس نے بھی پناہ چاہی آپؐ نے طلاق دے دی۔

۹۔ بنو کندہ کی باندی سے نکاح ہوا جب آپؐ اس کے پاس آئے تو اس نے بھی پناہ چاہی چنانچہ طلاق ہوئی۔

۱۰۔ قتیلہ اشعث کی بہن سے نکاح فرمایا رخصتی سے قبل وفات ہوگئی۔

۱۱۔ خولہ بنت حکیم سے نکاح ہوا مگر رخصتی نا ہوئی۔

(ذخیرہ معلومات ج1)

اسماء گرامی اصحاب حضرت عیسیٰؑ حواریین

1- قطرش 2- یعقوبیس 3- لحیس 4- اندرایسیس

5- قیلس 6- ابن ثلما یا تلما 7- قیاسا 8- یودس

9- کدمابوط 10- سرجیس (ابن جریر عن ابن اسحاق)

قرآن مجید میں مذکور سوالات کرنے والوں کے نام

۱۔ یسئلونک عن الاھلّہ۔ نئے چاند کا حال پوچھتے ہیں (سورۃ البقرہ)
سائل: ۱۔ حضرت معاذ بن جبلؓ ۲۔ ثعلبہ بن عنمہؓ انصاری سلمی (ابن عساکر)

۲۔ یسئلونک عن الشھر الحرام حرمت کا مہینہ رجب ہے (طبری ابن کثیر) (سورۃ البقرۃ)

۳۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں

(سورۃ البقرۃ)

سائل: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب انصار کی ایک جماعت کے ساتھ آئے (ابن عساکر)
ابوحیان تفسیر بحر المحیط میں حضرت عمر اور حضرت معاذؓ لکھتے ہیں۔

۴۔ ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو خرچ کے متعلق سوال۔ (سورۃ البقرۃ)

سائل: ۱۔ حضرت معاذ بن جبلؓ ۲۔ حضرت ثعلبہ (ابن ابی حاتم)

۵۔ ویسئلونک عن الیتٰمٰی یتیموں کے متعلق سوال (سورۃ البقرۃ)
سائل: عبداللہ بن رواحہؓ احکام القرآن لابن الفرس
حضرت ثابت بن رفاعہ انصاری (ابوحیان فی بحر المحیط)

۶۔ یسئلونک عن المحیض حیض کے متعلق سوال (سورۃ البقرۃ)
سائل: حضرت ثابت بن دحداح انصاری (ابن جریر)
سہیلی نے حضرت عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر بتائے ہیں (مسلم باب الحیض)

۷۔ یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتٰباً مِنَ السماء
اھل الکتاب کا مطالبہ (سورۃ النساء)
ابن عساکر نے کعب بن اشرف یہودی اور فخاص کے نام بتائے ہیں۔

یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکللۃ
کلالہ کی میراث کے متعلق (سورۃ النساء)

یہ حکم پوچھنے والے حضرت جابر بن عبداللہؓ تھے (بخاری مسلم)

۸۔ یسئلونک ماذا احل لھم حلال جانوروں کے متعلق سوال۔
(سورۃ المائدہ)

سائل: ۱۔ عاصم بن عدی بن حاتم طائی ۲۔ سعد بن خیثمہ ۳۔ عویم بن ساعدہ (ابن جریر)
ابن ابی حاتم نے عدی بن حاتم اور زید بن مہلہل ذکر کئے ہیں۔

۹۔ یسئلونک عن الساعۃ قیامت کے متعلق سوال۔
سائل: ۱۔ جمل بن قشیر ۲۔ شمویل بن زید تھے۔ (ابن جریر)

۱۰۔ یسئلونک عن الانفال۔ غنیمت کے مال کے متعلق سوال
(سورۃ الانفال)

سائل: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (احمد)

۱۱۔ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب دین کا مذاق اور ہنسی
(سورۃ التوبہ)

عبداللہ بن ابی کے بارے نازل ہوئی (ابن ابی حاتم) ودیعہ بن ثابت (ابن مردویہ)

۱۲۔ ویسئلونک عن الروح روح کے متعلق سوال (سورۃ بنی اسرائیل)
پوچھنے والے یہودی تھے (بخاری مسلم) پوچھنے والے قریش تھے (ترمذی)
(مفحمات الاقران علی مبھات القرآن علامہ سیوطی)

اصحاب

اصحاب صاحب کی جمع ہے اصحاب کا اطلاق خاص طبقہ یا گروہ پر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں اصحاب کا لفظ قرآن و حدیث میں آیا ہے اس کے متعلق جو معلومات مل سکیں وہ پیش خدمت ہیں۔

(۱) اصحاب فیل

بمعنیٰ ہاتھیوں والے ابرہہ نامی یمن کے بادشاہ نے بیت اللہ کو نعوذ باللہ منہدم کرنے کی نیت سے ہاتھیوں کا لشکر مکۃ المکرمہ زادہا اللہ شرفاً کی طرف روانہ ہوا مکہ میں داخل

ہونے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے ابابیل پرندوں کو بھیج کر ہلاک فرمادیا اسکا ذکر سورۃ الفیل میں ہے اور یہ وہ سال تھا جس سال حضور علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے۔

۲ اصحاب کہف

بمعنیٰ غار والے چند دین عیسیٰ علیہ السلام کے پابند مومن اپنے ایمان کو بچانے کی خاطر اشیائے کوچک میں دقیانوس بادشاہ کے زمانہ میں غار میں پناہ گزین ہوئے تھے ان کے ساتھ ایک کتا بھی ہوگیا تھا ان کا تذکرہ سورۃ الکہف میں ہے تین سو 9 برس سوتے رہے ان حضرات کے نام یہ ہیں: ۱۔ مکسلمینا ۲۔ تمیلیخا ۳۔ مرطونس ۴۔ سنونس ۵۔ ساربنوس۔ ۶۔ ذونواس ۷۔ کعسطیطونس (طبرانی معجم اوسط معارف القرآن ج ۵)

اصحابُ الجنّہ (باغ والے)

یمن میں شہر صنعا کے قریب ایک نیک دل انسان تھے کھیتی باڑی کرتے تھے جب پیداوار ہوتی تو محتاجوں غرباء مساکین کا حصہ نکالتے جب انکا انتقال ہوگیا تو ورثا میں بیٹوں نے کھیتی پکنے کے دن سوچا ہم صبح سویرے جا کر کھیت کاٹ کر سارا اناج وغیرہ گھر لے آئیں گے کسی کو کچھ بھی نا دیں گے۔ اللہ پاک نے اس سوچ پر سارا باغ جلا دیا اور وہ باغ راکھ بن گیا جب وہ صبح سویرے نکلے تو کہنے لگے کہیں ہم راستہ تو نہیں بھول گئے حالانکہ وہ باغ ہی کی جگہ کھڑے تھے انکا تذکرہ سورۃ القلم میں ہے۔ اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ کما بلونا اصحاب الجنۃ۔ (قصص القرآن)

اصحابُ الرَّقیم

اس سے مراد تین مسافر ہیں جنہوں نے بارش سے بچاؤ کیلئے غار کی پناہ لی تھی اور ایک بڑے پتھر سے غار کا منہ بند ہوگیا تھا پھر تینوں نے اپنی اپنی دعا کی اور غار کا منہ کھل گیا اور وہ باہر آگئے۔ ان کا تذکرہ سورۃ الکھف میں ہے۔

اَصْحابُ الرَّس (کنویں والے)

اصحاب الرس قوم عاد سے پہلے ایک قوم کا نام ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام کو مبعوث فرمایا انہوں نے آکر دعوت و تبلیغ فرمائی مگر قوم نامانی اور نبی کو قتل کر دیا پھر ان پر عذاب آیا۔ (قصص القرآن) انکا تذکرہ سورۃ قٓ میں ہے۔

اصحاب الاُخدود (گڑھے والے)

سورۃ البروج کی تفسیر میں ایک طویل واقعہ جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ شام کے قریب نجران کے علاقہ میں ایک لڑکا عبداللہ بن تامر نامی نے دین نصاریٰ کو قبول کرلیا جسکی وجہ سے بہت سارے لوگ ایمان لے آئے ذوانواس نامی بادشاہ نے جابجا گڑھے کھدوا دیئے اور ان میں آگ جلوائی کہ جو ایمان پر ثابت قدم رہے گا وہ آگ میں ڈال دیا جائے اور جو کفر و شرک اختیار کرے اسے چھوڑ دیا جائے۔ (قصص القرآن)

اصحابُ السبت ہفتہ کے دن والے

یعنی وہ لوگ جن کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا یہ بنی اسرائیل کی ایک قوم تھی جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد بحر قلزم کے کنارے آباد ہوگئی تھی۔

(قصص القرآن)

اصحاب الیمین (دائیں طرف والے)

یعنی بروز قیامت نیک لوگ جنتی لوگ دائیں جانب ہوں گے انکا تذکرہ سورۃ الواقعہ میں ہے۔

اصحاب الشمال (بائیں طرف والے)

بروز قیامت فجار برے لوگ دوزخ والے بائیں جانب ہوں گے تذکرہ سورۃ الواقعہ میں ہے۔

اصحاب صُفّہ

مسجد نبوی کے متصل ایک سایہ دار چبوترہ تھا جس میں چند خوش نصیب دربار رسالت کے طالب علم تھے جو مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی گھربار چھوڑ کر آئے ہوئے تھے۔ زیادہ تر مشہور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں مزید حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، زید بن خطاب رضی اللہ عنہ، اسی گروہ کے درخشندہ ستارے تھے۔

اصحاب الرّائے

یعنی وہ فقہا جو مسائل میں استنباط اور رائے سے اجتہاد کریں۔

اَصحابُ الفروض یا اصحاب الفرائض

وہ ورثاء جن کے حصے قرآن مجید نے متعین کر دیئے ہیں جنکا تذکرہ سورۃ النساء میں ہے۔

اصحابُ المیراث

فقہ حنفی کی رُو سے وہ لوگ جنکو اصحاب الفروض کے بعد حصہ ملتا ہے۔

اصحاب ظواہر

یعنی وہ گروہ جو فقط حدیث مبارکہ کے ظاہر کو دیکھ کر عمل کرتا ہے اس گروہ شیوخ میں داؤد ظاہری سرفہرست ہے۔

اصحاب الایکہ یعنی جنگل والے

ایک گھنے جنگل کو کہتے ہیں مدین کے قریب ایک جنگل تھا وہاں کے رہنے

والوں کے پاس سیدنا شعیب علیہ السلام کو بھیجا گیا ان کی ہلاکت بعد اصحاب مدین کی طرف مبعوث ہوئے۔ (تفسیر روح المعانی)

اصحابُ الحجر (پتھر والے)

حجر ایک وادی ہے جو حجاز اور شام کے درمیان واقع جہاں قوم ثمود آباد تھی (معارف القرآن ۵)

حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ

اس میدان میں بھی عورتوں نے مردوں سے مقابلہ کیا عورتوں بھی ایک دو نہیں ہزاروں عورتیں ہیں، جنہوں نے احادیث کو حفظ یاد کیا۔ امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظات حدیث کے نام لکھے ہیں:

(۱) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۲) ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۳) ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۴) ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان امویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۵) ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۶) حضرت زینب ابوسلمہ مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۷) حضرت فاطمہ بنت رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۸) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۹) حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۰) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ سند مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۱) حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۲) ان کی بہن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۳) حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا کرتا تھا جس کے پیچھے سے وہ حدیث بیان فرماتی رہتی تھیں۔
قاہرہ کی مشہور محدثہ نفیسہ حدیث کا درس دیتی تھی جن کے درس سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فائدہ اٹھایا۔ بخاری کے مشہور نسخوں میں سے ایک نسخہ احمد کی بیٹی کریمہ کا ہے جو اپنے وقت کی استاذ حدیث تھیں۔
چھٹی صدی کے مشہور محدث علی بن عساکر کے اساتذہ میں سے زیادہ مقدار خواتین اساتذہ کی ہے، علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ ام احمد زینب چوراسی سال کی عمر تک احادیث پڑھاتی رہی۔ نیز فرماتے ہیں ''وازدحم علیها الطلبة'' ان کے یہاں طلبہ کا ازدحام رہتا تھا۔ نیز ام عبداللہ زینب کمال الدین کے بارے میں لکھا ہے ''وتکاثروا علیها وتفردت وروت کبارا رحمها الله'' ان کے یہاں طلبہ کی کثرت آتی تھی وہ بہت سی احادیث روایت کرنے میں منفرد تھیں انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا۔ (بحوالہ مقدمہ ریاض الصالحین مترجم زمزم پبلشر کراچی)

عربی زُبان سے تھوڑا سا اقتباس

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کس درجہ کی ہوگی جبکہ عمومی بول چال میں عربی کی فصاحت یہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اَبُ سے متعلق مشہور کنیتیں

ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت۔ ابوایوب اونٹ۔ ابوابرد گدھ۔ ابوالاسود چیتا۔ ابوالاصبع گدھ۔ ابوالاضیاف میزبان۔ ابوبریص چھپکلی۔ ابوثقیف سرکہ۔ ابوجامع دسترخوان۔ ابوجُادہ ٹڈی۔ ابوجعار بجو۔ ابوجعران گبریلا۔ ابوجمیل ترکاری۔ ابوجبیب بھُنا بکری کا بچہ۔ ابوحذر

گرگٹ۔ابوالحصین لومڑی۔ابوخالدکتا۔ابوخصیب گوشت۔ابودغفا بیوقوف۔ابورزین ایک قسم کا حلوہ۔ابورعلہ بھیڑیا۔ابوزاجر کوا۔ابوزُھرہ گیدڑ۔ابوسلیمان مرغ۔ابوالسرد بخور۔ابوعذر المرأۃ شوھر۔ابوعسلہ بھیڑیا۔ابوالعفاء گدھا۔ابوعقبہ سُور۔ابوالعلاء فالودہ۔ابوعمرہ بھوک۔ابو عوف نرٹڈی۔ابوعون نمک۔ابوغزوان بلّی۔ابوقترہ ابلیس۔ابوقرہ گرگٹ۔ابوکلاۃ نربجو۔ابو لاحق باز۔ابولُبد شیر۔ابومالک بھوک بڑھاپا گدھ۔ابومثویٰ میزبان۔ابومذقہ بھیڑیا۔ابومُرّہ شیطان۔ابومریم قاضی کا خادم۔ابوالمنہال گدھ۔ابومشغول نرچیونٹی۔ابومرینا مچھلی۔ابومعادیہ چیتا۔ابوالمنذر مرغ۔ابونعیم روٹی۔ابوتاب عُقاب یا ہرن۔ابوہُبیرہ نرمینڈک۔ابوالہنبر نربجو۔ ابویحییٰ ملک الموت۔ابوالیقظان مُرغ (دیکھئے مصباح اللغات مادہ اب)

اُم سے متعلق مشہور کنیتیں

اُم الکتاب سورۃ فاتحہ لوح محفوظ یا سارا قرآن۔ام القُریٰ مکہ مکرمہ۔ام البیض شتر مرغ۔ام تولب گدھی۔ام اوراص سختی جنگلی چوہا۔ام التنائف دور کا جنگل ام جابر ہریسہ۔ام جُندب ظلم ناانصافی۔ام الجراف ڈول ڈھال۔ام جعفار بجو۔ام جعران گدھ۔ام الجیش جھنڈا۔ام حُباب دنیا۔ام حبیب گرگٹ۔ام حرب جھنڈا۔ام حفصہ مرغی۔ام حِلس گدھی۔ام الخبائث شراب۔ام خَناف سختی۔ام خنور بجو۔ام درن دنیا۔ام ورزہ دنیا۔ام درین قحط زدہ سرزمین۔ام دفر دِفار دنیا۔ام الدماغ دماغ یا دماغ کی جھلّی۔ام راشد چوہا۔ام الربیق سختی بلا۔ام الرمح جھنڈی۔ام سمحہ بکرا۔ام سُوید دبر۔اُم صباء سخت لڑائی۔ام الصبیان بچوں کی ایک بیماری۔ام طبق سختی بلا سانپ۔ام الطریق شارع عام۔ام الطعام معدہ گیہوں۔ام عامر بجو۔ام عریط بچھو۔ام عزم دبر۔ام فروہ بھیڑ۔ام الفرج ایک قسم کا کھانا۔ام قشم جنگ سختی موت۔ بجو، مکڑی۔ام القوم قوم کا سردار۔ام کلبہ بخار۔ام مازن چیونٹی۔ام المثویٰ بیوی۔ام مِلدم بخار۔ام النجوم کہکشاں۔ام الولید مرغی۔ام ہُبرہ مینڈکی۔ ام اربع وار بعین کنکھجورا۔ام کی جمع اُمّہات اُمّات آتی ہے اور بقول بعض امہات انسانوں کیلئے جبکہ اُمّات کی جمع حیوانات کیلئے مستعمل ہے (مصباح اللغات مادہ "ام")

عربی زبان کی فصاحت

روٹی کا ٹکڑا الکِسرَ ہ۔گوشت کا ٹکڑا الفِدرہ۔آٹا کا ٹکڑا۔النُسفَۃ۔ستو کا ٹکڑا اَلعبکَۃ۔گھی کا ٹکڑا اَلکعب۔پنیر کا ٹکڑا الثور۔کھجور وگوشت کا ٹکڑا الکُتلَۃ۔چاندی کا ٹکڑا النقرۃ۔سونے کا ٹکڑا بذرۃ۔بالوں کا ٹکڑا الخصلۃ۔

لوہے کا ٹکڑا الزُبرۃ۔آگ کا ٹکڑا الجَذوۃ۔کمافی القرآن او جذوۃ من النار۔بادل کا ٹکڑا۔کسفۃ۔ کپڑے کا ٹکڑا خرقۃ۔رسی کا ٹکڑا الرِمۃ۔مٹی کا ٹکڑا الحثوۃ۔

(فقہ اللغہ وسِرُّ العربیہ ابومنصور الثعالبیؒ)

ا۔الولیمہ رخصتی کے اگلے دن کا کھانا۲۔الخُرس بچہ یا بچی کی پیدائش پر کھانا۳۔العِذاذُ بچہ کے ختنہ کے موقع پر کھانا۔الوَکِیرۃ مکان دوکان کی تعمیر پر کھانا۴۔العقیقہ بچہ کے نام رکھنے والے دن یعنی ساتویں دن کا کھانا۶۔النَقِیعۃ مسافر کی واپسی پر کھانا۷۔ الوَضِیعَۃ مشکل یا مصیبت کے وقت کا کھانا۸۔المأدُبۃ عام ضیافت یا مہمانی (نووی شرح مسلم)

ہاتھی بھیریا کا بچہ دَغفل۔اونٹنی کا بچہ جُواژ۔گھوڑی کا بچہ مَھرٌ۔گدھی کا بچہ الجَحشُ۔ گائے کا بچہ العِجلُ۔بکری کا بچہ اَلحمَلُ۔شیرنی کا بچہ شِبلٌ ہرنی کا بچہ اَلخَشفُ۔ بجو کا بچہ اَلفُرعُل۔ریچھنی کا بچہ اَلدَیسَمُ۔خنزیرنی کا بچہ الخِنّوصُ۔ لومڑی کا بچہ الھِجرِسُ۔کتیا کا بچہ جِروٌ۔ چوہیا کا بچہ اَلدِرصُ۔گوہ کا بچہ الحِسلُ۔ بندریا کا بچہ اَلقِشۃُ۔خرگوشنی کا بچہ الخِرنَقُ۔ سانپنی کا بچہ حِربِش۔ مرغی کا بچہ الفُرّوجُ۔ شترمرغ کا بچہ اَلرَّأل۔مورنی کا بچہ رالٌ۔شترمرغ کا بچہ الحول۔اونٹنی کا بچہ الرُبَعُ۔

ہر پرندے کے بچے کو فرخٌ۔ ہر درندے کے بچے کو جُروٌ۔ ہر وحشی کے بچے کو طِفلٌ۔

ہر گھر والے کے بچے کو نتوجٌ وعقوقٌ کہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پتھروں کو حِصٰیٌ۔ چھوٹے چھوٹے پودوں کو فسیلٌ۔ کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختوں کو الأشاء۔ اونٹنی کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو فَرْشٌ۔ بکری کے چھوڑے چھوٹے بچوں کو النقد۔ چھوٹے چھوٹے پرندوں کو الدُّخل۔ چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کو الذَّر۔ چھوٹی چھوٹی بارش قِطْقِط۔ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جن سے بڑی لکڑیوں کو آگ لگے الوقش الوقص۔ چھوٹا پہاڑ القَرْن۔ چھوٹا گھر الحِفْش۔ چھوٹی نہر الجدْوَلْ۔ چھوٹا پیالہ الغَمْرْ۔ چھوٹا حوض الجَرمُوزْ۔ چھوٹا گھوڑا القُھزم۔ چھوٹا ہرن الخشیش۔ چھوٹا مینڈک الشَرَغ۔ چھوٹی مَشک الشَکوَۃ۔ چھوٹی ہنڈیا الکَفْتُ۔ چھوٹا سوراخ الخِصاص۔ چھوٹی کشتی القارِبْ۔

بہت بوڑھا الیفن۔ بہت بوڑھی القَلْعَمْ۔ بڑا اونٹ اَلْفَحْرْ۔ بڑی نہر الطِّبْعْ بڑا کنواں الرّسْ۔ بڑا گھڑا القُلَّۃ۔ بڑا پیالہ التِبْن۔ بڑی ترازو الشاھینُ بڑی چھُری الخنجر۔ بڑا اونٹ یا پہاڑ القَھْبْ۔ بڑی دیوار السُورْ۔ بڑا دروازہ الرّتج والرِتاج۔ بڑا آدمی الفَیْلَمْ۔ بڑی چٹان الصَخْرَہ۔ بڑا برتن المُقْرِیُ بڑا سانپ الثُعبان۔ بڑا کلہاڑا المِعْوَل۔

خشک روٹی الخَبِیْزْ۔ خشک دودھ الجبن۔ خشک گوشت القَدِیْدْ۔ الوشیقُ خشک کھجور القَسْبُ۔ خشک چمڑا الفشعُ۔ خشک درخت القَفَۃُ۔ خشک گھاس الحشیش۔ اونٹ کی خشک مینگنی البَعْرُ۔ خشک لکڑی الجَزْلُ۔ خشک پتھر الصلد۔ خشک خون الجسید۔ خشک مٹی الصلصلال۔

(فقہ اللغہ وسر العربیہ ابو منصور الثعالبیؒ)

بہت مال اَلدثر۔ بہت پانی الخمر۔ بہت اونٹ العرج۔ بہت بکریاں اَلکَلَعَۃ۔ بہت شہد کی مکھیاں اَلخَشْرَم۔ بہت چونٹیاں اَلدَّیْلَمْ۔ بہت بال

الجُفال۔ بہت درخت الغَیطَلَۃُ۔ بہت گھاس الکیسُوم۔ بہت غُبار الکوثر۔ روٹی کا بھوکا جائعٌ۔ گوشت کا بھوکا القَرِمُ۔ پانی کا پیاسا عَطشانُ۔ دودھ کا بھوکا الحَیمانُ۔ کھجور کا بھوکا البَرْد۔ پھل کا بھوکا جِعَمُ۔ نکاح کا طالب الشبق۔

انسان کا بیٹھنا جلس۔ اونٹ کا بیٹھنا برک۔ بکری کا بیٹھنا ربض۔ درندوں کا بیٹھنا اقعیٰ۔ پرندوں کا بیٹھنا الجثمُ۔ کبوتری کا بیٹھنا خضَنتْ۔

پانی کا مشکیزہ السقاء القِربَۃُ۔ شراب و سرکے کا مشکیزہ الزِق الزِّکُوۃُ۔ نئی مشک اَلبدِیعُ۔ دودھ کا مشکیزہ الوَطبُ المخقن۔ گھی کا مشکیزہ عُکّہ النحیٰ۔ شہد کی مشک المِسأبُ۔

انسانوں کے رہنے کی جگہ الوَطنُ۔ اونٹ کے رہنے کی جگہ المَراح۔ چوپائیوں کے رہنے کی جگہ اصطبل۔ حمار وحشی اور ہرن کے رہنے کی جگہ الکناس۔ کونج اور کچھوے کے رہنے کی جگہ المفحص پرندوں کی رہنے کی جگہ العُش۔ چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ القَرْیَۃُ۔ جنگلی چوہے کے رہنے کی جگہ نافِقاء۔ بھِڑ کے رہنے کی جگہ الکُور۔ شہد کی مکھیوں کے رہنے کی جگہ اَلخَلِیّۃُ۔ گوہ، سانپ، بھیڑیا، بجو، لومڑی، خرگوش کے رہنے کی جگہ کو الجُحرُ کہتے ہیں۔

بسم اللہ کا مخفف بَسْمَلَۃُ۔ لاحول ولا قوۃ کا مخفف حوقلہ۔ الحمدللہ کا مخفف الحمدلہ۔ حی علی الصلوٰۃ والفلاح کا مخفف حَیْعَلَۃُ۔

اطلال اللہ وبقاءک کا مخفف الطلبقہ۔ ادام اللہ وعِزکَ کا مخفف الدَّمُعَزَۃ۔ دولت فداک کا مخفف الجَعلَفَۃُ ○

(از فقہ اللغہ وسر العربیہ ابومنصور الثعالبیؒ)

قاعدہ کلیّہ

ہر وہ چیز جو اوپر ہو اور سایہ دار ہو اس کو سماءٌ کہتے ہیں ہر برابر زمین کو صَعِیدٌ کہتے ہیں

ہر دو چیزوں کے درمیانی پردہ کو موبقٌ کہتے ہیں
ہر چوکور عمارت کو کعبہ کہتے ہیں
ہر اونچی عمارت کو صَرْح کہتے ہیں
زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو دابۃ کہتے ہیں
جو چیز آنکھ سے غائب دل میں موجود ہو اس کو غیب کہتے ہیں
ہر وہ اعضا جنہیں کھولنے سے شرم آتی ہو اس کو عورۃٌ کہتے ہیں
جن جانوروں پر بوجھ لادا جاتا ہے عِیْرٌ کہا جاتا ہے
معمولی چیزیں تو لوگوں میں لین دین میں مروج میں ماعون کہتے ہیں
ہر حرام چیز جس کا تذکرہ مکروہ و ناپسند ہو اس کو سُحت کہتے ہیں
دنیا کے تمام اسباب کو عَرَض کہتے ہیں
ہر وہ چیز جو حق کے مطابق نا ہو فاحشۃ کہتے ہیں
ہر وہ چیز جسکا انجام ہلاکت ہو تَہْلُکَہ کہتے ہیں
ہر وہ چیز جس سے آگ بڑھکائی جائے حَطَبٌ کہتے ہیں
ہر وہ سختی جو انسان پر نازل ہو اس کو قارعہ کہتے ہیں
جس باغ کے چاروں جانب دیوار ہو وہ حدیقۃ کہلاتی ہے
ہر شکاری جانور درندہ یا پرندہ ہو جارحۃ کہلاتا ہے
ہر وہ پیداوار جو تنے پر قائم ہو شجرۃٌ کہلاتی ہے

(فقہ اللغہ)

زمانہ جاہلیت کی مشہور تجارتی باطل شکلیں

دورِ جاہلت میں قائم کیے گئے تجارتی بازار یہ ہیں۔

(۱) عکاظ (۲) ذوالمجاز (۳) مجنہ (۴) صنعاء (۵) تعز (٦) رابیہ (۷) شحر (۸) مشقر (۹) حجر (۱۰) لطاۃ (۱۱) دومۃ الجندل (۱۲) صحار (۱۳) ریا (۱۴) عدن (۱۵) بصری (١٦) دبا (۱۷) بدر۔ (اسلام کا اقتصادی نظام، مولانا حفظ الرحمٰن، ص: ۲۵، دہلی)۔

زمانہ جاہلیت میں نظام زر مبادلہ

زمانہ جاہلیت میں سکوں کا رواج تھا، دینار اور درہم کی چلت زیادہ تھی، جب کہ ان کے ساتھ ساتھ حمیری سکے بھی لین دین میں قبول کیے جاتے تھے۔ (فتوح البلدان للبلا ذری) ان سکوں کی قدر و قیمت کا تعین ان کے وزن سے ہوتا تھا، نہ کہ ان کی ظاہری قدر (Face Value) سے۔ (الدینار الاسلامی فی المتحف العراقی للنقشبندی، ص: ۱۱، بغداد، بحوالہ: نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، ص: ۳٦، شیخ الہند اکیڈمی، کراچی)

اس دور میں دو نظام زر کام کر رہے تھے: ۱ سونا ۲ چاندی، جن ممالک میں سونا یعنی دینار کا رواج تھا وہ "اہل الذہب" کہلاتے تھے، جیسے مصر اور شام وغیرہ، اور جن ممالک میں چاندی یعنی درہم کا رواج تھا، انہیں "اہل الورق" کہا جاسکتا ہے، جیسے: عراق اور بابل۔

زمانہ جاہلیت کی مشہور تجارتی شکلیں

قبل از اسلام عرب بالخصوص مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں رائج بعض مشہور تجارتی شکلوں کا ہم ذیل میں تزکرہ کرتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ اسلام نے ان تمام تجارتی شکلوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔

بیع منابذہ

جب بائع (فروخت کرنے والا) مشتری (خریدار) کی طرف کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازم ہوجاتی۔ (الھدایۃ للمرغینانی، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد: 100/5 ممکتبۃ البشری، کراتشی)

بیع ملامسہ

جب مشتری فروخت کی جانے والی چیز کو چھو لیتا تو بیع لازم ہو جاتی۔(حوالہ بالا)

بیع حبل الحبلۃ

مشتری اونٹنی اس شرط پر لیتا کہ جب وہ جنے، پھر اس کا جو بچہ ہو وہ جنے تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔(بدائع الصنائع، کتاب البیوع، 4/326، مکتبہ رشیدیہ)

بیع صفقہ

مشتری بائع کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار کر یہ ثابت کرتا کہ اب بیع مکمل ہو گئی، بعض دفعہ بائع چاہے یا نہ چاہے، مشتری چالاکی سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیع کر لیتا، جو بائع کو مجبوراً قبول کرنا پڑتی۔(الکفایہ علی الھدایہ فی ذیل فتح القدیر، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد: 6/55، رشیدیہ)

بیع محاقلۃ

اناج کی بالیاں پکنے سے پہلے تاجر کھیتوں کی پیداوار خرید کر قبضہ کر لیتے، تاکہ بعد میں اپنی من مانی قیمت پر بیچ سکیں۔(صحیح مسلم و شرحہ للنووی، کتاب البیوع، باب النھی عن المحاقلۃ: 2/10، سعید)۔

بیع مزابنہ

پکی اور ٹوٹی ہوئی کھجوروں کو درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے عوض فروخت کیا جاتا تھا، جس میں نقصان اور جھگڑا دونوں کے امکانات ہوتے تھے۔(حاشیۃ ابن عابدین، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد: 5/65 سعید)

بیع مصراۃ

دودھ والے جانور کو فروخت کرنے سے ایک دو دن قبل سے دوہنا چھوڑ دیتے،

تاکہ بیچتے وقت تھنوں میں دودھ زیادہ نظر آئے اور خریدار سے زیادہ قیمت وصول کی جاسکے۔ (فتح الباری، کتاب البیوع، باب النہی ان لا یحفل: 454/4،455 قدیمی)

بیع عربان

نسائی (ادھار) اور بیعانہ والے معاملہ کو کہتے ہیں کہ مشتری بائع کو کچھ رقم پیشگی بطور بیعانہ دے دیتا، اس شرط پر کہ اگر مشتری بیع کو مقررہ وقت کے اندر نہ خرید سکے تو بائع بیعانہ کی رقم بطور حرجانہ ضبط کرلے گا اور بائع مطلوبہ مبیع فروخت نہ کرنا چاہے تو بیعانہ کے برابر اور رقم بطور جرمانہ دے گا۔ (حجۃ اللہ البالغہ، باب البیوع المنہی عنہا: 286/2، زمزم پبلشرز کراچی)

بیع نجش

اس بیع جس میں زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے چالاک بائع (جو عموما سرمایہ دار ہوتا ہے) یہ حیلہ اختیار کرتا ہے کہ وہ چند اشخاص کو اس لیے مقرر کرلے کہ جب مبیع کی بولی ہورہی ہو تو وہ صرف قیمت بڑھانے کے لیے اپنی طرف سے زیادہ دام بتاتے جائیں، تاکہ مشتری زیادہ قیمت پر خریدنے پر مجبور ہوجائے۔ (فتح الباری، کتاب البیوع، باب النجش: 447/4، قدیمی)

بیع مضطر

ایسے حاجرمند شخص کی بیع جو اپنی سخت حاجت میں اپنا مال اونے پونے داموں فروخت کرے، یا اپنی مجبوری کی وجہ سے انتہائی مہنگے داموں چیز خریدے۔ (حاشیہ ابن عابدین، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب بیع المضطر وشراء فاسد: 59/5، سعید)

بیع الکالی بالکالی

اس کو بیع الدین بالدین بھی کہتے ہیں، ایسی بیع جس میں دونوں طرف ادھار ہو۔ (بدائع الصنائع، کتاب البیوع، شرائط الرکن: 433/3، رشیدیہ) اس کی کئی صورتیں ہیں، موجودہ دور میں رائج سٹہ بازی (Speculation) بھی اس کی ایک صورت ہے۔

بیع غرر

ایسی بیع کو کہتے ہیں جس میں عوضین میں سے ایک کی مقدار، مدت، یا قیمت متعین اور معلوم نہ ہو، جیسے ہوا میں اڑتے پرندوں کی بیع، جانور کے پیٹ میں بچے کی بیع وغیرہ۔(فتح الباری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلۃ: 449/4، قدیمی)

شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا

اس بیع کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی دیہاتی اپنا فروختنی مال لے کر شہر آتا کہ موجودہ قیمت پر اس کو فروخت کرے، شہر کے لوگ اسے ترغیب دیتے کہ اس وقت بازار اترا ہوا ہے، وہ ان کو بیچنے کا مجاز بنا دے اور مال ان کے حوالے کرے، تاکہ گرانی بڑھنے کے بعد وہ فروخت کریں اور اسے زیادہ نفع حاصل ہو، حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔(صحیح مسلم وشرحہ، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الحاضر للبادی: 4/2، سعید کراچی)

تلقی جلب

بیرونی، تجارتی قافلوں کی شہر آمد سے قبل ہی شہر کے تاجران کا سرمایہ خرید لیتے تھے، تاکہ ان سے سستے داموں خرید کر سرمایہ دارانہ ذہن رکھنے والے لوگ مصنوعی گرانی پیدا کرنے کے بعد اسے مہنگے داموں فروخت کرسکیں۔(اوجز المسالک الی مؤطا مالک، کتاب البیوع، باب ما نہی عنہ من المساومۃ والمبایعۃ۔5ص 15، مکتبہ امدادیہ، ملتان)

بیع سنین ومعاومہ

اس طرح بیع کی جائے کہ اس سال جو کچھ پھل اس درخت پر آئے وہ فروخت کیا جائے۔ ناپید اور معدوم شے کی بیع ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ نے اس بیع سے منع فرمایا ہے۔(بذل المجہود فی حل ابی داؤد، للسہارنفوری، کتاب البیوع، باب فی بیع السنین: 251/5، مکتبہ امدادیہ، ملتان)

زمانہ جاہلیت کی بیوعات کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر

زمانہ جاہلیت کی مذکورہ بالا صورتوں کے درست نہ ہونے کی وجہ یا تو طرفین کی رضامندی اور خوش نودی کا فقدان، دھوکہ دہی اور غرر ہے، یا پھر آئندہ طرفین کے درمیان نزاع پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اسلام نے خرید و فروخت کے سلسلہ میں نہایت متوازن اصول مقرر کیے ہیں، جس میں تاجر اور خریدار کی نفسیات اور ان کے جذبات کا پورا پورا لحاظ ہے، جس میں اس بات کی پوری رعایت ہے کہ گراں فروشی کو روکا جائے، جس میں اس بات کا پورا پورا خیال ہے کہ آئندہ کوئی نزاع پیدا نہ ہونے پائے، جس میں اس امر کا پورا پاس رکھا گیا ہے کہ طرفین کی رضامندی کے بغیر کوئی معاملہ ان پر مسلط نہ کیا جائے اور جس میں قدم قدم پر یہ احتیاط ملحوظ ہے کہ ایک فریق دوسرے کا استحصال نہ کرے، تجارت کے معاملے کو دھوکہ دہی، فریب اور چال بازی سے محفوظ رکھا جائے اور جہاں کوئی ایسا کر گزرے تو اس کی تلافی کی تدابیر بھی فراہم کی جائیں۔ (قاموس الفقہ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

فقہ حنفی کی بنیاد احادیث مبارکہ پر ہے

بوقت قضائے حاجت نہ قبلہ رخ ہو نہ پشت ہو	مُسلم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
بیت الخلاء جاتے وقت ظاہر میں جو اللہ کا نام ہو وہ نکال دے	ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
زمین کے قریب ہو کر اپنا ستر کھولے پہلے نا کھولے	ابو دائود عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کوئی عذر نا ہو تو پیشاب بیٹھ کر کرے	بزار عن عمر رضی اللہ عنہ
دوران قضاء حاجت بلا عذر باتیں کرنا منع ہے	ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
دائیں ہاتھ سے استنجاء منع ہے	ابن ماجه عن ابی هریره رضی اللہ عنہ
قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا	نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کسی سوراخ میں پیشاب نا کرے کہیں زہریلی چیز نقصان نہ پہنچائے	ابو داؤد عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ
گزرگاہ یعنی عام آمدورفت پر پیشاب نہ کرے	ابو داؤد عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ
احناف کے نزدیک سر کا مسح چوتھائی مقدار فرض ہے	مسلم عن مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا	مسلم عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ
وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا	نسائی عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ
شکی مزاج دورانِ وضو اپنی شرمگاہ کے کپڑے پر چھینٹے مارے	ابو داؤد عن الحکم رضی اللہ عنہ
وضو میں ضرورت سے زائد پانی استعمال میں منع ہے	احمد عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
وضو کے بعد پونچھنا	ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ
وضو پر وضو کرنا یعنی تازہ وضو جبکہ کوئی عبادت کر چکا ہو	ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
وضو کے بعد وضو کے نفل تحیۃ الوضو	ابو داؤد عن عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
مسواک کی اہمیت اور فضیلت	بخاری مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ
چمڑے کے موزے پر مسح کا جواز	بخاری مسلم عن مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
چمڑے کے موزے پر مسافر تین دن تین رات مقیم ایک دن ایک رات مسح کرے	مسلم عن شریح بن ھانی رضی اللہ عنہ

ہوا خارج ہونے میں شک پر وضو نہیں ٹوٹتا جبتک یقین نہ ہو	مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ
بدن میں کسی جگہ سے خون نکل کر بہنا وضو کو توڑتا ہے	بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
منہ بھر کر قے ہو وضو توڑتا ہے	ترمذی عن معدان رضی اللہ عنہ
دوران نماز قہقہہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں	کتاب الآثار عن حسن بن معبد رضی اللہ عنہ
بلا حائل شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	ترمذی ابو داؤد عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ
عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
ٹیک یا سہارے کے بغیر سوجانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	ابو دائود ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	بخاری مسلم عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
آگ پر پکی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا آپ ؐ کا آخری عمل	نسائی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
برس ہا برس پانی نا ملنے پر تیمم کی اجازت ہے	ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی مل گیا تو دوبارہ نماز نہیں پڑھے گا	ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

پانی ملنے کی اُمید ہو تو تیمم آخری وقت تک مؤخر کرے مستحب ہے	دار قطنی عن علی رضی اللہ عنہ
سمندر کے پانی سے وضو اور غسل جائز ہے	موطا امام مالک عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ
تھوڑے پانی میں نجاست گرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے	بخاری عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ
زیادہ پانی میں نجاست گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا	ترمذی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نمازوں کے اوقات	بخاری مسلم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
مکروہ اوقات تین ہیں بوقت طلوع زوال وغروب	مسلم عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
مردوں کی ران ستر ہے گھٹنوں سمیت چھپائے	احمد عن محمد بن عبداللہ
قبلہ کی تعین ممکن نا ہو تو اندازے سے پڑھی گئی نماز ہوگئی	طبرانی اوسط عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
مروجہ حنفی طریقۂ اذان	ابو داؤد دارمی عن محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سفر کے دوران بھی اذان کا اہتمام ہو	بخاری عن مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ

دوران اذان انگلیاں کانوں میں دینا	ابن ماجه عن سعد القرظ رضی اللہ عنہ
جواذان کہے اقامت بھی اسی کا حق ہے	ترمذی ابو داؤد عن زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ
اذان کے بعد درود شریف اور دعا پر شفاعت نبویؐ ملے گی	مسلم عن عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ
دعا میں الدرجة الرفعيه ورزقنا شفاعته يوم القيامة کے الفاظ منقول نہیں	فهم حديث ج ا
نماز کی تکبیر کیوقت دونوں ہاتھ کانوں کے برابر ہوں	مسلم عن مالک بن حويرث رضی اللہ عنہ
عورت نماز کی تکبیر میں ہاتھ صرف کندھے تک بلند کرے	بخاری عن عبدربه رضی اللہ عنہ
مرد نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے	ابن ابی شیبه عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ
مروجہ ثناء جو پڑھی جاتی ہے	نسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
ثناء تعوذ بسم اللہ کو آہستہ پڑھنا	بخاری مسلم طبرانی
باواز بلند بسم اللہ سورۃ الفاتحہ سمیت کسی سورۃ کا جزو نہیں	بزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سورۃ تبارک الذی کے متعلق حدیث ہے 30 آیات والی سورت بیان ہوئی بسم اللہ شامل نہیں	ترمذی
نماز میں سورۃ الفاتحہ واجب ہے۔	مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ
امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہے بوقت قیام	مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ
آمین آہستہ آواز سے کہنا	ابو داؤد عن حسن عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ
فرض نماز کی آخری دو رکعات میں فاتحہ سنت ہے	بخاری عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ
فرضوں کی آخری دو رکعات میں کچھ نا پڑھنا یا تسبیح پڑھنا جائز ہے	مسند عبدالرزاق عن عبیداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ
امام کیلئے ظہر عصر میں سری اور بقیہ میں جہری قراۃ ہے	بخاری عن ابی معمر رضی اللہ عنہ
فرض نماز کی تیسری یا چوتھی میں فاتحہ کے بعد قراۃ میں کوئی حرج نہیں	موطأ امام مالک عن ابی عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ
جہری نمازوں میں منفرد بلند آواز سے پڑھ سکتا ہے	موطا امام مالک عن نافع رضی اللہ عنہ
جمعہ و عیدین کی نماز میں امام کا جہری قراۃ کرنا	مسلم عن ابی رافع
ایک رکعت میں پوری ایک سورت پڑھنا افضل ہے	احمد طحاوی عن ابی العالیہ رضی اللہ عنہ

فرضوں میں ایک رکعت میں دو یا زائد سورتیں پڑھنا جائز ہے۔	احمد عن نافع رضی اللہ عنہ
قرآنی ترتیب کے خلاف پڑھنا مکروہ ہے نماز میں	طبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
قرآنی ترتیب کے خلاف پڑھنا مکروہ تو ہے مگر نماز ہو جائیگی	بخاری مسلم
رکوع میں جاتے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں ہے	ابو داؤد عن براء ابن عازب رضی اللہ عنہ
حضرت ابن مسعودؓ آپؐ کی نماز دیکھاتے پہلی بار ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں اٹھاتے	(ترمذی عن علقمہ)
عورت سجدہ زمین کے ساتھ چپٹ کر سجدہ کرے	مراسیل ابی داؤد
جلسہ قعدہ میں مرد بائیں پاؤں بچھا کر دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے	ابو داؤد عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ
اگلی رکعت میں کھڑا ہونے سے پہلے تھوڑی دیر بیٹھنا سنت نہیں	ابن ابی شیبہ عن نعمان بن ابی عیاش رضی اللہ عنہ
قعدہ میں کوئی عذر ہو تو چوکڑی مار کر بیٹھ سکتے ہیں	بخاری
کوئی معذوری ہو تو تورک یعنی دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر بیٹھنا	بخاری عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

احناف کی مروجہ التحیات للہ والصلوٰۃ وطیبات الخ	مسلم عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد نہ پڑھے آخری قعدہ میں دعا کا اضافہ کرے	احمد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
تشہید پڑھنا واجب درود دعا پڑھنا سنت ہے	ابو داؤد عن قاسم رضی اللہ عنہ
تشہد کے بقدر آخری قعدہ کی فرضیت	بیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ	ابو داؤد دارمی عن وائل رضی اللہ عنہ
شہادت کی انگلی کو مسلسل حرکت نہ دے	ابو دائود نسائی عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
قعدہ میں نگاہ شہادت کی انگلی پر رکھے	ابو دائود عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
تشہد کے بعد درود شریف کا ثبوت	بخاری عن کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ
درود شریف کے بعد دعا کا ثبوت مختلف دعائیں	بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا
نماز سے سلام کے ساتھ نکلنا واجب ہے	ترمذی ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ
نماز کے بعد ہاتھ اٹھا [illegible] رنا	ابن ابی شیبہ عن محمد بن یحییٰ
نماز میں انگڑائی لینا مکروہ ہے	دارقطنی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
بلاضرورت نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے	طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر گھومانا مکروہ ہے	بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا
نماز میں اپنے بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا مکروہ ہے	بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کپڑا لٹکا کر یا منہ چھپا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے	ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ آپؐ اور صحابہؓ کے عام معمول کے خلاف ہے	بخاری عن الحسن بصری رضی اللہ عنہ
بلا ضرورت امام کا تنہا اونچا کھڑا ہونا مقتدیوں کا نیچے مکروہ ہے	ابو داؤد عن ھمام رضی اللہ عنہ
جس کو بقدر ضرورت قرآن یاد نا ہو وہ نماز میں دیکھ کر نہیں پڑھ سکتا	ترمذی عن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ
دوران نماز اگر سورج طلوع یا غروب ہو جائے تو نماز ہو جائے گی	بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
تین اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۱طلوع ۲زوال ۳غروب	مسلم عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹتی آپ تہجد پڑھتے حضرت عائشہؓ کا پاؤں تھوڑا اسا دبا دیتے وہ اپنی ٹانگیں موڑ لیتیں	بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا
دورانِ نماز وضو ٹوٹ جائے دوبارہ وضو کر کے جماعت میں شامل ہو جائے جبتک کہ سینہ قبلہ سے نا پھرا ہو نا ہی بات کی ہو	ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فرض نماز کی ادائیگی جماعت کے ساتھ واجب ہے	بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
صرف دو آدمی ہوں تو جماعت ہو سکتی ہے	طبرانی فی الکبیر عن قباث رضی اللہ عنہ
سخت سردی اور بارش کی وجہ سے جماعت چھوڑ سکتے ہیں	بخاری مسلم عن نافع رضی اللہ عنہ
سخت بھوک ہو اور کھانے بھی موجود ہو جماعت ترک کردے	بخاری مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے	احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
عورتوں کو نمازِ پنجگانہ کے لئے مسجد میں حاضری منع ہے	مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
امامت کا حقدار جو فقیہ ہو قرآن و سنت کا ماہر ہو	کتاب الام للشافعی عن عطاء رضی اللہ عنہ
نابالغ لڑکا امامت نہیں کرا سکتا فرض نمازوں کی	مدوّنہ امام مالک عن ابراھیم رضی اللہ عنہ
فاسق کے پیچھے پڑھی گئی نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں	مسند امام شافعی عن جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ
جامع مسجد یا محلہ کی مسجد میں دوبارہ باجماعت نماز مکروہ ہے	مدوّنہ امام مالک رضی اللہ عنہ
اقامت شروع ہونے پر مقتدی صف بنائیں	مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

امام مسجد سے باہر ہو موذن نے اقامت شروع کر دی تو مقتدی کھڑے نا ہوں،	مسلم عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
مل کر کھڑے ہوں کندھے ملائیں گھٹنوں اور ٹخنوں کو ایک سیدھ میں رکھیں	ابو داؤد عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
پہلے اگلی صفوں کو مکمل کیا جائے پھر اسکے بعد والی	ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ
امام صف کے درمیان کھڑا ہو مقتدی دائیں بائیں برابر ہوں	ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
صف بندی میں سے پہلے مرد کھڑے ہوں پھر لڑکے	ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ
صرف ایک مقتدی ہو تو امام کے ساتھ دائیں جانب کھڑا ہو	مسلم عن جابر
صف کے دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت	ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
امام ضعیف کمزور بوڑھے مقتدیوں کی خاطر نماز ہلکی پڑھائے	بخاری مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
امام کے ساتھ جو رکوع میں شامل ہو گیا اس نے رکعت پالی	ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
دورانِ نماز مقتدی کا امام کو لقمہ دینا	حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

نمازی اپنے سامنے سُترہ دائیں یا بائیں طرف رکھے ناک کی سیدھ پر نا رکھے	ابو داؤد عن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ
سُترہ کمراز کم ایک ہاتھ ہو یعنی ڈیڑھ فٹ	احمد عن سَبُرۃ بن معبد رضی اللہ عنہ
امام کے سامنے سُترہ مقتدیوں کیلئے کافی ہوجائے گا	ابو داؤد عن عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ
احناف کے نزدیک سفر شرعی میں قصر کرنا واجب ہے محض رخصت نہیں	مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
سفر شرعی میں اطمینان ہو تب بھی قصر ہی ہے یعنی دوگانہ	مسلم عن یعلی رضی اللہ عنہ
سفر شرعی کی نیت سے جب اپنی بستی سے باہر نکلے تو قصر نماز پڑھے	طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
مسافر اپنی بستی میں لوٹنے تک قصر کرتا رہے	مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
مسافر کی کسی جگہ پندرہ یوم ٹھہرنے کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے	ابن ابی شیبہ عن مجاہد رضی اللہ عنہ
مسافر مقیم کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا	احمد عن موسیٰ
شرعی مسافت پر نکاح کیا بیوی وہیں رکھے تو اس بستی میں یہ مقیم ہوگا	احمد عن عبدالرحمن
فجر کی نماز سے پہلے دو سنت کی تاکید سفر میں بھی ہے	ابو داؤد احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کسی بیماری یا ضعف کے سبب نماز میں کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر پڑھے	مسلم عن انس رضی اللہ عنہ
بیٹھ کر بھی نماز نا پڑھ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے	بخاری عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
رکوع سجدہ پر قادر نا ہو تو سر کا اشارہ کافی ہے	موطا مالک عن نافع رضی اللہ عنہ
نماز میں مجبوری ہو تو سہارا لے کر کھڑا ہو سکتا ہے	ابو دائود عن ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن
پانچ نمازوں کے وقت تک بے ہوشی رہی تو وقتی پڑھنے سے پہلے انکو قضا کرے	دار قطنی عن یزید رضی اللہ عنہ
سجدہ سہو ایک طرف سلام پھیرنے کے پھر دو سجدے کرے	ابو داؤد عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
سجدہ سہو کرنے کے بعد تشہد دوبارہ پڑھے	ترمذی ابو داؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
مقتدی کی بھول پر سجدہ سہو نہیں امام کی بھول پر دونوں پر سجدہ ہوگا	دار قطنی عن عمر رضی اللہ عنہ
سجدہ تلاوت کی آیت پر رکوع کرلیا تو پھر سجدے کی ضرورت نہیں	طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
وتر کی نماز واجب ہے جس نے وتر نا پڑھے وہ ہم میں سے نہیں	ابو داؤد عن بریدہ رضی اللہ عنہ

وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد طلوع فجر تک ہے	مسلم عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل مگر جس کو نیند کا غلبہ ہو وہ سونے سے پہلے پڑھ لے	مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
نماز وتر کی رکعات تین ہیں	مسلم نسائی
ایک رکعت وتر جائز نہیں	مؤطا امام محمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
نماز وتر ایسے ہے جیسے دن میں نماز مغرب ہے	طحاوی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے	بخاری، نسائی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
قنوت پڑھنے سے پہلے دونوں ہاتھ تکبیر کہتے ہوئے اٹھانا	بخاری عن اسود رضی اللہ عنہ
احناف کی مروجہ دعائے قنوت کے الفاظ	مراسیل ابی داؤد
دن رات میں ۱۲ رکعات سنت موکدہ ہیں ۴ ظہر سے پہلے ۲ ظہر کے بعد ۲ مغرب کے بعد ۲ فجر سے پہلے ۲ عشاء کے بعد	ترمذی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
فجر کی سنت رہ جائیں تو سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے	بخاری مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو امام کے ساتھ ملنے کی امید ہو تو پہلے سنت پڑھے	طحاوی عن ابی مجلز رضی اللہ عنہ
غیر مؤکدہ سنتیں چار رکعات والی دو دو کر کے پڑھ سکتے ہیں	ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ
نفل بیٹھ کر پڑھنے والے کو آدھا اجر ملتا ہے	بخاری عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
کسی مجبوری پر بیٹھ کر نماز پڑھنے پر پورا ثواب ملتا ہے	بخاری عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
نفل نماز کا کچھ حصہ کھڑے کچھ بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے	بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب کو ایک امام کے پیچھے بیس رکعات تراویح کا حکم دیا	ابن ابی شیبہ عن یحییٰ بن سعید
سورج گرہن کی نماز میں امام قرأۃ آہستہ آواز سے کرے	ترمذی عن سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ
جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ مسنون ہے۔	ترمذی عن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ
جمعہ قصبہ یا شہر میں ہوتا گاؤں جنگل میں نہیں ہوتا	عبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ
دوران خطبہ نماز پڑھنا بات کرنا جائز نہیں	مجمع الزوائد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

خطیب کا خطبہ سے پہلے سلام کرنا مسنون ہے۔	ابن ماجہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا سنت ہے	بخاری عن انس رضی اللہ عنہ
عید الاضحی میں نماز سے پہلے کچھ نا کھانا سنت ہے۔	دار قطنی عن بریدہ رضی اللہ عنہ
عیدین کیلئے نا اذان ہے نا ہی اقامت ہے۔	بخاری مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کوئی عذر پیش آجائے تو نمازِ عید دوسرے دن پڑھیں	ابو داؤد عن عمّ انس رضی اللہ عنہ
کسی کی عید کی نماز رہ جائے تو چار رکعات نفل پڑھے	طبرانی فی الکبیر عن شعبی رضی اللہ عنہ
تکبیرات تشریق صرف قصبہ اور شہر والوں پر پڑھنا واجب ہے	ابن ابی شیبہ عن الحارث
عورت اپنے میت شوہر کو غسل دے سکتی ہے	مؤطا امام مالک رضی اللہ عنہ
مرد اپنی میت بیوی کو غسل نہیں دے سکتا	بیہقی عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
جنازہ کی تکبیرات میں صرف پہلی پر ہاتھ اٹھائے پھر نا اٹھائے	دار قطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نماز جنازہ میں بطور حمد کے فاتحہ پڑھے تو آہستہ پڑھے	نسائی عن ابن اُمامہ رضی اللہ عنہ
کسی ضرورت یا مصلحت کو پیش نظر کچھ لوگ جنازہ کے آگے چل سکتے ہیں	ابو داؤد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
عورت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کیا جائے	ابن ابی شیبہ
قبر چوکورنا بنائی جائے	کتاب الآثار امام محمد
تدفین کے بعد سورۃ البقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا	بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
دفن کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور قبلہ رخ رہنا	صحیح ابی عوانہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
علامت اور پہچان کے لئے قبر کے سرہانے کوئی پتھر وغیرہ رکھنا جائز ہے۔	ابو داؤد ابن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ
قبر پر کچھ بھی لکھنا منع ہے	ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ
غیر جنبی شہید کو غسل نہ دیا جائے اور انہیں کپڑوں میں دفنایا جائے	بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ
شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی	نسائی عن شداد رضی اللہ عنہ
میت کو بوسہ دینا جائز ہے	ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
صرف میت کے گھر والوں کو ایک دن کا کھانا کھلانا جائز ہے	ترمذی عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

عورتوں کیلئے قبرستان جانا منع ہے جبکہ کوئی فتنہ وغیرہ کا اندیشہ ہو	ترمذی عن ابی عباس رضی اللہ عنہ
عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے جبکہ کوئی فتنہ اندیشہ نا ہو	ترمذی عن ابن ابی مُلیکہ رضی اللہ عنہ
جہاں وفات ہوئی وہاں دفن کرنے اولیٰ ہے	ترمذی عن ابن ابی مُلیکہ رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت ثواب کا عمل ہے	دار قطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
زکوٰۃ کے نصاب پر سال گزر جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے	ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ
سال گزرنے سے پہلے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں	ترمذی ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ
کوئی مقروض ہو تو قرضہ دیکر پھر اگر نصاب ہو تو سال گزرنے پر زکوٰۃ ہے	مؤطا امام محمد عن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ
سونے چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ فرض ہے اگرچہ استعمال میں نا ہوں	ابو داؤد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
جواہرات اور قیمتی موتیوں پر زکوٰۃ فرض نہیں جبتک کہ تجارت کیلئے نا ہوں	ابن ابی شیبہ عن عکرمہ رضی اللہ عنہ

مالِ ضمار جس مال کی ملنے کی امید نا ہوں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں فقط اس سال کی جس سال مال ملا ہے	مؤطا امام مالک رضی اللہ عنہ
زکوٰۃ کی ادائیگی میں اہل ضرورت کو اُن کی ضرورت کی اشیاء دے یہ بھی جائز ہے	بخاری عن طاؤس رضی اللہ عنہ
جسکی عادت نا ہو تو وہ شعبان کے آخری دنوں میں روزہ نہ رکھے	بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
دوسرے کی طرف سے کوئی آدمی نا نماز پڑھ سکتا ہے نا ہی روزہ رکھ سکتا ہے	مؤطا امام مالک
عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نا رکھے	مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
بہتر ہے حاجی نویں ذی الحج کا روزہ نا رکھ تا کہ کمزوری نا ہو جائے	ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
ہر مہینے تین دن کے روزے مسنون ہیں	مسلم عن معاذہ رضی اللہ عنہ
حضور علیہ السلام ہر سال رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے	بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
حج عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ مالدار پر فرض ہے	مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
دورانِ طواف بات کرنا جائز ہے	ترمذی نسائی

(اقتباس از کتاب فہم حدیث مفتی ڈاکٹر عبد الواحد صاحب)

عہدِ رسالت میں صحابہ کے جمع کردہ مخطوطے

حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی ہی میں حسند مبارک پاکیزہ نفوس ایسے تھے جو ہمہ وقت حضرت اقدس کی خدمت میں اس لئے بیٹھے رہتے کہ جو ارشاد عالی ہوگا ہم اس کو محفوظ کرلیں گے تو اپنے طور پر ہر طالب علم نے استاذ کی بات کو محفوظ کر رکھا تھا کچھ نے چمڑوں پر پتوں پر ہڈی وغیرہ پر یا اس چیز پر جو اس زمانے میں مروج تھی اس پر لکھ رکھا تھا ایسے خوش نصیب صحابہ کرام کے چند مخطوطے تاریخ میں ملتے ہیں جو انہوں نے خود بارگاہِ رسالت میں سنکر محفوظ کئے تھے وہ یہ ہیں (۱) صحیفۂ صادقہ (۲) صحیفۂ علی رضی اللہ عنہ (۳) تالیفِ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ (۴) صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (۵) رسالۂ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (۶) صحیفۂ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (۷) مجموعہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (۸) مسندِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (۸) تالیف ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (۹) صحیفۂ الصحیحہ

(۱) اب ان کتب مبارکہ کا تھوڑا سا تعارف

صحیفہ الصادقہ بخاری میں حضرت وہب بن منبہؒ نے اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ آپ کی حدیثیں بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور نہیں تھا سوائے عبداللہ بن عمرو بن العاص القرشی متوفی ۶۵ھ کے کیونکہ وہ ہر وقت لکھ لیا کرتے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص القرشی نے اپنے اس جمع کردہ ذخیرہ کا نام صحیفہ صادقہ رکھا ہوا تھا اس میں ایک ہزار احادیث محفوظ تھیں اکثر فرماتے تھے مجھے اپنا یہ صحیفہ بہت محبوب ہے اور وہط بھی محبوب ہے وہط وہ زمین جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راہِ خدا میں وقف کردی تھی یہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ یہ نسخہ ان کے خاندان میں عرصہ تک محفوظ رہا چنانچہ ان کے پوتے عمرو بن شعیب اسی کو ہاتھ میں رکھ کر روایت کرتے تھے اور اسی سے درس دیتے تھے۔

(۲) صحیفہ علی رضی اللہ عنہ

اس صحیفہ کا ذکر بخاری، مصنف عبدالرزاق، سنن ابی داؤد وغیرہ میں موجود ہے یہ صحیفہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رہتا تھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار مع نیام ہوتی تھی اس میں زکوٰۃ، خون بہا، قیدیوں کی رہائی، کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نا کرنا، حرم مدینہ کی حدود و اسکی حفاظت، عہد توڑنے کی مذمت، اپنے آپ کی غیر کی طرف نسبت پدری، غیر اللہ کے نام ذبح کی ممانعت، زمین کے نشان مٹانے کی مذمت وغیرہ بہت سے احکام درج تھے کتب حدیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے کافی طویل چار سرکاری دستاویزات کا مجموعہ کے برابر اندازہ ہے۔

(۳) تالیف عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ

یہ مشہور ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ایک تحریری ہدایت نامہ عنایت فرمایا جس میں احکامات ہدایات درج تھیں حضرت عمرو بن حزم نے اس قیمتی دستاویز محفوظ رکھا اور اکیس دیگر فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل کر کے ایک مخطوطہ بنالیا جو عہدِ نبوی کا اولین سرکاری مجموعہ خیال کیا جاسکتا ہے مجمع العلمی دمشق کے کتب خانہ میں محفوظ ایک کتاب حدیث کے ضمیمہ میں شامل کر کے چھپ گئی ہے۔

(۴) صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے حج پر ایک رسالہ تالیف کیا تھا امام بخاریؒ کی کتاب التاریخ الکبیر میں ہے کہ مشہور تابعی قتادہ کہا کرتے تھے مجھے سورۃ البقرہ کے مقابلہ میں صحیفہ جابرؓ زیادہ حفظ ہے۔

(۵) رسالہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

اس میں انہوں نے بہت احادیث جمع کیں جو کہ وراثت میں ان کو بیٹے سلیمان بن سمرہ کو ملیں ابن حجر لکھتے ہیں کہ سلیمان نے اپنے باپ کے حوالہ سے ایک بڑا رسالہ روایت کیا ہے نیز ابن کثیر فرماتے ہیں سمرہ نے اپنے بیٹوں کیلئے جو رسالہ لکھا اس علم کثیر پایا جاتا ہے (تہذیب التہذیب)

(۶) صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن عبادہؓ انصاری زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے جس کی بناء پر وہ مردِ کامل تصور ہوتے تھے ان کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع تھیں ان کی روایات ان کے بیٹے نے کی ہے (ترمذی)

(۷) مجموعہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

بخاری شریف کے باب الذکر بعد الصلوٰۃ میں مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بظاہر ان کے دریافت کرنے پر بعض احادیث اپنے کاتب کو املاء کر کے روانہ کیں۔

(۸) مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اس کے نسخے عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی لکھے گئے۔ چنانچہ مسند ابی ہریرہ کا ایک نسخہ عمر بن العزیزؒ کے والد محترم کے پاس بھی تھا جو کہ مصر کے گورنر تھے متوفی ۸۶ ہجری) انہوں کثیر بن مُرّہ کو لکھا کہ تمہارے پاس جو حضور علیہ السلام کی احادیث کا جو ذخیرہ موجود ہو وہ لکھ کر بھیج دو سوائے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کہ وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

(طبقات ابن سعد)

(۹) تالیف ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمایا تھا یہ فرماتے ہیں میں جو کچھ حضرت ابو ہریرہؓ سے سنتا وہ لکھ لیتا جب میں نے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو محفوظ شدہ سب ان کو سنایا حضرت نے تصدیق فرمائی۔ (دارمی) ابن وہب کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنی کتابیں دکھائیں۔

(۱۰) الصحیفۃ الصحیحہ

حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنے شاگرد ہُمام بن منبہؒ کیلئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ڈیڑھ صد احادیث کا انتخاب کر کے ایک رسالہ کی صورت مرتب کر کے اِملاء کروایا اس لئے اسکا نام صحیفہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن ہمام ہونا چاہیئے تھا مگر اوپر معلوم ہو چکا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اگر اپنے سے زیادہ حدیث دانی پر رشک تھا تو وہ حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ پر تھا۔ جنہوں نے صحیفہ صادقہ کے نام حدیث مبارکہ کا مجموعہ چھوڑا ہے تو کوئی تعجب نہیں کہ اسکی دیکھا دیکھی انہوں نے اپنی تالیف کا نام الصحیفہ الصحیحہ رکھا ہو بہرحال پہلی صدی ہجری کے وسط کی یہ تاریخی نقطہ نظر سے ایک انمول یادگار ہے اس کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق، عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کردہ صحیفوں کی روایات احادیث کی کتب میں ملتی ہیں الغرض مذکورہ چند سطور سے بخوبی اندازہ ہوگیا کہ جو منکرین حدیث کا دعویٰ ہے کہ احادیث حضور علیہ السلام کے دو تین سو سال بعد جمع ہونا شروع ہوئیں اور جلیل القدر محدثین امام احمد بن حنبل امام بخاری ترمذی مسلم جیسے بزرگوں کو جعلساز قرار دینے کی ناتمام کوشش کی پر گرانقدر تالیفات منکرین حدیث کے لئے کافی شافی جواب ہے۔

(قُرۃ العیون فے تذکرۃ الفنون مولانا حنیف گنگوہی)

حدیث مبارکہ ایمان کے ستر ۷۰ سے زائد شاخیں ہیں کی تفصیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر سے زائدہ شاخیں ہیں اعلیٰ درجہ توحید کا اقرار ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دو چیز کا ہٹانا اور حیاء ایمان کا خصوصی شعبہ ہے۔

اس حدیث شریف میں اجمالی طور پر ایمان کی ستر اور ایک روایت میں ستتر بھی آئی اسکی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔ البتہ احادیث کی روشنی میں علماء نے اسکی تفصیل بیان فرمائی ہے چنانچہ ابو عبداللہ حلیمیؒ نے اس مضمون پر پوری کتاب تصنیف فرمائی ہے جس کا نام فوائد المنہاج رکھا اسی طرح امام بیہقی نے کتاب شعب الایمان اسحاق بن قرطبی نے کتاب النصائح ابو حاتم نے وصف الایمان شُراح بخاری نے اس باب میں مختلف تصانیف سے تلخیص کر کے مختصراً تذکرہ کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ایمان کامل دراصل تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے:

۱۔تصدیق قلبی   ۲۔اقرار باللسان   ۳۔بدن کے اعمال۔

تصدیق قلبی یعنی جو عقائد کو شامل ہے وہ تیس چیزیں ہیں۔

۱۔اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانا ۲۔اللہ کے ماسوا سب بعد میں پیدا ہوئیں ہمیشہ سے وہی ایک ذات ہے ۳۔فرشتوں پر ایمان لانا ۴۔رسول وانبیاء پر ایمان لانا ۵۔اللہ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لانا ۶۔اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ۷۔قیامت پر ایمان لانا جس میں قبر کے احوال، میزان پل صراط سب شامل ہے ۸۔جنت کا ایمان رکھنا ۹۔جہنم پر ایمان رکھنا ۱۰۔اللہ سے محبت رکھنا ۱۱۔اللہ کیلئے دوسروں سے محبت و بغض ۱۲۔حضور علیہ السلام سے محبت اور آپ کی سنت کو اختیار کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ۱۳۔اخلاص

جس میں نفاق سے بچنا بھی داخل ہے ۱۴۔سچی توبہ کرنا ۱۵۔اللہ کا خوف ۱۶۔اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا۔ ۱۷۔شکر ۱۸۔وفا ۱۹۔صبر کرنا۔ ۲۰۔تواضع بڑوں کی تعظیم کرنا ۲۱۔شفقت کرنا ۲۲۔مقدر پر راضی رہنا ۲۳۔توکل کرنا ۲۴۔خود بینی چھوڑنا جس میں اصلاح نفس بھی داخل ہے ۲۵۔کینہ حسد سے بچنا ۲۶۔حیاء کرنا ۲۷۔غصہ پی جانا ۲۸۔فریب نہ دینا ۲۹۔کسی کے ساتھ مکر نہ کرنا ۳۰۔دینا کی محبت کو دل سے نکالنا۔

دوسری قسم زبان کے اعمال۔

اس کے سات شعبے ہیں: ۱۔کلمہ طیبہ پڑھنا ۲۔قرآن مجید کی تلاوت کرنا ۳۔دینی علم سیکھنا ۴۔دوسروں کو علم سکھانا۔ ۵۔دعا کرنا ۶۔ذکر کرنا جس میں استغفار بھی شامل ہے ۷۔لغو بے کار باتوں سے بچنا۔

تیسری قسم بدن کے اعمال

اس کے تین حصے ہیں: ۱۔اپنی ذات سے جنکا تعلق ۲۔دوسروں سے ۳۔حقوق عامہ جو اُمور اپنی ذات سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں: ۱۔پاکی جس میں ہر طرح کی پاکی شامل ہے یعنی بدن، لباس، مکان حیض نفاس جنابت کا غسل وغیرہ ۲۔نماز پنجگانہ جس میں فرض نفل سنت ادا قضا سب داخل ہیں ۳۔صدقہ جس میں زکوٰۃ فطرانہ مہمان کا اکرام عام لوگوں کو کھانا کھلانا داخل ہے ۴۔روزہ فرض ہو یا نفل۔ ۵۔حج ۶۔اعتکاف جس میں لیلۃ القدر کی تلاش بھی داخل ہے ۷۔دین کی حفاظت کیلئے اپنا گھر چھوڑنا۔ ۸۔منّت پوری کرنا ۹۔قسم کی حفاظت ۱۰۔کفاروں کی ادائیگی ۱۱۔ستر کا چھپانا عورت کا سارا بدن ستر ہے ۱۲۔قربانی اور اسکا اہتمام کرنا ۱۳۔جنازہ اور اس کے جملہ امور کا خیال کرنا ۱۴۔قرض ادا کرنا جس میں بیوی کا مہر بھی شامل ہے ۱۵۔معاملات درست کرنا سود سے بچنا۔ ۱۶۔سچی بات کی گواہی دینا

دوسروں سے متعلق ۱۔نکاح کے ذریعے حرامکاری سے بچنا ۲۔اہل وعیال کے حقوق کی رعایت کرنا جس میں ماتحت کے حقوق کا خیال بھی شامل ہے ۳۔والدین کے

ساتھ حسن سلوک کرنا ۴۔اولاد کی نیک تربیت ۵۔صلہ رحمی کرنا ۶۔بڑوں کی جائز کاموں میں فرمانبرداری کرنا۔

حقوق عامہ ۱۔عدل کے ساتھ حکومت کرنا ۲۔حقانی جماعت کا ساتھ دینا ۳۔جائز اُمور میں حکمران کی اطاعت کرنا ۴۔آپس کے معاملات اصلاح کرنا ۵۔نیکی کے کاموں میں مدد کرنا ۶۔نیکی کا حکم برائی سے منع کرنا ۷۔حدود قائم کرنا ۸۔جہاد کرنا جس میں مورچوں کی حفاظت بھی داخل ہے۔۹۔امانت ادا کرنا ۸۔قرض دینا ۱۱۔پڑوسیوں کے حقوق کا خیال کرنا ۱۲۔معاملہ اچھا کرنا جس میں جائز طریقہ سے مال جمع کرنا بھی شامل ہے ۱۳۔مال کے ضیاع اور بخل سے بچنا ۱۴۔سلام کرنا سلام کا جواب دینا ۱۵۔چھینکنے والے کو یرحمک اللہ سے جواب دینا ۱۶۔عوام الناس کو اپنے سے ہونے والے نقصان تکلیف سے بچانا۔ ۱۷۔لہو ولعب سے احتراز کرنا ۱۸۔راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

اب یہ سب مذکورہ اشیاء ایمان کا حصہ ہے ان سب کو زندہ کرنے کی ایک محنت ہے وہ دعوت وتبلیغ کی مبارک محنت ہے صحابہ کرام میں یہ سب باتیں کامل درجہ میں پائی جاتی تھیں کیونکہ ان چیزوں کو زندہ کرنے کی محنت ہو رہی تھی۔خود بھوکے پیاسے رہ کر دوسروں کو ترجیح دینا بکرے کی سری کا گوشت کا سات گھروں میں چکر لگا کر واپس پہلے گھر میں آنا ایک شخص نیکی کرتا ہے دوسرا اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔مواخات بھائی چارہ فتح مکہ کے موقع پر عظیم الشان فتح کے بعد عام معافی کا اعلان اس مبارک محنت کے یہ وہ مشاہدات تھے جنکا غیر مسلم دنیا بھی اعتراف کے بغیر نہ رہ سکی۔علماء فرماتے ہیں ایمان کے یہ شعبے اجمالی طور پر ذکر ہوئے ہر شخص کو چاہئے کہ ان میں غور وفکر کرے جن پر عمل ہو رہا ہے اسپر شکر جن میں کمی ہے ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے ما توفیقی الا باللہ علیہ التوکل والیہ مآب

(اقتباس از فضائل ذکر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

اسلام کے فرض عین۔

فرض کفایہ۔واجبات،سنن،مستحبات پر ایک نظر فرض عین اُمورِ اسلام

(۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار دل سے تصدیق کرنا (۲) نماز پنجگانہ کی اپنے اوقات پر ادائیگی (۳) رمضان المبارک پورے مہینے کے روزے رکھنا (۴) مالدار پر ہر سال بعد ضرورت سے زائد مال پر زکوٰۃ ادا کرنا (۵) مالدار پر عمر بھر میں ایک بار حج بیت اللہ کرنا جبکہ مکہ تک اور اپنے اہل عیال کا خرچ برداشت کر سکے عورت پر حج تب فرض ہے جب اپنے خرچ کے ساتھ محرم کا خرچ بھی ہو عورت کہ محرم یہ ہیں باپ بیٹا حقیقی بھائی دودھ شریک بھائی ماموں حقیقی چچا دادا نانا تایا سُسر بھتیجا بھانجا۔ (۶) وضو غسل اور خواتین کیلئے حیض نفاس کا علم حاصل کرنا (۷) والدین نیک بادشاہ امیر استاذ علماء کی قدر کرنا (۸) والدین بیوی نابالغ اولاد کا خرچہ دینا (۹) گناہوں پر توبہ کرنا (۱۰) حضور علیہ السلام کا چار پُشت تک سلسلہ نسب یاد کرنا اور یہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف (۱۱) چاروں مذاہب فقہ حنفی شافعی مالکی حنبلی پر اعتقادِ حق رکھنا۔ (۱۲) جتنے قرآن سے نماز درست ہو جائے اُتنا قرآن سیکھنا (۱۳) زنا کے خوف سے نکاح کرنا (۱۴) عمر بھر ایک بار درود شریف پڑھنا اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ اجمعین۔ (۱۵) بقدر ضرورت علم فقہ پڑھنا یعنی روزمرہ کے اتنے مسائل پر عاقل بالغ مرد عورت پر سیکھنا فرض ہیں جس سے حلال حرام پاکی ناپاکی کا پتہ چل جائے۔ (۱۶) کسی عورت کا خاوند یا کوئی اور فقہ سکھانے والا نا ہو تو اس کے لئے بڑھیا کی شکل میں باہر نکل کر مسائل کا علم سیکھنا۔ (۱۷) اللہ رسول کی شان میں گستاخی کرنے والے کو روکنا۔

فرض کفایہ۔

چند مسلمانوں کے کرنے سے بقیہ مسلمان ساقط ہو جائے۔

۱۔سلام کا جواب دینا ۲۔مریض کی مزاج پُرسی کرنا ۳۔میت کا غسل کفن دفن وغیرہ ۴۔ہر شہر میں امام خطیب قاضی مقرر کرنا ۵۔اولاد کی دینی تربیت کرنا ۶۔دینی طالب علم کی ہر طرح مدد کرنا ۷۔جوکوئی بھوکا مر رہا ہو اور کوئی دینے والا نا ہو تو عام اعلان کرنا۔

اسلام کے اُمور واجبات

۱۔وتر کی نماز عشاء کے بعد روزانہ پڑھنا ۲۔مالدار کیلئے فطرانہ جو تقریباً دو کلو گندم بنتی ہے اپنی نابالغ اولاد کا دینا ہے ۳۔مالدار کیلئے قربانی کرنا فطرانہ اور جو بچہ عید الفطر کے دن صبح کے بعد پیدا ہوا اسکا صدقۃ الفطر واجب نہیں (۴) عورت پر خاوند کی خدمت واجب ہے جبتک کسی گناہ کا حکم نا دے ۵۔پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی حقوق یہ ہیں ۱۔اس کے مکان سے اپنا مکان بغیر اسکی اجازت کے اونچا نا بنائے تاکہ ہوا نا رکے ۲۔جب بیمار ہو تو عیادت کرے ۳۔فوت ہو تو جنازہ میں جائے ۴۔قرض مانگے تو قرضہ دے ۵۔اسکی دعوت میں شرکت کرے ۶۔اپنے کھانے میں سے کچھ دیتا رہے ۷۔پھل گوشت وغیرہ لائے تو چھپا کے لائے تاکہ پڑوسی بچے نا دیکھیں۔جس درخت کی شاخ پڑوسی کے گھر جھک رہی اسکے پھل بھی اس کے ہیں۔

(۶) بیت اللہ کا طواف کرنے کیلئے وضو کا ہونا اگر ناپاک ہے تو غسل کرنا۔

(۷) مٹھی بھر داڑھی رکھنا

اسلام میں وہ اُمور جو سنت ہمیں یا مستحب ہیں۔

۱۔ختنہ کرنا ۲۔مسواک کرنا ۳۔مونچھیں ہلکی کرنا تاکہ پیتے وقت پینے کی چیز میں نا ڈوبیں ۴۔بغل اور زیر ناف بال کاٹنا مسافر کیلئے ہیں چالیس دن زائد رکھنا گناہ ہے اور مقیم کیلئے بیس دن سے زائد بال نہ کاٹنا گناہ ہے۔ناخن تراشنا ۵۔سر کے تمام بال رکھنا یا منڈانا ۶۔غسل کرنا جمعہ کے دن عیدین اور حج کا احرام باندھنے سے قبل ۷۔کنگھی کرنا ۸۔السلام علیکم کہنا

۹۔ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا ۱۰۔ دعوت قبول کرنا جس میں کوئی حرام کام نہ ہو۔ ۱۱۔ بالوں میں تیل لگانا ۱۲۔ خوش بو استعمال کرنا ۱۳۔ عمدہ لباس جو کھلا لمبا ہو پسندیدہ ہے تحائف لینا دینا ۱۴۔ عصاء استعمال کرنا بظاہر یہ چالیس برس کے بعد ہے۔ ۱۵۔ چمڑے کا موزہ خصوصاً کالا موزہ استعمال کرنا ۱۶۔ پسندیدہ کام داہنے ہاتھ سے کرنا ۱۷۔ آئینہ دیکھنا مگر ہر وقت دیکھنے سے بچنا تاکہ عجب پیدا نہ ہو جائے۔ (عمدۃ الفقہ ج اسید زوار حسین شاہ صاحبؒ زوار اکیڈمی کراچی)

ایمان کے ڈاکو اور ایمان کے سپاہی۔

دین اسلام کے دشمن

دین اسلام کے دشمن جو مذہب اسلام کی جڑیں کھوکھلیں کرنے میں جب مصروف تھے عین اسی وقت کچھ فاقہ مست درویش اھل اللہ ایسے بھی تھے جو دین اسلام میں نئی روح پھونک رہے تھے۔ گویا پوری دنیا میں دین اسلام کی تجدید کرنے کیلئے کوشاں وساعی تھے۔

ذیل میں ہم ان سب کی تفصیل بیان کر رہے ہیں کہ جو ایسے بدنصیب نفوس جنہوں نے آخرت پر اس فانی دنیا کو ترجیح دیتے ہوئے واصل جہنم ہوئے اور ایسے خوش نصیب پاکیزہ نفوس جو ہر صدی میں اسلام کا جھنڈا لے کر اُٹھے اور پوری دنیا میں اسلام کو زندہ کر کے رضائے الٰہی وجنت کا سستا سودا کر کے شفاعتِ نبوی کے مستحق ہو گئے اللہ پاکیزہ نفوس کی قبور کو نور سے بھرے۔ (آمین)

دین محمدی کے ڈاکو دین اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والے بدنصیب

مذہب اسلام دین محمدی کے ڈاکو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے

ایسے لوگ ہیں جن کو بالترتیب لکھا جاتا ہے: (۱) اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ

صنعاء یمن میں گزرا ہے اس کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا۔ (۲) مسیلمہ کذاب یمامہ...... میں گزرا ہے جس کو حضرت وحشی بن حرب نے قتل کیا ہے۔ (۳) طلیحہ اسدی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ایک کاہن تھا بنی اسرائیل کے بعض قبائل اس پر اسلام لائے مگر بعد میں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مسلمان ہوا۔ (۴) سجاح بنت الحارث جو بنو قبیلہ بنی تغلب سے تھی) نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس نے اپنی قوم پر پانچ وقت کی نمازوں کو باقی رکھا تھا (تاریخ اسلام ص ۲۷۳) اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی تھی۔ سجاح نکاح کے بعد مسیلمہ کے پاس تین دن رہی جب اپنی قوم میں آئی تو قوم نے مہر نکاح کے متعلق معلوم کیا اور کہا کہ بغیر مہر کے تو نکاح نہیں ہوتا۔ اس پر سجاح مسیلمہ کے پاس گئی تو مسیلمہ نے کہا کہ میں نے تیرے مہر میں تیری جماعت کے لئے دو نمازیں یعنی عشاء و فجر معاف کر دی ہیں۔ تاریخ اسلام ص ۲۷۴ مگر یہ عورت بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوگئی تھی۔ (۵) مختار ثقفی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ عبداللہ بن زبیر کی زمانہ میں گزرا ہے۔ (۶) متنبی شاعر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا مگر بعد میں تائب ہوا۔ (۷) بہبود نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں گزرا ہے۔
۸۔ اکرویہ القرمطی یہ مکتفی باللہ کے زمانہ میں گزرا ہے اس نے حجر اسود بھی چرا لیا تھا۔
(۹) نواح نہاوند میں بھی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ملک یمن میں ایک شخص گزرا جس نے اپنا نام لا رکھا تھا اور وہ کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے متعلق بشارت دی ہے کہ لا نبی بعدی یعنی لا میرے بعد نبی ہوگا۔ ایک اور عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو کہتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا نبی ہی تو فرمایا ہے لا نبیۃ بعدی تو نہیں فرمایا یعنی یہ حدیث مردوں کے حق میں ہے عورتوں کے حق میں نہیں ہے۔ آپ کے بعد عورت نبیہ ہو سکتی ہے۔ (۱۲) ایک یہودی نے بیت المقدس میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا مگر جب اس کو گرفتار کر کے پٹائی کی گئی تائب ہو کر مسلمان ہوگیا۔ (۱۳) اسحاق اخرس بصرہ

یں گزرا ہے اس پر بصرہ اور عمان کے لوگ اسلام لائے تھے۔ (۱۴) فارس بن یحییٰ ساباطی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو مصر کے شہر سیس میں گزرا ہے۔ (۱۵) ایک بکری چرانے والے نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اصل میں یہ جادوگر تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک عصا رکھتا تھا اور جادو کے ذریعہ لاٹھی کا اژدھا بنا دیتا تھا۔ (۱۶) عبداللہ بن میمون نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا مامون نے اس کو قید میں بند کرا دیا یہ قید ہی کے اندر مر گیا تھا۔ (۱۷) غازانی ساحر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ (۱۸) مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۴۰۰ھ کے اوائل میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے متبعین آج بھی لوگوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر گمراہ کر رہے ہیں۔ (ترمذی شریف مترجم ص ۸۴۰ از مولانا بدیع الزمان

دین محمدی کے پاسبان۔محافظ

دین محمدی کو نئی روح پھونکنے والے دین اسلام کو زندہ کرنے والے۔

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کیے گئے ہیں:

(۱) عمر بن عبدالعزیز (۲) سالم (۳) قاسم (۴) مکحول۔علاوہ ان کے اور بھی اس صدی میں مجدد مانے گئے ہیں چونکہ جو مجدد جامع صفات حسنیٰ ہوتا ہے وہ سب کا سردار اور فی الحقیقت وہی مجدد فی نفسہ مانا جاتا ہے اور باقی اس کی ذیل سمجھے جاتے ہیں جیسے انبیاء بنی اسرائیل میں ایک نبی ہوتا تھا تو دوسرے اس کے تابع ہو کر کام کرتے تھے چنانچہ صدی اول کے مجدد متصف بجمیع صفات حسنیٰ حضرت عمر بن عبدالعزیز تھے۔

(دیکھو نجم الثاقب جلد ۲ ص ۹ وقرۃ العیون ومجالس الابرار۔وتعریف الاحیاء لفضائل الاحیاء ص ۳۲)

دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) امام محمد بن ادریس ابوعبداللہ شافعیؒ (۲) احمد بن محمد بن حنبل شیبانیؒ (۳) یحییٰ بن معین

بن عون عطفانی ؒ (۴) اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد قیس ؒ (۵) ابو عمرو مالکی مصری ؒ (۶) خلیفہ مامون رشید بن ہارون ؒ (۷) قاضی حسن بن زیاد حنفی ؒ (۸) جنید بن محمد بغدادی صوفی ؒ (۹) سہل بن ابی سہل بن رمحلہ شافعی ؒ (۱۰) بقول امام شعرانی حارث بن اسد محاسبی ابوعبداللہ صوفی بغدادی ؒ (۱۱) اور بقول قاضی القضاۃ علامہ عینی احمد بن خالد الخلال ابو جعفر حنبلی بغدادی ؒ۔ (دیکھو نجم الثاقب جلد ۲ ص ۹ وقرۃ العیون ومجالس الابرار۔ وتعریف الاحیاء لفضائل الاحیاء ص ۳۳)

تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی ؒ (۲) ابوالحسن اشعری متکلم شافعی ؒ (۳) ابو جعفر طحاوی ازدی حنفی ؒ (۴) احمد بن شعیب ابوعبدالرحمن نسائی ؒ (۵) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی ؒ (۶) حضرت شبلی صوفی ؒ (۷) عبیداللہ بن حسین ؒ (۸) ابوالحسن کرخی صوفی حنفی ؒ (۹) امام بقی بن مخلد قرطبی مجدد اندلس المحدیث ؒ۔ (دیکھو تعریف الاحیاء ص ۳۳، نجم الثاقب وقرۃ العیون ومجالس الابرار)

چوتھی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں۔

(۱) امام ابو بکر باقلانی (۲) خلیفہ قادر باللہ عباسی (۳) ابو حامد، اسفرائنی (۴) حافظ ابونعیم (۵) ابو بکر خوارزمی حنفی (۶) بقول شاہ ولی اللہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم عبدالرحمن سخاوی شافعی نیشاپوری (۷) امام بیہقی (۸) حضرت ابو طالب ولی اللہ صوفی ؒ (۹) حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی ؒ۔ (۱۰) ابواسحاق شیرازی (۱۱) ابراہیم بن علی بن یوسف ؒ فقیہ ومحدث۔

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن محمد ابو حامد امام غزالی۔ (۲) بقول عینی وکرمانی حضرت راعونی حنفی۔ (۳) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی۔ (۴) عبداللہ ابن محمد انصاری ابو اسماعیل

ہروی۔(۵)ابوطاہر سلفی۔(۶)محمد بن احمد ابو بکر شمس الدین سرخسی فقیہہ حنفی

چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱)محمد بن عمر ابو عبداللہ فخر الدین رازی (۲) علی بن محمد (۳) عزالدین بن کثیر (۴) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفاء (۵) یحییٰ بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت (۶) یحییٰ بن شرف بن حسن محی الدین نووی (صاحب ریاض الصالحین) (۷) حافظ عبدالرحمن ابن جوزی (۸) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سرتاج طریقہ قادری۔

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱)احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (۲) تقی الدین ابن دقیق العید (۳) شاہ شرف الدین مخدوم بھائی سندی (۴) حضرت معین الدین چشتی (۵) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی ذرعی دمشقی حنبلی (۶) عبداللہ بن سعد بن علی بن سلیمان بن خلاج ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی (۷) قاضی بدالدین محمد بن عبداللہ الشبلی حنفی دمشقی العینی۔

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (۲) حافظ زرین الدین عراقی شافعی (۳) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (۴) علامہ ناصرالدین شاذلی بن سنت میلی۔

نویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) عبدالرحمن بن کمال الدین شافعی معروف بہ امام جلال الدین سیوطی (۲) محمد بن عبدالرحمن سخاوی شافعی (۳) سید محمد جون پوری مہتدی اور بقول بعض دسویں صدی کے مجدد ہیں حضرت امیر تیمور صاحب قرآن فاتح عظیم الشان۔

دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) ملا علی قاری (۲) محمد طاہر پٹنی گجراتی محی الدین محی السنۃ (۳) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی۔

گیارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگزیب (۲) حضرت آدم بنوری صوفی (۳) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی معروف بہ ربانی مجدد الف ثانی۔

بارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن عبدالوہاب ابن سلیمان نجدی (۲) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (۳) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکیانی (۴) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (۵) امام شوکانی (۶) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمنی (۷) محمد حیاۃ بن ملا ملازیہ سندھی مدنی

تیرہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) سید احمد بریلوی (۲) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۳) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی (۴) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (۵) بعض نے شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا ہے۔ ہم اس کا انکار نہیں کرسکتے کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں ان کی اطلاع نہ ملی ہو۔ (منقول از عسل مصفیٰ ص ۱۶۲ تا ۱۶۵ جلد ۱ مطبوعہ وزیر ہند امرتسر اگست ۱۹۱۳ء رمضان ۱۳۳۱ھ)

ہمارے ہاں چودھویں صدی کے مجددین میں

(۱) جلالۃ الملک عبدالعزیز بن آل سعود (۲) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۳) حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی ہیں۔

نوٹ: قادیانی چودھویں صدی کا مجدد مرزا احمد کو ٹھہراتے ہیں یہاں انہوں نے تیرہ صدیوں پر اس لیے اکتفا کی ہے کہ چودھویں صدی کا دور متنازع فیہ ہے مرزا غلام احمد اپنے کردار کی رو سے جب ایک شریف مسلمان تسلیم نہیں کیا گیا تو اب کون ہے جو اسے مجدد مانے گا اس لیے اس کے مجدد ہونے کی بحث ہمارے لیے فضول ہے۔

مَعْصِیت یعنی گناہ۔اسباب لعنت اسباب رحمت۔

امام احمدؒ نے وہبؒ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی اور جب میری نافرمانی ہوتی ہے تو میں غضبناک ہوتا ہوں پھر لعنت کرتا ہوں اور اس لعنت کا اثر سات پُشتوں تک رہتا ہے۔ معصیت کے بہت سارے نقصان شمار کروائے ہیں جزاالاعمال حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا ایک نقصان یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے علم سے محروم رہتا ہے۔ ۲۔رزق میں برکت نہیں رہتی۔ ۳۔دل میں ظلمت چھا جاتی ہے۔ ۴۔آہستہ آہستہ اعمال چھوٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ۵۔ایک گناہ سبب بنتا ہے دوسرے گناہ کا۔ ۶۔مسلسل گناہ کرنے سے گناہ کی بڑائی دل سے ختم ہو جاتی ہے۔

سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت کا مستحق بنتا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی اس عورت پر اپنا جسم گودے یا گدوائے یا بال لمبا کرنے کیلئے بال جوڑے۔ (۲) سود لینے والے دینے والے گواہ اور اس معاملے کو لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی۔ (۳) حلالہ کرنے والے کروانے والے پر جب کہ نکاح میں اسکو شرط ٹھہرایا جائے۔ (۴) شراب پینے والے پلانے بنانے والے لاد کرلے جانے والے اسکی

قیمت کھانے والے سب پر لعنت فرمائی۔(۵) جو اپنے باپ کو برا کہے (۶) جو نشانہ بنائے جاندار کو (۷) اُن عورتوں پر جو مَردوں کی مشابہت اختیار کریں اور اُن مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔(۸) جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے (۹) جو دین میں نئی بات نکالے یعنی بدعت (۱۰) اور لعنت فرمائی تصویر بنانے والے پر (۱۱) جو مردوں سے شہوت پوری کرے (۱۲) اور جانور سے اپنی شہوت پوری کرے (۱۳) لعنت فرمائی جو جانور کے چہرے کو داغ لگائے۔یعنی لوہا گرم کر کے چہرے پر نشان لگانا (۱۴) جو کسی مسلمان کو فریب دے یا نقصان پہنچائے (۱۰) لعنت فرمائی اُن عورتوں پر جو قبرستان جائیں یا وہاں سجدہ کریں یا چراغ رکھیں (۱۶) جو کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکائے (۱۷) جو عورت کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے (۱۸) اس عورت پر جو اپنے خاوند سے خفا ہو کر الگ سوئے (۱۹) لعنت فرمائی اپنا نسب تبدیل کرے (۲۰) جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف تلوار یا نیزہ خنجر سے اشارہ کرے جب اشارہ پر لعنت فرمائی تو قتل پر کتنا بڑا نقصان ہوگا (۲۲) لعنت فرمائی اس پر جو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہے (۲۳) جو زمین میں فساد کرے یا قطع رحمی کرے (۲۳) جو احکام خداوندی کو چھپائے (۲۵) جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائے (۲۶) جو کافروں کو مسلمانوں کے مقابلے میں ٹھیک راستہ بتائے (۲۷) جو رشوت لے یا دے یا جو درمیان میں پڑے۔

بہت سے افعال پر لعنت فرمائی کتنی سخت بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیق و مہربان ہونے کے باوجود لعنت فرما رہے ہیں اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔(جزاء الاعمال)

گناہ بے لذت

ایسے ہی چند گناہ ایسے ہیں جو بے لذت ہیں یعنی آدمی گناہ کرتا ہے لذت کیلئے مگر چند گناہ ایسے ہیں جن میں لذت بھی نہیں پھر بھی لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

۱۔مسلمانوں کا مذاق اڑانا ۲۔عیب جوئی نکتہ چینی کرنا ۳۔کسی کی چھپ کر باتیں سننا ۴۔بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنا ۵۔گالی دینا ۶۔چغل خوری ۷۔برے القاب سے کسی کو یاد کرنا ۸۔علماء حقہ و اولیاء کی بے ادبی کرنا ۹۔اللہ تعالیٰ یا حضور علیہ السلام کے نام مبارک کی توہین کرنا ۱۰۔راستہ میں گندکوڑا غلاظت ڈالنا۔پیشاب کی چھینٹوں سے نا بچنا ۱۱۔بغیر ضرورت کے ستر کھولنا ۱۳۔پائجامہ یا شلوار ٹخنے سے نیچے رکھنا ۱۴۔احسان جتلانا ۱۵۔کسی جاندار کو آگ میں ڈالنا ۱۶۔نابینا کو غلط راستہ بتانا ۱۷۔غیر اللہ کی قسم اٹھانا ۱۸۔جھوٹی قسم کھانا ۱۹۔لوگوں کا راستہ تنگ کرنا ۲۰۔اولاد میں برابری نا کرنا ۲۱۔ناپ تول میں کمی کرنا ۲۲۔نجومی کے پاس جانا ۲۳۔بچوں کو ناجائز لباس پہنانا ۲۴۔بلاضرورت کتا رکھنا ۲۵۔سود لینا دینا ۲۶۔مسجد میں بدبودار چیز داخل کرنا ۲۷۔مسجد میں دنیاوی کام کرنا ۲۸۔نماز کی صفوں کو درست نا کرنا ۲۹۔امام سے آگے نکلنا ۳۰۔نماز میں ادھر ادھر دیکھنا یا کپڑوں سے کھیلنا۔ ۳۱۔جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگتے ہوئے آگے جانا۔(از گناہ بے لذت مفتی محمد شفیع ؒ)

گناہ کبیرہ اور صغیرہ کے متعلق فہرست کبائر و صغائر

ایک جماعت کا قول ہے کہ ہر گناہ کبیرہ ہی ہوتا ہے کوئی گناہ صغیرہ نہیں کیونکہ ہر گناہ میں اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت ہے اور مخالفت جتنی بھی کم ہو سخت ہے اور بڑا گناہ ہے دوسری بات کبیرہ صغیرہ کی جو نسبت مشہور و معروف ہے وہ محض اضافی نسبتی ہے یعنی بعض گناہ بعض کے مقابلے میں چھوٹے بڑے ہیں۔یہی قول ہے شیخ ابو اسحق اسفرائنی، قاضی ابو بکر باقلانی امام الحرمین، شیخ تقی الدین سبکی وغیرہ کا۔

جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ گناہوں میں بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے ہیں کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بعض ایسے بڑے گناہ جن کا مرتکب گواہی دینے کے قابل نہیں رہتا یعنی اسکی گواہی معتبر نہیں اور بعض گناہ ایسے ہیں جنکا مرتکب مردود الشہادۃ نہیں ہوتا۔قسم اول کو اصطلاح میں گناہِ کبیرہ اور قسم ثانی کو صغیرہ کہا جاتا ہے اس سلسلہ میں سب سے جامع

صحابہ اور تابعین سے منقول ہے کہ جس گناہ پر قرآن وحدیث میں آگ، جہنم کے الفاظ واضح آئے وہ کبیرہ گناہ ہے اور جن گناہوں کے متعلق وضاحت نہیں آئی وہ صغائر میں شمار ہوتے ہیں۔ حسن بصری، مجاہد، ضحاک، سعید بن جبیر وغیرہم سے یہی منقول ہے مگر حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی عجیب بات اور واضح فرمادی کہ جس گناہ پر انسان میں لاپرواہی اور ڈھیٹ پن ہو تو یہ کبیرہ گناہ ہے چاہے کتنا ہی چھوٹا گناہ کیوں نا ہو اور جو گناہ اتفاقی ہو زد ہو جائے اور بندہ کو ندامت ہو اور افسوس ہو اور دل سے توبہ کرے تو اس کیفیت کہ وہ گناہ چھوٹا ہی ہے چاہے واقع میں وہ بہت بڑا گناہ ہو واللہ اعلم بالصواب۔

امام رافعیؒ فرماتے ہی صغیرہ تب تک صغیرہ رہتا ہے جب تک کہ بار بار نا کیا جائے اگر کوئی صغیرہ گناہ پر اصرار اور مداومت کرے تو کبیرہ گناہ بن جاتا ہے نیز جو شخص صغائر میں کثرت والا ہو اسکی بھی گواہی مردود ہے علامہ ابن نجیمؒ کے رسالہ سے ماخوذ فہرست کبائر وصغائر نقل کی جاتی ہے۔

کبائر کی فہرست جو بغیر پکی توبہ کے معاف نہیں ہوتے

۱	زنا کرنا	دیوث ہونا
۲	لواطت کرنا	حرامکاری کی دلالت کرنا
۳	شراب یعنی نشہ آور چیز پینا	باوجود قدرت کے امر بالمعروف نہی عن المنکر چھوڑنا
۴	چوری کرنا	جادو سیکھانا یا سیکھا اس پر عمل کرنا
۵	پاکدامن عورت تہمت لگانا	قرآن مجید یاد کرکے بھلا دینا
۶	ناحق قتل کرنا	کسی جاندار کو آگ کا عذاب دینا
۷	گواہی چھپانا	کسی عورت کو بغیر کسی شرعی عذر کے اس کے شوہر سے روکنا

۸	جھوٹی گواہی دینا	اللہ کی رحمت سے مایوس اور عذاب سے نڈر ہونا
۹	جھوٹی قسم کھانا	سخت مجبوری کے علاوہ مُردار جانور کا گوشت کھانا
۱۰	کسی کا مال غصب کرنا	چغل خوری کرنا یا غیبت کرنا چاہے مسلم کی یا غیر مسلم کی
۱۱	میدان جنگ سے بھاگنا	جوا کھیلنا۔ مال زائد از ضرورت خرچ کرنا
۱۲	سُود کھانا	زمین میں فساد پھیلانا
۱۳	ناحق یتیم کا مال کھانا	ڈاکہ ڈالنا
۱۴	رشوت لینا	کسی صغیرہ گناہ کو مسلسل کرنا
۱۵	جائز امور میں والدین کی نافرمانی	کسی گناہ پر کسی کی مدد یا تیار کرنا
۱۶	رشتے ناطے کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا	لوگوں کے سامنے اپنا ستر کھولنا
۱۷	حضور علیہ السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا	گانا سننا یا سنانا
۱۸	بلا عذر رمضان کا روزہ توڑنا	خودکشی یا اپنا کوئی عضو تلف کرنا
۱۹	ناپ تول میں کمی کرنا	پیشاب کی چھینٹوں سے نا بچنا
۲۰	فرض نماز کے وقت کو مقدم موخر کرنا	احسان جتلانا
۲۱	روزہ زکوٰۃ اپنے وقت پر ادا نہ کرنا	نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا
۲۲	فرض حج کیے بغیر مرنا	غیر اللہ کے لئے کوئی جانور ذبح کرنا
۲۳	کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا	تہبند یا شلوار تکبر کیلئے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا
۲۴	کسی صحابی کو برا کہنا	مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ چاقو وغیرہ سے اشارہ کرنا

۲۵	علماء حفاظ کو بُرا کہنا	جھگڑے اور لڑائی کا خوگر ہونا
۲۶	کسی ظالم کے پاس کسی کی چغلی کرنا	کسی مسلمان کو کافر کہنا

لوگوں کے پوشیدہ عیوب تلاش کرنا

ایک سے زائد بیویوں میں برابری نا کرنا۔

اپنے ہاتھ سے شہوت پوری کرنا

حائضہ بیوی سے جماع کرنا

مسلمانوں پر اشیاء کے مہنگے ہونے پر خوش ہونا

عالم کا اپنے علم پر عمل نا کرنا

بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے دیکھنا

دوسرے کے گھر میں بلا اجازت جھانکنا

دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا

صغائر کی فہرست جو نیک اعمال سے معاف ہوتے رہتے ہیں

غیر محرم عورت کو قصداً دیکھنا	مسجد میں گندگی وغیرہ داخل کرنا
اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی یا ہاتھ لگانا	پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ ہونا
کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا	عورت کا بغیر محرم کے تنہا سفر کرنا
کسی مسلمان کی برائی کرنا	اشیاء ضرورت کو مہنگا کرنے کیلئے ذخیرہ کرنا
تین دن سے زائد کسی سے ترک تعلق کرنا	دو شخصوں کے معاملے میں رکاوٹ بننا
نماز میں با اختیار خود ہنسنا یا رونا	مال کے عیب کو بیچتے وقت چھپانا
کسی فاسق کے پاس اٹھنا بیٹھنا	شراب اپنے گھر رکھنا یا خرید و فروخت کرنا
مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا	معمولی چیز کی چوری کرنا
ممنوع ایام میں روزہ رکھنا	بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

کسی حوض وغیرہ میں پیشاب کرنا	اذان سن کر بلاعذر جماعت کا انتظار نا کرنا
نماز میں بتکلف کپڑا لٹکانا	پیٹ بھر جانے کے بعد مزید کھاتے رہنا
جنبی کا مسجد میں داخل ہونا یا اذان دینا	بغیر بھوک کے کھانا
نماز میں بدن یا کپڑے سے کھیلنا	عالم، بزرگ، باپ کے سوا کسی کے ہاتھ چومنا
نمازی کے سامنے منہ کر کے بیٹھنا	جو تلاوت کر رہا ہے اسکا باپ یا استاذ کے سوا کسی کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا	بدگمانی حسد تکبر خود پسندی کرنا
مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا	مصیبت پر زور زور سے رونا
مسجد میں ایسے کام کرنا جو عبادت نہیں	غیبت سن کر خاموشی اختیار کرنا
روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ بلاحجاب لیٹنا	مقتدی کی ناراضگی پر امامت کرنا
ناقص مال سے زکوٰۃ ادا کرنا	خطبہ کے وقت باتیں کرنا
جانور کو کسی اور جگہ سے چھری پھیرنا	لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا
اولاد کو چیز دینے میں برابری نا کرنا	مسجد میں یا چھت پر نجاست ڈالنا
مغصوبہ زمین کی پیداوار کھانا	سات سال سے زائد بچوں کو ایک بستر پر سلانا
کسی جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹنا	جنابت یا حیض کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا
غالب حرام کمائی والے کی دعوت کھانا	لغو باطل چیزوں میں وقت ضائع کرنا

غالب حرام کمائی والے سے گفٹ لینا	کسی کے راز کو ظاہر کرنا (مگر جب کسی کا نقصان یا ظلم کا راز ہو تو وہ ظاہر کردے)۔
نماز میں کسی خاص سورت متعین کرنا	وعدہ کرتے وقت پورا کرنے کی نیت نا کرنا
کسی تصویر پر یا تصویر کے سامنے سجدہ کرنا	دینی اُمور کے علاوہ زیادہ غصہ کرنا
سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا	سستی کی وجہ سے جماعت چھوڑنا
مردہ کے چہرے کو بوسہ دینا	خلاف حق جانب داری کرنا
مخالف اسلام قوم کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا	کسی غیر مسلم کو کافر کہہ کر پکارنا جبکہ اس کو اذیت ہو۔
بچوں کو ممنوع لباس پہنانا	کسی عبادت کو شروع کرے باطل کرنا

اپنی بیوی سے جماع کرنا جبکہ کوئی سمجھدار بچہ موجود ہو

لوگوں کا راستہ تنگ کرنا

وہ اسباب جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بناتے ہیں

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کیمائے سعادت میں فرماتے ہیں صغیرہ گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی اُمید ہوتی ہے مگر چند اسباب ایسے ہیں جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتے ہیں۔ ۱۔صغیرہ گناہ پر ہٹ دھرمی کرے ۲۔دوسرا سبب یہ ہے کہ آدمی گناہ کو حقیر سمجھ کر کرتا رہے ۳۔تیسرا سبب یہ ہے کہ آدمی العیاذ باللہ گناہ کر کے خوش ہو اور اس پر فخر کرے یہ قرآن شریف کی آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے۔ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝ سورۃ النور یعنی تم ہلکا گمان کرتے ہو حالانکہ اللہ کے ہاں وہ بہت بڑی ہیں۔ ۴۔چوتھا سبب یہ ہے کہ بندہ پر حق تعالیٰ پردہ پوشی فرمائیں انسان یہ سمجھے کہ یہ میرے اوپر عنایت ہے

۵۔ پانچواں سبب یہ ہے کہ بندہ گناہ کر کے ظاہر کرتا پھرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو چھپایا تھا۶۔ چھٹا سبب یہ ہے کہ عالم اور مقتداء ہو کر گناہ کرنا کہ سب اسکو دیکھ دلیر ہو جائیں۔

کچھ گناہوں پر دنیا میں تاوان بھی لازم ہے

احرام کی پابندیاں پوری کرنا:

جب تک آپ احرام میں ہیں احرام کی پابندیاں پوری کرنا ہوں گی اور اس کے ممنوعات سے بچنا ہوگا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بیوی سے صحبت کرنا:

i- عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ سے پہلے اگر کوئی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو اس کو ایک دم دینا ہوگا۔ (یعنی ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنی ہوگی)

ii- حج کا احرام باندھنے کے وقوف عرفہ سے پہلے جماع سے احرام فاسد ہو جائیگا اس سال حج کے افعال پورے کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ سال بھی حج فرض ہوگا

iii- اگر وقوف عرفات کے بعد لیکن حلق یا طواف زیارت سے پہلے جماع کر لیا تو ایک گائے یا ایک اونٹ حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔

2- بیوی کو شہوت سے چھونا اور اس کا بوسہ لینا وغیرہ:

ایسی بات سے خواہ انزال ہو یا نہ ہو دم دینا یعنی ایک بھیڑ یا بکری کی قربانی کرنا لازم ہوتی ہے۔

3- خشکی کا شکار کرنا یا شکار میں کسی قسم کی رہنمائی اور مدد کرنا:

مسئلہ: جو احرام میں ہو اس کو ایسے شکاری کی شکار میں مدد کرنا جو احرام میں نہ ہو اور

شکار کے جانور کی طرف رہنمائی کرنا بھی منع ہے۔

اس ممنوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ ہے کہ جس جانور کو قتل کیا ہے دو معتبر ماہر آدمی اس کی قیمت لگائیں۔ پھر شکاری کو اختیار ہوگا کہ خواہ اس قیمت کا چوپایوں میں سے یعنی اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری میں سے جو جانور ملے اس کو خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرے اور خواہ اس کی قیمت کی گندم خرید کر فی کس پونے دو کلو گندم کے حساب سے مسکینوں میں تقسیم کر دے اور خواہ اس غلہ کے برابر روزے رکھے یعنی ہر پونے دو کلو گندم کے مقابلہ میں ایک روزہ رکھے۔

4- مردوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننا:

سلا ہوا کپڑا پہننے کی سزا یہ ہے

ا۔ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو:

i- 12 گھنٹے یا زائد مدت تک پہنا تو ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنا ہوگی۔ اس کو دم دینا بھی کہتے ہیں۔

ii- 12 گھنٹے سے کم پہنا ہو تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

iii- ایک گھنٹے سے بھی کم پہنا ہو تو گندم کی ایک مٹھی صدقہ کرے۔

۲۔ سلے ہوئے کپڑے پہنے پہنے احرام باندھ لینا:

سلے ہوئے کپڑے پہنے پہنے احرام باندھ لیا یعنی تلبیہ کہہ لیا تو اس میں بھی مذکورہ بالا تفصیل ہے کہ اگر پہنے ہوئے کپڑے ایک گھنٹے کے اندر اندر اتار دیئے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے اس سے زیادہ وقت کے بعد اتارے تو پونے دو کلو گندم صدقہ کرے اور اگر 12 گھنٹے یا زائد گزرنے کے بعد اتارے تو ایک دم دے۔

5- مردوں کو اپنا سر یا چہرہ ڈھانپنا:

اس ممنوع کام کے ارتکاب پر مندرجہ ذیل حکم آتا ہے۔

i- مرد نے 12 گھنٹے یا اس سے زائد تک اپنا چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ یا اس سے زیادہ ڈھانپا تو ایک دم واجب ہوگا۔

ii- اگر چوتھائی سے کم ڈھانپا ہو خواہ 12 گھنٹے سے زیادہ ہی ڈھانپا ہو۔ یا چوتھائی یا اس سے زیادہ ڈھانپا ہو لیکن 12 گھنٹے سے کم تو ان دونوں صورتوں میں پونے دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہوگا۔

iii- مرد نے سر بھی ڈھانپا اور چہرہ بھی ڈھانپا تو یہ دو غلطیاں ہوئیں اور اس پر دو جرمانے عائد ہوں گے۔

6- عورت اپنے چہرہ سے کپڑا نہ لگنے دے:

حالتِ احرام میں اگر عورت کے چہرے سے نقاب لگ جائے مثلاً جب کہ وہ سوئی ہوئی ہو تو اگر 12 گھنٹے یا زائد لگا رہے تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر 12 گھنٹے سے کم لگا رہے تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم لگا رہے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے۔

7- مردوں کو ممنوع جوتی پہننا:

ممنوع جوتی (ایسی جوتی جس میں پیر کی پشت پر اٹھی ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے) پہننے کی سزا یہ ہے کہ 12 گھنٹے یا زیادہ پہننے سے دم واجب ہوگا۔ 12 گھنٹے سے کم پہنی ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔

8- خوشبو کا استعمال کرنا:

خوشبو سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے اچھی بو آتی ہو اور اس کو خوشبو کے طور پر

استعمال کیا جاتا ہو اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو اور اہل عقل اس کو خوشبو شمار کرتے ہوں۔

خوشبو کے استعمال پر سزا کے بارے میں یہ ضابطہ ہے۔

i- کسی پورے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ، داڑھی، ہتھیلی، ہاتھ، ران پنڈلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا ایک بڑے عضو سے زیادہ پر لگائی تو دم واجب ہے۔

ii- کسی پورے چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ پر لگائی یا بڑے عضو کے پورے سے کم حصہ پر لگائی تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت واجب ہوگی۔

تنبیہ:

عضو کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار اس وقت ہے جب خوشبو تھوڑی ہو یعنی عرف و رواج میں اس کو تھوڑا سمجھا جاتا ہو۔ اور اگر اتنی لگائی جو عرف و رواج میں زیادہ سمجھی جاتی ہو تو عضو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر حال میں دم واجب ہوگا۔ اگر عرف و رواج نہ ہو تو دیکھنے والا یا لگانے والا اس کو زیادہ سمجھے تو زیادہ ہے اور تھوڑی سمجھے تو تھوڑی ہے۔

مسئلہ: عورت اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے تو دم واجب ہوگا۔

9- سر کے بال کاٹنا:

اگر احرام کھولنے کے وقت سے پہلے سر کے بال منڈوائے یا کتروائے یا داڑھی کٹوائے تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کو منڈوایا کتروایا تو صدقہ واجب ہوگا۔

10- ناخن کاٹنا:

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ایک دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے پھر دوسرے وقت میں دوسرے ہاتھ کے کاٹے تو دو دم واجب ہوں گے۔

شرعی عذر سے احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر جزا:

احرام کے ممنوعات کے ارتکاب پر جو سزائیں اوپر لکھی گئیں وہ اس وقت ہیں جب ان کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا گیا ہو۔ اور اگر کسی شرعی عذر سے کیا گیا ہو تو دم واجب ہونے کی صورت میں آدمی کو بجائے دو کے تین اختیار ہوتے ہیں۔

i- یا تو دم دے

ii- یا تین صاع (ساڑھے دس کلو) گندم چھ مسکینوں کو دے یعنی فی کس پونے دو کلو گندم

iii- یا تین روزے رکھے۔

شرعی عذر مندرجہ ذیل ہیں:

1- ہر قسم کا بخار 2- سخت سردی 3- سخت گرمی

4- پھنسی پھوڑے یا ہتھیار کا زخم 5- پورے سر کا یا آدھے سر کا درد

6- سر میں جوئیں بہت زیادہ ہو جائیں۔ 7- مرض یا سردی میں ہلاک ہونے کا غالب گمان ہونا

احرام میں مکروہ اور جائز کام

مکروہ کام:

مکروہ کاموں سے وہ کام مراد ہیں جن سے ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَنِ

الحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ (ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا حاجی کون ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جس کے بال پراگندہ ہوں اور جس سے پسینہ کی بو آرہی ہو۔

لہٰذا مندرجہ ذیل کام مکروہ ہیں۔

i- بدن سے میل دور کرنا اور سر یا داڑھی یا بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا۔

مسئلہ: اگر کسی نے سادے بے خوشبو کے صابن سے سر یا جسم دھویا تو کچھ سزا نہیں آتی۔

مسئلہ: اگر خوشبو دار صابن مثلاً لکس وغیرہ استعمال کیا تو اس سے صدقہ واجب ہوتا ہے کیونکہ وہ خوشبودار تو ہے لیکن خود خوشبو نہیں ہے۔البتہ اگر خوشبودار صابن کئی مرتبہ مل کر سر یا ہاتھ وغیرہ دھویا تو دم واجب ہوگا۔

ii- سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا

2- کوئی ایسا کام کرنا جس سے احرام کے ممنوع کام کے واقع ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً:

i- سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا خوف ہو۔ ہاں ایسے آہستہ کھجانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

ii- داڑھی میں خلال کرنا بھی مکروہ ہے۔اگر کرے تو اس طرح کرے کہ بال نہ ٹوٹیں۔

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے یا کنگھی کرتے ہوئے سر یا داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی بھر گندم صدقہ کرے اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی دے اور اگر تین بال سے زائد گرے یا اکھاڑے تو پونے دو کلو گندم صدقہ دے۔

3- i- تہہ بند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا۔

ii- چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا سوئی اور پن وغیرہ لگانا۔

iii- تہہ بند میں نیفہ جوڑ کر کمر بند (ازار بند) ڈالنا۔

4- ناک اور تھوڑی کو کپڑے سے چھپانا۔ البتہ ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔

5- خود خوشبو سونگھنا۔ البتہ اگر خوشبو بلا ارادہ آجائے تو کچھ حرج نہیں۔

حالت احرام میں جائز کام:

1- ضرورت کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنا اور غبار دور کرنے کے لئے سادے ٹھنڈے و گرم پانی سے غسل کرنا جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے۔

2- تہہ بند کے اوپر یا نیچے پٹی باندھنا۔

3- خوشبو سے خالی سرمہ لگانا، دانت اکھیڑنا، آبلہ پھوڑنا۔

4- سادہ پان جس میں الا ئچی، لونگ اور خوشبو نہ ہو اس کو کھانا۔

5- سر اور چہرے کے علاوہ باقی سب بدن کو ڈھانپنا مثلاً کان، گردن اور پیروں کو رومال، چادر یا کمبل سے ڈھانپنا۔

6- موذی جانوروں کو مثلاً سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، چیل، مردار خور کوے، چوہے، بھڑ، کھٹمل، مکھی وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔

7- چھتری وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

(بحوالہ مسنون حج و عمرہ ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب)

چند کفارات جن کی جزا شریعت نے مقرر کی ہے

کفّارہ قتل

جان بوجھ کر قتل (قتل عمد):

کسی مسلم یا کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو اس کا کفارہ قصاص ہے یعنی اس کے بدلے قاتل کو قتل کیا جائے گا البتہ ورثا معاف کر دیں یا دیت پر راضی ہو جائیں تو پھر قتل کی سزا معاف ہو جائے گی قتل شبہ عمد (جان بوجھ کر قتل کے برابر قتل) شبہ عمد یعنی کسی ہتھیار یا دھار والی چیز کے علاوہ کسی طریقے سے قصداً قتل کرنا اس صورت میں قصاص تو نہیں یعنی مقتول کے بدلے اس کو قتل تو نا کیا جائے گا البتہ قاتل کی عاقلہ پر یعنی خاندان پر سخت دیت لازم ہوگی جو کہ نر مادہ ملے جلے سو (100) اونٹ بنتی ہے۔ یعنی 25 اونٹ ایک سالہ 25 اونٹ دو سالہ 25 اونٹ تین سالہ 25 اونٹ چار سالہ۔ (مظاہر حق ج 3)

قتل خطا اور قائم مقام خطا کا کفارہ:

ان دونوں صورتوں میں بھی کفارہ ہے اور قاتل کی برادری پر دیت (1000 دینار یا دس ہزار درھم) لازم ہوتی اور ان چار صورتوں میں قاتل مقتول کی میراث سے بھی محروم ہوگا جبکہ وارث بن رہا ہو۔

پانچویں صورت قتل بسبب:

مثلاً کسی دوسرے کے زمین میں بلا اجازت کنواں کھودا یا بڑا پتھر رکھ دیا جو کسی کی ہلاکت کا ذریعہ بنا اس صورت میں قاتل کی برادری پر دیت (ہزار دینار یا دس ہزار درھم) لازم ہوگی کفارہ نہیں اور اس طرح کا قاتل وراثت سے بھی محرم نہ ہوگا جبکہ وارث بن رہا ہو۔ (مظاہر حق 530/3)

ایک انگلی کاٹ دینے پر دیت کی مقدار

حدیث میں ہے ہر اُنگلی کے کاٹنے والے پر دس اونٹ دس انگلیوں پر سو اُونٹ ۔(مظاہر حق 534/3)

حمل ضائع کرنے کی دیت

حمل ضائع کرنے پر 500 دراھم دیت لازم ہوگی ۔(مظاہر حق 534/3)

مختلف انسانی اعضاء تلف کرنے پر دیت

پورے دانت توڑنے پر، پوری ناک کاٹنے پر، دونوں ہونٹ پورے کاٹ دینے پر پیٹھ کی ہڈی توڑنے پر، دونوں آنکھیں پھوڑ دینے پر عُضو مخصوص کاٹنے پر، اور خصیتین کاٹ دینے پر پوری دیت ہے یعنی سو اونٹ یا ایک ہزار دینار سونے کی اشرفی۔ ایک پاؤں کاٹنے پر آدھی دیت سر کی جلد زخمی کرنے پر اور پیٹ کے زخم لگانے پر تہائی دیت لازم ہوگی۔ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ لازم ہوگی۔

(سنن نسائی، دارمی)

نعوذ باللہ مرتد ہو جانے پر

عاقل بالغ بلا جبر وا کراہ کوئی مرتد ہو گیا اول اس کو تین یوم قید میں رکھا جائے گا پھر اس کو قتل کر دیا جائے گا اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے۔

(مظاہر حق 558/3)

زنا کی سزا

شادی شدہ عاقل بالغ کا زنا کا اقرار کرنا رجم واجب کرتا ہے یعنی اس کو پتھر مار کر مار دیا جائے گا یا پھر چار گواہ اس کو زانی ثابت کریں دوسری صورت ہے کہ زنا کرنے والا غیر

شادی شدہ ہوتو اس کو سو کوڑے مارے جائیں گے مرد ہو یا عورت دونوں کو اگر کسی عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو مرد پر سزا لاگو ہوگی عورت سزا سے بری ہوگی۔ (مظاہر حق)

چوری کی سزا

دس درہم کے بقدر مال چوری کرنے پر پہلی بار دایاں ہاتھ دوبارہ چوری پر بایاں پاؤں کاٹا جائے تیسری بار چوری پر قید ہے یا توپکی توبہ کرے یا پھر قید خانہ میں ہی مر جائے۔

شراب پینے پر سزا

شراب پینے کے اقرار یا گواہوں سے کسی کے شراب پینے پر 80 کوڑے شرعی سزا مقرر ہے واضح رہے کہ نشہ ختم ہونے پر سزا لاگو ہوگی اور کوڑے جسم کے مختلف حصوں پر مارے جائیں گے۔(مظاہر حق)

کفارہ قسم اور نذر یعنی منتیں پوری نا کرنے پر کفارہ

پکی قسم توڑ دینے پر ایک غلام آزاد کرے یا دس محتاجوں کو کھانا کھلائے یا دس محتاجوں کو ایسا لباس دے جس سے اکثر حصہ جسم کا چھپ جائے۔ان تینوں صورتوں میں سے کسی پر قادر نا ہو تو تین روزے مسلسل رکھے نابالغ، پاگل، اور سوئے ہوئے کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔(مظاہر حق 3/481)

پاکدامن پر زنا کی تہمت لگانے کی سزا

زنا کی تہمت ثابت نا کرنے پر تہمت لگانے والے کو 80 کوڑے مارے جائیں گے حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں پر 80 کوڑے مارنے کا حکم دیا جب ان کی براۃ قرآن میں نازل ہوئی۔ (ابوداؤد مظاہر حق)

لقیط یعنی گرا پڑا لاوارث بچہ

لاوارث بچہ اٹھالینا مستحب ہے اگر ہلاکت کا خوف ہو تو اٹھالینا واجب ہے ایسے بچے کا خرچ اور خون بہا بیت المال کے ذمہ ہوگا اگر کوئی بچہ کے اپنے ہونے کا دعویٰ کرلیے تو اس کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اگر دو آدمی دعویٰ کریں تو وہ حقدار ہوگا جو بچہ کے بدن میں کوئی علامت بتائے اور یہ بچہ مسلم تصور ہوگا جبکہ مسلم بستی یا اس کے قریب پڑا ملا ہو۔ بچہ کے بدن پر زیور یا کوئی اور مال ہو تو وہ بھی بیت المال کی ملکیت ہوگا اور بچہ پر خرچ ہوگا۔
(مظاہر حق 211-3)

لُقطہ یعنی گری پڑی چیز ملنے پر حکم

گری پڑی چیز کے متعلق حدیث میں ہے کہ اس کی خوب تشہیر کی جائے اور سال بھر انتظار کے بعد اٹھانے والا استعمال کرلے (بخاری، مسلم) صاحب ہدایہ نے احناف کے مسلک کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر گری چیز دس دراہم سے کم قیمت ہے تو اس کی تشہیر چند دن کرے اگر دس دراہم یا اس سے بھی زیادہ مالیت کی چیز ہے تو ایک ماہ تک تشہیر کرے اگر سو دراہم کی مالیت کی ہو تو سال بھر تشہیر کرے (مظاہر حق 214 / 3)۔

بعض صحابہؓ کا قول ہے کہ گری چیز اٹھانے والا اگر مال دار ہے تو وہ گری چیز کو اپنے استعمال میں نہ لائے بلکہ فقراء مساکین میں تقسیم کردے اگر خود غریب ہو تو اپنے استعمال میں لائے پھر اگر مالک آجائے تو چاہے تو وہ صدقہ کے ثواب میں حصہ دار بن جائے چاہے مطالبہ کرے مطالبہ پر تاوان لازم ہوگا۔ (مظاہر حق)

کفارہ ظہار

ظہار ظہر سے مشتق ہے بمعنیٰ پیٹھ قرآن مجید میں اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم میرے پر میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی طرح ہو تو اب اس تشبیہ پر کفارہ دینا ہوگا پھر بیوی حلال ہوگی۔ کفارہ یہ ہوگا کہ یا تو غلام آزاد کرے یا پھر دو

ماہ کے مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے یا کچا اناج فی مسکین ۲ کلو دے دے جماع سے پہلے (معارف القرآن ۸)

رمضان کے روزے کا کفارہ

شدت مرض کی وجہ سے ہر روزہ کے بدلے ۲ کلو گندم فقراء کو دے۔ صحت ملنے پر سارے روزے قضا کرے جو خرچ کیا وہ صدقہ ہوگا اس کا ثواب ملے گا۔ ایسے ہی جس کے زندگی میں فرض روزے رہ گئے مرتے وقت وصیت کرے فی روزہ ۲ کلو گندم صدقہ فطر ہوگی۔

صدقہ فطر

بروز عید الفطر اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کا صدقہ فطر فی کس ۲ کلو گندم دے۔

مقدارِ مہر

مہر کی مقدار احناف کے نزدیک کم از کم دس درھم ہیں جو کہ 30.62 رام چاندی بنتی ہے (مظاہر حق ص 349) حضور علیہ السلام نے اپنی ازواج کا مہر 500 درھم مقرر فرمایا تھا سوائے حضرت ام حبیبہؓ کا مہر چار ہزار دراھم یا چار سو دینار وہ شاہِ حبشہ نے باندھا تھا (مظاھر حق ص 350) اور صاجبزدیوں میں حضرت فاطمہؓ کے علاوہ سب کا 500 دراھم مہر باندھا گیا تھا حضرت فاطمہ الزھرۃؓ کا مہر چار سو مثقال جو کہ ایک کلو 750 گرام چاندی بنتی ہے (مظاھر حق 3/348)

توبہ کا بیان

علماء فرماتے ہیں کہ ہر گناہ سے توبہ مرنے سے پہلے قبل واجب ہے کہ موت آجائے اور اسپر گناہ کا بوجھ ہو توبہ جب اپنی شرائط کے ساتھ ہو تو بفضل خدا ضرور قبول ہوتی ہے

توبہ کے قبول ہونے میں شک نہیں کرنا چاہیے البتہ اسکی شرائط میں شک کرے کہ شرائط پوری ہوئی یا نہیں مفہوم حدیث مبارکہ ہے التائب مِنَ الذَّنبِ کَمَنْ لا ذَنبَ لَهٗ گناہوں سے توبہ کرنے والے ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں قرآن شریف میں ارشاد ہے اے ایمان والو اللہ کے سامنے پکی توبہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ معاف فرما دیں گے۔ ایک اور جگہ قرآن شریف میں ارشاد ہے تم نمازوں کی نگہداشت کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہے بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں گناہوں کی معافی کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں علماء فرماتے ہیں نیک اعمال سے فقط صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے توبہ کا دروازہ قیامت کے قریب بند ہو جائے گا اور قیامت کے قریب ہونے کی نشانیاں حدیث میں بتائی گئی ہیں۔

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کی فرمائی ہوئی حدیث میں آئی ہیں۔ لوگ خدائی ملک کو اپنی مال سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں۔ اور مرد بیوی کی تابعداری کرے، اور ماں کی نافرمانی کرے، اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں۔ اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بدذات اور لالچی بد خلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اُن کے سپرد ہو۔ اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے، اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے، اور ڈھولک سارنگی، طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں اور پچھلے لوگ اُمت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، کہ ایسے وقت میں ایسے

ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعض لوگ زمین میں دھنس جائیں، اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سور کتے ہو جائیں۔ اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ کرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے۔ اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے اور حیا شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں۔ جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں (عیسائیوں) کی عملداری ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اس کے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں۔ وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کر کے اس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ موافق تھے، ان میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب کی برکت سے فتح ہوئی۔ مسلمان اس کے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے۔ اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہو جائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں۔ اور بچے کچے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر (۱) کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہو جائے۔ اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا

چاہئے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے میرے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائیں گے۔ اور اس زمانے کے ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام علیہ السلام کی تلاش میں ہوں گے اور بعض لوگ جھوٹ موٹ بھی دعویٰ ہونے کا کرنا شروع کر دیں گے۔ غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوں گے اور بعضے نیک لوگ ان کی پہچان لیں گے اور ان کو زبردستی گھیر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کر لیں گے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو جتنے وہاں موجود ہوں گے سنیں گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حکم بنائے ہوئے امام علیہ السلام مہدی ہیں اور حضرت امام علیہ السلام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہوگی وہ مکہ چلی آئیں گی۔ اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیاء سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائیں گی۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگی۔ ایک شخص خراسان سے حضرت امام علیہ السلام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا۔ جس کے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا۔ اور راہ میں بہت سی بد دینوں کی صفائی کرتا جائے گا اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں ہوگا۔ اور سیدوں کا دشمن ہوگا۔ چونکہ امام علیہ السلام بھی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام علیہ السلام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھہرے گی تو یہ سب زمین میں دھنس جائیں گے۔ صرف دو آدمی بچ جائیں گے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کریں گے اس لشکر میں اس روز اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے۔ حضرت امام علیہ السلام مکہ سے چل کر مدینہ تشریف

لائیں گے اور وہاں سے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک روانہ ہوں گے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی۔حضرت امام علیہ السلام کی فوج تین حصے ہو جائے گی۔ایک حصہ تو بھاگ جائے گا۔ایک حصہ شہید ہو جائے گا اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام علیہ السلام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے اور بہت سے مسلمان آپس میں قسم کھائیں گے کہ بے فتح کئے ہوئے نہ ہٹیں گے پس سارے آدمی شہید ہو جائیں گے۔صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام علیہ السلام اپنے لشکر میں چلے آئیں گے۔اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہوگا۔کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑے سے بچ کر آئیں گے۔اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فتح دیں گے۔اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا۔اب حضرت امام علیہ السلام ملک کا بندوبست شروع کریں گے اور سب طرف فوجیں روانہ کریں گے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے۔بنو اسحاق کے ستر آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کریں گے جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے اللہ اکبر اللہ اکبر باآواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور کفار کو قتل کریں گے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کریں گے۔اور حضرت امام علیہ السلام سے جب بیعت ہوئی تھی اس وقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گذرے گی۔حضرت امام علیہ السلام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا۔اور تمہارے خاندان میں فتنہ وفساد کر رہا ہے۔اس خبر پر امام علیہ السلام شام کی طرف سفر کریں گے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ

سواروں کو آگے بھیج دیں گے۔ ان میں سے ایک شخص آ کر خبر دے گا کہ وہ خبر محض غلط تھی
ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام علیہ السلام کو اطمینان ہو جائے گا اور پھر سفر میں جلدی نہ کریں
گے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے،
وہاں پہنچ کر تھوڑے ہی دن گذریں گے کہ دجال بھی نکل پڑے گا اور وہاں کے ستر ۷۰ ہزار
یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدا کا دعویٰ شروع کر دے گا اسی طرح بہت سے
ملکوں پر گذرتا ہوا یمن کی سرحد تک پہنچے گا۔ اور ہر جگہ سے بہت سے بد دین ساتھ ہوتے
جائیں گے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آ کر ٹھہرے گا۔ لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ
سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا۔ پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا
پہرہ ہو گا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر مدینہ کو تین بار ہالن ا آگے گا۔ اور جتنے آدمی
دین میں سست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں
گے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے اس وقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہوں گے
جو دجال سے خوب بحث کریں گے، دجال جھنجلا کر ان کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر کے
پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو، وہ فرمائیں گے کہ اب تو اور بھی یقین ہو
گیا کہ تو دجال ہے، پھر وہ ان کو مارنا چاہئے گا مگر اس کو کچھ بس نہ چلے گا اور ان پر کوئی چیز اثر نہ
کرے گی، وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہو گا۔ جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت
امام علیہ السلام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے
کہ عصر کا وقت آ جائے گا اور موذن اذان کہے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ
اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے
اترتے نظر آئیں گے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے آ کر ٹھہریں گے اور وہاں
سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائیں گے۔ حضرت امام علیہ السلام سب لڑائی کا سامان ان کے
سپرد کرنا چاہیں گے۔ وہ فرمائیں گے لڑائی کا انتظام آپ ہی رکھیں، میں خاص دجال کے قتل

کرنے کو آیا ہوں۔ غرض جب رات گذر کر صبح ہوگی حضرت امام علیہ السلام لشکر کو آراستہ فرمائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھیں گے اور اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے، اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگادیں وہ فوراً ہلاک ہوجائے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھلاگے گا۔ آپ اس کا پیچھا کریں گے۔ یہاں تک کہ باب لد ایک مقام ہے، وہاں پہنچ کر نیزے سے اس کا کام تمام کریں گے، اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شہروں شہروں تشریف لے کر جتنے لوگوں کو دجال نے ستایا تھا سب کی تسلی کریں گے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا۔ پھر حضرت امام علیہ السلام کا انتقال ہوجائے گا۔ اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائے گا۔ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے ان کے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولادیت سے باہر ہے اور ادھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لے جائیں گے۔ اور یاجوج ماجوج بڑا اودھم مچائیں گے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ انکو ہلاک کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتر آئیں گے اور چالیس برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات فرمائیں گے اور ہمارے پیغمبر امام علیہ السلام کے روضہ میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاح ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ان کے بعد آگے پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہونگی اور بری باتیں بڑھنے لگیں اس وقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر برسے گا۔ جس سے مسلمان کو زکام اور

کافروں کو بیہوشی ہوگی۔ چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب بقرعید کا مہینہ ہوگا۔ دسویں تاریخ کے بعد دفعتہ ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اکتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کے لئے چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بے قرار ہو جائیں گے۔ جب تین راتوں کی برابر وہ رات ہو چکے گی اس وقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا اس وقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جب سورج اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر پھٹ جائے گا اور اس جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل وصورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا، اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا اور ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ روشن ہو جائے گا اور بے ایمان کی ناک یا گردن پر سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے مہر لگائے گا جس سے اس کا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مر جائیں گے۔ جب سب مسلمان مر جائیں گے اس وقت کافر خبیثوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو جائے گا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کریں گے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اس وقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں پر اور سواریوں پر پیدل ادھر جھک پڑیں گے اور جو رہ جائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کی ہانکتی ہوئی شام میں

پہنچاوے گی۔اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق سی ملک میں جمع ہو گی پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اس وقت دنیا کی بڑی ترقی ہو گی۔تین چار سال اسی حال سے گذریں گے کہ دفعتہ جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا۔اول ہلکی آواز ہو گی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس کی ہیبت سے سب مر جائیں گے۔زمین و آسمان پھٹ جائیں گے اور دنیا فنا ہو جائے گی۔اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اس وقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا زمانہ ہو گا۔اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گا۔ (ماخوار قیامت شاہ رفیع الدینؒ)(د بہشتی زیور حضرت مولانا اشرف تھانویؒ)

یہ مضامین احادیث میں مسلسل نہیں ہیں بلکہ شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ صاحب نے متفرق احادیث کو جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔

قرآن مجید میں جا بجا نیک اعمال سے گناہ کی معافی کا اعلان ہے۔چند احادیث پیش خدمت ہیں جن میں نیک اعمال سے گناہوں کا کفارہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

خوش خبری سارے گناہ معاف

۱۔مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور نماز کے انتظار میں بیٹھنا سارے گناہ معاف (صحیح مسلم)

۲۔جو شخص اخلاص کے ساتھ وضو کے بعد دو نفل پڑھے اس کے بھی سارے گناہ معاف ہوں گے۔(بخاری)

۳۔امام جب سورۃ الفاتحہ ختم کرے تو جو مقتدی آمین کہے اس کے سارے گناہ معاف (بخاری)

۴۔پوری توجہ نماز جمعہ ادا کرنے والا (بخاری) ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمدللہ ۳۳ بار اللہ اکبر ایک بار چوتھا کلمہ پڑھنے والے کے سارے گناہ معاف

ہوجاتے ہیں۔(صحیح مسلم)

جوکوئی کسی وقت بھی ۱۰۰بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(بخاری)

جوکوئی راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹادے اس کے بھی سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (مسلم)

قرضہ لینے والا کا مالدار کو مہلت دینا فقیر کا قرضہ معاف کردینا سارے گناہ معاف۔(بخاری)

ایک رات کے بخار سے سارے گناہ معاف جیسے آگ کی بھٹی میں لوہے کا زنگ دور ہوتا ہے۔(مسلم)

جوشخص اخلاص کے ساتھ لیلۃ القدر میں عبادت کرے اس کے سارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

جس شخص پر مسلسل مصائب آرہے ہوں اس کے سارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(ریاض الصالحین)

جوشخص مغرب کے بعد چھے رکعات اوابین کے اخلاص کے ساتھ پڑھے۔

(معارف الحدیث)

نماز جمعہ کے بعد ۱۰۰بار سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھنا ایک لاکھ گناہ معاف والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف۔(بکھرے موتی)

کسی مسلمان کو اچانک خوش کرنا سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔(بکھرے موتی)

جوفجر کے بعد ۱۰بار سورۃ اخلاص پڑھے سارا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا

(حیاۃ الصحابہ)

جوآسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہے یا اللہ معاف فرما رب مسکراتا ہوا معاف کردیتا ہے۔

(بکھرے موتی)

جو میزبان مسلم مہمان کے اکرام واعزاز میں صرف تکیہ رکھ دے اس کے سارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (بکھرے موتی)

جو شخص کھانے کے بعد کی دعا پڑھے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حولٍ منی ولا قوۃ (ترمذی)

تہجد پڑھنا، سوۃ یٰسین پڑھنا، ۱۰ محرم کا روزہ رکھنا، ۹ ذی الحج کا روزہ رکھنا۔

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے ایسے پانچوں نمازیں اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرنا یا رمضان کا روزہ رکھنا یا رمضان کی کسی رات عبادت کرنا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے چھوٹے بڑے گناہ سب معاف فرمائے آمین۔

علمائے آخرت ومقربین کی علامت اور مستقبل کے علماء طلباء کیلئے چند مفید نصائح

(۱) اپنے علم کے ذریعے دنیا نا کماتا ہو

عالم کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ دنیا کی حقارت اور اسکا ختم ہو جانا اس کے دل میں ہو اور آخرت کی عظمت اور اسکا باقی ہونا اس کے دل میں ہو سعید ابن المسیبؒ فرماتے ہیں جب کوئی عالم دین اُمراء اور مالدار کے یہاں پڑا رہتا ہو تو اس کو چور سمجھو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی عالم کو دیکھو کہ وہ دنیا سے محبت رکھنے والا ہے تو اس کو اپنے دین کے بارے میں متہم سمجھو

(۲) دوسری علامت اس کے قول و فعل میں تعارض نا ہو

یعنی دوسروں کو تو خیر کا حکم کرے خود اس پر عمل نا کرے حالانکہ اس نے قرآن مجید میں پڑھا ہے کہ تم دوسروں کو حکم کرتے ہو نیکی کا اور اپنے آپ کو بھلاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (سورۃ القبرہ) حضرت حاتم اصمؒ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت اس عالم سے زیادہ حسرت والا کوئی نا ہوگا جس کی وجہ سے دوسروں نے علم سیکھا اور عمل کر کے کامیاب ہو گئے اور یہ خود عمل نا کر کے ناکام رہا حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں مجھ سے دس ۱۰ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ مضمون بیان کیا کہ ہم لوگ قبا کی مسجد میں علم حاصل کر رہے تھے حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا جتنا چاہے علم حاصل کرلو اللہ تعالیٰ کی یہاں بغیر عمل کے کوئی اجر نہیں ملتا۔

(۳) تیسری علامت ایسے علوم میں مشغول ہونا جو آخرت میں کام آئیں۔

اور نیک کاموں کی رغبت ہو جو آخرت میں کام آنے والے ہوں اور ایسے کاموں سے بچے جنکا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہم لوگ نادانی سے ان کو بھی علم کہتے ہیں جن سے صرف دنیا کا کمانا مقصود ہو حالانکہ یہ تو خالص جہالت ہے پھر اس کو دینی علوم سیکھنے کا اہتمام نہیں رہتا ان پڑھ کم ازکم اپنے کو جاہل تو سمجھتا ہے دینی علوم کو سیکھنے کی کوشش تو کرتا ہے۔

(۴) علمائے آخرت کی چوتھی علامت

یہ ہے کہ کھانے پینے اور لباس کی عمدگیوں کی طرف متوجہ نا ہو بلکہ ان چیزوں میں میانہ روی اختیار کرے اور بزرگان دین کے عمل کو اختیار کرے ان چیزوں سے جتنی توجہ ہٹے گی اتنا ہی حق تعالیٰ شانہ کی طرف میلان بڑھے گا۔

(۵) پانچویں علامت یہ ہے کہ علمائے آخرت اُمراء وسلاطین سے دور رہیں

بلکہ وہ خود حاضر ہوں تو ملاقات بھی کم رکھیں اس لئے ان کے ساتھ میل جول سے ان کی

خوشنودی اور رضا جوئی میں تکلف کرنا پڑے گا۔ اکثر ظلم و ناجائز امور میں خاموشی اختیار کرنا پڑے گی اور ان کی تعریف کرنا پڑے گی جو کہ جھوٹ ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جو شخص جنگل میں رہے وہ سخت مزاج بن جاتا ہے۔ اور جو شکار کے پیچھے پڑتا ہے وہ غافل بن جاتا ہے جو بادشاہوں کے پاس آمد و رفت شروع کر دے وہ فتنہ میں پڑ جاتا ہے لہٰذا اس سے بچا جائے۔

(۶) چھٹی علامت علمائے حق کی

یہ کہ مسئلہ یا فتویٰ دینے میں جلدی نا کریں۔ بہت احتیاط کرے حتی الوسع کوئی دوسرا اہل ہو تو اس کے حوالہ کر دے علماء فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چار ۴ چیزوں سے احتراز فرماتے تھے۔ ۱۔ امام بننے سے ۲۔ وصی بننے سے ۳۔ امانت رکھنے سے ۴۔ فتویٰ دینے سے ان کے محبوب مشاغل یہ تھے: ۱۔ تلاوت قرآن ۲۔ مساجد کو آباد کرنا ۳۔ نیکی کی دعوت دینا ۴۔ برائی سے منع کرنا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کوئی مسئلہ پوچھتا تو فرماتے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو حالانکہ خود صحابی تھے۔

(۷) ساتویں علامت اصلاح باطن

یعنی علوم ظاہری میں ترقی کا ذریعہ باطن کی اصطلاح ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں کا علم عطا فرماتے ہیں جس کو اس نے نہیں پڑھا اور یہ چیزیں اللہ والوں کی صحبت سے میسر آتی ہیں اہل اللہ کی صحبت سے دل رزائل سے پاک ہو جاتے ہیں اور نیکی کے ساتھ متصف ہو جاتے ہیں۔

(۸) آٹھویں علامت یقین کی تبدیلی

یعنی اسکا یقین ایمان اللہ تعالیٰ کے بڑھا ہوا ہو حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یقین ہی پورا ایمان ہے۔ مزید ارشاد ہے: یقین سیکھو یعنی یقین والوں کے پاس بیٹھو اور انکا اتباع کرو تا کہ اسکی

برکت سے تمہارے یقین میں بھی پختگی آئے۔ نیز یہ یقین رکھے کہ ہر نیکی اور بدی اسکے علم میں ہے اور اسکا ضرور بدلہ ملے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ کامل یقین پیدا ہوجائے اسکی محنت کرے۔

(۹) نویں علامت ہر حرکت وسکون سے خوفِ خدا نظر آتا ہو۔

حق تعالیٰ شانہٗ کی عظمت وہیبت کا اثر اس پر ظاہر ہوتا ہو حتیٰ کہ بول سے چال سے لباس سے غرض ہر چیز سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو کہ یہ اللہ والا ہے۔ اسکی مجلس سے اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ سکون وقار تواضع مسکنت اس کی طبیعت بن جائے۔ بیہودہ لغو کلامی سے گریز کرتا ہو کیونکہ یہ چیزیں تکبر فخر کی علامت ہیں۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو مجمع میں وسعتِ رحمت خداوندی پر خوش اور تنہائیوں میں عذاب کے ڈر سے رونے والے ہوں۔

(۱۰) دسویں علامت

یہ ہے کہ اسکا اہتمام زیادہ اُن مسائل سے ہو۔ جو اعمال سے تعلق رکھتے ہوں یا جائز ناجائز اور فلاں عمل کرنا ضروری ہے فلاں عمل سے بچنا ضروری ہے ایسے علوم سے زیادہ بحث نا کرتا ہو محض دماغی تفریح سے متعلق ہوں تاکہ لوگ اس کو محقق سمجھیں اور حکیم اور فلاسفر خیال کریں۔

(۱۱) گیارہویں علامت

اپنے علوم میں بصیرت کے ساتھ نظر کرنے والا ہوں محض لوگوں کی تقلید کا اتباع میں انکا قائل نا بن جائے اصل اتباع حضور علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی اتباع ہے۔ بدعات سے بہت شدت اور اہتمام سے بچنا کہ کسی کام پر لوگوں کی کثرت کوئی معتبر چیز نہیں بلکہ اصل اتباع حضور ﷺ اور صحابہؓ کا ہے اور دیکھنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا معمول رہا ہے اس لئے ان حضرات کے معمولات احوال کو تلاش کرتے رہنا۔

(فضائل صدقات حصہ دوم) شیخ الحدیث مولانا ذکریا حدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

آیمہ اربعہ کے فروعی اختلافات

آیمہ اربعہ (حنفی شافعی مالکی حنبلی) کے اختلاف کی بنیاد حدیث کا اختلاف ہے یہ مضمون بہت قابل غور ہے کہ ہر کہنے والا یہ کہتا ہے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور اختلاف کر کے تفرقے میں نا پڑو اس آیت مبارکہ کا مصداق سب سے پہلے آیمہ اربعہ کو بنایا جاتا ہے کہ یہ لوگ دین میں اختلاف کرنے والے ہیں اور فرقے بنانے والے ہیں حالانکہ قرآن ایک رسول ایک کلمہ ایک سب مسلمان پھر یہ فرقہ بندی کیسی؟ قارئین سب سے پہلے اختلاف کا معنی سمجھئے اختلاف کہتے ہیں قرآن و حدیث کو چھوڑ اپنی خواہش اور مرضی کا اتباع کرنا ورنہ اگر قرآن کے اصولوں پر مجتمع ہوتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریح و تفصیل کو قبول کرتے ہوتے اپنی فطری استعداد و دماغی صلاحیتوں کی بنا پر فروغ میں اختلاف کیا جائے تو اختلاف نا ہوگا اور اسلام اس سے منع نہیں کرتا صحابہؓ و تابعینؒ و فقہاؒ کا اختلاف بھی اسی قسم کا اختلاف ہے جس کو رحمت قرار دیا گیا ہاں اگر انہی جزئیات اور فروع کی بحثوں کو اصل دین قرار دیا جائے تو یہ بھی مذموم ہے قرآن مجید میں جو فرقہ بندی اور دائیں بائیں کے راستوں سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد مسلمانوں کی جمعیت و باہمی اتفاق ہے جو کفار کے مقابلے میں مطلوب ہے البتہ ایک اُصولی حکم کی جزئیات میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسا کہ احادیث میں مختلف روایات ہیں چند احادیث مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''السواکُ عند کُلِ صلوٰۃ'' یعنی مسواک کرنا ہے ہر نماز کے وقت اب احناف کے نزدیک ہر نماز کے وضو کے وقت مسواک کرنا مراد ہے جبکہ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک عین نماز کھڑے ہونے کے وقت مسواک کرنا مُراد جو کہ میں نے سفر ملائیشیا، سرلنکا میں شوافع کو عین نماز کھڑے ہونے کے

وقت خود دیکھا قارئین یہ اختلاف حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے دوسری حدیث میں اختلاف کیصورت ملاحظہ فرمائیں حدیث ہے القَلَسُ حدثٌ قے ناقص وضو ہے دوسری حدیث میں ہے قاءَ فلم یتوضأ کے آپ علیہ السلام نے قے فرمائی اور وضو نہیں فرمایا اب دو حدیثوں کی روشنی میں آپ کیا سمجھے کہ قے ناقص وضو ہوئی یا نا ہوئی اب فقہا میں بھی اختلاف ہوا۔ چنانچہ پہلی حدیث سے فقہائے نے قے کثیر مُرادلی اور دوسری حدیث سے قے قلیل مُرادلی یعنی تھوڑی سی قے ناقص وضو نہیں زیادہ قے ناقص وضو ہے اسی طرح بے شمار احادیث میں جنکو فقط اُردو ترجمہ سے سمجھنا اور فقہ جیسے عظیم الشان علم کی توہین کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ مزید یہ کہ اس مبارک علم کی ہر زمانہ میں بے شمار پاکیزہ نفوس رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک احادیث کو سمجھاتے رہے پڑھاتے رہے اور ان احادیث میں کوئی صورتاً اختلاف نظر آتا تو اسکی شرعی اصولوں کے پیش نظر اور تشریحات فرماتے رہے جیسا کہ مذکورہ سطور میں فقط دو حدیثوں کو مثال بنا کر پیش کیا اگر ان سب باتوں کو بالائے طاق رکھ دیں اور کہیں کہ ہم کو بس قرآن و حدیث بہت کافی ہیں تو یہ بات صرف انکار تک محدود نہیں رہتیں بلکہ سینکڑوں نہیں ہزاروں فقہاء کی انتھک دن رات کی کاوشوں کا انکار ہے جو کہ بعید از قیاس ہے۔ عقل حیران ہے کہ فلسفہ و طب میں فیثاغورث 536 ق م اور ارسطو 384 ق م۔ کی تحقیق آج تک مسلم الثبوت ہے اور اسی طرح علم ہندسہ مین اقلیدس کی تحقیق حرف اخیر مانی جاتی ہے اور محمد بن زکریا الرازی شیخ بو علی سیناء کی تحقیقات کو آج تک سراہا جارہا ہے تو پھر کیا وجہ ہے فقہ میں ان مبارک نفوس جو تقویٰ اور پرہیز گاری کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے انکی فقہی تحقیقات کو عبث اور بیکار گردانا جاتا ہے۔ مزید یہ ہے کہ افلاطون جالینوس ارسطو، فیثاغورث جیسے حکماء کا ایماندار ہونا بھی قطعی نہیں جبکہ فقہاء کا مومن ہونا تو قطعی ہے۔ پرہیز گار ہونا امین ہونا اعلیٰ درجہ کو ذہین ہونا وغیرہ بہت سے اُمور میں اعلیٰ مراتب پر فائز ہونا ثابت ہے۔ موجودہ حالات سے ایسے اندازہ ہوتا فقہاء دشمنی کی تحریک کوئی صدیوں پرانی

نہیں بلکہ موجودہ صدی میں اغیار کی اسلام دشمنی اور فقہا سے متنفر کرنے کی مکروہ کوشش ہے پہلے فقہاء امت سے اعتماد اٹھوایا پھر آخر کار صحابہ سے بھی اعتماد جاتا رہا۔ قارئین غور فرمائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں شامل ہونے کے علاوہ عشرہ مبشرہ اور مفتی صحابہ میں سے تھے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد اگر نبی ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے (مشہور حدیث) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رمضان المبارک کی مبارک راتوں میں نماز کی حرص بڑھ جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن بیس رکعات پڑھائیں دوسرے دن بھی بیس رکعات پڑھائیں تیسرے دن لوگ جمع ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نالائے فرمایا اگر میں تیسرے روز پڑھاتا تو کہیں فرض نا ہو جاتیں پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ متفرق طور پر بیس رکعات پڑھتے رہے آخر کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب مسلمانوں کو جمع کر کے بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیا تو آج تک حرمین شریفین میں بیس رکعات پڑھائی جاتی ہیں۔ اسی طرح غائبانہ نماز جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں صرف ایک بار پڑھایا جب حبشہ کے بادشاہ نجاشی فوت ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد خلافتِ صدیقی، فاروقی، عثمانی علوی میں کہیں اسکی مثال نہیں ملتی۔

پہلے فقہاء اُمت سے بے اعتمار کیا اغیار نے آخر کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بے اعتماد کر دیا اب کچھ لوگ کہتے ہیں ہم نے نبی کا کلمہ پڑھا ہے عمر کا نہیں۔ پہلے خواہشات پر چلنے کا ایک راستہ نکالا پھر اس پر چلتے چلتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیس رکعات تراویح کا مبارک اجتہاد آڑ بنا تو اپنی خواہش کو چھوڑنا مشکل ہو گیا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر عظیم الشان صحابی رسول کا اجتہاد بھی پس پُشت ڈال دیا حالانکہ ان فقہاء کو چھوڑ کر جن

محدثین کے نام لیتے ہیں ان میں سب سے اوّل امام بخاری ہیں جو مسلکاً شافعی تھے۔امام مسلم بھی زیادہ تحقیق کے مطابق شافعی ہیں اور محدث امام ابوداؤد شافعی تھے اور بقول بعض حنبلی تھے۔اور امام نسائی حنبلی تھے یا شافعی

الغرض آئمہ اربعہ پر صدیوں سے اُمت مسلمہ کا بھرپور اعتماد تھا جوکہ ترمذی شریف کی حدیث کا مفہوم ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اگلے لوگ اپنے پچھلوں پر لعنت کریں گے۔موجودہ صدی میں اغیار کی چالوں میں آکر بے اعتمادی کا شکار ہو گئے۔ حتیٰ کہ فقہاء اُمت کو مشرک اور انکی تقلید کو شرک قرار دے رہے اور یہ ناانصافی وظلم صرف چند اشخاص کے ساتھ مقید نہیں بلکہ گزشتہ صدیوں میں سینکڑوں فقہاء کی کاوشوں تصانیف وتالیفات وشب وروز محنت کا واضع انکار ہے۔جس کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔اجتہاد کی شکل تو خود جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ میں موجود تھی پھر عہد صحابہ میں فتوحات کا دائرہ جب وسیع ہوا تو نئے نئے مسائل درپیش آئے پھر عہد صحابہ میں بھی اجتہاد تھا۔آخر کار صحابہ کے بعد اجتہادی ورثہ تابعین میں منتقل ہوا۔پس سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اجتہاد سے فقہ مالکی کا نقشہ تیار ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علوم واستنباط سے فقہ شافعی جلوہ گر ہوئی اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علوم ومعارف فقہ حنفی کا آفتاب طلوع ہوا۔

چند مسائل فقہ حنفی کے جن میں قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا ہے:

(۱) قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ نوم (نیند) بلاتفریق ہر حال میں ناقض وضوء ہو جیسا کہ بیہوش ہو جانا ہر حال میں ناقص وضور ہے، کیونکہ نقض وضوء کی علت دونوں میں مشترک ہے، لیکن چونکہ نیند کے متعلق حدیث میں تفصیل آئی ہے کہ نماز میں قیام، قعود، رکوع وجود میں کوئی سو جائے تو اس پر وضو لازم نہیں ہے اس لیے ہر نیند کو ناقض وضوء قرار نہیں دیا گیا اور حدیث پر عمل

کرتے ہوئے قیاس کو چھوڑ دیا گیا چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

"والاغماء حدث فی الاحوال کلھا و ھو القیاس فی النوم الاناعر فناہ بالاثر والاغماء فوتہ فلا یقاس علیہ"

بیہوشی ہر حال میں ناقض وضو ہے اور نیند کی بابت بھی قیاس یہی ہے (کہ وہ ہر حال میں ناقض وضو ہو) مگر نیند (میں تفصیل) کو ہم نے حدیث سے معلوم کیا ہے، اور اغماء نیند سے بڑھ کر بھی ہے اس لیے نیند کو اغماء پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اغماء کا معنی بے ہوشی۔

(۲) قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ نماز میں قہقہہ مارنے سے وضوء نہیں ٹوٹنا چاہیے کیونکہ قہقہہ کوئی ناپاک چیز تو ہے نہیں جو بدن سے نکلی ہو، اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے لیکن چونکہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں قہقہہ مارنے والوں کو وضو کرنے کا حکم دیا تھا اس لیے نماز میں قہقہہ مارنے سے وضو کے ٹوٹنے کا قول کیا گیا اور قیاس کو چھوڑ دیا گیا۔

چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

"والقھقھۃ فی صلوٰۃ ذات رکوع و سجود والقیاس انھا لا تنقض و ھو قول الشافعی لانہ لیس بخارج نجس و لھذا لم یکن حدثا فی صلوٰۃ الجنازۃ و سجدۃ التلاوۃ و خارج الصلوٰۃ و لنا قولہ علیہ السلام الامن ضحک منکم قھقھۃ فلیعد الوضوء والصلوٰۃ جمیعاً و بمثلہ یترک القیاس"

اور وضوء کو توڑنے والی چیز رکوع و سجود والی نماز میں قہقہہ مارنا (بھی) ہے، قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے وضو نہ ٹوٹے اور یہی امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی ہے، اس لیے کہ قہقہہ کوئی نکلنے والی ناپاک چیز تو ہے نہیں یہی وجہ ہے کہ نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور نماز سے باہ قہقہہ مارنا ناقص وضو نہیں۔

لیکن قہقہہ کے ناقض وضوء ہونے پر ہماری دلیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان ہے "خبردار تم میں سے جو بھی قہقہہ مار کر ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء اور نماز دونوں کو لوٹائے" اور اس جیسی حدیث کی موجودگی میں قیاس کو ترک کر دیا جاتا ہے۔

(۳) کنوئیں ہیں اگر نجاست گر جائے تو از روئے قیاس اس میں دو صورتیں بنتی ہیں ایک تو یہ کہ نجاست نکال دینے کے باوجود بھی کنواں پاک نہ ہو کیونکہ اس کی دیواروں وغیرہ پر جو نجاست لگی ہے اس سے پاکی ممکن نہیں، دوسری یہ کہ کنوئیں کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہو کر کبھی ناپاک ہی نہ ہو۔ لیکن چونکہ کنوئیں کے بارے میں آثار صحابہ پائے جاتے ہیں اس لیے کنوئیں کے مسائل کو ان آثار پر مبنی کیا گیا اور قیاس کو چھوڑ دیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

"ومسائل البیر مبنیة علی اتباع الآثار دون القیاس"
اور کنویں کے تمام مسائل اتباعِ آثار پر مبنی ہیں نہ کہ قیاس پر

(۴) مسئلہ محاذات میں قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ مرد کی نماز بھی فاسد نہ ہو جیسے عورت کی نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ محاذات کا تحقق دونوں سے ہوا ہے ایک سے نہیں لیکن چونکہ حدیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اس لیے قیاس کو چھوڑ دیا گیا چنانچہ صاحبِ ہدایہ فرماتے ہیں۔

"وان حاذته امرأة وهما مشتركان فی صلوٰة واحدة فسدت صلوٰته ان نوی الامام امامتها والقیاس ان لا تفسد وهو قول الشافعی رحمة الله علیه اعتباراً بصلوٰتها حیث لا تفسد وجه الاستحسان ما رویناه وانه من المشاهیر"

اگر کوئی عورت مرد کے برابر کھڑی ہو گئی اس حال میں کہ دونوں ایک نماز

میں مشترک ہیں تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کرلی، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ مرد کی نماز فاسد نہ ہو (اور یہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی ہے) عورت کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے کہ عورت کی نماز فاسد نہیں ہوتی وجہ استحسان وہ حدیث ہے جو ہم روایت کر چکے جو کہ احادیث مشہورہ میں سے ہے،

(۵) امام عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے اور اس کے مقتدی اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو ان کی نماز ہو جائے گی، قیاس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ مقتدی کی نماز نہ ہو کیونکہ اس صورت میں مقتدی کی حالت امام کی حالت سے قوی ہے۔ لیکن چونکہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تھی اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

"ویصلی القائم خلف القاعد وقال محمد لا یجوز وھوا القیاس لقوۃ حال القائم ونحن ترکناہ بالنص وھو ماروی ان النبی علیہ السلام صلیٰ آخر صلوٰۃ قاعداً والقوم خلفہ قیام"

"اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے، امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ قائم کا حال قاعد سے قوی ہے لیکن ہم نے قیاس کو حدیث کی وجہ سے ترک کر دیا اور وہ حدیث یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری نماز بیٹھ کر پڑھائی جب کہ صحابہ کرام آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔"

(۶) نماز کے دوران بے وضوء ہو جانے کی صورت میں "بناء" جائز ہے، قیاس کا

تقاضا تو یہ ہے کہ بناء جائز نہ ہو کیونکہ اول تو بے وضوء ہو جانا منافی صلوٰۃ ہے دوسرے اپنی جگہ سے ہٹنا پھر وضو کے لیے چل کر جانا یہ خود مفسد صلوٰۃ ہیں، لیکن چونکہ حدیث میں بناء کو جائز قرار دیا گیا ہے اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

''ومن سبقه الحدث في الصلوٰة انصرف فان كان امام استخلف و ترضا و بنیٰ والقياس ان يستقبل و هو قول الشافعي لان الحدث ينافيها المشي والانحراف يفسد انها فاشبه الحدث العمد ولنا قولُهٗ عليه السلام من قَآءَ اور عف او اَمۡذٰی في صلوٰته فلينصرف وليتوضأ وليبن على صلوٰته مالم يتكلم'' الخ

جسے نماز میں حدث پیش آ جائے وہ لوٹ جائے پھر اگر امام ہے تو خلیفہ بنا تا جائے اور وضوء کر کے بناء کرے۔ قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ نئے سرے سے نماز پڑھے اور یہی امام شافعیؒ کا قول بھی ہے وجہ یہ ہے کہ حدث منافی صلوٰۃ ہے اور وضوء کے لیے چل کر جانا اور قبلہ سے پھرنا یہ چیزیں مفسدِ صلوٰۃ ہیں لہٰذا یہ جان بوجھ کر بے وضوء ہو جانے کے مشابہ ہو گیا (جیسے اس میں نماز نئے سرے سے پڑھنی پڑتی ہے اس میں بھی نئے سرے سے پڑھی جائے) لیکن (قیاس کے برعکس) ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ جسے نماز میں قے آ جائے یا نکسیر بہہ پڑے یا مذی نکل جائے تو وہ جا کر وضو کرے اور اپنی نماز پر بنا کرے جب تک کہ اس نے بات نہ کی ہو۔

(۷) عید الفطر کے دن کسی عذر کی وجہ سے نماز نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے دن پڑھنی جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن بھی کوئی عذر پیش آ جائے تو تیسرے

دن عید الفطر کی نماز پڑھنی جائز نہیں۔ قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ دوسرے دن پڑھنی بھی جائز نہ ہو کیونکہ یہ نماز جمعہ کی نماز کی طرح ایک مخصوص نماز ہے جس کی بہت سی شرطیں ہیں اور جیسے جمعہ کی نماز وقت نکلنے کے بعد قضاء نہیں کی جاتی ایسے ہی یہ بھی نہ کی جائے لیکن چونکہ حدیث میں عید الفطر کی نماز کی قضاء دوسرے دن تک جائز رکھی گئی ہے اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں۔

''فان حدث عذر یمنع من الصلوٰۃ فی الیوم الثانی لم یصلها بعده لان الاصل فیها ان لا تقضیٰ کالجمعة الا انا ترکناه بالحدیث و قد ورد بالتاخیر الی الیوم الثانی عند العذر''

اگر کوئی ایسا عذر پیش آجائے جس کی وجہ سے عید الفطر کی نماز دوسرے دن بھی ادا نہ کی جا سکے تو پھر تیسرے دن ادا نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ قیاس کا تقاضا تو اس میں یہ ہے کہ یہ دوسرے دن بھی قضا نہ کی جائے جمعہ کی نماز کی طرح لیکن ہم نے حدیث کی وجہ سے قیاس کو چھوڑ دیا اور حدیث میں عذر کی وجہ سے عید الفطر کی نماز میں تاخیر صرف دوسرے دن تک ہی آئی ہے، (اس لیے دوسرے دن تو پڑھی جائے گی تیسرے دن نہیں)۔

(۸) غیر مسلم کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں لیکن صدقہ دیا جا سکتا ہے۔ قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ زکوٰۃ کی طرح صدقہ دینا بھی جائز نہ ہو، لیکن چونکہ حدیث میں صدقہ دینے کی اجازت موجود ہے اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحبِ ہدایہ فرماتے ہیں۔

''ویدفع الیہ ما سوی ذاک من الصدقة وقال الشافعی لایدفع وھو روایة عن ابی یوسف اعتباراً بالزکوٰۃ ولنا قوله علیه السلام تصدقوا علی اھل الادیان کلھا ولو لا حدیث

معاذ رضی اللہ عنہ لقلنا بالجواز فی الزکوٰۃ۔"

ذمی (دارالاسلام میں رہنے والے غیر مسلم) کو زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات دیئے جاسکتے ہیں، حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نہیں دیئے جاسکتے۔ (اور یہی قاضی ابو یوسفؒ سے بھی ایک روایت ہے) زکوٰۃ پر قیاس کرتے ہوئے لیکن (قیاس کے برخلاف) ہماری دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ تمام دین والوں پر صدقہ کر دیا کرو، اور اگر حضرت معاذؓ کی وہ حدیث نہ ہوتی جس میں زکوٰۃ دینے سے منع کیا گیا ہے تو ہم زکوٰۃ دینے کو بھی جائز قرار دے دیتے۔

(۹) اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں بھولے سے کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے کیونکہ روزہ کے منافی چیز پائی گئی، بعینہ ایسے ہی جیسے نماز میں کوئی بھولے سے بات چیت کرلے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے، لیکن چونکہ حدیث میں آتا ہے کہ بھولے سے کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

اذا اکل الصائم او شرب او جامع ناسیا لم یفطر والقیاس ان یفطر و ھو قول مالک لوجود مایضاد الصوم فھما لکالکلام ناسیا فی الصلوٰۃ وجہ الاستحسان قولہ علیہ الصلاۃ والسلام للذی اکل و شرب ناسیا تم علیٰ صومک فانما اطعمک اللہ وسقاک"

اگر روزہ دار نے بھولے سے کھا پی لیا، یا صحبت کرلی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ کہ ٹوٹ جائے یہی حضرت امام مالکؒ کا قول بھی ہے وجہ یہ ہے کہ روزہ کے مخالف چیز پائی جارہی ہے لہٰذا یہ ایسے ہی ہوگیا

جیسے کوئی بھولے سے نماز میں بات چیت کرلے، لیکن استحسان کی وجہ (کہ روزہ نہیں ٹوٹتا) یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس شخص سے جس نے روزہ میں بھولے سے کھا پی لیا تھا یہ فرمایا تھا کہ اپنے روزہ کو پورا کرلو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص روزہ میں جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کردے تو اس پر روزے کی قضاء لازم ہے، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس پر قضا لازم نہ ہو کیونکہ کوئی چیز جوف بطن یا جوف دماغ میں تو گئی نہیں کہ جس سے روزہ ٹوٹے لیکن چونکہ حدیث میں ہے کہ جسے از خود قے ہوجائے اس پر قضا نہیں ہے اور جو عمداً قے کرے اس پر قضا ہے اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

''فان استقاء عمداً ملا فیه فعلیه القضاء لما روینا والقیاس متروک به''

اگر کسی نے عمداً منہ بھر کر قے کی تو اس پر روزہ کی قضا لازم ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو ہم پیچھے روایت کرچکے ہیں اور (یہ) قیاس (کہ اس پر قضا لازم نہ ہو کیونکہ کوئی چیز کھائی پی نہیں) اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

(۱۱) اعتکافِ واجب کے لیے روزہ شرط ہے، اگر کسی نے روزہ کے بغیر اعتکافِ واجب کیا تو اس کا اعتکاف نہیں ہوگا، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اعتکافِ واجب میں روزہ کی شرط نہ لگائی جائے کیونکہ روزہ مستقل عبادت ہے اگر اسے دوسری عبادت کے لیے شرط قرار دیں تو لازم آئے گا کہ یہ مستقل عبادت نہ رہے، لیکن چونکہ حدیث میں ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں

ہوتا اس لیے قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا، چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔

''والصوم من شرطه عندنا خلافاً للشافعي هو يقول ان الصوم عبادة و هو اصل بنفسه فلا يكون شرطاً لغيره ولنا قوله عليه السلام لا اعتكاف الا بالصوم والقياس فى مقابلة النص المنقول غير مقبول''

روزہ اعتکاف واجب کی شرط ہے ہمارے نزدیک، بخلاف امام شافعیؒ کے وہ فرماتے ہیں کہ روزہ چونکہ خود مستقل عبادت ہے اس لیے کسی دوسری عبادت کی شرط نہیں بن سکتا، ہماری دلیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور منقولہ حدیث کے مقابلہ میں قیاس قبول نہیں کیا جاتا۔

قارئین محترم ہم نے فقہ کی صرف ایک کتاب ہدایہ سے یہ چند مسائل جو صرف عبادات سے متعلق ہیں نقل کئے ہیں ان جیسے سینکڑوں مسائل ہیں جن میں قیاس کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کیا گیا ہے۔ بخوفِ طوالت ہم انہیں چھوڑ رہے ہیں اس وقت صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ کچھ لوگوں نے عوام کو بہکانے کے لیے بہت سی باتیں بے پر کی اُڑا رکھی ہیں جن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ احناف حدیث کو چھوڑ کر قیاس ورائے اور اماموں کے اقوال پر عمل کرتے ہیں، حالانکہ جس قدر حدیث پر احناف عمل کرتے ہیں کوئی اور نہیں کرتا، احناف کے یہاں حدیث مرفوع بھی حجت ہے حدیث موقوف بھی حجت ہے، حدیث مرسل بھی حجت ہے اور ضعیف حدیث بھی رائے وقیاس کے مقابلہ میں مقدم اور حجت ہے، جبکہ کچھ لوگ صرف مرفوع حدیث کو حجت مانتے ہیں وہ بھی جب ان کے حق میں ہو۔ اگر

خلاف ہو تو رد کر دیتے ہیں۔ ان کے ہاں نہ موقوفاتِ صحابہ حجت ہیں نہ مرسل احادیث حجت ہیں اور نہ ہی ضعیف احادیث حجت ہیں پھر بھی یہ عامل بالحدیث ہیں اور احناف جو سب احادیث کو حجت مانتے ہیں وہ ان کے گمان میں عامل بالقیاس اور تارک حدیث ہیں، درحقیقت یہ لوگ خود تارکین حدیث ہیں سوائے چند متنازعہ مسائل میں احادیثِ مختلفہ پر عمل کرنے کے ان کے پلے کچھ نہیں، متنازعہ مسائل میں بھی جن احادیث کو اپنے موقف کے مطابق سمجھتے ہیں ان پر عمل کرتے ہیں باقی تمام احادیث کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

اب فقہائے اُمت کی تصانیف وتالیفات وکاوشوں محنتوں اور دن رات کی انتھک جدوجہد کے چند اوراق پیش کرونگا آپ دیکھیں گے کیسے ان حضرت نے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان عظیم فرمایا کہ فروعی مسائل کا حل قرآن وحدیث سے ثابت کر دیا۔ طلباء وطالبات کیلئے معلومات کا بیش بہا خزانہ۔ مطالعہ کے بعد آپ بتائیں گے کہ آیا اتنے سارے فقہاء کی محنتوں اور تصانیف وتالیفات کو بے کار ثابت کرنا عقل تسلیم کرتی ہے؟

مختصر حالات مُصنّفین وکتب مشہورہ

محترم طلباء وطالبات علم کے حصول پر بہت بہت مبارک باد ابتدا سال سے نئی کتب شروع ہوتی ہیں اور اساتذہ کتاب سے قبل مصنف کے حالات بتاتے ہیں ۔حالات میں چند چیزیں یاد کرنا ہوتی ہیں انکا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے ہر کتاب کے مصنف کیلئے دو رکعات نفل قرآن پاک کی تلاوت کر کے ایصالِ ثواب ضرور فرمادیا کریں جزاکم اللہ خیراً

صاحب تفسیر بیضاوی

نام عبداللہ لقب ناصر الدین کنیت ابوالخیر، ابوسعید والد کا نام عمر بن محمد بن علی ہے بیضاء نامی بستی آپکا اصل مسکن ہے جو ملک فارس میں ہے آپ شافعی المسلک تھے آپکا سن وفات ۶۸۵ھ ہے اور تبریز میں دفن ہوئے سن ولادت نہیں ملا۔

صاحب تفسیر ابن کثیر

نام اسماعیل ۔لقب عماد الدین ۔کنیت ابوالفداء والد کا نام عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر اطراف شام بُصریٰ کے قریب مجدل نامی بستی میں ۷۰۰ھ میں پیدا ہوئے زندگی کا اکثر حصہ دمشق میں گزارا اس لیے دمشقی کہلائے آپ مورخہ ۱۵ شعبان ۷۷۴ھ ہجری میں دارِفانی سے کوچ کر گئے دمشق میں مقبرہ صوفیہ میں ابن تیمیہ کے پہلو میں دفن ہوئے ۔تفسیر ابن کثیر آپ کی یادگار تفسیر قرآن ہے۔

صاحب تفسیر جلالین نصف اول درسی تفسیر

نام عبدالرحمن ۔لقب جلال الدین ۔کنیت ابوالفضل والد گرامی کا نام ابوبکر محمد کمال

الدین بن سابق الدین سلطان صلاح الدین ایوبی کی اولاد میں سیوط کی طرف نسبت ہے جو کہ مصر میں نیل کے نواح میں شہر ہے اس لئے سیوطی کہا جاتا ہے۔ یکم رجب ۸۴۹ھ پیدا ہوئے علامہ جلال الدین محلی کی تفسیر پوری فرما کر ۱۹ جمادی الاول ۹۱۱ھ میں وفات ہوئی۔

صاحب جلالین نصف ثانی

نام محمد۔ لقب جلال الدین بن احمد بن محمد بن ابراہیم انصاری المحلی محلی کبریٰ کی طرف منسوب ہے آپ مصر کے شہر قاہرہ میں شوال ۷۹۱ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے۔ علامہ کمال الدین الدمیری صاحب حیاۃ الحیوان کے استاذ ہیں۔ مورخہ ۱۵ رمضان ۸۶۴ سنہ ہجری میں وفات ہوئی۔

صاحب تفسیر مظہری

نام۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی آپ نسباً عثمانی ہیں ۱۱۴۳ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۲۲۵ سنہ ہجری میں وفات ہوئی اور پانی پت میں مدفون ہوئے بوقت وفات وصیت فرمائی کہ میرے کفن میں حضرت مرزا مظہر جانجاں کی عطا کردہ چادر رکھ دینا رحمتہ اللہ علیہ رحمۃً واسعاً۔ آپ کی کتاب مالا بُدّ منہ فارسی کی فقہی کتاب داخل نصاب ہے۔

صاحب موطا مالک

نام امام مالک۔ کنیت ابو عبداللہ۔ لقب امام دار الہجرۃ۔ والد کا نام انس سلسلہ نسب یوں ہے۔ مالک بن انس بن مالک بن انس بن ابو عامر آپکا تعلق یمن کے شاہی خاندان حِمْیَر کی شاخ اصبح سے تھا۔ ۹۳ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے بالآخر یہ چمکتا ستارہ ماہ ربیع الاول ۱۷۹ سنہ ہجری میں ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

صاحب موطا محمد و مدونِ اول فقہ حنفی

نام محمد۔ کنیت ابو عبداللہ والد کا نام حسن اور داؤد کا نام فرقد ہے۔ نسبت شیبانی ہے ولادت ۱۳۲ھ ہجری میں واسط میں ہوئی بعد میں کوفہ میں چلے گئے پھر یہیں تعلیم و تربیت ہوئی۔ فقہ حنفی کی اصل الاصول کتب مبسوط زیادات جامع صغیر و کبیر و دیگر اہم کتب کے مصنف ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے اجل تلامذہ میں سے تھے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں 1070100 مسائل فقہ استنباط کیے۔ بالآخر ۱۸۹ھ ہجری میں یہ چمکتا سورج ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا۔ رحمتہ اللہ علیہ

صاحب الجامع الصحیح بخاری

نام محمد۔ کنیت ابو عبداللہ سلسلہ نسب یوں ہے محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ البخاری آپکا خاندان پارسی ہے جس کے اراکان خُسر روان ایران کے عہد حکومت میں بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ آپ کے پر دادا مجوسی المذہب تھے حضرت امام بخاری شوال ۱۹۴ھ ہجری میں پیدا ہوئے امام احمد بن حنبل یحیٰی بن معین اسحاق بن راہویہ جیسے جلیل القدر لوگ آپ کے اساتذہ و شیوخ میں ہیں۔ امام بخاری نے اپنی کتاب بخاری میں 22 احادیث ایسی روایت کی ہیں جو ثلاثیات کہلاتی ہیں یعنی صرف تین واسطوں سے ان کی سند حضور علیہ السلام تک پہنچتی ہے۔ جن میں 20 احادیث ثلاثیات کے راوی محدثین حنفی ہیں۔ امام مسلم آپ کے شریک درس اصحاب میں سے تھے اور امام ترمذی اور امام نسائی جیسے جلیل القدر محدثین آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ بالآخر یہ عظیم مُحدّث ۲۵۶ھ ہجری میں بعد نماز عشاء دارِفانی سے کوچ کر گیا ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی رہی بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔ آپ بڑے ذہین و فطین تھے بچپن ہی سے حدیث کا بے انتہاء شوق تھا کوئی حدیث سنتے تو فوراً یاد کر لیتے؛ چنانچہ خود فرماتے تھے کہ مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ

غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔آپ نے تقریباً ۲۲رکتابیں لکھی ہیں، جن میں سب سے بلند پایہ تصنیف ''صحیح بخاری'' ہے۔پھر اس کے بعد ایک حدیث تحریر فرماتے،اسی طرح سولہ سال کی مدت میں یہ کتاب ختم ہوئی،اس کو احادیث کے ذخیروں میں سب سے زیادہ صحیح ترین کتاب مانی گئی،

صاحب مُسلم

نام مُسلم۔لقب عساکر الدین۔کنیت ابوالحُسین نسب یوں مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری ۲۰۶ سنہ ہجری سے خراسان کے مشہور شہر نیشاپور میں پیداء ہوئے امام بخاری احمد بن حنبل حرملہ بن یحییٰ امام ذہلی جیسے شیوخ آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں اور امام ترمذی ابو حاتم رازی ابوبکر بن خُزیمہ اور ابوعوانہ جیسے ائمہ فنون آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ کتاب عظیم الشان تحفہ ہے، جو اپنی حسن ترتیب میں بے مثال اور صحت میں لاجواب ہے،اس میں تقریباً چار ہزار حدیثیں ہیں جس کو امام مسلم نے تین لاکھ حدیثوں میں سے چھان کر لکھا ہے۔آپ ۲۵ رجب ۲۶۱ سنہ ہجری میں فوت ہوئے اور نیشاپور کے باہر نصیر آباد دفن ہوئے۔

صاحب سُنن ابن ابی داوٗد

نام سلیمان۔کنیت ابوداوٗد والد کا نام اشعث ہے نسب یوں ہے سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی السجستانی سجستان قندھار کے متصل خراسان کے مضافات میں ہے مگر زندگی کا اکثر حصہ بغداد میں گزرا۔آپ ۲۰۲ سنہ ہجری میں سجستان میں پیدا ہوئے۔آپ کے اساتذہ وشیوخ میں بخاری مسلم احمد بن حنبل یحییٰ بن معین ابن ابی شیبہ جیسے آئمہ فنون قابل ذکر ہیں آپ شافعی المسلک تھے فن حدیث میں آپ کا ایک خاص مقام ہے،آپ کی شان میں کہا جاتا ہے کہ آپ کے لیے حدیثیں اسی طرح آسان اور سہل کر دی گئی تھی ،جس طرح حضرت

داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کر دیا گیا تھا اور بعض علما فرماتے ہیں کہ امام ابو داؤد دنیا میں حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور ہم نے ان سے اچھا اور افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ نے بے شمار کتابیں لکھی، جن میں بلند پایہ کتاب ''سنن ابی داؤد'' ہے، جو چار ہزار آٹھ سو حدیث پر مشتمل ہے، آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ لاکھ حدیثوں میں سے چار ہزار آٹھ سو حدیث اس کتاب میں لکھا ہے۔ شوال ۲۷۵ھ ہجری میں وفات ہوئی۔

صاحب ابن ماجہ

نام محمد۔ کنیت ابوعبداللہ الربعی القزوینی عُرف ابن ماجہ والد کا نام یزید ہے۔ آپ قزوین کے ہیں جو کہ ایران کے صوبہ آذربائیجان کا ایک شہر ولادت ۲۰۹ھ میں ہوئی۔ آپ کی مختلف تصانیف میں سے ایک مشہور کتاب ''سنن ابن ماجہ'' ہے، جو چار ہزار حدیثوں پر مشتمل ہے اور صحاح ستہ میں سے ایک ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو امام ابو زرعہ کے سامنے پیش کی، تو دیکھ کر فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر لوگوں کے ہاتھوں یہ کتاب آ گئی، تو کہیں دوسری کتابیں نہ چھوڑ بیٹھیں۔ آپ کی وفات رمضان ۲۷۳ھ ہجری میں ہوئی یہ دور عباسی خلیفہ معتمد علی اللہ کا تھا۔ آپ کی ثلاثیات احادیث کی تعداد پانچ ہے۔

صاحب ترمذی

نام محمد کنیت ابوعیسیٰ والد کا نام عیسیٰ نسب یوں ہے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی ترمذی بوغی جیحون کے ساحل پر ایک قدیم شہر ترمذ میں ۲۰۹ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور وفات ۲۷۹ھ ہجری میں ترمذ میں ہی ہوئی۔ آپ امام بخاری و مسلم کے شاگرد تھے آپ کی کتاب چودہ علوم پر مشتمل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اپنی یہ کتاب حجاز عراق اور خراسان کے علماء کے سامنے پیش کی تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ ایک مرتبہ فرمایا:

جس کے گھر میں میری کتاب ہوگی سمجھو اس کے گھر میں نبی ہے، جو بات کرتے ہیں۔ اخیر عمر میں آپ کی بینائی چلی گئی۔

صاحب نسائی

نام احمد۔ کنیت ابو عبدالرحمن والد کا نام شعیب سلسلہ نسب یوں ہے احمد بن شعیب بن علی بن بحرین سنان بن دینار النسائی خُراسان، ماوراء النہر علم وفن کا مرکز رہا ہے تاریخ اسلام کے سینکڑوں فرزند اس خاک سے اُٹھے ہیں امام نسائی بھی اسی علاقے کے تھے حضرت امام سنہ ۲۱۵ ہجری میں نساء بستی میں متولد ہوئے جو کہ سرخس کے قریب خراسان کا شہر ہے۔ آپ نے حدیث کی کئی کتابیں لکھیں، جن میں سے آپ کی کتاب ''المجتبیٰ'' جو ہمارے اور آپ کے درمیان نسائی شریف کے نام سے مشہور ہے، ''السنن الکبریٰ'' کا اختصار ہے۔ امام نسائی ایک طرف حدیث میں ماہر تھے، تو دوسری طرف فقہ حدیث اور راویوں کو پرکھنے اور 2 جانچنے میں لاثانی تھے، جس کا اندازہ آپ کی کتاب ''المجتبیٰ'' سے ہوتا ہے کہ آپ ایک ہی حدیث کو بار بار لاتے ہیں اور الگ الگ مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ آپ کی وفات سنہ ۳۰۳ ہجری میں ہوئی اور مکۃ المکرمہ میں دفن ہوئے۔

صحاح ستہ کے بارے اکابرین کے ارشاد

بخاری......اصح الکتب بعد کتاب اللہِ البخاری

مُسلم......ثانی اثنین فی الکتب الصیحیحه

ابوداؤد......الین لابی داؤد الحدیث کما الین الحدید لداؤد علیه السلام

ترمذی......من کان فی بیته ہذا الکتاب فکانما فی بیته نبی یتکلم

نسائی......للنسائی شرطاً فی الرجال اشدّ من شرط البخاری

والمسلم

ابن ماجہ......اظن ان وقع ہذا فی ایدی الناس تعطلت ھذہ الجوامع اور اکثرھا (ابوزرعہ)

مختصر تعارف صحاح ستہ

1- صحیح بخاری:

صحیح بخاری میں کل کتابوں کی تعداد	:	97
صحیح بخاری میں کل ابواب کی تعداد	:	3350
صحیح بخاری میں کل احادیث کی تعداد	:	7563

صحیح بخاری کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ کتاب الجھاد والسیر ہے کہ اس میں 199 ابواب ہیں، اور وہ کتاب جس میں احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے، وہ کتاب المغازی ہے کہ اس میں کل 525 احادیث مبارکہ ہیں۔

2- صحیح مسلم:

صحیح مسلم میں کل کتابوں کی تعداد	:	54
صحیح مسلم میں کل ابواب کی تعداد	:	1334
صحیح مسلم میں کل احادیث کی تعداد	:	5800 (مکررات کو نکال کر)

صحیح مسلم کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ کتاب الایمان ہے کہ اس میں کل 96 / ابواب ہیں، اور وہ کتاب جس میں احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے، وہ کتاب الحج ہے کہ اس میں کل 522 / احادیث مبارکہ ہیں۔

3- سنن ابی داؤد:

سنن ابی داؤد میں کل کتابوں کی تعداد	:	40
سنن ابی داؤد میں کل ابواب کی تعداد	:	1811

سنن ابی داؤد میں کل احادیث کی تعداد : 5274

سنن ابی داؤد کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ "کتاب الصلوۃ" ہے کہ اس میں کل 251 ابواب ہیں اور سب سے زیادہ احادیث بھی کتاب الصلوۃ ہی میں ہیں، جن کی تعداد 770 ہے۔

4- سنن ترمذی:

سنن ترمذی میں کل کتابوں کی تعداد : 46

سنن ترمذی میں کل ابواب کی تعداد : 2117

سنن ترمذی میں کل احادیث کی تعداد : 3956

سنن ترمذی کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ "کتاب الصلوۃ" ہے کہ اس میں کل 213 ابواب ہیں، اور سب سے زیادہ احادیث کتاب تفسیر القرآن میں ہیں، جن کی تعداد 420 ہے۔

5- سنن نسائی:

سنن نسائی میں کل کتابوں کی تعداد : 51

سنن نسائی میں کل ابواب کی تعداد : 2526

سنن نسائی میں کل احادیث کی تعداد : 5761

سنن نسائی کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ "مناسک الحج" ہے کہ اس میں کل ابواب کی تعداد 213 ہے، اور سب سے زیادہ احادیث بھی اسی میں ہیں اور ان کی تعداد 467 ہے۔

6- سنن ابن ماجہ:

سنن ابن ماجہ میں کل کتابوں کی تعداد : 37

سنن ابن ماجہ میں کل ابواب کی تعداد : 1513

سنن ابن ماجہ میں کل احادیث کی تعداد : 4341

سنن ابن ماجہ کی وہ کتاب جس میں سب سے زیادہ ابواب ہیں، وہ "کتاب اقامۃ الصلوۃ" ہے کہ اس میں کل 205 ابواب ہیں اور سب سے زیادہ احادیث بھی اسی میں ہیں اور ان کی تعداد 630 ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صحاح ستہ میں سب سے زیادہ مفصل کتاب "بخاری شریف" ہے کیونکہ اس میں کتابوں کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہے یعنی 97، اور ابواب کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہے یعنی 3350، اور احادیث کی تعداد بھی سب سے زیادہ اسی کتاب میں ہے یعنی 7563، بقیہ پانچ کتابوں میں احادیث کی تعداد کے اعتبار سے یوں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1- صحیح مسلم 5800 2- سنن نسائی 5761

3- سنن ابی داؤد 5274 4- سنن ابن ماجہ 4341

5- سنن ترمذی 3956

اس اعتبار سے سنن ترمذی احادیث کی تعداد کے لحاظ سے صحاح ستہ کی سب سے چھوٹی کتاب ہے، یہ الگ بات ہے کہ اس کا درجہ کم از کم سنن ابن ماجہ سے تو بہت اونچا ہے؛ بعض حضرات نے اسے صحیحین کے بعد تیسرے نمبر پر جگہ دی ہے اور بعض حضرات نے سنن ابی داؤد کے بعد سنن ترمذی کا درجہ قرار دیا ہے۔ (از قلم کتاب موضوع روایات مولانا ظفر اقبال صاحب)

ثلاثیات بخاری

امام بخاری کی روایت کردہ وہ 22 احادیث جو کہ امام بخاری اور حضور ﷺ کے درمیان صرف تین واسطے سے ہیں۔ حالانکہ امام بخاریؒ اور حضور علیہ السلام کے 184 سال بعد پیدا ہوئے۔

نمبر شمار	حدیث نمبر	باب	کتاب
1	109	باب اثم من کذب علی النبی ﷺ	کتاب العلم
2	497	باب قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلی والسترة	کتاب الصلوة
3	502	باب الصلوة الی الاسطوانة	کتاب الصلوة
4	561	باب وقت المغرب	کتاب مواقیت الصلوة
5	1924	باب اذا نوی بالنهار صوما	کتاب الصوم
6	2007	باب صیام یوم عاشوراء	کتاب الصوم
7	2289	باب اذا حال دین المیت علی رجل جاز	کتاب الحوالة
8	2295	باب من تکفل عن میت دینا فلیس له ان یرجع	کتاب الکفالة

9	2960	باب البیعة فی الحرب علی ان لا یفروا	کتاب الجهاد
10	3041	باب من رأی العدو فنادی باعلی صوته یا صباح	کتاب الجهاد
11	3546	باب صفة النبی ﷺ	کتاب المناقب
12	7208	باب من بایع مرتین	کتاب الاحکام
13	4206	باب غزوة خیبر	کتاب المغازی
14	4272	باب بعث النبی ﷺ اسامة بن زید الی الحرقات من جهینة	کتاب المغازی
15	4499	باب قوله یایها الذین امنوا کتب علیکم القصاص	کتاب التفسیر
16	2703	باب الصلح فی الدیة	کتاب الصلح
17	6894	باب السن بالسن	کتاب الدیات
18	5497	باب آنیة المجوس والمیتة	کتاب الذبائح والصید
19	2477	باب هل تکسر الدنان التی فیها الخمر او تخرق الزقاق	کتاب المظالم
20	6891	باب اذا قتل نفسه خطأ فلا دیة له	کتاب الدیات

21	87421	باب قوله و كان عرشه على الماء	كتاب التوحيد
22	5163	باب الهدية للعروس	كتاب النكاح

(بحوالہ موضوع روایات مولانا ظفر اقبال صاحب)

صاحب طحاوی شریف

نام احمد۔ کنیت ابو جعفر والد کا نام محمد نسب یوں ہے ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ طحاوی حضرت امام ۲۲۹ھ ہجری میں طحاء نامی بستی میں پیدا ہوئے جو کہ مصر کے نواح میں واقع ہے۔آپ کے اساتذہ میں امام نسائی عبد الرحمن ابوزرعہ محمد بن جعفر فریابی یحیی بن اسماعیل بغدادی قابل ذکر ہیں ۳۲۱ھ ہجری ذی قعدہ وفات ہوئی۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ کے پاس دفن ہیں۔

صاحب مصابیح

نام حسین۔ کنیت ابو محمد۔ لقب محی السنۃ بن مسعود بن فرا البغوی آپ کی پیدائش ۴۳۵ھ ہجری میں بغشور جو بغوبھی کہلاتا ہے جو ہرات مرو کے درمیان واقع ہے ہوئی حدیث کی گرانقدر خدمت پر حضور علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا تو نے میری سنت کو زندہ کیا تب سے لقب محی السنۃ ہو گیا ماہ شوال ۵۱۶ھ ہجری میں وفات ہوئی۔

صاحب مشکوٰۃ

نام محمد یا محمود۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ لقب ولی الدین والد کا نام عبد اللہ خطیب تبریزی سے مشہور ہیں آپ فاروقی ہیں آپ کی تصنیف گرانقدر مشکوٰۃ کی مقبولیت کا اندازہ یہیں سے ہو سکتا ہے کہ دورہ حدیث سے قبل اسکا پڑھنا ضروری ہوتا ہے گویا اس پر دورہ حدیث موقوف

ہوتا ہے اس لیئے مشکوٰۃ کے سال کو موقوف علیہ کہتے ہیں ولادت معلوم نا ہوسکی البتہ آپ کی وفات ۷۴۰ھ ہجری یا اسکے قریب ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں 29 کتابیں 327 ابواب اور 1038 فصلیں ہیں۔ واللہ اعلم۔

صاحب مُختصر المعانی۔تہذیب المنطق

سعد الدین مسعود بن عمر بن بُرہان الدین لقب قاضی فخر الدین صفر ۷۲۲ھ ہجری تفتازان جوخراسان میں ہے پیدا ہوئے انتہائی کند ذہن تھے۔ مگر محنت وجُہد میں سب سے آگے تھے حضور علیہ السلام خواب میں تشریف لائے اور لعابِ دَھن ان کے منہ میں ڈالا تب سے انتہائی زیرک اور ذہین ہوئے کہ سب سے آگے جاء پہنچے حتیٰ کہ مختصر المعانی لکھ دی جو بہت دقیق اور علم بیان کی مشکل ترین کتب میں ہے اور نصابِ درس میں شامل ہے ۷۹۲ھ میں سمرقند وفات ہوئی پھر سرخس منتقل کردیئے گئے۔

صاحب قطبی (منطق)

قطب الدین ابو عبداللہ محمد بن محمد تحتانی رازی ۶۹۲ھ میں پیدا ہوئے آپ علوم عقلیہ نقلیہ کے ماہر تھے علوم کیلئے دمشق تک کے اسفار کیئے۔ میر سید شریف جرجانی جو خود بڑے پائیہ کے عالم تھے قطب الدین کے یہاں بغرضِ استفادہ حاضر ہوئے مگر موصوف بہت ضعیف ہو چکے تھے بالآخر علوم نقلیہ وعقلیہ کا یہ ماہتاب ذی قعدہ ۷۶۶ھ ہجری میں غروب ہوگیا۔

صاحب سُلّم العلوم (منطق)

جامع المعقول والمنقول مُلا مُحبّ اللہ بن عبد الشکور بہاری ہندوستانی آپ کی کتاب داخل نصاب ہے عالم گیر اورنگزیب نے اپنے پوتے (شاہ عالم کے بیٹے) رفیع القدر کی تعلیم کیلئے شاہ عالم کے ساتھ کابل بھیج دیا شاہ عالم کابل کے گورنر تھے۔ انہیں دنوں عالم گیر کی

وفات کی خبر کابل پہنچی تو شاہ عالم 1118 سنہ ھ ہجری میں اکبرآباد واپس آئے اگلے سال 1119 سنہ ھ ہجری میں حضرت موصوف بھی انتقال کر گئے۔

صاحب مرقات منطق

فضل امام بن شیخ محمد ارشد بن حافظ محمد صالح حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں ہندوستان کے ضلع سیتاپور قصبہ خیرآباد میں پیدا ہوئے ذی قعدہ ۱۲۴۰ سنہ ہجری میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے آپ کی کتاب شامل نصاب ہے۔

صاحب ریاض الصالحین

ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن حسن بن حسین النووی آپ محرم الحرام ۶۳۰ سنہ ہجری بمقام نواۃ پیدا ہوئے جو دمشق کے نواح میں واقع ایک قصبہ ہے آپ دن میں صرف ایک بار عشاء کے بعد کھانا کھاتے زندگی بھر شادی نہیں کی وفات ۶۷۷ سنہ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی کتاب شامل نصاب ہے۔

صاحب مائۃ عامل

ابوبکر عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی آپ جرجان میں پیدا ہوئے جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے اکابر نحاۃ میں سے ہیں علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے معانی و بیان کے امام مانے جاتے ہیں علم کیلئے بہت اسفار کیے آپکی وفات ۴۷۱ سنہ ھ میں ہوئی۔

صاحب شرح مائیۃ عامل

بعض نے اس کے مصنف صاحب شرح جامی تسلیم کیا اور بعض نے صاحب نحو میر سید شریف جرجانی

صاحب علم الصیغہ

مفتی عنایت احمد بن مفتی محمد بخش بن منشی غلام محمد قصبہ دیوہ ضلع بارہ بنکی ہندوستان شوال ۱۲۲۸ھ کو پیدا ہوئے آپ نے علم جہاد بلند کیا اور رام پور بریلی میں کی سرگرمیوں میں شریک رہے۔ یہاں تک کہ انگریز نے گرفتار کر کے جزیرہ انڈمان کالے پانی میں قید کر دیا۔ قید کے زمانہ میں مختلف علمی کام فقط اپنے حافظہ سے کیے واپس آ کر کتب سے تصحیح کی تو حرکوف بحرف درست نکلا سفر حج میں امیر تھے جہاز ٹکرا گیا بس پیام اجل آ گیا حضرت مفتی صاحب بحالت احرام شوال ۱۲۷۹ھ ہجری پانی میں غریق وشہید ہو گئے۔

صاحب درمختار

شیخ محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمن بن محمد جمال الدین بن حسن بن زین العابدین حصکفی قلعہ حصن کیفا جو دیار بکر اور دریائے دجلہ کے قریب واقع 1025ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے مشہور فقیہ بلند پایہ فصیح و بلیغ اور بہت سی احادیث کے حافظ تھے۔ آپ کی کتاب تنویر الابصار مولفہ شیخ شمس الدین محمد بن عبداللہ متوفی ۱۰۰۶ھ کی شرح ہے داخل نصاب ہے مدارس عربیہ میں فتویٰ کے طلباء پڑھتے ہیں شوال ۱۰۸۸ھ ہجری میں فوت ہوئے۔

صاحب منیۃ المصلی

شیخ سعید الدین محمد بن محمد بن علی کاشغری آبائی وطن کاشغر تھا عرصہ تک مکۃ المکرمہ رہے بعد میں یمن کے تغرنامی گاؤں میں چلے گئے پھر مستقل وہیں رہے آپ کی کتاب داخل نصاب آپ کی وفات ۷۰۵ھ ہجری میں ہوئی۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعاً۔

صاحب الفوز الکبیر، حجۃ اللہ البالغہ، نخبۃ الفکر۔

نام احمد۔ کنیت ابوالفیاض۔ المعروف ولی اللہ۔ تاریخی نام عظیم الدین۔ بشارتی

نام قطب الدین والد صاحب کے سلسلے فاروقی اور والدہ کے طرف سے حضرت موسیٰ کاظمؒ کے سلسلے سے ہیں۔ والد کا نام شاہ عبدالرحیم ہے آپ کی ولادت حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے ۸۰ سال بعد سلطان عالم گیر رحمتہ اللہ علیہ کی وفات سے چار سال قبل شوال ۱۱۱۴ھ ہجری بمطابق ۱۷۰۲ء قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر ہندوستان میں ہوئی۔ مدرسہ و خانقاہ رحیمیہ کی ان کے والد گرامی کی بنیاد تھی جس پر حضرت شاہ ولی اللہ نے بیٹھ کر درس حدیث پڑھایا آپ کے والد گرامی فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں بھی شریک رہے۔ سرزمین ہند پر پہلے بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ ہی ہیں جنہوں نے تقریباً ۱۲ سو برس بعد قرآن مجید کا ترجمہ فارسی میں کیا اور احکام الٰہی عوام تک پہنچانے کی کوشش فرمائی۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے علم و عمل کی اعلیٰ سطح پر پہنچے اور نامور فضلائے عصر ہوئے۔

۱۔ شاہ عبدالعزیز متوفی ۱۲۳۹ھ ۲۔ شاہ رفیع الدین متوفی ۱۲۳۳ھ ۳۔ شاہ عبدالقادر متوفی ۱۲۳۰ھ ۴۔ شاہ عبدالغنی۔

شاہ ولی اللہ

محرم ۱۱۷۶ھ بمطابق ۱۷۶۳ء دہلی میں فوت ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

صاحب نفحۃ العرب

نام اعزاز علی بن مزاج علی بن حسن علی بن خیر اللہ قصبہ امروہ مضافات مراد آباد میں ۱۳۰۰ ہجری پیداء ہوئے آپ جامع المعقول والمنقول وقت کے بے انتہاء پابند طلباء کا مشکل مسائل میں حضرت موصوف کی طرف رجوع ہوتا تھا آپ فرزند دیوبند بھی تھے اور مُدرس دیوبند بھی آپ کی کتاب نفحۃ العرب عربی ادب کا بیش بہا خزانہ ہے اور داخل نصاب ہے آپ رجب ۱۳۷۴ھ میں فوت ہوئے دارالعلوم کے متصل مدفون ہیں۔

صاحب ردالمحتار حاشیہ درِ مختار المعروف شامی وعقود رسم المفتی

محمد امین بن عابدین بن سید شریف عمر آپ کی ولادت ۱۱۹۸ھ شام کے شہر دمشق میں ہوئی آپ کے پاس علوم وفنون کا اتنا ذخیرہ تھا کہ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ایک مرتبہ آپ کے استاذ کے شیخ دمشق تشریف لے گئے آپ کو بھی ساتھ لے گئے زیارت کیلئے آپ اپنے استاذ کے شیخ کی جوتیاں لئے چوکھٹ پر کھڑے رہے حتیٰ کہ استاذ کے استاذ کے حکم پر جوتیاں رکھ کر بیٹھ گئے۔آپ کثیر التصانیف ہیں مگر کتاب ردالمحتار المعروف شامی آپ کے علمی ذوق کی زندہ جاوید یادگار ہے۔آپ کی وفات ۱۲۵۲ھ ہجری دمشق میں ہوئی وہیں تدفین ہوئی رحمتہ اللہ علیہ رحمتہً واسعۃً

صاحب قدوری ماخذ تسہیل الضروری

نام احمد۔کنیت ابوالحسین۔نسبت قدوری والد کا نام محمد نسب یوں ہے ابوالحسین احمد بن ابی بکر محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان بغدادی القدوری۔آپ ۳۶۲ھ ہجری میں بغداد شہر میں پیدا ہوئے قدوری کی نسبت قِدر سے ہے بمعنیٰ ہانڈی یعنی دیگ سازی فرماتے تھے۔اس لئے اسی نسبت سے مشہور ہوئے یا پھر قدور بستی کی نسبت قدوری مشہور تھے۔آپ کے اساتذہ میں رکن الاسلام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی جرجانی بہت معروف ہیں جو کہ امام ابوبکر احمد جصاص کے شاگرد تھے گویا امام قدوری پانچ واسطوں سے امام محمد حسن الشیبانی کے شاگرد ہوئے امام موصوف نے ۴۲۸ھ ہجری شہر بغداد میں رحلت فرمائی اور ابوبکر خوارزمی حنفی کے پہلو میں دفن ہوئے۔

صاحب ہدایہ شارح قدوری

نام علی۔کنیت ابوالحسن۔لقب برہان الدین والد کا نام ابوبکر سلسلہ نسب یوں ہے ابو

الحسن علی ابی بکر عبدالجلیل بن الخلیل ابی بکر حبیب آپ فاروقی ہیں۔آپ رجب ۵۱۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے آپ کا وطن مرغینان یارشدان یامراغہ ہے۔

آپ کی مایہ ناز گرانقدر تصنیف ہدایہ ہے جو مسلسل تیرہ برس انتھک محنت ہمیشہ مخفی روزہ رکھ کر تحریر فرمائی جس پر یہ تمغہ ملا کہ اہل علم نے متفقہ طور پر ہدایہ کے بارے میں لکھا کہ ہدایہ قرآن کی طرح ہے یعنی جیسے قرآن نے پہلی آسمانی کتب کو منسوخ کر دیا ایسے ہی ہدایہ نے بھی پہلی تمام کتب کو گویا منسوخ کر دیا رحمتہ اللہ علیہ رحمتہً واسعۃً ۵۹۳ھ ہجری یا ۵۹۶ھ ہجری ذوالحجہ میں رحلت فرمائی اور سرزمین سمرقند میں مدفون ہوئے کہا جاتا ہے کہ سمرقند میں تقریباً چار سو نفوس ایسے مدفون ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام محمد ہے۔

صاحب کنز الدقائق وتفسیر مدارک التنزیل۔ومنار الانوار

نام عبداللہ۔کنیت ابوالبرکات۔لقب حافظ الدین بن احمد بن محمود النسفی نسف ماوراء النہر کے اطراف میں ایک علاقہ ہے آپ یہاں کے باشندے تھے وفات ربیع الاول ۷۱۱ھ ہجری میں ہوئی آپ کی کتاب داخل نصاب ہے۔

وصاحب وقایہ وشارح وقایہ

نام شارح وقایہ عبیداللہ۔لقب صدر الشریعہ الاصغر بن مسعود بن محمد لقب تاج الشریعہ آپ کے پردادا کا نام احمد اور لقب صدر الشریعہ الاکبر ہے۔وقایہ انکی کتاب ہے پھر اسکی شرح پوتے نے کی جن کا نام اوپر عبیداللہ بیان ہوا اور کتاب کا نام رکھا شرح الوقایہ مایہ ناز درسی کتاب ہے جو فقہ حنفی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔شارح وقایہ ۷۴۷ھ ہجری میں وفات ہوئی آپکا مرقد مبارک شارع آباد بخارا میں ہے رحمتہ اللہ علیہ۔

صاحب نورالایضاح مشہور فقہ کی درسی کتاب۔

نام حسن۔کنیت ابوالاخلاص بن عمار بن علی شبرابلولہ جو مصر میں ایک بستی ہے ۹۹۴ھ

ہجری میں ولادت ہوئی اسکی طرف نسبت کرتے ہوئے شرنبلالی مشہور ہیں کتاب کی تصنیف سے جمادی الاول ۱۰۳۲ سنہ ہجری جمعہ کے روز فارغ ہوئے اس کتاب کے بارے میں مشہور ہے کہ حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے مصر کے کتب خانہ اسکا مطالعہ فرما کر ہندوستان واپس آ کر اپنے حافظہ سے کتاب بعینہ چھپوائی۔ صاحب کتاب ۱۰۶۹ سنہ ہجری جمعہ کے روز دارِ فانی سے رحلت فرما گئے آپ کثیر التصانیف تھے۔

صاحب منتخب حُسّامی

ابو عبداللہ حسام الدین محمد بن محمد بن عمر اخسیکث جو فرغانہ کا ایک شہر ہے طرف نسبت ہے آپ ذی قعدہ ۶۴۴ سنہ ہجری میں فوت ہوئے مقبرۃ القضاۃ میں دفن ہوئے۔

صاحب اصول الشاشی۔

اصول الشاشی فقہ حنفی ایک مسلم الثبوت درسی کتاب ہے مگر مصنف نے اپنا نام تحریر نہیں کیا مصر کے ایک کتب خانہ میں قدیم نسخہ مطبوعہ ہند ۱۱۸۹ سنہ ھ کے تحت مصنف کا نام اسحاق بن ابراہیم الشاشی السمر قندی متوفی ۳۲۵ سنہ ھ لکھا تھا اور کنیت ابو ابراہیم تحریر تھی جو کہ اپنے زمانہ کے ثقہ عالم تھے ان کی وفات ۳۲۵ سنہ ہجری مصر میں ہوئی۔

صاحب نور الانوار و تفسیرات احمدیہ

احمد بن ابو سعید بن عبداللہ المشہور مُلّا جیون آپ نسلاً صدیقی ہیں ۱۰۴۸ سنہ ہجری میں دہلی کے نواحی گاؤں امیٹھی میں پیدا ہوئے۔ مشہور مغلیہ خاندان کے بادشاہ شاہجہان نے اورنگ زیب عالمگیرؒ کیلئے استاذ مقرر کیا تھا قرآن مجید میں مسائلہ شرعیہ کے متعلق آیات زمانہ طالب علمی بعمر ۱۷ برس ہی میں جمع کر کے ایک عمدہ کتاب لکھی جو تفسیرات احمدیہ کے نام سے معروف قابل دید و مطالعہ کتاب ہے آپ کی دوسری شہرت یافتہ کتاب نور الانوار ہے جو کتاب منار الانوار کی شرح ہے درسِ نظامی میں داخل نصاب ہے جو صرف ۲ ماہ میں مدینہ منورہ میں

تھی۔آپ ۵۳۰۱ہجری میں اس دارِفانی سے کوچ کر گئے رحمتہ اللہ علیہ رحمتہً واسعتہً

صاحب دیوانِ حماسہ

ابو تمام حبیب بن اوس بن الحرث بن قیس الطائی۔ دمشق اور طبرویہ کے درمیان جیدور کے قریب جاسم نامی بستی میں ۱۹۰ھ ہجری میں پیدا ہوا نشوونما مصر میں پائی۔عربی اشعار اور انتہائی فصاحت پر مشتمل کتاب درسِ نظامی کے نصاب شامل ہے۔محرم الحرام ۲۳۲ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

صاحب دیوان متنبی

ابو الطیب احمد بن حُسین بن حسن بن عبد الصمد مُتنبی ۳۰۳ھ ہجری محلہ کندہ کوفہ میں پیدا ہوا انتہا درجہ کی فصاحت پر مشتمل اشعار لکھے حتی کہ دیہاتی لوگوں کو کہنے لگا کہ میں نعوذ باللہ نبی ہوں اپنے اشعار سنا کر بتاتا کہ یہ سورتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیں ہیں امیر حمص نے اس کے مجمع کو منتشر کر کے قید کر لیا حتی کہ توبہ کرنے پر رہا کر کے جلاوطن کر دیا فصاحت پر مبنی اس کے اشعار کا دیوان بھی درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے متنبی ۳۵۲ھ ہجری میں قتل ہوا۔

صاحب مقاماتِ حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان عباسی خلیفہ مسترشد باللہ کے عہدِ خلافت بصرہ کے قریب قصبہ مشان ۴۴۶ھ ہجری میں پیدا ہوئے چونکہ ریشم کی تجارت کرتے تھے اس لیئے حریری سے مشہور ہیں۔حریری فصاحت و بلاغت میں یکتا ماہر فن یگانہ روزگار انشاء پرداز ادیب تھے جسکا بخوبی اندازہ ان کے لکھے اس کلام سے ہوتا ہے جو انہوں نے مقامات میں موتیوں کی طرح پرویا ہے یہ کتاب بھی درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے آپ بہت

بردبار نیک سیرت متواضع اور خوش خلق انسان تھے مقامات کے انگریزی فرانسیسی زبان میں شروحات ہو چکی ہیں حریری کی وفات رجب ۵۱۶ھ ہجری بصرہ شہر کے محلہ بنی حرام میں ہوئی۔

صاحب کافیہ وشافیہ

جمال الدین ابوعمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر ابن الحاجب سے مشہور ہیں چونکہ آپ کے والد گرامی امیر عزالدین موسک صلاحی کے دربان تھے جس کو عربی میں حاجب کہتے ہیں۔ مصر کے نواحی گاؤں اسنا نامی میں ۵۷۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم قاہرہ ہی میں ہوئی۔ بہت ذہین اور خداداد صلاحیتوں سے مزین تھے۔ نہایت متواضع تبحر فی العلم میں اونچا مقام رکھتے تھے آپ کی کتاب نحو میں درسِ نظامی میں داخل نصاب ہے شوال ۶۴۶ھ ہجری اسکندریہ میں وفات ہوئی یہیں مدفون ہیں۔ آپ کی کتاب کافیہ علمِ نحو میں ہے اور شافیہ علمِ صرف میں ہے۔

صاحب ہدایۃ النحو۔ وپنج گنج

عارف کبیر شیخ سراج الدین عثمان چشتی نظامی المعروف اخی سراج اودھی آپ نوعمری میں ہی حضرت نظام الدین محمد بدایونی کی خانقاہ آکر شریک ہو گئے تھے۔ علوم ظاہری نا آشنا تھے البتہ علم کا شوق ضرور رکھتے تھے۔ حضرت کی خانقاہ میں مولانا فخر الدین زرادی بھی شریک تھے فرمایا میں ان کو چھ ماہ میں مولوی بنا دونگا چنانچہ تعلیم شروع کر دی پھر بڑے عالم بنے اور تصانیف فرمائیں وفات ۷۵۸ھ ہجری میں ہوئی۔

صاحب نحو میر وصغریٰ وکبریٰ ومیر قطبی

ابوالحسن زین الدین علی بن محمد بن علی استر آباد کے گاؤں طاغو نامی بستی شوال ۷۴۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے میر سید شریف سے مشہور تھے علمی ذوق خراسان سے قاہرہ مصر تک لے گیا

آپ کی کتاب نحو میر داخل نصاب ہے ربیع الاول ۸۱۶ھ ہجری فوت ہوئے۔

صاحب شرح جامی

نام عبدالرحمن لقب نور الدین۔ کنیت ابو البرکات بن شمس الدین احمد بن شیخ صفی علاؤالدین آپکا وطن اصلی اصفہان کے نواحی علاقے میں دشت نامی بستی تھی۔ بعد میں آپ خراسان کے قصبہ جام منتقل ہو گئے شعبان ۸۱۷ھ ہجری جام میں پیدا ہوئے سید شریف جرجانی کے شاگرد ہیں آپ کی کتاب شرح جامی نحو پر عمدہ کتاب ہے اور داخل نصاب ہے آپ محرم ۸۹۸ھ ہجری ہرات میں فوت ہوئے۔

(بحوالہ حالات مصنفین)

چند مشاہیر کا تعارف

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا تعارف

آپ کا نام حسن، کنیت ابو سعید اور والد کا نام یسار تھا، ان کے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں ۲۰ھ میں پید ہوئے، بارہ سال کی عمر میں قرآن مکمل حفظ کر لیا۔ قرآن کے بڑے عالم اور درس قرآن میں بڑے ماہر تھے اور کبار تابعین میں سے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی غیر صحابی کو حسن سے زیادہ صحابہ رسول سے مشابہ نہیں دیکھا۔ حضرت حسن بصری علوم ظاہری میں شیخ الاسلام کا درجہ رکھتے تھے، لیکن ان کا اصل جوہر علم باطن اور تصوف تھا، جس کی وجہ سے قوت ایمانی، وعظ و نصیحت اور دعوت و تلقین کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کو ہلاکت سے بچائے۔ تصوف کی تمام نہریں انہی کا سرچشمہ ہیں، تصوف کے اکثر سلسلے آپ کے واسطے سے حضرت علی تک پہنچتے ہیں، سلاطین و امراء اور سیاست سے دور رہتے تھے، لیکن ضرورت پر

حجاج کے سامنے بھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کرتے تھے ۱۱۰ھ میں جمعہ کی رات میں انتقال فرمایا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا تعارف

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش ۶۱ھ میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ کی ماں اُم عاصم رضی اللہ عنہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ اس رشتہ کی تاریخ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عونہ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہ اعلان کرایا کہ کوئی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ اسی زمانہ میں ایک رات گشت پر تھے کہ ایک گھر سے آواز آئی، بیٹی صبح ہو رہی ہے، دودھ میں پانی ملا دے! بیٹی نے جواب دیا کہ اماں آپ کو معلوم نہیں کہ امیرالمؤمنین نے اس سے منع فرمایا ہے؟ ماں نے کہا کہ امیرالمؤمنین اس وقت کہاں ہیں، ان کو کیا خبر؟ بیٹی نے جواب دیا: ''امیرالمومنین کو خبر نہیں تو کیا ہوا خدا تو دیکھ رہا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گھر کو نظر میں رکھ لیا اور اپنے بیٹے عاصم سے کہا کہ تم اس لڑکی سے شادی کرلو، مجھے امید ہے کہ اس سے ایسا جوانمرد پیدا ہوگا جو سارے عرب پر حکومت کرے گا۔ عاصم نے اس سے نکاح کر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی کے مطابق اس خاندان میں عمر ان عبدالعزیز پیدا ہوئے، جنہوں نے خلافت راشدہ کے طرز حکومت کی یہاں تک کہ انہیں ''عمر ثانی'' (دوسرا عمر) کہا جانے لگا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نعمان بن ثابت کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ ان کا خاندان تجارت کیا کرتا تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی اور خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زبردست حافظہ عنایت فرمایا تھا۔ وہ غریبوں کی مدد، پڑوسی کا خیال اور اس کے حقوق کی ادائیگی، دشمنوں اور حاسدوں کے ساتھ بھی دوستانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ عبادت و ریاضت کا یہ

حال تھا کہ پوری پوری رات اللہ کی عبادت کرتے اور اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اتنا روتے کہ باہر سنائی دیتا تھا، یہاں تک کہ پڑوس والے ان پر ترس کھاتے تھے۔ نصر بن حاجب کہتے ہیں کہ میں کبھی کبھی رات کو امام ابوحنیفہ کے پاس سو جاتا تھا، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ساری رات نماز پڑھتے رہتے اور ان کے آنسو بارش کی طرح چٹائی پر گرتے رہتے، میں گرنے کی آواز سنتا تھا۔ وہ اپنے پاس پڑھنے والے غریب طلبہ کی مدد کیا کرتے تھے، حتیٰ کہ ان کے گھر والوں کو بھی خرچ بھیج دیا کرتے تھے۔ حاکموں اور بادشاہ سے بہت دور رہتے، ان کے ہدایا اور تحائف قبول نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ امام اعظم کی بے باکی اور حق گوئی سے متاثر ہو کر خلیفہ منصور کی بیوی نے پچاس ہزار درہم، ایک باندی اور ایک خوبصورت سواری آپ کی خدمت میں بھیجا، مگر یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ اللہ کے لیے اور اس کے دین کی حمایت میں کہا ہے، میرا مقصد دنیا کمانا نہیں ہے۔ آپؒ کی وفات 150 سنہ ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش ۹۳ھ میں ہوئی، وہ مدینہ منورہ کے سب سے بڑے محدث، عالم اور فقیہ تھے۔ خلیفہ وقت بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حلقۂ درس میں ایک معمولی شخص کی طرح شریک ہوتا تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ جو عمر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بڑے ہونے کے باوجود آپ رحمتہ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف میں ''موطا امام مالک'' سب سے اہم تصنیف ہے، جو احادیث نبوی کا بہترین خزانہ ہے۔ صحیح بخاری سے پہلے ''موطا امام مالک'' ہی کو قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب مانی جاتی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے علم، زہد و تقویٰ سے ایک بڑے علاقے یعنی طرابلس، تیونس، الجزائر، مراکش اور اسپین میں بڑا اثر پڑا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے بے باک اور جری انسان تھے، فتویٰ دینے میں کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے چاہے خلیفہ وقت کے خلاف ہی

کیوں نہ ہو۔اسی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حکومتِ وقت کے کوڑے بھی کھائے، مگر حق کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔آپؒ کی وفات 179 ھجری میں ہوئی۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی فقہی خدمات

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا اصل کارنامہ فقہ کی ترتیب وتدوین ہے،ان کے زمانے میں سینکڑوں نئے اور پیچیدہ مسائل سامنے آئے،جن کا حل انہوں نے قرآن و حدیث سے بتایا۔ان کا اصول ہی تھا مسائل کی تحقیق کرنے میں قرآن،احادیث اجماع اور اقوال صحابہ سے ہرگز نہ نکلا جائے۔انہوں نے علماء کرام کی ایک کمیٹی تیار کررکھی تھی، جس میں ایک ایک مسئلہ پر کئی کئی پہلو سے قرآن وحدیث اور اجماع وقیاس کی روشنی میں غور ہوتا اور ان کا متفقہ فیصلہ لکھ لیا جاتا۔اس طرح تیس سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام مکمل ہوا۔علماء لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے عبادات ومعاملات اور دیگر موضوعات سے متعلق تقریباً بارہ لاکھ نوے ہزار مسائل کو حل کرکے امت کے سامنے پیش کیا۔فقہ میں ان کی ذہانت اور قرآن واحادیث کے مطابق جچے تلے فیصلے کو دیکھ بڑے بڑے فقہاء ومحدثین پکار اٹھے کہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے دور کے سب سے بڑے فقیہ اور قرآن احادیث کے مقاصد کو سمجھنے والے ہیں،امام شافعی فرماتے تھے کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔علم فقہ میں سارے لوگ ان کے محتاج ہیں۔آپ کی وفات 150 ھجری میں ہوئی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا نام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ ہے،انہی کی طرف مسلک حنبلی منسوب ہے، بغداد میں ماہ ربیع الاول ۱۶۴ھ پیدا ہوئے۔ولادت سے پہلے ہی والد کا انتقال ہوگیا تھا، ماں نے بڑی ہمت اور حوصلہ سے پرورش کی،بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کرلیا اور زبان کی تعلیم حاصل کرلی،پھر علم حدیث میں مشغول ہوگئے،اس کے لیے اپنے وطن بغداد سے فارغ

ہو کر بصرہ، حجاز، یمن، ملک شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور بڑے بڑے محدثین سے علم حاصل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں؛ اپنے زمانے کے بڑے محدث، مجاہد اور فقیہ تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف میں سب سے اعلیٰ ترین تصنیف "مسند احمد" حدیث کی کتاب ہے۔وفات 241ھ ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی اپنے وقت کے بے مثال عالم دین ذہانت اور قوت حافظہ میں ممتاز اور حق کے راستے میں مصیبتیں برداشت کرنے والے تھے ان کی پیدائش ۱۵۰ھ میں ہوئی پیدائش سے کچھ دن قبل ہی والد کا انتقال ہو چکا تھا، دو سال کی عمر میں والدہ محترمہ کے ساتھ مکہ مکرمہ چلے آئے، سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا، پھر مکہ مکرمہ کے علماء کرام سے علم حدیث اور علم فقہ حاصل کرنا شروع کیا جب کسی عالم سے کوئی حدیث یا کوئی مسئلہ سنتے، تو فوراً یاد کر لیتے تھے، بعد میں امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں مدینہ منورہ چلے آئے اور ان سے تین سال تک درس لیتے رہے۔کم عمری میں ہی تمام علوم وفنون میں امامت کا درجہ حاصل کر لیا، سب سے پہلے انہوں نے ہی اصول فقہ میں "الرسالہ" نامی کتاب لکھی۔مختلف علوم وفنون پر انہوں نے تقریباً 113 رکتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ان کی مقبولیت ومحبوبیت کا یہ عالم تھا، کہ جب وہ عراق سے منتقل ہو کر مصر آئے، تو شام ویمن اور عراق اور دیگر اطراف سے علماء کی بڑی جماعت ان کی خدمت میں حاضر ہوتی اور استفادہ کرتی تھی۔سلیمان بن ربیع کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے شمار کیا تو امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے دروازے پر ۹۰۰ سواریاں اہل علم کی موجود تھیں۔مصر میں ہی ۵۴ رسال کی عمر میں تیس رجب المرجب ۲۰۴ھ کو بعد نماز مغرب وفات پائی اور بروز جمعہ بعد نماز عصر تدفین عمل میں آئی۔

امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ

امام ابو یوسف بغداد میں ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے، وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ مشہور ہوئے، ان کی فضیلت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ انہوں نے قضا کا عہدہ سنبھال کر سلطنت کے نظام کو عدل وانصاف سے بھر دیا۔ وہ خلیفہ ہارون رشید کے زمانے میں وزیر قانون اور قاضی القضاۃ (Chief Justics) کے عہدے پر فائز ہوئے، ان کی ''کتاب الخراج'' ملکی دستور کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں خلفائے اربعہ اور خلافت راشدہ کے فیصلوں کو بنیاد بنایا گیا ہے، انہوں نے اس کتاب میں خلیفہ کی ذمہ داری اور فرائض کی ادائیگی اور اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس دلایا۔ شہریوں کے فرائض بیان فرمائے، بیت المال کو بادشاہ کی ملکیت کے بجائے اللہ کی امانت قرار دیا۔ مالداروں سے زکوٰۃ لے کر غریبوں پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ اور ناجائز جزیہ اور ٹیکس لگانے سے منع کیا، تہمت کی بنا پر گرفتار لوگوں کو آزاد کرنے کا حکم جاری کیا، انہوں نے اخلاقی و ایمانی جرأت کی بنا پر ایک مقدمہ میں خلیفہ کے خلاف فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کیا۔ جب انتقال کا وقت قریب آیا تو وصیت فرمائی کہ چار لاکھ درہم مکہ، مدینہ، کوفہ و بغداد کے غریبوں میں تقسیم کر دیئے جائیں، پھر علم کا یہ سورج ۱۸۲ھ میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن مبارک زبردست عالم، بڑے محدث، علم فقہ کے ماہر اور معرفت الٰہی میں کامل نمونہ تھے، آپ امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے شاگرد ہیں۔ امام صاحب اور دیگر اہل علم کی بڑی قدر کرتے تھے۔ آپ کو علم حدیث سے خاص تعلق تھا، ہزاروں طلبہ نے آپ کے درس میں شریک ہو کر علم حدیث حاصل کیا، ان کی عزت و شہرت پر ہارون رشید جیسا خلیفہ بھی رشک کرتا تھا۔ عبادت وریاضت، زہد وتقویٰ، عادات واخلاق اور حسن معاشرت میں صحابہ کے نقش قدم پر تھے اور سخاوت میں ان کی مثال مشکل سے ملتی تھی،

اہل علم حضرات کو خصوصی ہدایا اور تحفوں سے نوازتے تھے، ایک سال حج، دوسرے سال جہاد اور تیسرے سال تجارت میں مصروف رہتے۔ اور مالی نفع ضرورت مندوں پر تقسیم کر دیتے، خوف خدا، فکر آخرت، مخلوق سے بے نیازی، کم درجہ کے لوگوں سے عاجزی اور مالداروں سے خودداری سے ملنا آپ کے اہم صفات ہیں ۶۳ رسال کی عمر پا کر ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ

سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ اسلامی تاریخ میں بڑے نامور بادشاہ گزرے ہیں، آپ امیر سبکتگین کے بیٹے تھے، ۳۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور اس کو مضبوط کرتے چلے گئے آپ نے اپنے دورِ حکومت میں کئی علاقے فتح کیے اور امن و امان قائم کیا۔ ظلم و زیادتی کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے، مسلم و غیر مسلم ہر ایک کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتے تھے۔ رعایا کی پوری خبر رکھتے تھے اور ان کی ضروریات کو بڑے اہتمام سے پورا کرتے تھے۔ غیر مسلموں کے مذہب اور ان کی عبادت گاہوں کا بھی بڑا لحاظ رکھتے، ان کو ان کا پورا حق دیتے اور مزید انعامات سے بھی نوازتے، البتہ بے حیائی اور فتنوں کے اڈوں کو بے خوف و خطرہ صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے۔ سلطان محمود علم و فضل میں بھی بہت آگے تھے، اہل علم اور اصحاب کمال کے بڑے قدرداں تھے۔ خاص غزنی میں بہت بڑا مدرسہ تعمیر کرایا اور اس کے اخراجات کے لیے ایک بڑا فنڈ مقرر کر دیا۔ آپ کے دارالسلطنت میں اتنے ارباب کمال جمع ہو گئے تھے کہ ایشیا کے کسی بادشاہ کو یہ فخر حاصل نہ تھا۔ تقریباً ۳۵ رسال تک اقتدار کو رونق بخشنے کے بعد یہ عادل، منصف، رعایا پرور، خدا ترس، علماء نواز عظیم، قائد و سربراہ ۴۲۲ھ میں اس دارِ فانی سے رخصت ہو گیا) جس کے مثالی کارنامے قیامت تک تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہیں گے۔

فاتح اُندلس طارق بن زیاد رحمتہ اللہ علیہ

فاتح اُندلس طارق بن زیاد تاریخ اسلام کی وہ ہستی ہے، جنہوں نے اندلس (اسپین) کے رہنے والوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلائی۔ انسان کا بادشاہ وہاں کے کمزور لوگوں پر بہت ظلم کرتا تھا۔ وہاں کے باشندوں نے موسیٰ بن نصیر سے بادشاہ کے ظلم وستم کی شکایت کی اور مدد کی درخواست کی۔ موسیٰ بن نصیر نے ۹۱ھ کو سات ہزار لشکر کے ساتھ طارق بن زیاد کو اسپین روانہ کیا۔ وہ الجزائر وغیرہ کے علاقوں کو فتح کرتا ہوا بادشاہ رزلیق کے لشکر کے سامنے پہنچ گیا۔ بادشاہ کے ساتھ ایک لاکھ کا لشکر تھا۔ موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کی مدد کے لیے مزید پانچ ہزار کا لشکر روانہ کیا۔ اس طرح طارق بن زیاد نے ۹۲ھ میں کل بارہ ہزار کی جمعیت کو لے کر ایک لاکھ فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شاندار فتح عطا فرمائی۔ اور یورپ پر بھی اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ پورے ملک میں اَمن وامان قائم ہوگیا، عدل وانصاف کی ہوا چلنے لگی اور ظلم وستم کا خاتمہ ہوگیا، پھر بعد میں اسی اسپین میں ''مسجد قرطبہ'' نامی ایک تاریخی مسجد بنی اس کا طول مشرق سے مغرب تک پانچ سو فٹ کی بنیاد رکھی۔ اس کی محرابیں ایک ہزار سات سو ستره ستونوں پر قائم تھیں اور تقریباً 300 / خدام کام کرتے تھے۔

فاتح سندھ محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ

فاتح سندھ محمد بن قاسم کی شخصیت تاریخ اسلام میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ انہوں نے ہی سندھ کو فتح کیا تھا۔ یہاں کے لوگ عرب تاجروں کو بہت نقصان پہنچاتے تھے، ان کے جہازوں پر قبضہ کر لیتے اور سامان لوٹ لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ان لوگوں نے عرب کے جہازوں پر قبضہ کر لیا، مردوں، عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا، جب سندھ کے حاکم راجہ داہر سے ان سب کو واپس کرنے کی درخواست کی گئی، تو قید کردہ جیل خانے میں موجود ہونے کے باوجود یہ کہہ دیا کہ جہاز لوٹنے والوں پر ہمارا بس نہیں چلتا، تم خود آ کر اپنے قیدیوں کو چھڑا لو

اور اپنا مال و اسباب حاصل کرلو۔ تب محمد بن قاسم ۹۳ھ چھ ہزار کا لشکر لے کر سندھ روانہ ہوا اور اپنے اعلیٰ اخلاق و کردار سے سندھ اور ملتان وغیرہ کو فتح کر لیا اور پورے ملک میں امن و امان اور عدل و انصاف قائم کیا، سب کو مذہبی آزادی دے دی، حتیٰ کہ بت خانوں کی حفاظت و مرمت اپنے خزانے سے کرائی۔ کاشت کاروں اور کاریگروں کی مدد فرمائی، اور ہر ایک کے ساتھ برابری، عدل و انصاف کا معاملہ کیا اور تمام لوگوں کو شہری بن کر امن و امان کے ساتھ آزادانہ زندگی گزارنے کا حق دیا۔ غرض محمد بن قاسم کے اعلیٰ کردار اور مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھ کر عوام بہت متاثر ہوئی لیکن بدقسمتی سے ۹۶ھ میں خلیفہ نے محمد بن قاسم کو دارالخلافہ بلا لیا اور ایک سازش کے تحت شہید کر ڈالا۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ بڑے پائے کے بزرگ اور تیسری صدی کے علم و معرفت کے امام تھے، حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے ماموں اور شیخ و مربی تھے۔ سات سال کی عمر میں جب ان سے شکر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: شکر کی تعریف یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے، تو اس کی وجہ سے کبھی نعمت دینے والے کی نافرمانی نہ کرے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا: آپ کی قوت گویائی اللہ کا عطیہ ہے۔ حضرت سفیان ثوری سے فقہ کی تعلیم مکمل فرمائی اور بیس سال کی عمر میں افتاء کی مسند پر فائز ہو گئے، قرآن و حدیث کے بارے میں فرمایا کرتے: جو شخص قرآن کریم کا حافظ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب نہ ہو، اس کی اتباع نا کیا کرو، کیونکہ ہمارے مذہب کی بنیاد قرآن و حدیث ہے۔ وہ علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طریقت کے بھی امام تھے، اپنے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے سلوک و معرفت کا بلند ترین مقام فاقہ کشی، ترک دنیا اور شب بیداری کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ وعظ گوئی سے دور بھاگتے تھے؛ ایک مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے وعظ کہنے کا حکم دیا، تو بیان کرنا شروع کر دیا جس کو سن کر بہت سے لوگ ایمان قبول کر لیتے تھے۔ موت کے وقت ذکر میں مصروف تھے کہ اسی حال میں ۲۹۷ھ میں جمعہ کے دن اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور امام کرخی کے قبرستان ''شونیزیہ'' میں دفن کیے گئے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ایران کے شہر گیلان میں ۴۷۰ھ میں ہوئی؛ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں، جب اٹھارہ سال کے ہوئے تو علم دین کا مرکز بغداد علم حاصل کرنے کے لیے تشریف لائے، دنیا ان کے علم و فضل اور تقویٰ وصلاح کی قائل ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں بڑی تاثیر دی تھی، کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی، جس میں یہودی، یا عیسائی اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور بہت سے لوگ فسق و فجور سے توبہ نہ کرتے ہوں، چنانچہ آپ کے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے توبہ کی، پانچ ہزار سے زیادہ عیسائی اور یہودی مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بڑے کمال و کرامات والے تھے، ان کے زمانہ میں لوگ دنیا کی طرف ایسے متوجہ ہو گئے تھے کہ جیسے انہیں آخرت کی طرف جانا ہی نہیں ہے؛ چنانچہ آپ کے وعظ و نصیحت کی وجہ سے لوگوں نے آخرت کی تیاری کا رخ کیا اور ان کے دلوں میں اللہ کی محبت اور اطاعت پیدا ہوئی؛ آپ کے وعظ و نصیحت میں وہ اثر تھا کہ مجمع پر گریہ طاری ہو جاتا تھا؛ آپ تصوف و سلوک میں مشہور سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں۔ ۵۶۱ھ میں نوے سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار تاریخ اسلام کی عظیم شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ آپ کا نام محمد اور کنیت ابو حامد تھی۔ ۴۵۰ھ میں عراق کے علاقہ طاہران میں پیدا

ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے کے بعد نیشاپور جا کر امام الحرمین کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے۔تھوڑے ہی دنوں میں آپ کا شمار اپنے زمانے کے بڑے علماء میں ہونے لگا۔اور صرف ۳۴ سال کی عمر میں نظام الملک نے بغداد کے مدرسۂ نظامیہ کی صدارت کے لیے آپ کا انتخاب کیا جو اس وقت ایک عالم کے لیے سب سے بڑی عزت اور شرف کی بات تھی۔آپ نے اپنے علمی وعملی کمالات کے ذریعہ عالم اسلام کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ امت مسلمہ کو بے حد نفع پہنچایا۔اپنے تزکیہ نفس کے لیے تقریباً ۱۲ سال جنگلوں میں غائب رہے، پھر لوگوں کے سامنے آئے اور تزکیہ نفس پر ایک کتاب لکھی جو' احیاء العلوم' کے نام سے خواص وعوام دونوں طبقوں میں بے حد مقبول ہوئی اور امت مسلمہ کے ایک بڑے طبقہ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔آپ کی وفات ۵۰۵ھ کو ۵۵ سال کی عمر میں اپنے وطن ہی ہوئی اور آپ وہیں مدفون ہیں۔

حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ افغانستان کے ایک گاؤں سجستان میں سن ۵۳۷ھ میں پیدا ہوئے،اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے سنجری کہا ہے، آپ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے بانی ہیں،بیس سال تک اپنے پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، پھر خلافت ملنے کے بعد ہندوستان کا رخ کیا،اس وقت پورے ہندوستان میں کفر وشرک کا بول بالا تھا،لوگ خدائے واحد کو چھوڑ کر اینٹ، پتھر، درخت، جانور، گائے اور گوبر کی پوجا کرتے تھے،ایسے تاریک ماحول میں ایک خدا کی آواز لگائی،وعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ دعوت وتبلیغ کے لیے دور دراز کا سفر کیا،اور پورے ہندوستان میں اسلام کے پیغام کو عام کیا،جس کے نتیجے میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے،ملک کے گوشہ گوشہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگی،اور لوگ بھی اس دعوتی تحریک کو پورے ہندوستان میں پہنچانے لگے،تقریباً آدھی صدی

تک دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے بعد ۹۰ سال کی عمر میں ۶۲۷ھ میں وفات پائی اور اجمیر میں ہی مدفون ہوئے۔

علامہ عبدالرحمن بن جوزی رحمتہ اللہ علیہ

چھٹی صدی ہجری میں عبدالرحمن بن جوزی رحمتہ اللہ علیہ ایک بہت بڑے محدث، مؤرخ، مصنف اور خطیب گزرے ہیں۔ ۵۰۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور جب پڑھنے کے قابل ہوئے، تو ماں نے مشہور محدث ابن ناصر کے حوالہ کر دیا اور آپ نے بڑی محنت اور شوق کے ساتھ اپنا تعلیمی سفر شروع کیا۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ چھ سال کی عمر میں مکتب میں داخل ہوا، بڑی عمر کے طلبہ میرے ہم سبق تھے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی نئی کتاب پر میری نظر پڑ جاتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی خزانہ ہاتھ آ گیا۔ میں نے صرف طالب علمی کے زمانہ میں بیس ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا۔ نوعمری ہی سے آپ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہو گئے اور تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں، آپ کی تصنیفات میں کتاب الموضوعات، صفۃ الصفوۃ اور صید الخاطر بہت بلند پایہ حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کی وفات ۵۹۷ھ میں بغداد میں ہوئی۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ جنہیں فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے، چھٹی صدی ہجری کے بڑے ہی نامور اور کامیاب بادشاہ گزرے ہیں۔ والد کی طرف نسبت کرتے ہوئے انہیں ''ایوبی'' کہا جاتا ہے۔ ان کی پرورش ایک درمیانی درجے کے کرد شریف زدہ اور خاندان سپاہی کی حیثیت سے ہوئی۔ بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے اپنی پوری زندگی بڑے ہی مجاہدے اور صبر کے ساتھ گزاری۔ انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد صرف ایک ہی بنالیا تھا کہ دنیا میں اللہ کا نام کیسے بلند ہو۔ ان کے کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ

انہوں نے قبلۂ اول یعنی بیت المقدس کو آزاد امامت کرایا، جو تقریباً نوے سال سے عیسائیوں کے قبضے میں تھا۔ یہ وہی قبلہ اول ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کرام کی امامت کی تھی اور پھر وہاں سے آسمان کا سفر کیا تھا، عیسائیوں نے جب بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا، تو مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کر دی تھی، مگر اسی بیت المقدس پر نوے سال کے بعد جب مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہوا، تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان سے بدلہ لینے کے بجائے یہ اعلان کرا دیا کہ جو بوڑھے آدمی فدیہ کی رقم نہیں دے سکتے، وہ آزاد کیے جاتے ہیں کہ وہ جہاں چاہیں چلے جائیں۔ اس کے بعد صبح سے شام تک وہ لوگ امن کے ساتھ شہر سے نکلتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو بیت المقدس کی زیارت کی بھی عام اجازت دے دی۔
سلطان صلاح الدین کا یہ وہ احسان وکرم تھا جس کو عیسائی دُنیا آج بھی نہیں بھلا سکتی ہے۔

سلطان نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ

سلطان نور الدین زنگی ۷ارشوال ۵۱۱ھ میں پیدا ہوئے، بڑے ہی نیک اور عبادت گزار تھے۔ اپنے والد عماد الدین زنگی کے بعد ملک شام کے بادشاہ بنے۔ اپنی حکومت میں انہوں نے شام کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مدرسے بنوائے۔ علماء اور اہل دین کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ صدقات وخیرات بھی خوب کرتے تھے۔ بڑے امانت دار اور قناعت شعار تھے۔ ایک مرتبہ ان کی اہلیہ نے تنگی کی شکایت کی تو انہوں نے اپنی تین دکانیں جن کی سالانہ آمدنی بیس دینار تھی، ان کو خرچ کے لیے دے دیں۔ جب بیوی نے اس کو کم سمجھا، تو انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور جو کچھ تم میرے پاس دیکھتی ہو، وہ سب مسلمانوں کا ہے۔ میں تو محض خزانچی ہوں میں تمہاری خاطر اس امانت میں خیانت کر کے جہنم میں جانا نہیں چاہتا۔ ان کی سب سے بڑی آرزو ''بیت المقدس'' کو فتح کرنا تھا، مگر ان کی تمنا پوری نہیں ہو سکی اور ۵۶۹ھ میں ان کا انتقال ہوگیا؛ لیکن بیت المقدس کو ان کے سپہ سالار صلاح الدین ایوبی نے ۵۸۳ھ میں فتح کرلیا۔ ابن اثیر لکھتے ہیں

کہ خلفاء راشدین اور عمر ابن العزیز کے بعد نور الدین سے بہتر سیرت اور ان سے زیادہ عادل انسان میری نظر سے نہیں گزرا۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد، لقب جلال الدین اور مولانا روم کے نام سے مشہور ہیں، بلخ میں ۶ ربیع الاول ۶۰۴ھ کو پیدا ہوئے، آپ کے والد محمد بہاء الدین اپنے زمانے کے بڑے عالم اور مشہور بزرگ تھے، ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، بادشاہِ وقت کے کسی بات سے ناراض ہو کر وہاں سے شیخ بہاء الدین اپنے بیٹے جلال الدین کو لے کر قونیہ چلے گئے، اس وقت جلال الدین رومی کی عمر اٹھارہ یا انیس سال تھی، آپ نے قونیہ میں تقریباً آٹھ سال مختلف اساتذہ سے علم حاصل کرتے ہوئے ملک شام کے علمی شہر ''حلب'' کا رخ کیا اور مدرسہ حلاویہ میں رہ کر شیخ عمر بن احمد اور بعض دوسرے مدارس کے ماہر و ممتاز علماء کی خدمت میں رہ کر تمام علوم میں مکمل مہارت حاصل کر لی، اس وقت مولانا جلال الدین کی عمر چالیس سال ہو چکی تھی، جب ان کے والد محترم پر سید برہان الدین ترمذ سے ان کی تعزیت کے لیے تشریف لائے، تو ان کا امتحان لے کر فرمایا کہ بس اب علم باطن رہ گیا ہے، تمہارے والد کی یہ ''امانت'' اب میں تمہارے حوالہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ نو سال تک مولانا رومی نے ان کی صحبت میں رہ کر علم باطن اور معرفت و سلوک کے مراتب طے کر لیے۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ

حضرت نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ چشتیہ سلسلے کے مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کا آبائی وطن بخارا ہے مگر پیدائش بدایوں میں ۶۳۶ھ میں ہوئی۔ پانچ سال کے تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا، والدہ نے آپ کی پرورش اور تربیت فرمائی۔ علوم ظاہری میں کمال حاصل

کرنے کے بعد علوم باطنی کے لیے حضرت فرید گنج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے، پھر دعوت دین کو زندگی کا مقصد بنالیا۔ عہد علائی کے آخری چند سالوں میں شراب وکباب، فسق و فجور، قمار بازی اور بے شمار دیگر برائیاں بالکل عام تھیں لیکن آپ کی محنت کے ذریعے ہندوستان کے اکثر مسلمان عبادت، تصوف اور زہد کی طرف مائل ہوگئے تھے۔ آپ کی خانقاہ میں اس قدر لوگ آتے کہ بادشاہ کے دربار میں بھی اتنی بھیڑ نہ ہوتی۔ بادشاہوں سے میل جول اور ملاقات پسند نہیں فرماتے، حتیٰ کہ ایک مرتبہ سلطان علاؤ الدین خلجی نے ملاقات کے لیے بہت اصرار کیا، تو فرمایا کہ فقیر کے یہاں دو دروازے ہیں، اگر بادشاہ ایک دروازے سے آئے گا، تو فقیر دوسرے دروازے سے نکل جائے گا، انتقال سے چالیس دن پہلے کھانا، پینا، بالکل چھوڑ دیا تھا، ہر وقت روتے رہتے، آنسو تھمتے نہ تھے۔ ۷۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

اورنگزیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ

اورنگ زیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ شاہ جہاں کے تیسرے بیٹے پندرہ ذیقعدہ ۱۰۲۷ھ میں ارجمند بانو (ممتاز محل) کے بطن سے پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم شیخ ابوالواعظ ہرگامی سے اور علم وادب مولوی سید محمد قنوجی سے حاصل کیا اور دیگر اساتذہ سے دینی علوم میں مہارت حاصل کی، انہوں نے صرف ایک سال میں قرآن کریم حفظ کرلیا علماء اور بزرگوں سے حسن عقیدت اور والہانہ محبت رکھتے تھے، جب کسی جگہ تشریف لے جاتے، تو وہاں کے علماء و مشائخ کی مجلس میں حاضر ہو کر علم و معرفت کی باتیں سنتے اور انہیں قیمتی تحفہ تحائف سے نوازتے، حضرت خواجہ محمد معصوم اور ان کے صاحبزادے سیف الدین سے علم سلوک و معرفت حاصل کیا، ان کی اطاعت و عبادت کا یہ حال تھا کہ صبح صادق سے پہلے اٹھ کر تہجد پڑھتے اور مسجد میں پہنچ کر فجر کی اذان کے انتظار میں قبلہ رو ہو کر بیٹھے رہتے، اذان کے فوراً بعد سنت ادا فرماتے، باجماعت نماز پڑھ کر تلاوت قرآن اور مطالعہ حدیث میں مشغول ہوجاتے اور چاشت کی نماز

پڑھ کر خلوت گاہ میں تشریف لے جاتے، ہمیشہ باوضو رہتے کلمہ طیبہ اور دیگر وظائف پابندی سے ادا کرتے، پیر جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتے اور اولیاء اللہ کے ساتھ ذکر عبادت میں مصروف رہتے۔ آپ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ فتاویٰ عالمگیری ہے جو فقہ حنفی کا گرانقدر ذخیرہ ہے جو آپ کی زندہ وجاوید یادگار ہے۔

مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ گیارہویں صدی ہجری کے ہندوستان کے بلند پایہ عالم، داعی الی اللہ اور مجاہد تھے، آپ کی پیدائش ۹۷۱ھ میں پنجاب کے علاقہ سرہند میں ہوئی، آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ تعلیم ابتداء حفظ قرآن سے کی اور والد صاحب کی خدمت میں ہی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا، اور ستر سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوگئے۔ شروع میں والد صاحب سے طریقہ چشتیہ میں بیعت کی پھر طریقہ قادریہ بھی حاصل کیا، والد صاحب کی وفات کے بعد حضرت خواجہ باقی باللہ سے بیعت ہوئے اور خلافت عطا ہوئی۔ اس کے بعد دعوت وتبلیغ میں مشغول ہوگئے، سنت و بدعت، شریعت وفلسفہ اور تصوف اسلامی اور جوگ کے فرق کو واضح کیا۔ دین کی خاطر ان کو قید خانہ کی مشقت بھی جھیلنا پڑی ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دین الٰہی کا فتنہ بالکل ختم کر دیا۔ آپ کی وفات ۱۰۳۴ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں ہوئی اور اپنے وطن سرہند میں ہی مدفون ہوئے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی سب سے بڑی علمی، اصلاحی اور تجدیدی یادگار ان کے مکتوبات ہیں آپ کے تجدیدی کام کی بنیاد پر آپ کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا گیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

فاروقی النسب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت 1114ھ میں ہوئی پانچ سال کی عمر میں مکتب داخل ہوئے اور ۱۶ سال کی عمر میں حفظ قرآن کے ساتھ

ساتھ ہندوستان میں رائج تمام علوم متداولہ سے فراغت حاصل کی۔ چودہ سال کی عمر میں اپنے والد شاہ عبدالرحیم صاحب سے بیعت ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں والد محترم نے اپنی وفات کے وقت خلافت عطا فرمائی۔ ۱۱۴۵ھ میں سفر حج سے واپسی کے بعد درس حدیث شروع کیا اور تھوڑے ہی دنوں میں طلباء کا ایک ہجوم آپ کے یہاں جمع ہوگیا اور ایک بڑے دارالعلوم کی بنیاد پڑی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ہندوستان میں احیاء دین، قرآن وحدیث کی اشاعت و تبلیغ، شریعت کے اسرار ومقاصد کی وضاحت اور دعوت وارشاد میں وہ نمایاں کارنامہ انجام دیا ہے جسے ہندوستان کے مسلمان کبھی بھلا نہیں سکتے، آپ کی وفات ۱۱۷۶ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں دہلی میں ہوئی، اور یہیں آپ مدفون ہوئے۔

یہ تھے وہ لوگ جو علم کی اعلیٰ سطح پر تھے

دانش مند تھے، مگر انکے علم نے انکو سیدھے راستے سے نہیں ہٹنے دیا جیسے امام غزالیؒ، امام ابو حنیفہؒ، ابن قیمؒ، ابن تیمیہؒ، امام بخاریؒ، جیسے زیرک علمی لوگ اگر چاہتے تو نئے دین ایجاد کر ڈالتے مگر ان لوگوں نے اپنے علم کو وحی کا پابند رکھا جیسا کہ حضور ﷺ نے اپنے تمام امور میں وحی الٰہی کا انتظار فرمایا۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی گزرے ہیں جن کی دانش مندی اور علم نے انکو گمراہ کر دیا جب ان لوگوں نے اپنے علم کو اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھا اور عقل کو سامنے رکھ کر نظریاتی دین اختراع کیئے حتیٰ کہ گائے، ہاتھی کو مقدس سمجھ بیٹھے اور انکے پیشاب پینے کی ترغیب دی جانے لگی اور محارم سے نکاح حلال کر بیٹھے اسلام ایک عالمگیر اور سچا مذہب ہے اسلام کی مزید شان وشوکت تقابل ادیان سے واضح ہوتی ہے۔ ذیل میں ان کا مختصر تذکرہ کرونگا ملاحظہ فرمائیں۔

مذاہب عالم کا معلوماتی خاکہ

بدھ مت تاریخ کا پس منظر!

اس مذہب کا بانی مہاتما گوتم بدھ جس کا پیدائشی نام سدھارتھ رکھا گیا نیپال کے علاقے 568 قبل از مسیح پیدا ہوا اپنی عقل سے مختلف ریاضات مجاہدے کر کے دیدار خداوندی کا دعویٰ کیا بالآخر اپنے نظریات کو تبلیغ شروع کی حتیٰ کہ بدھ ازم کی بنیاد پڑی اس مذہب کے راہب کو بھکشو، راہبن عورت کی بیداگن اور عبادت گاہوں کو پگوڈا کہا جاتا ہے اس مذہب کی کوئی الہامی کتاب پر دعویٰ نہیں البتہ گوتم بدھ کی تعلیمات سینہ بسینہ چلے آنے پر اعتقاد ہے۔ گوتم بدھ اکثر تعلیمات اسلام کے مطابق ہیں البتہ جائز خواہشات کے پورا کرنے کو بھی مذموم بتایا نیز عزیزا قرباء سے کٹ کر علیحدہ غاروں میں بیٹھ جانے کو اچھا بتایا اور حلال معاشی ذرائع کو ترک کر کے بھکاری بنکر زندگی گزارنے جیسی تعلیمات دی ہیں 80 یا 82 سال گوتم بدھ 88سنہء قبل از مسیح انتقال کر گیا۔ (تقابل ادیان ۸۲)

سکھ مت کی تاریخ کا پس منظر

اس مذہب کے بانی کا نام بابا گرونانک جو ضلع شیخوپورہ کو ایک قصبہ تلونڈی نامی جس کا موجود، نام ننکانہ صاحب 1469سنہء عیسوی میں پیدا ہوا۔ سکھوں کے بقول بابا نانک کو بعمر 30 سال دیدار خداوندی ہوا اور پیغمبری سکھ مت کی تعلیمات میں نا تو خدا کی ذات کا انکار ہے نا ہی شرک کی تعلیم ہے بلکہ عشق الٰہی ذکر اللہ جس کو نام سُمرن کہتے، تزکیہ نفس، خدمت خلق، رزق حلال تصور رسالت، قیامت، قرآن سچی کتاب وغیرہ تعلیمات کا اعتقاد ہے اور سکھ مت کے کو فرقوں نانک پنتھی، اداسی، اکالی، بندہ، پنتھی، رام داسی فرقے قابل ذکر ہیں گرنتھ نامی

کتاب مقدس ہے جس کے دو حصے ہیں (۱) آدی گرنتھ (۲) دسم گرنتھ ان دونوں کا مجموعہ 3384ء اشعار پر مشتمل ہے زیادہ تر اشعار اللہ تعالیٰ کی بڑائی پر ہیں بعض اشعار قرآن وحدیث کی تعلیمات کے بالکل خلاف ہیں۔ بابا گرونانک بعمر 70 سال فی سنہ 1539 عیسوی میں فوت ہوا۔

جین مت کی تاریخ کا پس منظر!

لفظ جین جنا سے نکلا ہے جس کے معنی فاتح اور غالب کے ہیں یہ لوگ اپنے گمان میں چونکہ اپنی خواہشات پر غالب آچکے ہیں اس لیے جینی کہلاتے ہیں۔ ان کا پہلا مصلح ناتھ تھا اور آخری پرسوناتھ نامی شخص تھا موجودہ جینی مہاویر کو اپنا قدیم مصلح قرار دیتے ہیں جو کہ پرسوناتھ کے اڑھا سو سال بعد 540 قبل از مسیح پیدا ہوا والدین ہندو تھے مگر مہاویر بعمر 30 سال ہندومت کو خیر آباد کہہ کہ راہبانہ زندگی اختیار کی اور ریاضات مجاہدات اور مراقبوں کے بعد بالآخر بعمر 42 سال دیدار خداوندی کا دعویٰ کر دیا پھر گویا اس نئے مذہب یعنی جین مت کی تبلیغ کرنے لگا۔ مہاویر بعمر 72 برس جنوبی بہار (ہندوستان) بمقام پاوافوت ہوا۔

جین مت ہندومت بدھ مت میں بہت سی باتیں مشترکہ ہیں البتہ جین مت دونوں سے زیادہ سخت ہے ایسی سختی کی بناء پر یہ مذہب چل نہ سکا جین مت نفس کشی مجاہدات بے انتہاء سختی از دواجی زندگی کی تعلیمات دیتا ہے جو کہ اسلام کے بالکل خلاف ہے۔

جین کے دو فرقے سوپتامبران کی اکثریت شمالی ہندوستانی میں ہے۔ دوسرا فرقہ گمبر ان کی اکثریت جنوبی ہندوستان میں ہے۔ مشہور کتابیں یہ ہیں۔ ((1 آنگس یا آنگا ((2 میئولہ ((3 سوترا ((4 اپانگا آنگس کو زیادہ مذہبی اہمیت حاصل ہے۔

ہندومت تاریخ کا پس منظر

مت سنسکرت کا لفظ ہے جس کا معنی ہیں مذہب، عقل لفظ ہندو سنسکرت میں دریائے انڈس کے نام سے سندھو جو پھر بعد میں بدل کر ہندو ہوگیا اس مذہب کی تاریخ کہیں

بھی محفوظ نہیں حتیٰ کہ خود ہندوؤں کو بھی اپنی تاریخ معلوم نہیں۔ یہاں تک کہ 1200 سو قبل از مسیح بھی ہندو تاریخ یا کوئی کتاب نہیں ملتی البتہ آثار قدیمہ والوں نے ہندو تاریخ کو آریہ قوم کے ہندوستان داخل ہونے کے وقت سے تسلیم کیا ہے جو کہ وسط ایشیاء یا مشرقی روس سے منتقل ہو کر مقامی لوگوں کو نکال کر خود قابض ہو گئے اور قبل از مسیح 1700 سو یا 1400 سو سال کا زمانہ تھا۔ اس مذہب کے تخلیق بے شمار لوگوں کا حصہ جسکی وجہ سے اس مذہب کا بانی متعین کرنا مشکل ہے۔ معبودوں برہما، وشنو، شیو اور گاؤ ماتا قابل ذکر ہیں پھر ان میں سے سب سے زیادہ گاؤ ماتا یعنی گائے بیل مقدس مانے جاتے ہیں وید۔ رگ وید، سام وید، تھروید گیتوں پر مشتمل مقدس کتب ہیں نیز چند شاستروں کے مجموعے مثلاً ناستک، استک ویدانت یوگ وغیرہ اور مہا بھارت جو دیاس جی 600 قبل از مسیح کی تصنیف ہے جس مین دو لاکھ 15 ہزار جنگی گیت ہیں اسی کتاب کا ایک حصہ بھگوت گیتا بھی ہے۔ جس کو سری کرشن مہاراج نے ترتیب دیا موجودہ ہندوستان نے تمام کتابیں پس پشت ڈال دیا اور بھگوت گیتا اپنا لیا ہے۔
ہندومت میں ذات پات کا تعصب بھی بے انتہا پایا جاتا ہے حتیٰ کہ سب اعلیٰ برہمن پھر کھشتری پھر ویش پھر شودر کو اتنا گھٹیا خیال کیا جاتا ہے کہ برہمن سے ہاتھ نہیں ملا سکتا ان کا برتن استعمال نہیں کر سکتا نیز جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اپنے شوہر کے ساتھ زندہ جلے تو اچھا سمجھا جاتا ہے جس کو ستی کہتے ہیں نیز بیوہ عورت کا دوسرا نکاح کرنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے او رنیوک کی اجازت ہے نیوگ کا مطلب بے شوہر عورت اولاد کی خاطر کسی سے بھی ملاپ کر سکتی ہے یہ ہیں وہ انسانی اختراعات جن کی مذہب اسلام کی سختی سے مخالفت کرتا ہے نیز ہندومت میں عورت کا وراثت میں حصے کا بھی اعتقاد نہیں۔

زرتشت ازم تاریخ کا پس منظر!

زرتشت آزربیجان میں 610 قبل از مسیح پیدا ہوا والد کا نام پورشاسپ تھا زرتشت 533 قبل از مسیح فوت انسانوں پر مصائب تکالیف کیسے اور کہاں سے آتی ہیں اس پر کئی سال غور و فکر کرتا رہا نیز زرتشت دو خداؤں کا اعتقاد رکھتا تھا خدائے خیر اور خدائے شر ایران میں

اپنی بات کی تبلیغ شروع کی لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے جلاوطن کر دیا شاہ بلخ کے دربار پہنچا اور اس کو اپنی طرف متوجہ کر کے اپنا معتقد بنا لیا بادشاہ نے اسکی بات تسلیم کرتے ہوئے سب لوگوں کو اس پر بیعت ہونے کا سرکاری اعلان کروا دیا الغرض ایک حاسد نے موقع پا کر زرتشت کو قتل کر دیا۔

زرتشت کی تعلیمات اسلام کے موافق ہیں البتہ سگے بہن بھائی آپس میں نکاح کر سکتے ہیں کا باطل اعتقاد تھا جو کہ اسلام کے واضح مخالف ہے اسی طرح دیگر محارم رشتے باھم نکاح کر سکتے مزید زرتشت رہبانیت کا بھی مخالفت تھا اور شادی کو ضروری قرار دیتا تھا۔ دساتیر اور ستا مذہبی کتب ہیں ادستا کے پانچ حصے ہیں۔

(۱) پاستا (قربانی کے گیت) (۲) گاتھا (مذہبی قصائد) (۳)
ڈیپرد (خدا کی تعریف) (۴) وندیداو (شیطانی حملوں سے حفاظت کی تدابیر)
(۵) ایشٹ جنگی گیت

میت کو دفن کرنا برا ہے کیونکہ یہ پاک زمین کو خراب کرنا ہے لہٰذا زرتشت ازم میں میت کسی اونچی جگہ یا کنویں میں لٹکا دیا جائے تاکہ پرندے نوچ کر کھا جائیں اور زمین گندی نا ھو۔

کنفیوشس ازم کے متعلق

اس ازم کے بانی کا نام کنفیوشس ہے جو چین کے ایک صوبے تو جس کا موجودہ نام شھاتنگ ہے میں 551 قبل از مسیح پیدا ہوا یہ ایک فلسفی تھا۔

حکومت صوبہ لو کی طرف سے سرکاری ملازم تھا حسن کارکردگی خدمت خلق کیوجہ سے عوام کے دلوں پر حکمرانی کر رہا تھا ایک مدرسہ بھی قائم جس میں لوگوں کو مختلف موضوعات پر تعلیم دے رہا تھا اس مقبولیت عام پر حاسدین پیدا ہو گئے اور اپنے عہدے پر زیادہ دیر نا رہ سکا یہاں تک کہ اختیارات سلب کر کے ملک بدر کر دیا گیا جب حکومت بدلی تو دوسرے وزیر اعظم نے واپس بلا لیا کنفیوشس 478 قبل از مسیح انتقال کر گیا۔ مذہبی کتب

(۱) چونگ جونگ (افکار و نظریات کی وضاحت) (۲) چوں چن (احوال

موسم پر مبنی تحریر)(۳) شی چنگ (اشعار گیتوں پر مشتمل تحریر)(۴) شو چنگ (۵) لی چی (مذہبی رسومات وتہواروں کی تحریر)(٦) لی چنگ کنفیوشسی ادب کی سب سے قدیم کتاب۔ دیوار چین بنوانے والے بادشاہ ڈیوک اسس ازم سے سخت نفرت تھی حکومت ملتے ہی اس ازم کو 460 علماء زندہ درگور کروادیا اور ان کی تحریروں کو نذر آتش کر دیا کنفیوشس کے مرنے کے بعد اسکی مقبولیت بڑھ گئی یوں یہ ازم فلسفے سے نکل کر ایک مذہب کی صورت اختیار کر گیا کنفیوشس کا بت بنا کر مندروں میں پوجا شروع ہوگئی رسومات خرافات توہم پرستی کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی گئیں اور مستقل ایک مذہب بن گیا۔

مانوی ازم

اس ازم کا بانی ایران بمقام طیفون 216ء عیسوی پیدا ہوا اس وقت لوگ دین عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار تھے جب مانی نے 242ء عیسوی میں ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی زرتشت کے پیروکاروں نے سخت مخالفت حتیٰ کہ مانی کو ایران چھوڑنا پڑا اس وقت ایران پر شاہ پور اول کی حکومت تھی جب شاہ پور اول مرگیا اور اس کا بھائی شاہ پور دوم برسر اقتدار آیا تب مانی بھی واپس ایران آگیا اور آتے ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اپنی کتاب ارتنگ کو الہامی قرار دیا بادشاہ شاہ پور دوم کے بھائی فیروز سے تعلقات بنا کر شاہی دربار تک رسائی حاصل کر لی بادشاہ کو اپنا معتقد کر لیا یوں مانوی مذہب پھیلتا چلا گیا۔ ادھر زرتشی علماء کیلئے لمحہ فکریہ بن گیا حتیٰ کہ جب بہرام برسر اقتدار آیا تو زرتشتی علماء کے کہنے پر مانوی مذہب کے پیروکاروں قتل کروایا حتیٰ کہ مانی کو بھی 276ء عیسوی میں قتل کروادیا۔ مانی سوائے موسیٰ علیہ السلام کے اکثر ابنیاء کرام کے آنے پر اعتقاد رکھتا تھا اور کہتا تھا جو انجیل میں فارقلیط یعنی آخری نبی کا تذکرہ آتا ہے میں ہوں۔

شنٹو ازم

جاپان کی ثقافت پر بدھ مت، تاؤ مت، اور کنفیوش ازم کا اثر رہا ہے مگر جاپانی بطور

مذہب کے جس دھرم کو اختیار کر گئے وہ شنٹو ازم ہے جو کہ اصل چینی زبان کالفظ شن تاؤ سے مرکب ہے جو بدل کر شنٹو ہو گیا۔

اس ازم میں مظاھر پرستی یعنی دریا سمندر پہاڑ کھیت جانور وغیرہ سب کی عبادت کی جاتی ہے دوسرا اسلاف پرستی یعنی فوت شدگان کی عبادت محبت میں نہیں بلکہ ان سے خوف کھاتے ہوئے ان کے شر سے بچنے کیلئے نیز شاہ پرستی کا عقیدہ بھی ہے جسکی ترویج کچھ اس طرح ہوئی کہ جاپانی سورج کو تمام معبودوں کا سردار تصور کرتے ہیں ادھر بادشاہوں نے اپنے آپ کو سورج دیوی کی اولاد کہنا شروع کر دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ شنٹو ازم میں بادشاہوں کو بھی خدائی درجہ مل گیا اس ازم میں بھی بت پرستی ہے جس کا مختصر خاکہ عام گھریلو زندگی میں شلیف پر اپنے خدا خصوصاً آباء و اجداد کے نام کندہ کرنا پھول پھل وغیرہ سامنے رکھ کر ہاتھ منہ دھو کر مختصر سی عبادت کر لینا کا اعتقاد ہے۔

(۱) کوجکی (۲) فی ہونگی نامی دو کتابیں مقدس ہیں جن میں قدیم دیوتاؤں کا تذکرہ ہے۔ اسی سے ملتا جلتا ایک مذہب کیلٹی ازم بھی اس طرح دوسرا ازم ٹیوٹانی مذہب جس کے پیروکار نادر ہے سویڈن ہالینڈ ڈنمارک وغیرہ ممالک میں پائے جاتے ہیں یہ بھی شنٹو ازم سے بہت ملتا جلتا ہے۔

تاؤمت ازم

اس ازم کا بانی چین میں ایک بڑے فلسفی کی حیثیت سے گذرا ہے جس کا نام .لاؤزے تاؤ اور اصل نام لی پہ یانگ تھا اسکی پیدائش 610 ق قبل از مسیح ہوئی یہ کنفیوشس سے 50 برس پہلے ہوا تھا یوں تاریخ میں ان دونوں کی ملاقات کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

چین کے حکومتی حالات خراب ہوئے تو لاؤزے تاؤ ہجرت کی نیت سے سرحد پر پہنچا تو سرحدی محافظ نے پہنچان لیا اور کہا میں جب تک سرحد پار نہیں جانے دونگا جب تک آپ مجھے اپنی تعلیمات کی تحریر نا دیں گے اس نے مجبور ہو کر اپنی کتاب تاؤ تے چنگ سپرد کر دی اس کے بعد تاریخ خاموش ہے کہ کیا ہوا؟ اس ازم کے لوگ کنفیوشس ازم پسند

لوگ ہیں البتہ ایک موہٹ نامی جس کی بنیاد موتزو تھا جو ابتدا میں کنفیوشس ازم پر تھا بعد میں اپنا الگ فلسفہ تشکیل دیگر الگ ہوگیا تاؤ مت کی مقدس کتاب تاؤ تے چنگ ہے جو کہ 81 ابواب کے اشعار پر مشتمل ہے نیز لاؤ زے تاؤ کے ایک شاگرد چانگ تزو نامی تحریرات کو بھی مذہبی تقدس حاصل ہے۔

یہودی ازم

• یہ عبرانی نسل سے ہیں اور سامی النسل ہونے کی وجہ سے انکا ازم اہل عرب سے ملتا جلتا ہے اور مصر میں سکونت کی وجہ سے مصری عقائد کو بھی اپنے مذہب میں شامل کرلیا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے بت پرست تھے اور یہ وہ بت تھے جو نوح علیہ السلام اور ان کی اولاد کے مقدس مجسمے تھے جو یادگار کے طور پر تعمیر کئے گئے بعد میں ان کی پوجا شروع ہوگئی۔

یہود بنی اسرائیل کو کہا جاتا ہے جس کا معنی اسرائیل کی اولاد اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا اور اسرائیل عبرانی زبان کا لفظ ہے جو اسر (یعنی بندہ) اور ایل (یعنی اللہ) سے مرکب ہے یعنی اللہ کا بندہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے پہلے یہودی خاندانی بت پتھروں کا بت اور بادشاہوں کے بت کی عبادت کرتے تھے۔ جب یہود کا کنعان پر غلبہ ہوا تو وہ مقامی بادشاہ بعل، اور مولک کی روحوں سے فیض حاصل کرنے کی مُدعی تھے خاص طور پر مولک کی عبادت بہت رائج تھی بنی اسرائیل نے اسکی عبادت اتنی محبت سے کہ اپنے بچوں کو قربان کرلگے پھر اس بت کا نام یہود رکھ دیا گیا رفتہ رفتہ اسکی عظمت یہود کے دلوں میں گھر آگئی۔ حضرت داؤد سلیمان علیہ السلام کو زمانے میں یہود صحیح چلتے رہے جوں ہی انکا زمانہ ختم ہوا پھر یہود اہ کی محبت واپس آگئی اور پرانی روش پر چلنے لگے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت ہو گئی؟ پھر موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آتا ہے جس میں فرعون سے واسطہ پڑنا بچوں کا قتل عام، ایک قبطی کا قتل مصر سے مدین جانا، حضرت شعیب علیہ السلام کی صاجنرادی سے نکاح، واپس مصر آنا راستہ میں نبوت ملنا جادوگروں سے مقابلہ فرعون کا غرق آب ہونا وغیرہ امور پیش آئے۔

یہود کی مقدس کتاب عہد عتیق اولڈ ٹیسٹ ٹامنٹ کہلاتی ہے جوکہ 39 حصوں پر مشتمل ہے اس میں کچھ تورات کے ابواب مثلاً کتاب پیدائش، خروج، احبار اعداد، استشناء شامل ایک بار بخت نصر نے 597 قبل از مسیح یروشلم پر حملہ کر کے یہودی مقدس کتب کو ضائع کر دیا دوسری بار یونانی بادشاہ انٹرنیس نے حملہ کر کے مقدس کتب ضائع کر دی۔

عیسائی ازم

عیسائی ازم مشہور ہے انجیل مقدس کتاب بے نکاح رہنا کو پسند کرتے ہیں۔فرقہ صدوقی فریسی مشہور ہیں اور کاہنی فرقہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے کے قائل نہیں بلکہ صلیب پر سولی دیتے جانے کے قائل ہیں۔(معاذ اللہ)(بحوالہ تقابل ادیان مولانا یوسف خان صاحب)

یادشانِ عجم کی تاریخ چار طبقات پر مشتمل ہے:

پہلا طبقہ۔اس میں نو بادشاہ ہیں: ا۔کیومرث ۳۰ سال بادشاہی کی ۲۔اوش جج بن فروان بن اسیامک بن کیومرث ۴۰ سال بادشاہ رہا ۳۔طہمورث بن دیوجہان بن ابومکلند بن سیویکند بن اوش ججج ۳۰ سال بادشاہی کی بت پرستی اس کے زمانہ میں شروع ہوئی ۴۔ اسی کا بھائی جمشید بن دیوی جہاں ۱۶۷ سال بادشاہ رہا ۵۔بیوراسف بن اورنداسف ہزار سال بادشاہ رہا ۶۔آفریدوں بن القیان ۵۰۰ برس بادشاہ رہا اسی کے عہد میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ۷۔افراسیاب ترک ۱۲ سال بادشاہی کی ۸۔زرد بن ماتوسف ۳ سال بادشاہ رہا ۹۔کریاسف بن راب ہوا اس نے ۹ سال بادشاہی کی۔

دوسرا طبقہ کے بادشاہ

ا۔کیقباد ۱۲۶ سال بادشاہ رہا ۲۔کیکاوس بن کیشافرہ بن کیقباد ۱۵۰ سال بادشاہ رہا ۳۔کی خسرو بن سیادش بن کیکاوس ۸۰ سال بادشاہ رہا اس کے دور میں سیدنا سلیمان بن داؤد

علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ۴۔لہراسپ ۱۲۰سال بادشاہ رہااس کے زمانہ میں بخت نصر نے خروج کیا ۶۔کی بہمن ۱۲۲سال بادشاہ رہا ۷۔اسکی بیٹی چہر آزاد ۳۰ سال بادشاہی کی ۸۔دارابن بہمن ۱۲سال بادشاہ رہا۹۔دارابن دارایہ بھی ۱۲سال رہابادشاہان عجم روم ومغرب کے بادشاہان سے ٹیکس لیتے تھے اسی زمانہ سکندر کاظہور ہوا جو روم کا بادشاہ تھااس نے ٹیکس دینے سے انکارکیا۔اس پر جنگ ہوئی دوران جنگ داراکواس کے کسی اپنے نےقتل کرڈالا پھر سکندر دنیا کے ممالک پر قابض ہوگیا۔اس وقت اس نے اپنے وزیر خاص ارسطاطالیس جو سب حکما کاامام تھاخط لکھا کہ میں نے دنیا کے بادشاہوں کومغلوب کر کے اپناغلام بنالیا ہے۔ اب ان کے شرورسے بچنے کیلئے انکاقتل کرنے کاارادہ رکھتاہوں آپکاکیاخیال ہے۔اس پر حکیم نے جواب دیاکہ جیسے بدن کیلئے دل دل کیلئے روح روح کیلئے جان کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جہاں کیلئے بھی بادشاہوں کی ضرورت ہوتی ہے اگرتم ان کوقتل کردوگےتوپھر ملک نااھلوں کے سپرد کرناپڑے گا۔پھر بہت خرابیاں لازم آئیں گی۔بہتر ہے آپ زمین کے مختلف اطراف میں ان کی تقسیم پرکچھ علاقے بانٹ دیں یہ آپس میں جنگ کرتے رہیں گے روم کارخ نہیں کریں گے چنانچہ سکندر نے ایساہی کیا۔

تیسراطبقہ

۱۔اشک بن دارا۱۰سال بادشاہ رہا۲۔اشک بن اشک ۵۲ برس بادشاہ رہا۳۔شاہ پور بن اشک ۲۴ برس بادشاہ رہا۴۔اسکا بیٹا گوزر بن شاہ پور ۵۔اسکابھتیجاوشخن بن وشخن بن شاہ پور ۲۱سال بادشاہ رہا۶۔اسکا بیٹا گودرز بن وشخن ۱۹برس بادشاہ رہا ۷۔اسکا بھائی برسہ بن وشخن ۳۰ برس بادشاہ رہا۸۔اس کاچچازاد ہرمز بن بلاش ۱۷سال بادشاہ رہا۹۔اسکا بیٹافیروز بن ہرمز اس نے بارہ سال بادشاہی کی ۱۰۔اسکا بیٹاخسرو بن فیروز بن ہرمز ۲۴ برس بادشاہ رہا۱۱۔ اردواں بن بلاش بن فیروز ۵۵ برس بادشاہ رہا۔

چوتھا طبقہ اُردشیر تایزدجرد بن شہریار

یہ عجم بادشاہاں کا آخری دور ہے جو تقریباً آٹھ صد سال پر مُحیط ہے عجم بادشاہان کا دور یزدجرد بن پرویز پر ختم ہوتا ہے اس طبقہ میں نوشیرواں عادل بادشاہ کا نام بھی آتا ہے جو کہ اختلاف روایات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے چند روز بعد فوت ہوا امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نوشیرواں عادل کا نام لے کر فرماتے ہیں اللہ اس پر عذاب کی تخفیف کرے۔

۱۔اُردشیر بن بابک ۱۹ سال بادشاہ رہا ۲۔شاہ فور بن اُردشیر ۳۲ سال بادشاہ رہا ۳۔ہُرمز بن شاہ فور ۲۔ایک برس بادشاہ رہا ۴۔نرسہ بن ہُرمز ۹ سال بادشاہ رہا ۵۔ہُرمز بن نُرسہ ۱۳ سال ۶۔شاہ پور ذوالاکتاف بن ہُرمز ۲۷ سال ۷۔اس کا بھائی اُردشیر بن ہرمز چار برس ۸۔شاہ پور بن شاہ پور 32 سال 9۔بہرام بن شاہ پور ۱۲ سال ۱۰۔یزدجرد بن بہرام ۸۲۔برس ۱۱۔یزدجرد بن یزدجرد ۲۳ برس ۱۲۔بہرام گور ۲۳ برس ۱۳۔یزدجرد بن بہرام گور ۱۸ برس ۱۴۔بہرام بن یزدجرد 26 برس۔ ۱۵۔فیروز بن بہرام 29 برس۔ ۱۶۔بلاش بن فیروز 3 برس ۱۷۔اسکا بھائی قباد ۶۸ برس ۱۸۔نوشیرواں عادل خدا سے عذاب ہلکا کرے ۴۶ برس ۱۹۔ہُرمز بن کسریٰ ۲۳ برس ۲۰۔پرویز بن ہُرمز ۳۸ برس ۲۱۔شیرویہ بن پرویز ۸ ماہ ۲۲۔اُردشیر بن شیرویہ ایک سال ۲۳۔شہریار ۳۸ دن ۲۴۔پرویز کی بیٹی ۱ سال ۲۵۔ چل سلیدہ ۲ ماہ یہ دونوں شاہی خاندان سے نہیں تھے ۲۶۔خسرو بن قباد ۲ ماہ بادشاہ رہا ۲۷۔فیروز یہ پہلے بابک بادشاہ کی نسل سے تھا ۲ ماہ ۲۸۔پرویز کی بیٹی ازرمی ۴ ماہ بادشاہ رہی ۲۹۔فرح بن خُسرو بن پرویز ۱ ماہ ۳۰۔یزدجرد بن شہریار بن پرویز یہ عجم کا آخری بادشاہ تھا۔(حدائق الانوار فی حقائق الاسرار علامہ فخرالدین رازی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور امیر المؤمنین

نبوت سے پہلے اور نبوت کے مل جانے کے بعد انسانیت کی فلاح و بہبود و

کامرانی کیلئے تاحیات کوشاں رہے اس حرص کو دل میں لیے حجاز مقدس کے دور دراز کے اسفار کیلئے بحکم خداوندی دیگر علاقوں کے بادشاہان کے نام دعوت وتبلیغ کے خطوط ارسال فرمائے آخر کار دین کی تکمیل اور نعمتوں کے پورے ہونے پر ماہتاب نبوت ۱۱ھ ماہ ربیع الاول ۶۳ برس کی عمر پا کر غروب ہوا۔

خلافت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بلا فصل

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سفر حضر میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی میں بارہا سیدنا صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ فرمایا تھا چنانچہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفہ بنائے گئے آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال تین ما آٹھ دن رہی اور جمادی الثانی ۱۳ھ کو وفات ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن ہوئے۔

خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سُسرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی خلافت دس ۱۰ سال چھے ماہ رہی اور ۲۳ھ میں شہادت ہوئی۔

خلافت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ رضی اللہ عنہ بارہ سال مسند خلافت رہے بالآخر ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ شہید کر دیئے گئے۔ یکے بعد دیگرے حضور علیہ السلام دو بیٹیاں کے نکاح میں آئیں۔

خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ رضی اللہ عنہ چار سال ۹ ماہ مسند خلافت پر رہے بالآخر ۴۰ھ میں شہید کر دیئے گئے یعنی آپ پر حملہ کا زخم ہی بعد میں وفات کا سبب بنا۔

خلافت سیدنا حسن ابن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُدّتِ خلافت چار پانچ ماہ رہی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مشورہ سے خلافت سیدنا میر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمادی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما ۴۹ھ یا ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

خلافتِ بنو اُمیہ

(۱) خلافت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سُفیان رضی اللہ عنہ کاتب وحی

آپ عہدِ فاروقی ہی سے شام کے گورنر چلے آرہے تھے یہاں تک کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں غالب آگئے یہاں تک کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے مشورہ سے خلافت اُن کے سپرد فرمادی بعد میں اُن کی خلافت پر سب مسلمانوں کا اجماع ہوگیا یہ حالات ۴۱ھ میں رونما ہوئے تمام مسلمان انتشار و اختلاف کے بعد ایک امیر کی زیر قیادت آگئے۔ اس لئے اس سال کا نام عام الجماعۃ اجتماع کا سال رکھا گیا۔ چنانچہ بیس ۲۰ سال کے قریب آپ رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر رہے۔ بالآخر ۶۰ھ میں وفات ہوئی اور دمشق میں تدفین ہوئی۔ گورنری اور خلافت کا کل عرصہ ۴۰ سال بنتے ہیں۔ بنو اُمیہ کی خلافت کی ابتدا یہاں سے ہوئی گویا ۴۱ہجری میں شروع ہو کر بقول ابن کثیر سیرۃ النبی ۱۳۲ھ میں اقتدار ختم ہوا۔

۲۔ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ

پھر یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ برسر اقتدار آیا تین سال ۹ ماہ حکمران رہا ۶۴ ہجری

میں وفات ہوئی۔(۳) پھر معاویہ بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ (۴) پھر مروان بن الحکم حکمران ہوا دس ۱۰ ماہ حکمران رہا ۶۵ھ میں فوت ہوا۔(۵) پھر عبدالملک بن مروان حکمران بنا عبدالملک بن مروان نے دراہم دینار پر اسلامی نقوش کو ڈھلوانے کا حکم دیا اس سے قبل رومی نقوش پر رائج تھے۔ ۲۱ سال مسند خلافت پہ رہے ۸۶ھ ہجری میں انتقال ہوا۔(۶) چھٹا ولید بن عبدالملک اس نے ۹ سال ۹ ماہ حکمرانی کی (۷) ساتواں سلیمان بن عبدالملک یہ دو سال حکمران رہا (۸) آٹھویں خلیفہ سیدنا عمر بن العزیز بن مروان بن الحکم بقول فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تین ماہ اور بقول علامہ کمال الدین الدمیری صاحب حیاۃ الحیوان ۲ سال پانچ ماہ خلیفہ رہے ۱۰۱ھ ہجری میں انتقال ہوا۔(۹) نویں حکمران یزید بن عبدالملک چار سال حکومت کی ۱۰۵ھ میں انتقال ہوا (۱۰) ہشام بن عبدالملک 19 سال حکومت کی اور 125ھ میں فوت ہوئے (۱۱) گیارہویں حکمران ولید بن یزید بن عبدالملک ایک سال دو ماہ حکمران رہا۔(۱۲) بارھواں یزید بن ولید جس کو یزید ناقص بھی کہتے ہیں پانچ ماہ حکمران رہا ۱۲۶ھ میں فوت ہوا (۱۳) تیرھواں ابراہیم بن ولید بن عبدالملک صرف ۷۰ دن حکمران رہا۔

(۱۴) چودھواں مروان بن محمد المعروف مروان الحمار صبر کیوجہ سے الحمار مشہور ہوئے پانچ سال حکمرانی کی یہ بنو اُمیہ کے آخری چشم و چراغ تھے ان کو قتل کیا گیا اسکے بعد سلطنتِ بنو امیہ کا شیرازہ پارہ پارہ ہوگیا یوں چودہ خلفاء سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروان بن محمد تقریباً اسی برس بنتے ہیں۔(حیات الحیوان ج ۱)

خلافتِ عباسیہ

خاندان اُمیہ سے حکمرانی جب بنو عباس میں منتقل ہوئی تو سب سے پہلے حکمران السفاح ابو العباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس الہاشمی ۱۳۲ھ ہجری میں برسر اقتدار آیا چونکہ نام ابو العباس آتا تھا اس لئے پہلے حکمران کے نام سے سارے حکمران مشہور ہوئے ۴ سال ۹ ماہ برسر اقتدار رہا (۲) دوسرا ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی لقب ابن

منصور تھا اس نے ۲۲ سال حکومت کی۔(۳) مہدی بن منصور دس سال حکومت کی (۴) ہادی اسکا نام موسیٰ بن مہدی تھا حکومت ایک سال (۵) ہارون الرشید بن مہدی ۲۳ سال حکومت کی (۶) محمد امین بن ہارون چار سال آٹھ ماہ حکومت کی۔(۷) مامون عبداللہ بن رشید ۲۰ سال حکومت کی (۸) معتصم باللہ محمد بن ہارون الرشید ۸ سال۔(۹) واثق باللہ ابو جعفر ہارون بن معتصم ۵ سال (۱۰) متوکل علی اللہ ابوالفضل جعفر بن معتصم ۱۸ سال (۱۱) منتصر باللہ محمد بن متوکل ۶ ماہ حکومت کی (۱۲) مستعین باللہ ابو العباس احمد بن معتصم ۳ سال ۹ ماہ (۱۳) معتز باللہ ابوعبداللہ زبیر بن متوکل ۳ سال چھے ماہ (۱۴) مہتدی باللہ محمد بن واثق تقریہ ایک سال حکومت کی (۱۵) معتمد علی اللہ ابو العباس احمد بن متوکل ۲۳ سال حکومت رہی (۱۶) مُعتضد باللہ ابوالعباس احمد بن طلحہ موفق بن متوکل ۹ سال ۸ ماہ۔(۱۷) مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد چھے سال۔(۱۸) مقتدر باللہ ابوالفضل جعفر بن معتضد ۲۴ سال۔(۱۹) قاھر باللہ ابومنصور بن محمد بن معتضد ایک سال پانچ ماہ (۲۰) راضی باللہ ابو العباس محمد بن مقتدر ۷ سال حکومت کی (۲۱) متقی باللہ ابو اسحاق ابراہیم بن مقتدر چار سال حکومت کی (۲۲) مستکفی باللہ عبداللہ بن مُعتضد ایک سال تین ماہ حکومت کی (۲۳) مطیع للہ ابو القاسم فضل بن مقتدر ۲۹ سال حکومت کی (۲۴) طائع لِللّٰہ ابو بکر عبدالکریم بن مطیع للہ ۱۷ سال ۸ ماہ حکومت کی (۲۵) قادر باللہ ابو العباس احمد بن اسحاق بن مقتدر ۴۱ سال ۳ ماہ حکومت کی (۲۶) قائم بامر اللہ ابوجعفر عبداللہ بن قادر باللہ ۴۶ سال ۹ ماہ حکومت کی (۲۷) مقتدی بامر للہ بن قائم بامر اللہ ۱۷ سال۔(۲۸) مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن مقتدی ۲۵ سال چھے ماہ حکومت کی (۲۹) مسترشد باللہ ابومنصور فضل بن مستظہر (۳۰) راشد باللہ (۳۱) مقتفی باللہ (۳۲) مستنجد باللہ (۳۳) مستضی باللہ (۳۴) ناصر لدین اللہ (۳۵) ظاہر بامر اللہ (۳۶) مستنصر باللہ منصور (۳۷) عبداللہ مستعصم باللہ تاتاریوں نے اس کو شہید کر دیا اور خاندان بنو عباس کا دور اختتام پذیر ہوا۔(حدائق الانوار فی حقائق الاسرار علامہ رازی)

ان کے بعد پھر سلطان محمود غزنوی اور ان کے والد امیر سبکتگین کی ولایت قائم ہوئی اس کے بعد سلطنت خراسان پر سلجوقیوں کا ظہور ہوا جس پر تقسیم ہوئی۔ سرخس، مرو، بلخ، غزنی تک امیر جعفری بیگ حکمران ہوا جو کہ بڑا سردار تھا۔ دوسری جانب نیشاپور کے اطراف تک ارطغرل جس کا نام ابوطالب بن محمد تھا کا ہوگیا۔ یہ دونوں میکائیل سلجوق کے بیٹے تھے اور ہرات کی جانب ابوالحسن بن موسیٰ جو کہ میکائیل سلجوق کا بھتیجا تھا والی ہرات بنا بعد میں خوارزم پر بھی قابض ہوا سلجوقیوں کے بعد پھر امیر ابوشُجاع بن محمد الپ ارسلان کے نام سے نئی حکومت وجود میں آئی۔

موجودہ دنیا کا نقشہ

قدیم زمانے میں دنیا میں حکومتوں کا نقشہ ایسا نہیں تھا جیسے آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ۱۸۰۰ عیسوی تک مغل خاندان نے دنیا کے ایک خطے پر حکومت کی جبکہ دنیا میں اسوقت چند محدود خطوں پر محدود حکمران تھے۔ جن میں خوازم حکومتِ خراسان، جرجان، ترکستان فرغانہ آذربائیجان طبرستان اور اس سے بھی پہلے یونان کسریٰ قیصر قبطی بربر جالوت نجاشی قابل ذکر ہیں۔ قریب کے زمانے میں عالمگیری خاندان کے بعد یعنی خاندان مغل کے بعد اطراف ہندوستان پر ایسٹ انڈیا انگریز کی تجارتی کمپنی نے تجارت کے ذریعے ہندوستان میں مداخلت کر کے قابض ہوگئی یوں ہندوستان بنگلہ سری لنکا پاکستان افغانستان کا کچھ حصہ پر برطانیہ کی حکومت قائم ہوئی آہستہ آہستہ پھر سارے ملک آزاد ہو کر الگ ریاست بنتے گئے اب دُنیا کا نقشہ یہ ہے جو تقریباً 250 ملکوں پر مشتمل ہے۔ اور ہر ملک کا الگ حکمران ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پوری دُنیا میں پھیل گئے

اللہ نے دین مکمل کیا اس کی حفاظت کی پھر ایک پاکیزہ جماعت تیار کی جس مبارک جماعت نے پورا دین حضور علیہ السلام سے لیا اور پوری دنیا میں رحمت بنکر پھیل

گئے۔ چنانچہ محمد بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ کابل کے راستے پشاور پہنچے پھر پشاور سے لاہور کے راستے ریاست قلات پہنچے سات شہداء کی وہاں قبریں بنیں۔ محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ ۹۰ھ میں دیبل کے راستے یعنی کراچی کے راستے سندھ سے ہوتے ہوئے ملتان تک آئے قتیبہ بن مسلم الباھلی رضی اللہ عنہ کاشغر چائینہ کے قریب آئے میزبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ استنبول ترکی تک آئے۔ عبدالرحمن بن عباس، عقبہ بن نافع، ابوزمعہ الانصاری رضی اللہ عنہم، ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ، رویفہ انصاری، یہ صحابہ ہیں جو شمالی افریقہ میں لیبیاء، مراکش الجزائر، تیونس پہنچے یہیں ان حضرات کی قبریں ہیں۔ عقبہ بن نافع الجزائر ابوزمعہ الانصاری تیونس میں۔ عبدالرحمن بن عباس معبد بن عباس یہ شمالی افریقہ میں مدفون ہیں۔ حضرت عبدالرحمن فرانس میں یہ پیرس سے ۲۵۰ کلومیٹر دوران کی قبر ہے۔ اسد بن سراج اٹلی کے ایک جزیرہ میں۔ قثم بن عباس سمرقند میں ربیع بن زید الحارثی سجستان اوس کے قریب ابوایوب انصاری استنبول ترکی میں ابوطلحہ بحیرہ روم میں براء بن مالک تستر میں نعمان بن مقرن نہاوند، عمرو بن معدیکرب بھی نہاوند میں۔ ابورافع غفاری خراسان میں عبدالرحمن بن سمرہ بھی خراسان یعنی افغانستان میں مدفون ہوئے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(بحوالہ بیان مولانا طارق جمیل)

مسلمان بچوں کے اسلامی نام اہم معلومات کے ساتھ

بسااوقات کوئی ساتھی بچے کا اسلامی نام پوچھ لیتا ہے۔ چونکہ بچے کا اچھا نام تجویز کرنے پر ترغیب دی گئی ہے کیونکہ نام کا ذات میں اثر ہوتا ہے اس لئے سوچا کہ چند نام ان مبارک ہستیوں کے درج کر دیئے جائیں جن کے نام خیر سے بھرے ہوئے ہیں آج کل تو جدید نام رکھتے ہیں کیوں نا ہم صحابہ کے مبارک ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھ لیں ذیل میں بندہ نے چند نام اہم معلومات کے ساتھ جمع کر دیئے بوقت ضرورت دیکھ کر نام تجویز فرمائیں۔

دورِ نبوت کے مفتی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

۱۔حضرت ابو بکر صدیق ۲۔حضرت عمر بن خطاب ۳۔حضرت عثمان بن عفان ۴۔حضرت علی ابن ابی طالب ۵۔حضرت عبدالرحمن بن عوف ۶۔حضرت ابی بن کعب ۷۔حضرت عبداللہ بن مسعود ۸۔حضرت معاذ بن جبل ۹۔حضرت عمار بن یاسر ۱۰۔حضرت حذیفہ ۱۱۔حضرت زید بن ثابت ۱۲۔حضرت سلیمان ۱۳۔حضرت ابو درداء ۱۴۔حضرت ابو موسیٰ اشعری رضوان اللہ علیہم اجمعین۔(حیات الحیوان جلد نمبر ۱)

وحی لکھنے والے صحابہ کرام

۱۔خلفائے اربعہ ۵۔حضرت زید بن ثابت ۶۔حضرت عبداللہ بن سعد ۷۔حضرت زُبیر بن عوام ۸۔حضرت خالد بن سعید ۹۔حضرت حنظلہ بن ربیع ۱۰۔حضرت علاء ۱۱۔حضرت خالد بن ولید ۱۲۔حضرت عبداللہ بن رواحہ ۱۳۔حضرت محمد بن مسلمہ ۱۴۔حضرت عبداللہ بن سلول ۱۵۔حضرت مغیرہ بن شُعبہ ۱۶۔حضرت معاویہ بن ابی سفیان ۱۷۔حضرت عمرو بن العاص ۱۸۔حضرت جہم بن الصلت ۱۹۔حضرت شرجبیل بن حسنہ ۲۰۔حضرت عبداللہ بن ارقم الزہری ۲۱۔حضرت ثابت بن قیسؓ۔ ۲۲۔حضرت حذیفہ ابن الیمان۔ ۲۳۔حضرت عامر بن فُہیرہ ۲۴۔حضرت عبداللہ بن جُبیر ۲۵۔حضرت ابان بن سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین۔(بحوالہ صحاح ستہ،طبقات ابن سعد) تحفہ حفاظ ص 90

مواخات یعنی اسلامی بھائی چارہ تاقیامت ایک درخشندہ باب

ایک دوسرے کے خون کے پیاسے جو دین اسلام اور حضور علیہ السلام کی مبارک ذاتِ اقدس کی برکت سے صرف رجسٹر میں نام لکھنے سے گویا سگے اور حقیقی بھائی بن گئے تھے۔آپ علیہ السلام نے مالدار صحابی کو غریب صحابی کا بھائی بنا دیا تھا۔

مواخات کی ترتیب یہ تھی

۱۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	۲۔سیدنا علی بن ابی طالب
۳۔سیدنا صدیق اکبر	۴۔حضرت خارجہ بن زید عقبی بدری
۵۔سیدنا عمر فاروق	۶۔حضرت عِتبان بن مالک
۷۔حضرت عثمان بن عفان	۸۔حضرت اُوس بن ثابت
۹۔حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی	۱۰۔حضرت معاذ بن جبل
۱۱۔ابوعبیدۃ ابن الجراح قرشی الفہری	۱۲۔حضرت سعید بن معاذ جن کی موت پر عرش ہل گیا۔
۱۳۔عبدالرحمن بن عوف قرشی الزہری	۱۴۔حضرت سعد بن ربیع بدری
۱۵۔زبیر بن عوام قرشی العدوی	۱۶۔حضرت سلمہ بن سلامۃ عقبی
۱۷۔حضرت طلحہ بن عبید اللہ تمیمی	۱۸۔حضرت کعب بن مالک
۱۹۔حضرت مصعب بن عمیر عدوی	۲۰۔حضرت ابی بن کعب بدری القاری
۲۱۔حضرت سعید بن زید عدوی	۲۲۔حضرت ابوایوب بدری
۲۳۔ابوحذیفہ بن عُتبہ	۲۴۔حضرت عباد بن بشیر
۲۵۔حضرت عمار بن یاسر	۲۶۔حضرت حذیفہ ابن الیمان
۲۷۔حضرت سلمان فارسی	۲۹۔حضرت ابودرداء
۲۹۔حضرت مُنذر بن عمرو	۳۰۔حضرت ابوذر غفاری رضوان

اللہ علیہم اجمعین۔(حوالہ رحمۃ للعالمین منصور پوری ص 160/1)

دورِ نبوت کے حُفّاظ صحابہ

۱۔حضرت اُبی بن کعب ۲۔حضرت معاذ بن جبل ۳۔ابوزید انصاری ۴۔حضرت ابودرداء

۵۔حضرت زید بن ثابت ۶۔حضرت عثمان بن عفان ۷۔حضرت تمیم داری ۸۔حضرت عبادۃ ابن صامت ۹۔حضرت ابوایوب انصاری رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔(بحوالہ حیات الحیوان ص 188/1)

حضور علیہ السلام کے سامنے گردن اُڑانے والے صحابہ

مجرموں کی گردن

۱۔حضرت ابی بن کعب ۲۔حضرت معاذ بن جبل ۳۔حضرت ابو زید انصاری ۴۔حضرت ابو درداء ۵۔حضرت مقداد ۶۔حضرت عاصم بن ابی الافلح رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔(بحوالہ حیات الحیوان ص 188/1)

حضور علیہ السلام کے محافظ صحابہ

۱۔حضرت سعد بن ابی وقاص ۲۔حضرت سعد بن معاذ ۳۔حضرت محمد بن مُسلمہ انصاری رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔(حیات الحیوان)

دورِ نبوت کے طالب علم اصحاب صفہ چبوترہ والے

۱۔حضرت ابوعبیدۃ عامر بن جراح ۲۔حضرت عمار بن یاسر ۳۔حضرت عبداللہ بن مسعود ۴۔حضرت مقداد بن عمرو ۵۔حضرت خباب بن ارت ۶۔حضرت بلال بن رباح ۷۔حضرت صہیب بن سنان ۸۔حضرت زید بن خطاب ۹۔ابومرثد کناز بن حُصین عدوی ۱۰۔ابو کبشہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱۔حضرت صفوان بن بیضاء ۱۲۔حضرت ابوعبس بن جبر ۱۳۔حضرت سالم مولی ابوحذیفہ۔ ۱۴۔حضرت مِسطح بن اثاثہ ۱۵۔حضرت عُکاشہ بن محصن ۱۶۔حضرت مسعود بن ربیع ۱۷۔حضرت عمیر بن عوف ۱۸۔حضرت عُویم بن ساعدہ ۱۹۔حضرت

ابولُبابہ ۲۰۔حضرت سالم بن عمیر ۲۱۔حضرت ابو بشیر کعب بن عمرو ۲۲۔حضرت خبیب بن یساف ۲۳۔حضرت عبداللہ بن انیس ۲۴۔حضرت جُندب بن جُنادہ ابوذر غفاری ۲۵۔حضرت عُتبہ بن مسعود ہذلی ۲۶۔حضرت عبداللہ بن عمر نکاح سے قبل اصحاب صفہ سے تھے۔ ۲۷۔حضرت سلمان فارسی ۲۸۔حضرت حذیفہ بن الیمان ۲۹۔حضرت ابوالدرداء عویمر بن عامر ۳۰۔حضرت عبداللہ بن زید جہنی ۳۱۔حضرت حجاج بن عمرو اسلمی ۳۲۔حضرت ابو ہریرہ دوسی ۳۳۔حضرت ثوبان مولیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۳۴۔حضرت معاذ بن حارث ۳۵۔حضرت سائب بن خلاّد ۳۶۔حضرت ثابت بن ودیعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ (بحوالہ سیرۃ المصطفیٰ حضرت کاندھلوی ص 500/1)

(۱) شہداء بدریین کے اسماء گرامی

۱۔مِھجع بن صالح ۲۔حضرت عبیدہ بن حارث ۳۔عمیر بن ابی وقاص ۴۔عاقل بن بُکیر بن عبد یالیل ۵۔عمیر بن عبد عمیر نُضلہ ۶۔عوف یا عوذ بن عفراء ۷۔معوذ بن عفراء ۸۔حارث یا حارثہ بن سُراقہ بن حارث ۹۔یزید بن حارث یا حرث بن قیس بن مالک ۱۰۔رافع بن مُعلّٰی بن لوذان ۱۱۔عمیر بن حمام بن جموح بن زید بن حرام ۱۲۔عمار بن زید بن سکین بن رافع ۱۳۔سعد بن خیثمہ انصاری ۱۴۔مبشر بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید

(۲) شہداء غزوہ سویق

۱۔معبد بن عمرو الانصاری ۲۔معبد بن عمرو انصاری کا حلیف

شہداء غزوہ اُحد

۱۔سیدالشہداء حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی حضور علیہ السلام کے چچا محترم ۲۔حضرت عبداللہ بن جحش اسدی القرشی ۳۔حضرت شماس بن عثمان بن شرید مخزومی بدری

۴۔مصعب بن عمیر القاری بدری ۵۔انس بن نضر نجاری ۶۔انیس بن قتادہ بن ربیعہ بن خالد بن حارث بدری ۷۔ابوہبیرہ بن حارث بن علقمہ نجاری ۸۔اوس بن ارقم بن زید بن قیس خزرجی ۹۔ایاس بن اوس بن عتیک اشہلی ۱۰۔اوس بن ثابت مُزنی ۱۱۔رفاعہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل ۱۲۔ ۱۳۔عمرو بن ثابت بن وقش۔ ۱۴۔سلمہ بن ثابت بن وقش ۱۵۔ثابت بن عمرو بن زید نجاری بدری ۱۶۔ثابت بن وحراح اس غزوہ کے آخری شہید ۱۷۔ثعلبہ بن سعد ۱۸۔ثقب یاثقیب بن فروہ بن بُدن الساعدی ۱۹۔حارث بن اوس بن معاذ اشہلی بدری ۲۰۔عمرو بن معاذ اشہلی بدری ۲۱۔حارث بن انس بن رافع اشہلی بدری ۲۲۔حارثہ بن عمرو ۲۳۔حارث بن عبداللہ بن سعد بن عمرو خزرجی یا حارث بن ثابت بن سفیان بن عدی خزرجی ۲۴۔حارثہ بن عمرو ساعدی ۲۵۔حبیب بن زید بن تمیم بیاضی ۲۶۔حنظلہ بن ابی عامر اوسی غسیل الملائکہ ۲۷۔خارجہ بن زید بن ابوزہیر خزرجی ۲۸۔سعد بن ربیع خزرجی ۲۹۔خباب بن قیظی بن عمرو بن سہل اشہلی ۳۰۔صیفی بن قیظی بن عمرو بن سہل اشہلی ۳۱۔خیثمہ بن حارث بن مالک اوسی ۳۲۔ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ زُرقی بدری ۳۳۔رافع بن مالک بن عجلان زُرقی خزرجی ۳۴۔رافع مولی غزیہ بن عمرو ۳۵۔رفاعہ بن عمرو بن زید خزرجی ۳۶۔سعد یا سعید بن سُوید بن قیس بن ابجر خدری ۳۷۔سہل بن عدی بن زید بن عامر اشہلی ۳۸۔سہل بن قیس بن ابی کعب بن قیس بدری ۳۹۔سبیع بن حاطب بن قتیس بن ہیشہ اوسی ۴۰۔سویبق بن حاطب بن حارث بن حاطب ۴۱۔صخرہ بن عمرو یا بشیر ۴۲۔حضرت عبداللہ بن جُبیر بن نعمان بدری ۴۳۔عبداللہ بن عمرو بن وھب بن ثعلبہ ساعدی ۴۴۔عبداللہ مجذر بن زیاد بلوی بدری ۴۵۔عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن رمزہ ۴۶۔نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بدری ۴۷۔عامر بن اُمیہ بن زید بن خشخاش نجاری بدری ۴۸۔عبید یا عتیک بن تیہان بن مالک بدری ۴۹۔یسار مولیٰ عبید بن تیہان ۵۰۔عبید بن معلی بن نودان بن حارثہ ۵۱۔عباس بن عبادہ خزرجی مہاجری انصاری ۵۲۔عامر بن مخلد بن حارث نجاری بدری ۵۳۔عمرو بن ایاس عوفی ۵۴۔عمرو بن مطروف یا مطرف بن علقمہ بن عمرو بن ثقف ۵۵۔عتبہ بن ربیع بن رافع خزرجی ۵۶۔عباد بن

سہل بن مخزمہ اشہلی اوسی ۵۷۔عبداللہ بن عمرو بن حرام سلمی بدری خزرجی مشہور راوی حدیث حضرت جابر کے والد ۵۸۔عمرو بن جموح بن زید بن حرام ۵۹۔خلاد بن عمرو بن جموح ۶۰۔ابوایمن ۶۱۔عُمارہ بن زیاد بن سکن بن رافع ۶۲۔یزید بن سکن ۶۳۔عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک نجاری ۶۴۔قیس بن عمرو بن قیس ۶۵۔قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر مازنی بدری ۶۶۔مالک بن سنان ابوسعید خدری مازنی کے والد ۶۷۔نوفل بن ثعلبہ سالمی خزرجی بدری ۶۸۔یزید بن حاطب بن عمرو اشہلی ۶۹۔وھب بن قابوس ۷۰۔حارث بن عقبہ بن قابوس ۷۱۔حسیل یمان بن جابر العبسی القطعی مسلمانوں کے ہاتھ سے اشتباہ میں شہید ہوئے۔رضوان اللہ علیہم اجمعین۔(بحوالہ رحمۃ للعالمین)

شہداء یوم الرجیع

۱۔مرثد بن کنعان بن حُصین غنوی بدری ۲۔خُبیب بن عدی انصاری ۳۔عاصم بن ثابت بن ابوافلح قیس انصاری بدری ۴۔زید بن دثنہ انصاری بیاضی بدری واُحدی ۵۔زید بن مزین انصاری بیاضی ۶۔عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی ۷۔مُغیث بن عبید بن ابی ایاس بلوی ۸۔خالد بن بکیر بن عبد یالیل

شُہداء بیئر معونہ

۱۔مُنذر بن عمرو بن خُنیس انصاری ساعدی بدری ۲۔حکم بن کیسان مولیٰ ہشام مخزومی ۳۔حرام بن ملحان یا مالک بن خالد انصاری بدری اُحدی ۴۔سلیم بن ملحان ۵۔حارث بن صمہ انصاری نجاری ۶۔ثابت بن خالد نجاری بدری ۷۔عامر بن فہیرہ مولیٰ صدیق اکبر بوقت ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی۔۸۔عروہ بن سماء بن صلت ۹۔عائذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ انصاری بدری۔معاذ بن ماعص ۱۱۔مسعود بن قیس بن خالد ۱۲۔سُفیان بن ثابت انصاری ۱۳۔مالک بن ثابت انصاری ۱۴۔سُفیان بن خالد ۱۲۔سفیان بن ثابت

انصاری ۱۳۔مالک بن ثابت انصاری ۱۴۔سُفیان بن حاطب بن اُمیہ انصاری ۱۵۔سہیل بن عامر بن ثقف انصاری ۱۶۔سعد بن عمرو بن ثقف ۱۷۔طفیل بن سعد بن عمرو بن ثقف ۱۸۔سہل بن عرو بن ثقف ۱۹۔قُطبہ بن عبدعمرو بن مسعود بن عبدالاشہل انصاری خـزرجی ۲۰۔منذر بن محمد بن عُقبہ بدری ۲۱۔نافع بن بُدیل بن ورقہ سہمی ۲۲۔انس بن معاویہ ۲۳۔اُبی بن ثابت بن مُنذر ۲۴۔اُبی بن معاذ بن انس انصـاری بدری ۲۵۔اور ان کے بھائی ۲۶۔مسعود بن خُلدہ بن عامر بن زُریق بدری رضوان اللہ علیہم اجمعین

شہید مُریسع

ا۔ہشام بن صُبابہ لیثی ایک مسلمان کے ہاتھوں غلطی سے شہید ہوئے۔

شہید سریہ وادی القُریٰ

ا۔ورد بن مرداس رضی اللہ عنہ

شہید عرنیین

ا۔ایسار نوبی رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ۔ا۔مُدْعم حبشی غلام

شہداء مُوتہ

ا۔زید بن حارثہ بن شُرجیل الکلبی ۲۔جعفر طیار بن ابی طالب ۳۔عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ خزرجی ۴۔جابر بن ابی صعصعہ بن المازنی انصاری ۵۔ابوکلاب بن ابی صعصعہ بن زید المازنی الانصاری ۶۔سُراقہ بن عمرو بن عطیہ انصـاری ۷۔عُبَادہ بن قیس بن عبسہ انصـاری خزرجی ۸۔وہب بن سعد بن ابی سرح قرشی العامـری ۹۔مسعود بن سُوید بن حارثہ قـرشی العدوی ۱۰۔مسعود بن اسود بن حارثہ ۱۱۔عُبادہ بن قیس بن زید بن اُمیہ انصاری خزرجی ۱۲۔سوید بن عمرو ۱۳۔ھویجہ بن بجیر بن عامر الضبی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

شہداءِ مکہ

ا۔حبیش بن اشعر بن مُنقذ بن ربیعہ خزاعی ۲۔کرز بن جابر بن حسیل فُہری القُرشی رضوان اللہ علیہم اجمعین

شہداءِ حُنین

ا۔ایمن بن عبید حُبشی ۲۔حُویرث بن عبداللہ بن خلف غفاری ۳۔مُرّہ بن سُراقہ ۴۔سُراقہ بن حباب انصاری ۵۔سُراقہ بن حارث بن عدی ۶۔یزید بن زمعہ بن اسود بن مُطلب

شہداءِ طائف

ا۔حارث بن سہل بن ابوصعصعہ انصاری مازنی ۲۔حباب بن جُبیر ۳۔عرفطہ بن حباب بن جُبیر ۴۔صبیحہ بن عبداللہ بن حارث لیثی ۵۔رقیم بن ثابت انصاری ۶۔ثابت بن جذع بدری انصاری ۷۔سعید بن سعید بن عاص بن اُمیہ اموی ۸۔عبداللہ بن البوامیہ بن مُغیرہ مخزومی ۹۔عبداللہ بن حارث بن عبدالمطلب ۱۰۔سائب بن حارث بن قیس بن عدی سہمی ۱۱۔عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی ۱۲۔عبد بن قوال بن قیس بن دقش بن ثعلبہ ۱۳۔منذر بن عبد بن قوال

شہداءِ مختلفہ

ا۔قرعہ بن عَتبہ انصاری ۲۔مالک بن خلف بن عمرو الخزاعی ۳۔مخریق یہود کے بڑے عالم جنگ اُحد میں ایمان لائے ۴۔ثابت بن نعمان بن اُمیہ ابوحنہ بدری ۵۔سہل بن رومی بن وقش بن زغبہ ۶۔یزید بن سعید الکندی ۷۔بشر بن براء بن معرور انصاری ۸۔طفیل بن نعمان بن خنساء انصاری ۹۔مسعود بن خُلدہ انصاری ۱۰۔عبداللہ حکم بن سعید بن عاص بن اُمیہ بدری ۱۱۔مسعود بن اسود بن حارثہ عدوی ۱۲۔ہبار بن سفیان بن عبدالاسد مخزومی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

شُہداائے خندق۔

ا۔انس بن اوس بن عتیک بن عمرو انصاری ۲۔عبداللہ بن سہل بن زید انصاری بدری ۳۔ثعلبہ بن عتمہ بن عدی خزرجی ۴۔طفیل بن مالک بن نعمان بدری ۵۔کعب بن زید بن قیس بن مالک بدری ۶۔سعد بن معاذ بن نعمان خزرجی رضوان اللہ علیہم اجمعین

شہداء بنو قریظہ

ا۔خلاد بن سوید بن ثعلبہ انصاری خزرجی ۲۔سنان بن محصن یا سنان بن وھب بن محصن رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

شہداء غزوہ غابہ

ا۔ذر بن ابوذر ۲۔محرز بن نُضلہ اسدی ۳۔وقاص بن محرز مُدلجی رضوان اللہ علیہم اجمعین

شہداء ذی القصہ

ا۔سلکان بن سلامت بن وقش بن رغبہ ۲۔حارث بن اوس بن مُعلّٰی بن لوذان ۳۔ ۴ دو آدمی بنو مزنیہ کے ۵۔ایک آدمی بنو غطفان کا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

شہداء خیبر

ا۔اوس بن حبیب انصاری ۲۔اوس بن فاکہ یا فاتک انصاری اوسی ۳۔اوس بن عائذ ۴۔اسلم ۵۔ثابت بن واثلہ ۶۔حارث بن حاطب انصاری اوسی ۷۔رفاع بن مسرح اسدی ۸۔ربیعہ بن اکثم بن سنجرہ بدری ۱۰۔عامر بن اکوع مشہور صحابی سلمہ بن اکوع کے چچا۔ ۱۱۔عبداللہ بن ابو اُمیہ وھب۔ ۱۲۔عبداللہ بن ھُبیب بن اھب لیثی ۱۳۔عدی بن مُرۃ بن سُراقہ بن خباب بلوی ۱۴۔عروہ بن مُرۃ بن سُراقہ ۱۵۔عُمارہ بن عُقبہ ۱۶۔ابو سُفیان بن

حارث بن قیس انصاری ۱۷۔عمیر بن ثابت ۱۸۔مسعود بن سعد بن عمیر بن عدی انصاری بدری ۱۹۔محمود بن مسلمہ انصاری رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

سریہ خربہ

۱۔مرداس بن نُہیک فزاری سریہ ابن ابی العرجاء ۱۔حرم بن ابی العرجاء
شہید الطلح۔ ۱۔کعب بن عمیر غفاری انصاری
رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ (بحوالہ رحمۃ للعالمین منصور پوری ص ۲)

انصار کی پہلی بیعت المعروف بیعت عقبہ اولیٰ ۱۲ نبوی

نبوت کے ۱۱ ویں سال موسم حج میں حضور علیہ السلام نے کفار کو دعوت اسلام دی اور قرآن سنایا اس دعوت کی برکت سے چند لوگ مسلمان گئے ان کی تعداد چھ تھی اگلے سال یہ حضرات اپنے ساتھ اور لوگوں کو ساتھ مکہ لائے یعنی نبوت کے بارہویں سال ان حضرات سے حضور علیہ السلام نے تمام کافرانہ اور مشرکانہ افعال نا کرنے پر بیعت کی ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔اسعد بن زرارہ ۲۔عوف بن الحارث ۳۔رافع بن مالک ۴۔قطبہ بن عامر ۵۔عقبہ بن عامر ۶۔معاذ بن حارث ۷۔ذکوان بن عبد قیس ۸۔عبادہ بن صامت 9۔ابو الہیثم مالک بن تیہان ۱۰۔عُویم بن ساعدہ ۱۱۔یزید بن ثعلبہ ۱۲۔عباس بن عبادہ بن نُضلہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔

انصار کی دوسری بیعت ۱۳ نبوی بیعت عقبہ ثانیہ

نبوت کے تیرہویں سال حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ایک گروہ کو حج کیلئے مکہ لے کر روانہ ہوئے تو راستہ میں اسی گھاٹی میں اسی ۸۰ کے قریب مسلمانوں نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر کافرانہ مُشرکانہ افعال کے نا کرنے پر بیعت کی ان کے مبارک نام درج ذیل ہیں:

ا۔اسعد بن زرارہ ۲۔ابی بن کعب ۳۔اُسید بن حُضیر ۴۔اوس بن ثابت ۵۔اوس بن یزید ۶۔براء بن معرور ۷۔بشیر بن براء بن معرور ۸۔بشیر بن سعد ۹۔بُہیر ابن الہیثم ۱۰۔ثابت ابن الجزء ۱۱۔ثعلبہ بن عدی ۱۲۔ثعلبہ بن غنمہ ۱۳۔جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام ۱۴۔جابر بن صخر ۱۵۔حارث بن قیس ۱۶۔خالد بن عمرو بن ابی کعب ۱۷۔خالد بن زید ۱۸۔خالد بن عمرو بن عدی ۱۹۔خالد بن قیس ۲۰۔خارجہ بن زید ۲۱۔خُدیج بن سلامہ ۲۲۔خلاد بن سوید بن ثعلبہ ۲۳۔ذکوان بن عبد قیس دونوں بیعت میں حاضر تھے ۲۴۔رافع بن مالک بن عجلان ۲۵۔رفاعہ بن رافع بن مالک ۲۶۔رفاعہ بن عبدالمنذر ۲۷۔رفاعہ بن عمرو ۲۸۔زیاد بن لبید ۲۹۔ابوطلحہ زید بن سہل ۳۰۔سعد بن زید بن مالک اشہلی ۳۱۔سعد بن خثیمہ ۳۲۔سعد بن ربیع ۳۳۔سعد بن عبادہ ۳۴۔مسلمہ بن سلامہ بن وقش ۳۵۔سلیم بن عمرو ۳۶۔سنان بن صیفی ۳۷۔سہل بن عتیک ۳۸۔شمر بن سعد ۳۹۔صیفی بن سواد ۴۰۔ضحاک بن زید ۴۱۔ضحاک بن حارثہ ۴۲۔طفیل بن نعمان ۴۳۔ظُہیر بن رافع ۴۴۔عبادہ بن صامت ۴۵۔عبادہ بن قیس ۴۶۔عبداللہ بن اُنیس ۴۷۔عباس بن نُضلہ ۴۸۔عبداللہ بن ربیع ۴۹۔عبداللہ بن رواحہ ۵۰۔عبس بن عامر ۵۱۔عبید بن تیہان ۵۲۔عبداللہ بن زید مؤذن ۵۳۔عبداللہ بن عمرو حرام ۵۴۔عقبہ بن عمرو ۵۵۔عُقبہ بن وہب ۵۶۔عُقبہ بن عامر ۵۷۔عُبادہ بن حزم ۵۸۔عمرو بن حارث ۵۹۔عمرو بن غزیہ ۶۰۔عمرو بن عمیر ۶۱۔عمیر بن الحارث ۶۲۔عوف بن حارث ۶۳۔عویم بن ساعدہ ۶۴۔فروہ بن عمرو ۶۵۔قتادہ بن نعمان ۶۶۔قطبہ بن عامر ۶۷۔قیس بن عامر ۶۸۔قیس بن ابی صعصعہ ۶۹۔کعب بن مالک ۷۰۔مالک بن تیہان ۷۱۔مالک بن عبداللہ بن جعشم ۷۲۔مسعود بن یزید ۷۳۔معاذ بن جبل ۷۴۔معاذ ابن الحارث ۷۵۔معاذ بن عمرو بن جموح ۷۶۔معقل بن منذر ۷۷۔معن بن عدی ۷۸۔معوذ بن الحارث ۷۹۔منذر بن عمرو ۸۰۔نعمان بن حارثہ ۸۱۔نعمان بن عمرو ۸۲۔ہانی بن نیار ابو بردہ ۸۳۔یزید بن ثعلبہ ۸۴۔یزید بن خذام ۸۵۔یزید بن عامر ۸۶۔یزید بن منذر ۸۷۔نسیبہ بنت کعب ۸۸۔اسما بنت عمرو رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ (بحوالہ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱)

غزوہ بدر میں شریک نا تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حصہ دیا۔

ایسے آٹھ نام ملتے ہیں جو باجازت حضور علیہ السلام غزوہ بدر میں شریک نا ہوئے۔
۱۔سیدنا عثمان بن عفان حضرت رقیہ بنت رسول اللہ کی عیادت کے کیلئے ٹھہر گئے تھے وہ بیمار تھیں۔ ۲۔طلحہ بن عبید اللہ ۳۔سعید بن زید ان دونوں حضرات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلے کی خبر لینے بھیجا تھا ۴۔ابولبابہ مدینہ میں بغرضِ انتظام چھوڑا ۵۔حارث بن حاطب ۶۔حارث بن صُمّہ ۷۔خوات بن جُبیر ۸۔عاصم بن عدی (بحوالہ سیرۃ المصطفےٰ کاندھلوی)

بزبان رسالت جنت کی خوش خبری پانے والے عشرہ مبشرہ

۱۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔سیدنا عمر فاروق ۳۔سیدنا عثمان بن عفان ۴۔حضرت علی ۵۔سعد بن ابی وقاص ۶۔حضرت زبیر بن عوام ۷۔حضرت عبدالرحمن بن عوف ۸۔حضرت طلحہ بن عبیداللہ ۹۔حضرت عبیدۃ ابن الجراح ۱۰۔حضرت سعید بن زید رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
(بحوالہ تاریخ اسلام)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ازواج مطہرات اُمہات المؤمنین

۱۔سیدہ خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد	۲۔سیدہ اُم حبیبہ بنت ابی سفیان
۳۔سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر	۴۔سیدہ میمونہ بنت حارث
۵۔سیدہ صفیہ بنت حیّ ابن اخطب	۶۔سیدہ جویریہ بنت حارث

۷۔سیدہ سودہ بنت زمعہ ۸۔سیدہ ام سلمہ بنت سہیل

۹۔سیدہ زینب بنت خزیمہ ۱۰۔سیدہ زینب بنت جحش

۱۱۔سیدہ حفصہ بنت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہن اجمعین

حضور علیہ السلام کی صاجزادیاں

۱۔حضرت زینب ۲۔حضرت ام کلثوم ۳۔حضرت رقیہ ۴۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن۔

حضور علیہ السلام کی نواسیاں

(۱) سیدہ امامہ بنت ابو العاص زوجہ سیدنا علی ابن ابی طالب (۲) سیدہ کلثوم بنت سیدنا علی زوجہ سیدنا عمر فاروق (۳) سیدہ زینب بنت سیدنا علی المرتضیٰ زوجہ سیدنا عبداللہ بن جعفر (۴) سیدہ رقیہ بنت علی المرتضیٰ بچپن میں انتقال فرمایا۔

حضور علیہ السلام کی پھوپھیاں

چھے تھیں (۱) حضرت صفیہ زبیر بن عوام کی والدہ محترمہ (۲) عاتکہ (بنو) بَرّہ (۴) اردی (۵) اُمیمہ (۶) بیضاء ام حکیم حضرت صفیہ کے علاوہ باقی کے ایمان میں اختلاف ہے۔(سیرۃ الصحابیات)

حضور علیہ السلام کے خُدّام

(۱) حضرت انس بن مالک گھریلوں کاموں کے خادم (۲) حضرت عبداللہ بن مسعود جوتا مسواک کی خدمت (۳) حضرت عقبہ بن عامر جہنی خچری کی دیکھ بھال (۴) حضرت اسلع بن شریک لگام۔اونٹنی کی دیکھ بھال (۵) حضرت بلال بن رباح اذان، اخراجات خرچ وغیرہ (۶) حضرت ایمن وضو، ضرورت کیلئے پانی لوٹا وغیرہ رکھنا۔(۷) حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی انگوٹھی کی نگرانی کی خدمت (تاریخ اسلام)

پہرے کی خدمت حضور علیہ السلام کے محافظ

(۱) حضرت سعد بن معاذ جنگِ بدر کے دن (۲) ذکوان بن عبد قیس (۳) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری جنگ اُحد کے دن (۴) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ احزاب کے دن (۵) حضرت عباد بن بشیر (۶) حضرت سعد بن ابی وقاص (۷) حضرت ابو ایوب انصاری (۸) حضرت بلال وادیٔ قریٰ میں رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضور علیہ السلام کے چچا

(۱) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (۳) ابوطالب اصل نام عبد مناف (۴) ابولھب اصل نام عبد العزیٰ (۵) زبیر (۶) عبد الکعبہ (۷) ضرار (۸) قثم (۹) مصعب غیداق (۱۰) حارث (۱۱) مقوم مغیرہ حجل یا حجلاء

دیگر صحابیات کے نام

۱۔حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا ۲۔حضرت سمیہ ۳۔حضرت اسماء بنت عمیس ۴۔حضرت شفا بنت عبد اللہ ۵۔حضرت حمنہ بنت جحش ۶۔حضرت لبابہ ام الفضل ۷۔سہلہ، رملہ، غمیصاء، ام سلیم ۸۔مُلیکہ ۹۔سلمیٰ ۱۰۔نسیبہ بنت حارث ام عطیہ ۱۱۔ربیع بنت معوذ ۱۲۔فاختہ اُم ہانی ۱۳۔اُمیمہ بنت ربیعہ ۱۴۔رائطہ بنت عبد اللہ ۱۵۔خیرہ ام الدرداء ۱۶۔تماضر خنساء بنت عمرو ۱۷۔ورقہ بنت عبد اللہ ۱۸۔ہند بنت عُقبہ ۱۹۔خولہ بنت حکیم

احمد نام سے مشہور شخصیات

پس میں چاہتا ہوں کہ ایک فہرست ایسے علمائے محدثین و مفسرین و فقہاء علماء شاباش و امراء کی پیش کروں جو اسم احمد اسلام میں موسوم ہوئے تھے۔اگر ایسے اسماء کا بالا ستیعاب استقصاء کیا جاتا تو ایک جلد درکار ہوتی مگر اس جگہ اسم مبارک احمد کے ۵۳ کے

مطابق نام تحریر کیے جاتے ہیں۔

آئمہ محدثین (۱۰)

1 احمد بن محمد بن حنبل (ابوعبداللہ) امام اہل السنۃ والجماعت یکے از ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہ

2 احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ الحافظ الکبیر ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

3 احمد بن شعیب بن علی بن سنان (ابوعبدالرحمٰن امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ)

4 احمد بن محمد بن ابراہیم النیشاپوری المسفر المشہور ابواسحٰق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ

5 احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق الاصبہانی (الحافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ)

6 احمد بن یحیٰ بن اسحٰق الراوندی (ابوالحسین رحمۃ اللہ علیہ)

7 احمد بن علی بن ثابت بن الحافظ ابوبکر المعروف بالخطیب البغدادی

8 احمد بن الحسین بن یحیٰ بن سعید ہمدانی ابوالفضل الحافظ معروف بدیع الزمانی رحمۃ اللہ علیہ

9 احمد بن عبدالحلیم بن عبداللہ بن ابی القاسم الہرانی دمشقی۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابوالعباس۔

0 احمد بن محمد بن احمد محمد سلفۃ الاصبہانی (الحافظ بوطاہر رحمۃ اللہ علیہ)

فقہاء محققین (۱۹)

1 احمد بن عمرو بن شریح (ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ)

2 احمد بن ابی احمد المعروف بابن القاص الطبری الفقیہہ (ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ)

3 احمد بن عامر بن بشیر بن حامد المروزی القاضی ابوحامد رحمۃ اللہ علیہ

4 احمد بن محمد بن احمد المعروف بابن القطان البغدادی (ابوالحسین رحمۃ اللہ علیہ)
5 احمد بن محمد بن سلامۃ بن عبدالملک الازدہی الطحاوی (ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ)
6 احمد بن ابی طاہر محمد بن الاسفرائینی (الشیخ ابوحامد رحمۃ اللہ علیہ)
7 احمد بن محمد بن جعفر ابوالحسین المعروف (قدوری رحمۃ اللہ علیہ)
8 احمد بن محمد بن احمد بن القاسم الفضجی المحاملی
9 احمد بن ابی داؤدفرح بن جریر الایادی القاضی (ابع عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ)
10 احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن الہروی القاشانی (ابوعبید)
11 احمد بن علی بن محمد الوکیل ابوالفتح المروف ''بابن برہان رحمۃ اللہ علیہ''
12 احمد بن محمد بن المظفر الخولانی (ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ)
13 احمد بن موسیٰ بن یونس بن محمد الارملی (ابوالفضل شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ)
14 احمد بن محمد بن ابوالفضل المعروف بابن الخازن ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ
15 احمد بن فارس بن زکریا بن محمد الرازی (ابوالحسین)
16 احمد بن محمد الحسین رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر ناصح الدین رحمۃ اللہ علیہ
17 احمد بن منیر بن احمد الطرابلسی (ابوالحسین مہذب الدین رحمۃ اللہ علیہ)
18 احمد بن علی بن ابراہیم الغسانی الاسواتی (القاضی الرشید رحمۃ اللہ علیہ)
19 احمد بن عبدالغنی بن احمد اللخمی المالکی (ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ)

عرفائے کاملین (۴)

1 احمد محمد بن محمد بن احمد الطوسی الغـــزالی رحمۃ اللہ علیہ (ابو الفتوح برادر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)
2 احمد سرہندی الشیخ الامام المجدد الف ثانی، فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

3 احمد المدعو بشاہ ولی اللہ المحدث بن شاہ عبد الرحیم الفقیہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ
4 احمد بریلوی السید الامام المجاہد فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

وزراء وامراء (۶)

1 احمد بن محمد بن عبد الکریم بن سہل الکاتب ابو العباس صاحب الخراج رحمۃ اللہ علیہ
2 احمد بن عبد اللہ بن سلیمان التنوخی (ابو العلاء المعری رحمۃ اللہ علیہ)
3 احمد بن عبد الملک الاشجعی الاندلسی ذی الوزارتین الاعلی رحمۃ اللہ علیہ
4 احمد بن ہارون الرشید بن المہدی الہاشمی (ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ)
5 احمد بن طولون صاحب دیار مصریہ (ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ)
6 احمد بن المستنصر بن الظاہر (ابو القاسم)

شعراء وادباء (۱۳)

1 احمد بن الحسین بن الحسین بن عبد الصمد الجعفی الکوفی، ابو الطیب المتنبی
2 احمد بن محمد الدارمی المصفی المعروف بالنامی (ابو العباس)
3 احمد بن محمد اسماعیل بن ابراہیم طباطبا
4 احمد بن محمد الانطاکی (ابو حامد الشاعر)
5 احمد بن محمد بن العاصی بن محمد الاندلسی (ابو عمرو)
6 احمد بن محمد جعفر بن موسیٰ برمکی الندیم
7 احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب المخزومی اندلسی القرطبی (ابو الولید)
8 احمد بن محمد الخولانی الاندلسی المعروف بابن الآبار
9 احمد بن یوسف السلیکی (ابو نصر)
10 احمد بن محمد بن علی الثعلبی الدمشقی (ابو عبد اللہ)

11 احمد بن محمد بن احمد المید انی النیشا پوری (ابوالفضل)

12 احمد بن عبداللہ بن احمد اللخمی القاسمی (ابوالعباسؒ)

13 احمد بن علی بن احمد بن الہی (ابوالعباس)

نحویین (۲)

1 احمد بن محمد بن اسماعیل بن یونس المرادی المصری ابوجعفر

2 احمد بن بکر بن بقیۃ العبدی ابوطالب

(باحوالہ رحمۃ للعلمین منصور پوری)

آسان حج وعمرہ بمطابق مسلک حنفی

اکثر بیشتر آدمی زندگی میں ایک مرتبہ حج کرتا ہے۔لہٰذا بہت ہی احتیاط سے ارکان حج ادا کرے نامعلوم پھر زندگی میں نصیب ہوکہ نا ہو۔مکۃ المکرمہ میں پہنچتے ہی کعبہ پر جو نظر پڑے گی جو دعا کریں گے قبول ہوگی عمرہ کے ارکان یہ ہیں: (۱) احرام باندھنا (۲) پھر حجر اسود کے استلام کے بعد طواف کے سات چکر شروع کریں چونکہ طواف کے بعد صفامروہ میں دوڑنا ہے اس لئے اس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل یعنی اکڑ کر چلنا اور اضبطاع یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا باقی چار چکر معمول کے مطابق پورے کریں۔ (۳) پھر صفامروہ میں دوڑنا (۴) سر منڈانا پھر حج کے ایام تک زیادہ سے زیادہ طواف کرتے رہیں۔

حج کے صرف پانچ دن ہیں

۸ ذی الحجہ۔ظہر سے پہلے منیٰ آنا جوکہ بیت اللہ سے تقریباً سات کلومیٹر ہے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں ذکر میں مشغول رہیں احرام باندھ کر تین بار تلبیہ پڑھنا پھر نیت کرنا

یا اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں قبول فرما آسان فرما پھر طواف کر کے ابھی سے سعی رمل اور اضطباع کے ساتھ کریں تا کہ طواف زیارت کے بعد سعی نا کرنی پڑے کیونکہ بعد میں بہت رش ہوتا ہے یہ جائز ہے ورنہ سنت یہ ہے کہ سعی طوافِ زیارت کے بعد کریں۔
۹ ذی الحجہ۔منیٰ سے طلوع آفتاب کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہونا پہلے بھی جائز ہے۔ظہر،عصر اپنے اپنے وقت میں ادا فرمائیں غروب کے بعد مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں ایک اذان ایک اقامت کے ساتھ مغرب عشاء پڑھیں گے اصل رکن عرفات کا قیام ہی ہے اور اصل کام توبہ استغفار ہے مگر حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے یعنی توبہ سے گناہ تو معاف ہو جاتا ہے لیکن ادائیگی باقی رہتی ہے۔لہٰذا حقوق والوں کے حقوق ادا کرنے کی نیت سے لوٹیں مزدلفہ میں فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے البتہ کمزور ضعفاء مریض بوڑھے فجر کے بعد ٹھہرے بغیر بھی منیٰ روانہ ہو سکتے ہیں ہر ممکن ذکر کریں موقع بموقع صبر کا مظاہرہ فرمایں رمی کیلئے ۷۰ عدد کنکریاں چُن لیں۔

۱۰ ذی الحجہ۔

منیٰ میں اپنے خیمے میں پہنچ کر آرام کریں پہلے جمرہ عقبہ بڑے شیطان کو کنکریاں ۷ عدد نہ کم نہ زیادہ مارنا، پھر قربانی کرنا پھر سر منڈوانا پھر طواف زیارت کرنا اس دن کی رمی اگلے دن کی فجر تک کر سکتے ہیں اب احرام کی جملہ پابندیاں سوائے جماع کے ختم ہوگئی ارکان حج وعمرہ میں صرف طواف کیلئے وضو شرط ہے باقی اُمور میں شرط تو نہیں افضل ہے۔

۱۱ ذی الحجہ۔تینوں شیطانوں کو بالترتیب چھوٹے درمیانے اور بڑے کو کنکریاں مارنا ہر شیطان کو سات کنکریاں ماریں۔اس دن کی رمی زوال کے بعد کرنی ہے زوال سے قبل رمی جائز نہیں۔

۱۲ ذی الحجہ۔تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا بالترتیب چھوٹے، درمیانے اور

بڑے شیطان کو ہر شیطان کو سات کنکریاں مارنا اس دن بھی رمی زوال کے بعد کریں پہلے جائز نہیں۔

۱۳ ذی الحجہ۔ اگر کوئی حاجی منیٰ ۱۲ ویں کے دن غروب کے بعد صبح صادق تک منیٰ ہی میں رہا تو اب اس پر ۱۳ ذی الحجہ کی رمی ترتیب سابق واجب ہوگی اگر کوئی ۱۳ ذی الحجہ کو منیٰ سے چلا گیا تو اب ۱۳ ذوالحجہ کی رمی واجب نا ہوگی۔ حج مکمل ہوا مگر مکہ کے رہائشیوں کے علاوہ سب پر طواف وداع واجب ہے۔ حائضہ عورت کو طوافِ وداع معاف ہے مکہ مکرمہ کی اہم عبادت طواف بیت اللہ ہے اور مدینہ منورہ کے قیام میں کثرتِ درود شریف اور روضہ اقدس کے سامنے باادب سلام پیش کرنا اس مبارک سفر میں ہر ممکن صبر و برداشت کا مظاہرہ فرمائیں اور کسی چیز پر شکوہ یا شکایت نہ فرمائیں۔

مکۃ المکرمہ کے قابل ذکر مقامات

جنت المعلیٰ

یہ مکۃ المکرمہ کا قبرستان ہے۔

جبل ثور۔

ایک پہاڑ کا نام جسکی غار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین شب ٹھہرے تھے۔

غارِ حرا۔

مکہ سے منیٰ کے راستے ایک پہاڑ جسکی غار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے قبل عبادت فرماتے تھے۔

مسجد الرّ ایہ۔

فتح مکہ کے دن اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد الجن۔

اس جگہ جنات حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن سنا تھا۔

مسجد عائشہ۔

تنعیم کی ایک مسجد جہاں عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

مسجد خیف۔

یہ منیٰ کی مسجد ہے۔

مسجد نمرہ۔

یہ عرفات کے کنارے پر واقع ہے۔

مسجد مشعر الحرام۔

یہ مزدلفہ کی مسجد ہے۔

مدینہ منورہ کے قابل ذکر مقامات

جنت البقیع۔

یہ مدینہ منورہ کا قبرستان جہاں صحابہ کرام تابعین مدفون ہیں۔

جبل اُحد۔

ایک پہاڑ جس کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی محبت

کرتے ہیں اس جگہ مشہور معرکہ بھی ہوا تھا غزوہ اُحد تقریباً ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

مسجد قباء۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنوب میں پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جسکی تعمیر میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی اس میں ایک نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سُتون

عربی میں ستون کو اُسطوانہ کہتے ہیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چند ستون تھے جنکی تعریف حضور علیہ السلام کی وجہ سے تھی۔

(۱) اُسطونہ حنانہ (رونے والا ستون)

منبر سے قبل کھجور کے ایک ستون کے ساتھ حضور علیہ السلام ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر بن گیا تو اس کے ساتھ سے ٹیک لگانی چھوڑ دی اس میں سے رونے کی آواز آنے لگی یہ ستون محراب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

(۲) اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد میری مسجد میں ایک ستون کے پاس ایسی جگہ ہے جہاں کی فضیلت کا معلوم ہو جائے تو لوگ قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ اسکی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی۔ اس لئے اسکو اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما اس کے قریب نماز پڑھتے تھے۔

(۳) اسطوانہ سریر (چارپائی یا تخت والی ستون)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تھے تو کبھی رات میں اس جگہ چارپائی بچھائی جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں آرام فرماتے۔

(۴) اُسطوانہ حرس (پہرے کا ستون)

اس جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر نماز پڑھتے اور راتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہرہ داری فرماتے تھے اس لئے اس کو اُسطونہ علی رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے۔

(۵) اُسطوانہ وفود

وفودِ عرب کے وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات اور احکاماتِ اسلام سیکھنے آتے تو یہیں بیٹھتے۔

(۶) اُسطوانہ تہجد

حضور علیہ السلام اکثر یہاں تہجد پڑھتے اب یہ ستون باقی نہیں رہا یہاں محراب بن گئی ہے۔

(۷) اُسطوانہ جبریل علیہ السلام

یہ ستون حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی جگہ یہ ستون بھی روضہ اقدس میں شامل کر دیا گیا اب اسکی باہر سے زیارت نہیں ہوسکتی۔ ان تمام ستونوں کے نام عربی میں تحریر ہیں۔ (مسنون حج وعمرہ مفتی عبدالواحد صاحب)۔

مدینہ منورہ کی خاص خاص مساجد

مساجد خندق۔

غزوہ احزاب کے موقع پر جس جگہ خندق کھودی گئی وہاں مساجد بنی ہوئی ہیں۔ ایک مسجد

احزاب جس کو مسجد الفتح بھی کہتے ہیں یہاں حضور علیہ السلام نے تین روز دعا فرمائی تھی اور وہ قبول ہوئیں ارد گرد اور مساجد بھی ہیں۔

مسجد قبلتین۔

مدینہ کے نواح میں وادیٔ عقیق کے قریب ایک مسجد کا نام ہے۔اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف دوسری محراب بیت اللہ کی طرف چونکہ قبلہ کی تبدیلی اسی مسجد میں ہوئی تھی اس لئے اسکا نام قبلتین ہوگیا۔

مسجد بنی ظفر۔

اس مسجد کو مسجد البغلہ بھی کہتے ہیں یہ جنت البقیع کے مشرقی جانب واقع ہے یہاں ایک قبیلہ بنو ظفر تھا اسکے نام پر یہ مسجد ہے۔

مسجد الاجابہ۔

یہ بھی جنت البقیع کے شمالی طرف ہے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں دو نفل پڑھ کر تین دعائیں فرمائیں تھیں دو قبول ہوئیں اس لیئے اس کو مسجد الاجابہ کہتے ہیں اجابہ بمعنیٰ دعا قبول ہونا۔

مسجد جمعہ۔

ہجرت کے بعد اول قباء میں قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن اگلے مقام کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں قبیلہ بنو سالم آباد تھا یہاں پہنچے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ جمعہ بھی دیا اور نماز جمعہ بھی پڑھائی۔

مسجد غمامہ۔

یہ مسجد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غربی جانب ہے چونکہ یہ جگہ بہت کھلی تھی عیدین کی

نمازیں یہیں پڑھائی جاتی تھیں بعد میں یہ مسجد بنادی گئی جس کو مسجد مصلٰی کہتے ہیں۔

مسجد سُقیا۔

مکہ سے جو لوگ مدینہ منورہ آتے سب سے اول اسی مسجد کی زیارت ہوتی تھی یہ مسجد بہت چھوٹی ہے چونکہ یہاں سُقیا نامی کنواں تھا اسی کنویں کے نام پر مسجد کا نام ہوگیا۔

مسجد ذُباب۔

مدینہ منورہ سے شام جاتے ہوئے دائیں طرف ایک پہاڑ جس کو ذباب کہتے ہیں اس پر واقع ہے غزوہ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ یہاں نصب کیا گیا تھا اب اس مسجد کو مسجد الرأیہ کہتے ہیں۔

مسجد بنی حرام۔

خندق کے راستے دائیں جانب واقع ہے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس کے قریب ایک غار ہے جسکو کہف بنی حرام کہا جاتا ہے غزوہ خندق کی راتوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی غار میں آرام فرماتے۔

مسجد اُبی۔

یہ مسجد جنت البقیع کے متصل واقع ہے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے۔

مدینہ منورہ کے چند بابرکت کنویں

بیئر اریس۔

مسجد قباء کے قریب کنواں تھا جس کا پانی بہت مٹیھا تھا اسکا پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوش

فرماتے اس میں اپنا لعاب مبارک بھی ڈالا تھا۔اس کو بیئر خاتم بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مبارک جو بطور مہر استعمال ہوتی تھی اسی میں گر کر گم ہوگئی تھی جو نا ملی اب یہ کنواں نہیں ہے۔

بیئر بیرحاء۔

یہ کنواں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمال میں باب مجیدی کے سامنے ہے۔یہاں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہاں تشریف لاتے اور پانی نوش فرماتے آجکل یہ کنواں ایک مکان کے گوشہ میں آگیا ہے۔

بیئر بُضاعہ۔

یہ کنواں حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر اطہر کو جاتے ہوئے دائیں جانب آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں بھی اپنا لعابِ مبارک ڈالا تھا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تو اسی کے پانی سے غسل دیا جاتا اس کی برکت سے شفا مل جاتی اب یہ کنواں ایک مکان کے اندر آگیا ہے۔

بیئر غرس۔

یہ کنواں مسجد قباء سے شمال مشرق میں نصف میل کے فاصلے پر واقع ہے اس میں بھی اپنا لُعاب مبارک ڈالا وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی اس میں ڈال دیا اور کچھ شہد بھی ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کنویں سے پانی پینا ثابت ہے۔

بیئر بصہ۔

یہ کنواں جنت البقیع کے قریب واقع ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک بیری کے پتوں سے دھو کر دھون اس کنواں میں ڈال دی تھی۔اسکا پانی بہت قریب ہے۔

بیر رُومہ۔

یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمال میں وادیٔ عقیق میں ہے اسکا پانی بھی بہت میٹھا تھا۔ اسکا مالک ایک یہودی تھا جو مسلمانوں کو پانی کی بہت تکلیف دیتا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم میں لے کر مسلمانوں کے لئے مفت وقف کر دیا تھا۔

بیر عہن۔

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق مضافاتِ مدینہ میں واقع ہے اسکے پانی سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

(باحوالہ مسنون حج وعمرہ مفتی عبدالواحد صاحب)

حج کے فرائض، واجبات، سنتیں

فرائض۔ نیت کر کے تلبیہ پڑھنا ۲۔ ۹ ویں ذالحجہ کے زوال کے بعد دس ذی الحجہ کی صبح صادق کے عرصہ میں میدان عرفات میں ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی دیر ہو۔

۳۔ طواف زیارت جو وقوف عرفات کے بعد کیا جاتا ہے۔

واجبات۔ ۹ ذی الحجہ کو دوپہر سے مغرب تک مقام عرفات میں ٹھہرنا۔ (۲) وقوف مزدلفہ (۳) صفا مروہ کے درمیان سعی (۴) کنکریاں مارنا (۵) قربانی (۶) سر کے بال منڈانا یا کم کروانا (۷) میقات سے باہر والوں کیلئے طوافِ وداع۔

سنن۔ مفرد آفاقی قارن کو طواف قدوم کرنا (۲) طوافِ قدوم میں رمل، اضطباع کرنا ۸ ذی الحجہ کی صبح منیٰ روانہ ہونا اور وہاں پانچ نمازیں پڑھنا (۴) طلوع آفتاب کے بعد ۹ ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات روانہ ہونا (۵) عرفات سے غروبِ آفتاب کے بعد امام حج سے پہلے روانہ نہ ہونا۔ (۶) عرفات سے واپس ہو کر رات مزدلفہ ٹھہرنا (۷) عرفات میں غسل کرنا (۸) ایام منیٰ میں رات کو قیام منیٰ میں کرنا۔

بحالتِ احرام ممنوع افعال

(۱)مرد کیلئے سِلا ہوا کپڑا پہننا (۲) سر چہرہ ڈھانکنا (۳) خوش بو استعمال کرنا۔ (۴) جسم سے بال بال دور کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) خشکی کا شکار کرنا (۷) میاں بیوی والا تعلق قائم کرنا۔

متفرقات کے اوراق

جُمُعَۃُ الْمُبَارک کی خصوصیات

1 جمعہ کے دن کی برکات اُمت محمدیہ کو خاص طور پر عنایت کی گئیں۔ (ماخوذاز: صحیح مسلم:2019)

2 جمعہ کے دن حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا۔ (ماخوذاز: صحیح مسلم:2014)

3 جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ (اماخوذاز المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 1026)

4 جمعہ کا دن عید کے دن کی طرح ہے۔ (ماخوذاز: سنن ابن ماجہ:1098)

5 جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہے، جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (ماخوذاز بخاری:935)

6 جمعہ کے دن کا بہترین عمل درود شریف پڑھنا ہے۔ (ماخوذاز: سنن ابی داؤد:1533)

7 جمعہ کے دن صدقہ کرنا دیگر ایام کی بہ نسبت زیادہ افضل ہے۔ (ماخوذاز مصنف ابن ابی شیبہ:5556)

8 جمعہ کا دن گناہوں کی معافی کا دن ہے۔ (ماخوذاز: سنن ابی داؤد:1115)

9 جمعہ کے دن کی موت سعادت وخوش بختی کی علامت ہے۔ (ماخوذ از سنن ترمذی:1074)

10 جمعہ کے دن ہی قیامت قائم ہوگی۔ (اماخوذ از: صحیح مسلم:1115)

11 جمعہ کے دن انسان وجنات کے سوا تمام مخلوقات قیامت قائم ہونے کے خوف سے گھبراتی ہیں۔ (ماخوذ از: صحیح ابن حبان:2770)

12 جمعہ کا دن چمک دمک کے ساتھ روز محشر میں اُٹھایا جائے گا۔
(ماخوذ از: صحیح ابن خزیمہ:1730)

13 جمعہ کے دن جنت میں حسن وجمال کا بازار لگے گا۔
(اماخوذ از: صحیح مسلم:7324)

اللہ تعالیٰ ہمیں یوم جمعہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جانور بولیں تو خیر کی بات اور ہم بولیں تو......؟

اس فانی دنیا میں ہر چیز کسی نہ کسی درجہ میں سبق سکھا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلا رہی ہے۔ ہم غور کریں تو ہمیں افسوس ضرور ہوتا ہیکہ جانور جب بھی بولتے ہیں تو ہمیشہ خیر کی بات ہی کرتے آج تک کبھی کسی نے سنا کہ جانور گالی نکالتے ہیں؟

افسوس اس پر ہوتا ہے کہ ہم اشرف المخلوقات ہو کر بھی ہمیشہ خیر وبھلائی کی بات نہیں کرتے، بلکہ لعن طعن، گالی گلوچ، غیبت، چغلیاں فضول تبصرے زد زبان رہتے ہیں۔ ہمیں اپنی زبان اور دل کی اصلاح اللہ والوں سے کروانی چاہیئے۔ قراان کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ساتوں آسمان اور زمین اور ان کی ساری مخلوقات اُس (اللہ تعالیٰ) کی پاکی بیان کرتی ہیں، اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس (اللہ تعالیٰ) کلی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، لیکن تم لوگ ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔"

(سورۃ بنی اسرائیل، آیت:44)

حدیث: ''بات کرنی ہے تو خیر کی کرو، ورنہ خاموش رہو۔''(بخاری:6475)

(ماخوذ از تفسیر قرطبی ج13 ص165)

جانوروں کی بولیاں

1 تیتر کہتا ہے: رحمٰن نے عرش پر قرار پکڑا۔

2 سرخاب کہتا ہے: اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل سے دشمنی رکھنے والوں پر لعنت فرما

3 مرغا کہتا ہے: اے غافلو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

4 مینڈک کہتا ہے: پاک ہے میرا رب جو ہر عیب سے پاک ہے۔

5 کبوتر کہتا ہے: جیو مرنے کے لئے اور عمارت بناؤ ویران ہونے کے لئے۔

6 فاختہ کہتی ہے: کاش! کہ یہ مخلوق پیدا نہ کی جاتی۔

7 مور کہتا ہے: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

8 ہدہد کہتا ہے: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

9 لٹورا کہتا ہے: اے گناہ گارو! استغفار کرو۔

10 طیطوی کہتا ہے: ہر زندہ مرنے والا ہے، اور ہر نئی چیز پرانی ہونے والی ہے۔

11 مادہ اَبابیل کہتی ہے: آگے بھیجو، بھلائی کو پالو گے۔

12 کبوتری کہتی ہے: پاکی ہے میرے پروردگار کی، جو بلند ہے ایسی جو آسمان و زمین کو بھر دے۔

13 قمری کہتی ہے: پاکی ہے میرے پروردگار کے لئے، جو بلند ہے۔

14 کوا کہتا ہے: اے اللہ! ناجائز ٹیکس لینے والوں پر لعنت فرما۔

15 چیل کہتی ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔

16 قطاۃ کہتی ہے: جو خاموش رہتا ہے وہ سلامتی میں رہتا ہے۔

17 طوطا کہتا ہے: ہلاکت ہے اُس کے لئے جس کا مقصد یا غم دُنیا ہے۔

18 باز کہتا ہے: پاک ہے میرا پروردگار اپنی تعریف کے ساتھ۔

19 بلبل کہتا ہے: آدھا پھل میں نے کھالیا، بچا ہوا دُنیا پر پھینک دیا۔

20 گدھ کہتا ہے: اے انسان! جتنی چاہے زندگی گزار لے، اس کا انجام موت ہے۔

21 عقاب کہتا ہے: سلامتی لوگوں سے دور رہنے میں ہے۔

22 نراَبابیل کہتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن۔ اور وَلَاالضَّآلِّيْن۔ کی مدقاری کی طرح کرتا ہے۔

۷۳ فرقوں میں سے ایک نجات پانے والا گروہ اہلسنّت والجماعت کی نشانیاں

حضور ﷺ نے نجات پانے والے گروہ کی اجمالی نشاندہی درج ذیل دو مختصر باتوں سے فرمادی مزید تفصیل سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے فرمادی ملاحظہ فرمائیں!

۱۔ من كان على السُنةِ والجماعة۔ جو سنت کا تابعدار ہو اور جماعت کے ساتھ ہر طرح شریک رہے۔

۲۔ ما انا عليهِ واصحابى۔ یعنی جس پر میں (محمدؐ) ہوں اور میرے ساتھی جس راستے پر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے نجات کا گروہ

دس علامات

۱ تفضیل الشیخین۔ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو باقی تمام اُمت پر فضیلت کا اعتقاد رکھے۔

۲ توقیر الخُتنین۔ دونوں داماد یعنی حضرت عثمان غنیؓ وحضرت علیؓ کا ادب احترام کرے۔

۳ تعظیم القبلتین۔ دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ بیت المقدس کی تعظیم کرے۔

۴ الصلوٰۃ علی الجنازتین۔ دونوں طرح کے جنازوں میں شرکت کرے یعنی نیک وبد مسلم کے جنازے۔

۵ الصلوٰۃ خلف الامامین۔ اور دونوں اماموں کے پیچھے نماز پڑھے یعنی صالح اور فاسق امام کے پیچھے فاسق کے پیچھے مجبوراً۔

۶ ترک الخُروج علی الامامین۔ نیک وبد امام خلفیہ سے خروج نا کرے یعنی بغاوت نا کرے۔

۷ والمسح علی الخُفّین۔ سفر حضر میں موزں پر مسح کو جائز جانے۔

۸ القول بالتقدیرین۔ اچھی بُری تقدیر کو منجانب اللہ اعتقاد کرے۔

۹ الامساک عن الشھادتین۔ سوائے عشرہ مبشرہ کے کسی کے جنتی دوزخی ہونے کا فیصلہ نا کرے۔

۱۰ اداءُ الفریضتین۔ نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا اعتقاد رکھے ہوئے ادا کرتا رہے۔

(اقتباس از تفسیرات احمدیہ ملّا جیون رحمۃ اللہ علیہ ص 454/1)

قرآن وحدیث میں پوری طِب کا خُلاصہ

تفسیر کشاف میں ہے علی بن حسین بن واقد سے ایک عیسائی حکیم نے پوچھا تمہاری کتاب (قرآن) میں طِب کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے پوری طب کو صرف آدھی آیت میں سمو دیا ہے ارشاد ہے کلو واشربوا ولا تُسرفُوا یعنی کھاؤ پیو اسراف زیادتی نہ کرو پھر عیسائی حکیم نے پوچھا تمہارے رسولؐ سے اس سلسلے میں کچھ منقول نہیں ہے جواب دیا کہ ہمارے رسولؐ نے بھی پوری طب مختصر الفاظ میں بیان فرمادی چنانچہ ارشاد ہے معدہ بیماری کا گھر ہے پرہیز علاج کا اصل اصول ہے ہر بدن کو وہی چیز دو جس کا اُسے عادی بنا رکھا ہے اس پر عیسائی حکیم بولا تمہارے قرآن اور رسول کے فرمان نے جالینوس کیلئے کوئی طِب باقی نہیں رہنے دی۔ (تفسیرات احمدیہ ملا جیونؒ ص 465/1)

والدین کی وفات کے بعد والدین کا نافرمان فرمانبردار کیسے بنے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور والدہ کا درجہ باپ سے تین گنا زیادہ ہے حضرت انسؓ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ماں باپ یا اُن میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے اور وہ شخص اُن کی نافرمانی کرنے والا ہوتو اگر وہ اُن کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتا رہے اور مزید دعائے خیر بھی کرتا ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے یہاں فرمانبرداروں میں شمار ہوجائے گا۔ (بیہقی فضائل صدقات)

علامہ عینی نے بخاری کی شرح میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ جو شخص درج ذیل دعا پڑھے اور پھر یہ دعا کرے یا اللہ اسکا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے تو اس نے اپنے والدین کا حق ادا کردیا وہ دعا یہ ہے۔

الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین رَبِّ السّمٰوٰتِ والارض رَبِّ العالمین وَلَہُ

الْكِبْرِيَائُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالارضُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الحكيم - لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْجِ رَبِّ العالمين وَلَهُ الْعَظْمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ العزيزُ الْحَكِيمُ هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ العالمين وَلَهُ النُّورُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٥

(فضائل صدقات شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ ص 202/1)

تین بڑے عالم مگر باندیوں کے بیٹے

عہدِ فاروقی میں ایران فتح ہوا اُن کی شہزادیاں باندیاں بن کر آئیں ایک نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کو پسند کیا۔ دوسری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ کو تیسری نے حضرت علی کے لختِ جگر امام حسین رضی اللہ عنہ کو پسند کیا ان کے ہاں اولاد ہوئی جو کہ بڑے درجہ کے عالم تھے۔

(۱) قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) سالم بن عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) علی المعروف امام زین العابدین بن حُسین بن علی رضی اللہ عنہم

باندی کو اختیار نہیں ہوتا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند کا اختیار دیا۔ (بحوالہ سیرۃ حلبیہ جلد نمبر 3)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے چھ لوگوں کے نام محمد رکھے گئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ سنکر بعض قبائل نے بچوں کے نام محمد رکھنا شروع کردیئے تاکہ نبوت کا عظیم الشان منصب ان کو مل جائے۔ ایسے چھ لوگ تھے جنکا نام محمد رکھا گیا ان کے نام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کتاب الشفاء میں نقل کئے ہیں۔

(۱) محمد بن مسلمہ انصاری (۲) محمد بن براء کندی (۳) محمد بن سفیان بن مجاشع (۴) محمد بن

حمران جعفی (۵) محمد بن خزاعی سلمی (۶) محمد بن اصیحہ بن جراح اوسی

تبلیغی جماعت والے اللہ کے راستے کے عمل پر اُنچاس کروڑ ثواب بتاتے ہیں

یہ ثواب دراصل دو احادیث کو ملا کر بیان کیا جاتا ہے چنانچہ پہلی حدیث مبارکہ ابن ماجہ شریف کی ہے: من غزا بنفسِہٖ فی سبیل اللّٰہ فلہ بِکلِّ درہمٍ سبعُ مائۃِ اَلْفِ درہمٍ ثم تلاھٰذہِ الاٰیۃ واللہ یُضاعِفُ لمن یشاءُ۔

ترجمہ: جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی جان کے ذریعے جہاد کرے تو اُسے ہر درھم کے بدلے سات لاکھ کے بقدر اجر ملے گا پھر سورۃ البقرہ کی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتے ہیں اجر بڑھا دیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

دوسری حدیث مبارکہ ابو داؤد شریف ہے

وَاَخرَجَ ابو داؤد من حدیثِ سھلِ بْنِ مُعاذٍ عن اَبیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انّ الصّلاۃ والصِیامَ والذکر یُضاعَفُ علی النَّفقَۃِ فی سبیل اللّٰہ بسبعِ مائۃِ ضِعْفٍ (ابو داؤد)

ترجمہ۔ حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ کے راستے میں نماز روزہ ذکر اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے مقابلہ میں سات سو گنا بڑھ جاتا ہے سات لاکھ کو سات سو سے ضرب دیں تو اُنچاس کروڑ بنتا ہے اللہ تو اس سے بھی بڑھا کر دیں گے۔

حروف شمسیہ، حروف قمریہ

حروف شمسیہ قمریہ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب شمسیہ پر الف لام آئے گا تو پڑھا نہیں جائے گا

جیسے الشَّمسُ. اَلنَّجمُ. الذِّکرُ

حروف قمریہ پر الف لام جب آئے گا تو پڑھا بھی جائے گا جیسے القمرُ الحق۔ الفلاحُ

حروف قمریہ کا مجموعہ

حق کا خوف عجب غم ہے یہ سب حروف قمریہ ہیں ان کے علاوہ باقی سب حروف شمسیہ ہیں۔بعض لوگ عبدل شکور پکارتے ہیں جو کہ غلط ہے کیونکہ ش حروف شمسیہ میں سے ہے۔

آخری صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ منورہ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ۸۸ ہجری میں وفات پائی بصرہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۹۱ ہجری میں وفات پائی۔

سب سے آخری صحابی کی وفات

ابوالطفیل عامر بن واثلہ الجہنی ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔(بحوالہ تراشے مفتی تقی صاحب)

بیت اللہ کی طرف آنے والے لوگوں کیلئے میقات

یلملم۔ہندو پاک کا میقات مکہ سے جنوب کی طرف 96 میل ہے۔جحفہ۔شام کی جانب والوں کا میقات مکہ سے 144 میل ہے قرن۔یمن نجد تہامہ والوں کا میقات مکہ سے 42 میل ہے۔ذات عرق۔عراق کی طرف سے مکہ آنے والوں کا میقات ہے مکہ سے تین دن کا سفر پیدل ہے۔ذوالحلیفہ مدینہ والوں کا میقات مکہ سے 6 میل ہے۔حدود حرم۔مکہ سے مدینہ کی طرف 3 میل عراق کی طرف 7 میل جدہ کی طرف 10 میل طائف کی طرف 7 میل جعرانہ کی طرف 9 میل ہے۔(قاموس الفقہ ص 275)

وہ اصحاب جن کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے

وہ خوش نصیب یہ ہیں: (۱) عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ (۲) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (۳) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (۴) جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(بحوالہ مشکوٰۃ)

سات آسمانوں کے نام اور اُن کی بناء

(۱) پہلے کا نام رقیع ہے جو سبز زمرد سے بنا ہوا ہے۔ (۲) دوسرے آسمان کا نام ارفلون ہے جو سفید چاندی سے بنا ہوا ہے۔ (۳) تیسرے آسمان کا نام قیدوم ہے جو سُرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے۔ (۴) چوتھے آسمان کا نام ماعون ہے جو سفید موتی سے بنا ہوا ہے۔ (۵) پانچویں آسمان کا نام دبقاء ہے جو سُرخ سونے سے بنا ہوا ہے۔ (۶) چھٹے آسمان کا نام وفناء ہے جو زرد یاقوت سے بنا ہوا ہے۔ (۷) ساتویں آسمان کا نام عروباء ہے جو چمکتے نور سے بنا ہوا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

قرآن مجید کی واحد سورۃ

سورۃ المجادلہ وہ سورۃ ہے جسکی ہر آیت مبارکہ میں اللہ کا نام ہے یعنی لفظِ اللہ

ابن خلکان

شمس الدین بن خلکان الاربلی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ ۶۰۸ھ میں ولادت ہوئی دوران کلام کان کا استعمال بہت زیادہ تھا اہل علم نے توجہ دلائی کہ آپ خل کان یعنی آپ لفظِ کان چھوڑ دیجئے تب سے خلکان مشہور ہو گئے۔ پھر بیٹا شمس الدین ابن خلکان سے مشہور ہو گیا۔ (بحوالہ حاشیہ حیات الحیوان)

پہلی اور آخری وحی کس نے لکھی؟

سب سے پہلی وحی لکھنے والے خوش نصیب صحابی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ربیع الاول ۴ھ میں پہلی وحی لکھی یہ پانچویں مسلمان تھے۔ اور آخری وحی ربیع الاول ۱۱ھ میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لکھی اس کے بعد وحی کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے منقطع ہوگیا۔

(بحوالہ تحفۂ حفاظ ص90)

پندرہ بدنصیب لوگ

فتح مکہ کے دن حکم دیا کہ جہاں ملیں وہیں قتل کردیئے جائیں ان کے نام وہ پندرہ لوگ تھے۔

(۱) عبداللہ بن خطل پہلے مسلمان ہوگیا تھا پھر مرتد ہوگیا آخر کار فتح مکہ کے دن کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قتل کر ڈالو چنانچہ ابو برزہ اسلمی سعد بن حریث نے قتل کردیا۔

(۲)(۳) ابن خطل کی دو لونڈیاں ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برائی کرتی رہتی تھیں ایک قتل ہوگئی ایک نے امن کی درخواست کی امن ملا پھر وہ مسلمان ہوگئی۔

(۴) سارہ یہ بھی باندی تھی قتل ہوئی بقول بعض مسلم ہوگئی تھی (۵) حُویرث بن نُقید اس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا (۶) مَقیس بن صابہ مسلم ہوا پھر مرتد ہوگیا آخر کار قتل ہوا غیلہ بن عبداللہ لیثی نے قتل کیا۔ (۷) عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پہلے مسلمان پھر مرتد پھر مسلمان ہوگئے آخر کار ایمان پر موت آئی۔ (۸) عکرمہ بن ابی جہل بیوی نے دربار رسالت میں سفارش کی آخر کار مسلمان ہوگئے اور بڑے طبقہ کے صحابی بنے (۹) ہبار بن اسود مسلمان ہوگیا تھا (۱۰) وحشی بن حرب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کا قاتل آخر کار وحشی بن حرب مسلمان ہوا مسلیمہ کذاب کو قتل بھی اسی نے کیا تھا۔ (۱۱) کعب بن زُہیر مشہور شاعر مسلمان ہوگیا تھا۔

(۱۲) حارث بن طلاطل فتح مکہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔
(۱۳) عبداللہ بن زبعری یہ بھی شاعر تھے بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ (۱۴) ھُبیرہ بن ابی وہب مخزومی شاعر تھے ایمان نالا سکا آخر کار کفر پر موت ہوئی۔ (۱۵) ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان آخر کار مسلمان ہو گئی تھیں۔ (بحوالہ سیرۃ المصطفٰے کاندھلوی ج2 ص 561)

بقول حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کُتّے کی دس ۱۰ اصفات جن کا انسان زیادہ مستحق ہے۔

یعنی کتے میں موجود دس صفات جن میں سے انسان ایک کو اپنالے تو ولی اللہ بن جائے۔
(۱) جو مل جائے اسپر قناعت و راضی ہو جاتا ہے یہ صابرین قانعین کی علامت ہے۔
(۲) اکثر بھوکا رہتا ہے جو صالحین کی نشانی ہے۔
(۳) کوئی دوسرا اس پر غالب آجائے تو اپنی جگہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے یہ راضین کی نشانی ہے۔
(۴) مالک کے مارنے پر بھی اس کو نہیں چھوڑتا یہ صادقین کی نشانی ہے۔
(۵) اگر مالک بیٹھا کھا رہا ہو تو دور بیٹھا دیکھتا رہتا ہے یہ مساکین کی نشانی ہے۔
(۶) مالک کے گھر میں دور جوتوں کی جگہ ادنیٰ جگہ بیٹھا رہتا ہے جو متواضعین کی نشانی ہے۔
(۷) مالک کے مارنے پر تھوڑی دیر کیلئے چلا جاتا ہے پھر ٹکڑا ڈالنے پر آجاتا ہے جو خاشعین کی نشانی ہے۔
(۸) دُنیا میں رہنے کیلئے اسکا کوئی گھر نہیں یہ متوکلین کی نشانی ہے۔
(۹) رات کو بہت کم سوتا ہے یہ محبّین یعنی اللہ کے محبوب لوگوں کی نشانی ہے۔
(۱۰) جب مرتا ہے تو کوئی میراث چھوڑ کر نہیں جاتا یہ زاہدین کی نشانی ہے۔ (بکھرے موتی جلد نمبر ۷)

پانچ نمازوں کی رکعات کی تعداد کی وجہ

نمازفجر

سب سے پہلے فجر حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی جب دنیا میں اُتارے گئے تو سب طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا جب صبح کی روشنی پھیلنے لگی تو آپ نے ایک رکعت تاریکی کے جانے پر پڑھی اور ایک رکعت روشنی کے آنے پر پڑھی جو امت محمدیہ پر فرض ہوگئیں۔

نمازظہر۔

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ادا فرمائی ہے۔ پہلی رکعت بیٹے کے ذبح میں امتحان کی کامیابی پر دوسری رکعت جنت سے مینڈھا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے آیا اس پر تیسری رکعت آگ سے حفاظت ہونے پر چوتھی صابر بیٹے پر۔

نمازعصر۔

سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے ادا فرمائی چار رکعات چار اندھیروں سے نجات پر بطور شکرانہ ادا فرمائیں جو امت محمدیہ کیلئے فرض ہوگئی۔

نمازمغرب

سیدنا داؤد علیہ السلام سے معمولی بھول ہوگئی جب تنبیہ ہوئی تو نماز کی نیت باندھ لی۔ تین رکعات پوری ہونے پر ایسا روئے کہ چوتھی نا پڑھ سکے بس تین رکعات امت محمدیہ پر فرض ہوگئیں۔

نمازِعشاء۔

سب سے پہلے سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ادا فرمائی چار رکعات چار پریشانیوں سے نجات پر

بطور شکرانہ ادا فرمائیں۔جب مدین سے اپنی بیوی کو لیکر آ رہے تھے تو بیوی اُمید سے تھیں ایک پریشانی دوسری فکر حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقدر فرما کر گئے تھے تیسری پریشانی فرعون کی وہ جانی دشمن تھا۔چوتھی پریشانی ہونے والی اولاد ان سب کے بدلے چار رکعات ادا فرمائیں جو اللہ کو بہت پسند آئیں اور امت محمدیہ کیلئے فرض فرما دیں۔(بکھرے موتی جلد نمبر ۵)

قدیم بادشاہوں کے القاب

۱۔فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ ہوتا تھا ۲۔ترکستان کے بادشاہ کا لقب خاقان ۳۔حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی ۴۔قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون ۵۔مصر کے بادشاہ کا لقب عزیز اور فرعون بھی ہوتا تھا ۶۔حمیر کے بادشاہ کا لقب تُبّع۔ ۷۔ہندوستان کے بادشاہ کا لقب دھمی ۸۔چین کے بادشاہ کا لقب مغفور۔ ۹۔یونان کے بادشاہ کا لقب بطلیمو ۱۰۔زنجیوں کے بادشاہ کا لقب نماز ۱۱۔یہود کے بادشاہ کا قیطون یا ماتح۔ ۱۳۔صابیہ نصاریٰ کے ایک فرقہ کے بادشاہ کا لقب نمرود ۱۴۔یمن کے بادشاہ کا لقب تُبعاً ۱۵۔فرغانہ کے بادشاہ کا لقب اخشید ۱۶۔عرب کے بادشاہ کا لقب عجم سے پہلے نعمان ۱۷۔افریقہ کے بادشاہ کا لقب جرجیر ۱۸۔خلاط کے بادشاہ کا لقب شہرمان اور سندفو رجی ہوتا تھا ۱۹۔صقالبہ کے بادشاہ کا لقب ماجدا ۲۰۔الارمن کے بادشاہ کا لقب تقفور رہوتا تھا ۲۱۔الحزرز کے بادشاہ کا لقب تلیل ۲۲۔النوبہ کے بادشاہ کا لقب کابل ۲۳۔الاجات کے بادشاہ کا لقب خداوندکار ۲۴۔اشروشنہ کے بادشاہ کا لقب افشین ہوتا تھا ۲۵۔خوارزم کے بادشاہ کا لقب شاہِ خوارزم ۲۶۔جرجان کے بادشاہ کا لقب صول۔ ۲۷۔آذر بیجان کے بادشاہ کا لقب اصبہین ۲۸۔طبرستان کے بادشاہ کا لقب سالار ہوتا تھا۔

(عمدۃ القاری فی شرح البخاری)

نامور فاتحین

۱۔فاتح شام حضرت عبیدۃ ابن الجراح

۲۔فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۔فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۴۔فاتح مراکش حضرت عُقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ

۵۔فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسمؒ

۶۔فاتح اسپین حضرت طارق بن زیادؒ

۷۔فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسمؒ

۸۔فاتح فلسطین سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

۹۔فاتح فرانس امیر عبدالرحمٰنؒ

۱۰۔فاتح سومناتھ سلطان محمود غزنوی

۱۱۔فاتح پانی پت احمد شاہ ابدالی

۱۲۔فاتح امریکہ ملا محمد عمر مجاہدؒ

کون کون کس میں ماہر تھا

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ علم نسب میں

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کام کی قوت میں

۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیاء میں

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فیصلہ میں

۵۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قرأت میں

۶۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ علم فرائض میں

۷۔ حضرت عبیدۃ ابن الجراح رضی اللہ عنہ امانت میں
۸۔ حضرت حسن بصریؒ وعظ میں
۹۔ حضرت وہب بن منبہ قصص میں
۱۰۔ حضرت ابن سیرین خوابوں کی تعبیر میں
۱۱۔ حضرت نافع رحمتہ اللہ علیہ قرأت میں
۱۲۔ امام ابوحنیفہؒ فقہ کے علم میں
۱۳۔ حضرت ابن اسحاقؒ مغازی میں
۱۴۔ حضرت مقاتلؒ تاویل میں
۱۵۔ حضرت کلبیؒ قصص القرآن میں
۱۶۔ حضرت خلیل بن احمد علم عروض میں
۱۷۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ عبادت میں
۱۸۔ امام سیبویہ علم نحو میں
۱۹۔ حضرت امام مالکؒ علم حدیث وصرف میں
۲۰۔ امام شافعیؒ علم حدیث وفقہ میں
۲۱۔ حضرت ابوعبیدہ رحمتہ اللہ علیہ غریب باتوں میں
۲۲۔ حضرت یحییٰ بن معین رجال میں
۲۳۔ حضرت علی بن مدینیؒ علل میں
۲۴۔ ابوتمام شعرگوئی میں
۲۵۔ امام احمد بن حنبلؒ سنت میں
۲۶۔ امام بخاریؒ حدیث کے پرکھنے میں
۲۷۔ حضرت جنید بغدادی تصوف میں

۲۸۔ محمد بن نصر المروزی اختلاف میں
۲۹۔ جبائی اعتزال میں
۳۰۔ اشعری علم کلام میں
۳۱۔ محمد بن زکریا۔ رازیؒ علم طِب میں
۳۲۔ ابومعشر علم نجوم میں
۳۳۔ ابراھیم کرمانی تعبیر میں۔
۳۴۔ ابن نباتہ خطبوں میں
۳۵۔ ابوالفرج اصفہانی سوال و جواب میں
۳۶۔ ابن حزم ظاھر الفاظ سے استدلال میں
۳۷۔ حریری مقامات میں
۳۸۔ متنبی اشعار میں
۳۹۔ خطیب بغدادی تیز پڑھنے میں
۴۰۔ علی بن ھلال لکھنے میں
۴۱۔ عطار سلمی خوف میں
۴۲۔ قاضی الفاضل انشاء میں
۴۳۔ امام اصمعی نوادر میں
۴۴۔ ابن سینا فلسفہ میں

(نایاب تحفہ)

بادشاہوں میں عیوب

۱۔اسکندر پیٹھ کبڑا تھا ۲۔نوشیرواں ایک آنکھ سے اندھا تھا ۳۔یزدجرد برص والا تھا

۴۔نعمان بن منذر سرخ آنکھ و بال والا تھا۵۔عبدالملک بن مروان کند ذہن تھا۶۔یزید بن عبدالملک لمبے دانتوں والا تھا۷۔ہشام بن عبدالملک بھینگا تھا۸۔مروان الحمار سرخ و سفید گربہ چشم تھا۹۔ارسطو دبلا پتلا اور دق کی بیماری میں مرا۱۰۔افلاطون فالج زدہ کمزور ہو کر مرا ۱۱۔بقراط حکیم سِل کی بیماری میں مرا۱۲۔جالینوس دست آور بیماری میں مرا (بحرالجواہر نایاب تحفہ)

قرآن کو دو لنگڑوں نے صرف سمجھا جاراللہ زمخشری مُعتزلی ۲۔عبدالقاہر الجرجانی (از افادات۔ درس حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ) اموی حاکم مروان ابن الحکم کو اس کی بیوی نے سوتے ہوئے منہ پر تکیہ رکھ کر اوپر بیٹھ گئی جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی (حیات الحیوان)

درج ذیل بزرگان کی قبور عراق میں ہیں

۱۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ۲۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ۳۔حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ ۴۔حضرت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ ۵۔حضرت مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ۶۔حضرت ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ ۸۔حضرت عباس بن علی بن سیدنا حُسین بن علی رضی اللہ عنہ ۹۔علی اکبر بن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ۱۰۔حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ ۱۱۔حضرت معروف کرخی ۱۲۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ ۱۳۔حضرت امام ابوحنیفہؒ ۱۴۔حضرت امام ابویوسفؒ ۱۵۔حضرت جنید بغدادیؒ ۱۶۔حضرت سرِی سقطی ۱۷۔حضرت امام موسیٰ کاظمؒ

(از کتاب جہانِ دیدہ مفتی تقی عثمانی)

انبیاء علیہم السلام پر وحی کے نزول کی تعداد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت مل جانے کے بعد 23 سالہ دورِ نبوت میں 26 ہزار بار وحی

نازل ہوئی جوکہ اوسط شرح ہر روز تین بار بنتی ہے دیگر انبیاء علیہم السلام پر نزول وحی کی تعداد اس طرح ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام پر پوری زندگی میں ۱۲ مرتبہ۔ حضرت ادریس علیہ السلام پر صرف ۴ بار
حضرت نوح علیہ السلام پر ۵۰ مرتبہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ۴۲ مرتبہ۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ۴۰۰ مرتبہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ۱۵ مرتبہ
حضرت یعقوب علیہ السلام پر صرف ۴ مرتبہ حضرت ایوب صابر علیہ السلام پر ۳ مرتبہ

تمام انبیاء علیہ السلام پر وحی نیند کی حالت میں آئی سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان حضرات پر وحی سونے اور جاگنے دونوں حالتوں میں آئی حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں صرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ (زرقانی، تفسیر ابن عادل)

نزول وحی کے سلسلے میں انبیاء کی حیات مبارکہ

حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مبارک 1000 برس — حضرت نوح علیہ السلام 950 برس
حضرت ادریس علیہ السلام 356 برس — حضرت ابراہیم علیہ السلام 195 برس
حضرت موسیٰ علیہ السلام عمر مبارک 125 برس — حضرت یعقوب 129 علیہ السلام برس

(خذیفہ اسرار)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بعمر 33 برس یا 120 برس اٹھایا گیا

(حاشیہ جلالین)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف 63 برس کی عمر میں دنیا سے پردہ فرما گئے۔

قرآن مجید میں مذکور پچیس انبیاء علیہم السلام

وسط عرب میں مبعوث چھے انبیاء علیہم السلام

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام ۲۔ حضرت ھود علیہ السلام ۳۔ حضرت صالح علیہ السلام

۴۔حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ۵۔حضرت شعیب علیہ السلام ۶۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصر میں مبعوث تین انبیاء علیہم السلام

ا۔حضرت یوسف علیہ السلام ۲۔حضرت موسیٰ علیہ السلام ۳۔حضرت ھارن علیہ السلام

عراق کی طرف چار انبیاء علیہم السلام

ا۔حضرت ادریس علیہ السلام ۲۔حضرت نوح علیہ السلام ۳۔حضرت ابراھیم علیہ السلام
۴۔حضرت یونس علیہ السلام

شام وفلسطین کی جانب

ا۔حضرت لوط علیہ السلام ۲۔حضرت اسحاق علیہ السلام ۳۔حضرت یعقوب علیہ السلام
۴۔حضرت ایوب علیہ السلام ۵۔حضرت ذوالکفل علیہ السلام ۶۔حضرت داؤد علیہ السلام ۷۔حضرت سلیمان علیہ السلام ۸۔حضرت الیاس علیہ السلام ۹۔حضرت سیع علیہ السلام ۱۰۔حضرت زکریا علیہ السلام ۱۱۔حضرت یحییٰ علیہ السلام ۱۲۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (از اخبار ضرب مومن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دس کے علاوہ سب انبیاء بنی اسرائیل میں سے تھے۔وہ دس یہ ہیں: ا۔حضرت نوح علیہ السلام ۲۔حضرت ہود علیہ السلام ۳۔حضرت صالح علیہ السلام ۴۔حضرت شعیب علیہ السلام ۵۔حضرت ابراہیم علیہ السلام ۶۔حضرت اسحاق علیہ السلام ۷۔حضرت یعقوب علیہ السلام ۸۔حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت محمد علیہ السلام

(از گلدستہ تفاسیر ج ا کتاب میں نو کے اسماء مذکور ہیں)

ہر ہزار سال میں ایک رسول تشریف لاتے۔

اکثر وبیشتر ایک رسول سے دوسرے تک ایک ہزار برس فاصلہ ہوتا ہے کم بھی ہوتا تھا چنانچہ پہلے ہزار میں حضرت آدم علیہ السلام دوسرے ہزار میں حضرت ادریس علیہ السلام

تیسرے میں حضرت نوح علیہ السلام چوتھے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پانچویں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام چھٹے میں حضرت سلیمان علیہ السلام ساتویں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آٹھویں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حیاۃ الحیوان عجائب المخلوقات)

تبع حمیریٰ کا واقعہ

ابن اسحاق نے کتاب مبداء وقصص الانبیاء میں لکھا ہے۔ تبع بن حسان حمیری تبع اول تھا جس کی حکومت مشرق تا مغرب پھیلی ہوئی تھی۔ بہت اللہ شریف کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا اچانک اس کے سر میں پھوڑا نکلا جس میں پیپ پیدا ہوگئی اور دردِ شدید ہوتا تھا اتنی بدبو پیدا ہوگئی کہ تین گز فاصلے پر بھی کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔ اپنا ارادہ تبدیل کر کے یثرب یعنی مدینہ منورہ کا رخ کیا اس سفر میں اس کے ساتھ تقریباً اڑھائی لاکھ کا لشکر تھا۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اس کو معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دانشور عُلماء چارسو تقریباً جنہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اب یثرب سے واپس نا ہوں گے۔ تبع حمیری نے انہیں بلا کر پوچھا اس میں کیا حکمت ہے انہوں نے کہا کہ بیت اللہ کو ایک شخص عزت دیگا اور بلند کرے گا جو آئندہ زمانے میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا یثرب اسکی ہجرت گاہ ہوگی اور یہیں وہ قیام کرے گا۔

اس لیے ہم یہاں سے واپس نہ ہونگے۔ چنانچہ تبع نے اجازت دیدی اور ہر ایک کیلئے گھر تعمیر کروایا اور چارسو باندیوں کو آزاد کر کے ان سے بیاہ دیا اور ایک گھر بنام نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تعمیر کروایا اور ایک خط حضور علیہ السلام کے نام تحریر کروا کے سب سے بڑے عالم کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ اگر اگر اس نبی کا زمانہ پاؤ تو یہ خط میری طرف سے پیش کر دینا چنانچہ چلتے چلتے وہ خط پورے ایک ہزار برس بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا خط کا مضمون یہ تھا:

امابعد

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آپ پر اور آپ کے پروردگار جو ہر چیز کا قادر ہے ایمان لاتا ہوں اور جو مذہب اپنے پروردگار کی طرف سے لیکر ظاہر ہوئے انپر بھی ایمان لاتا ہوں میں ان الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کر چکا اگر خوش قسمتی سے آپکا مبارک زمانہ مل گیا تو بہتر لیکن اگر آپکا زمانہ نہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے بھول نہ جانا اور روز قیامت میری سفارش فرمانا اس لئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تشریف لانے سے قبل آپ کی بیعت کر چکا ہوں اب میں ملت ابراہیمی کا پابند ہوں۔

خط موصول ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین بار فرمایا نیک صالح بھائی تبع کو مرحبا ہو۔ تو ابوایوب انصاری کا وہ گھر جس میں وہ رہائش پذیر تھے درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گھر تھا جس کو تبع نے مخصوص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے تعمیر کروایا تھا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تو بطور نگران کے اس گھر میں قیام پذیر تھے۔ (بحوالہ سیرۃ حلبیہ ج 2)

آدابِ تحریر بڑوں اور چھوٹوں کے القاب

تحریر مرتبہ اور حیثیت کے اعتبار سے ہونی چاہیے بڑوں کے خطوط کو والانامہ، سرفراز نامہ، افتخار نامہ، کرامت نامہ، اعزاز نامہ، صحیفۂ گرامی برابر والوں کیلئے عنایت نامہ، کرم نامہ چھوٹوں کیلئے مُسرّت نامہ، راحت نامہ۔

والد کے نام تحریر میں القاب

جناب والد صاحب محترم و مُعظم السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ بعد تسلیم بصد آداب و تکریم۔

ایضاً۔ جناب والد صاحب مُعظم و محترم فرزند ادن دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔

والدہ کے نام

جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ و مکرمہ دام ظلہا العالیہ السلام علیکم......

بڑی ہمشیرہ کے نام۔

جناب ہمشیرہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا العالیہ السلام علیکم......

بڑے بھائی کے نام۔

جناب بھائی صاحب معظم و محترم مخدوم و مکرم دام ظلکم العالی السلام علیکم......

بیٹا بھتیجا نواسہ کو۔

برخودار نور چشم راحت جان سعادت اقبال نشان سلمہ اللہ تعالیٰ

ایضاً۔فرزند دل بند جگر پیوند طال عمرہٗ ایضاً نور بصر لخت جگر طال عمرہٗ

چھوٹی بہن کیلئے۔

عزیزہ ہمشیرہ نور چشمہ صالحہ سلمہا اللہ تعالیٰ

خواہر نیک اختر طُول عُمرہا

چھوٹوں کے القاب کے بعد۔بعد دعائے درازیٔ عمر و حصولِ سعادت دارین بعد دُعائے سعادت مندی و نیک اطواری بعد دعائے فراواں کے واضح ہو کہ۔

شوہر کے القاب۔

محرم اسرار انیس غمگسار من سلامت بعد سلام نیاز کے التماس ہے کہ

ایضاً۔ واقف راز ہمدم و ہمباز من سلامت۔بعد شوق یا اشتیاقِ ملاقات کے عرض ہے کہ

بیوی کے القاب۔

رونق خانہ وکاشانہ وزیب کاشانہ من سلامت بعد شوق ملاقات کے عرض ہے۔
ایضاً۔انیس خاطر غمگین تسکین بخش دلِ اندوہ گیں سلامت اور اشتیاق ملاقات کہ عرض ہے۔(بہشتی زیور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

انگوٹھی پر نقوشِ تحریر۔

۱۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا نقش۔مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللّٰہ
۲۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
۳۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر نقش تھا۔ نِعمَ القَادِرُ اللّٰہ
۴۔حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہ
۵۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش۔ کفیٰ بالموتِ واعظاً
۶۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش۔ المُلکُ لِلّٰہ
۷۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش۔ لَتَصْبِرَنَّ اَوْ لَتَنْدِمَنَّ
(ترجمہ:یعنی صبر کو لازم پکڑو اور ندامت اٹھانی پڑے گی)
۸۔حضرت مسروق رحمتہ اللہ علیہ کی انگوٹھی کا نقش۔ بِسمِ اللّٰہ
۹۔حضرت ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ کی انگوٹھی کا نقش بِاللّٰہِ
۱۰۔حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کی انگوٹھی کا نقش۔ حسبی اللّٰہ
۱۲۔حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی انگوٹھی کا نقش۔قُلِ الخیرَ والّا فاسکُتْ
(ترجمہ:بھلی بات کرو ورنہ خاموش رہو۔)
۱۳۔حضرت امام ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ کی انگوٹھی کا نقش۔ من عمِلَ برأیہ فقَدْ

نَدِمَ: (ترجمہ: جس نے اپنی رائے پر عمل کیا وہ ندامت اٹھائے گا۔)

۱۴۔حضرت امام محمد رحمتہ اللہ علیہ انگوٹھی کا نقش۔ مَنْ صَبَرَ ظَفَرَ

۱۵۔حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی انگوٹھی کا نقش مَن صَبَرَ ظَفَرَ

۱۶۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ قاسم بن محمدؒ کی انگوٹھی کا نقش نِعْمِ القَادِرَ اللّٰہ

انگوٹھی مرد کیلئے صرف چاندی کی جائز ہے وہ بھی تقریباً چار ماشہ وزن کی ہو سونا استعمال کرنا مرد کیلئے جائز نہیں مجبوری میں جائز ہے۔ جیسا کہ سونا کے دانت یا داڑھ لگانی پڑ جائے، لوہے پیتل جست وغیرہ کی انگوٹھی بھی استعمال کرنا جائز نہیں۔ البتہ چاندی کی انگوٹھی میں عقیق یاقوت کے پتھر جڑوانا درست ہے قرآنی آیات کی نقش والی انگوٹھی کی بیت الخلاء میں جاتے وقت اتار دینا چاہیے۔ (بکھرے موتی جلد نمبر 5)

سلف وخلف صاحبین متقدمین ومتاخرین وغیرہ کی وضاحت

علم فقہ میں شیخین سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اس لئے کہ یہ دونوں حضرات امام محمد بن حسن الشیبانی کے استاذ ہیں۔ صاحبین سے مراد امام ابو یوسف اور امام محمد ہوتے ہیں کیونکہ یہ دونوں حضرات امام ابوحنیفہ سے علم کے حصول میں ساتھی ہیں۔ طرفین سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام محمد ہوتے ہیں۔ سلف وخلف سے مراد امام ابوحنیفہؒ سے امام محمدؒ تک سلف امام محمدؒ کے بعد شمس الائمہ حلوانیؒ تک خلف متقدمین وہ حضرات کہلاتے ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمد اور امام ابو یوسفؒ کا زمانہ پایا ہوا اس کے بعد کے حضرات کو متاخرین کہتے ہیں دوسرا قول یہ ہے کہ امام محمدؒ تک کے علماء کو متقدمین اور حافظ الدین بخاری تک کے علماء کو متاخرین کہتے ہیں۔ علامہ ذھبی فرماتے ہیں تیسری صدی سے قبل علماء متقدمین اسکے بعد کے علماء کو متاخرین کہتے ہیں علم حدیث میں شیخین سے مراد امام

بخاری ومسلم ہوتے ہیں۔ صحابہ میں شیخین حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما مراد ہوتے ہیں۔

علم نحو کی وجہ تسمیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا اَنَّ اللّٰهَ بَرِیئٌ مِنَ المشرکینَ وَرَسُولِہ یعنی رسول کہ لام کو مکسور پڑھ رہا تھا جبکہ مفتوح ہے آپ نے قاعدہ کلیہ ارشاد فرمایا کلُّ فاعلٍ مرفوعٌ وَکلُّ مفعولٍ مَنْصُوبٌ وکلُّ مضافُ اِلَیہِ مَجْرُورٌ آپ نے فرمایا انحوا یعنی اس طرح لکھو! جیسے میں نے کہا ہے تب سے اس کا نام نحو یعنی علمِ نحو ہو گیا عربی زبان میں اس کے یہ معنیٰ آتے ہیں: ا۔مثل ۲۔ارادہ ۳۔جانب ۴۔راستہ ۵۔مقدار ۶۔نحا ینحوا ارادہ کرنا۔

(مصباح اللغات، نایاب تحفہ)

حُسنِ اخلاق کی یادگار مثال

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حضرموت میں ایک جاگیر کا ٹکڑا عطا فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ روانہ فرمایا کہ انہیں جا کر دلوا دیں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پیدل تھے جب ریگستان کی دھوپ تیز ہوئی پاؤں جلنے لگے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ حضرموت کے بڑے نواب اور رئیس تھے۔ فرمایا تم بادشاہوں کے پیچھے سوار ہونے کے قابل نہیں میرے اونٹ کے سایہ میں پیدل چلتے رہو۔ بس پیدل ہی حضرموت تک گئے قربان جائیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خود خلیفہ بنے تو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دمشق انکی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر استقبال کیا اور بہت اکرام واعزاز کیا

اور حسن سلوک کیا۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سالے اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے دن موذن کی گردن اعزاز کی وجہ سے لمبی ہوگی کے راوی ہیں اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے نماز میں ہاتھ اٹھانے باندھنے کے متعلق روایت کے راوی ہیں۔ (بکھرے موتی جلد نمبر ۱)

سورج کی مدد سے صحیح سمت قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

سورج کی مدد سے صحیح سمت قبلہ معلوم کرنا بے حد آسان ہے اس لیے کہ سال میں دو دن ۲۸ مئی اور ۱۶ جولائی ایسے آتے ہیں جب کہ مکہ معظمہ میں نصف النہار کے وقت سورج مسجد الحرام کے ٹھیک اوپر عمودی زاویے پر ہوتا ہے اور ہر ملک اور ہر مقام اور ہر جگہ سے (جہاں پر بھی اس وقت دن ہو) ہر چیز کا سایہ مکہ مکرمہ کی جانب ہوتا خواہ وہ مقام مکہ سے مشرق میں ہو یا مغرب میں، شمال میں ہو یا جنوب میں۔ اگر آپ مذکورہ تاریخوں میں کسی جگہ سمت قبلہ معلوم کرنا چاہیں تو مکہ مکرمہ کے نصف النہار کے وقت خواہ اس وقت آپ کے ملک میں جو کچھ بھی وقت ہو مجوزہ جگہ پر ایک بانس سیدھا کھڑا کر دیں اس بانس کے سایہ کی سیدھ میں جتنی لمبی لائن یا خط آپ مناسب سمجھیں کھینچ لیں یہی خط قبلہ کا رخ ہے اس لائن یا خط کے مطابق مسجد کی وہ دیوار بنے گی جو ہمارے ملک میں مساجد میں مشرق سے مغرب کی جانب ہے اور اس خط یا لائن سے زاویہ قائمہ پر مسجد کے سامنے کی (دیوار محراب مسجد اور صفیں بنائی جائیں گی۔ یہ عمل ۲۸ مئی کو پاکستان میں ۲ بج کر ۱۸ منٹ پر کرنا چاہیے اور ۱۶ جولائی کو ۲ بجکر ۲۶ منٹ پر کرنا چاہیے اگر کسی وجہ سے ۲۸ مئی یا ۱۲ جولائی سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد یہ عمل کیا جائے گو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس تاخیر یا تقدیم سے زمین پر قائم کردہ خط نہایت معمولی فرق پڑتا ہے مگر مناسب یہی ہے کہ تاریخ اور وقت کا اہتمام ہو جائے۔)

مسنون کفن کے کپڑے

مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں:

اِزار۔ سر سے پاؤں تک لمبائی اڑھائی گز چوڑائی سوا سے ڈیڑھ گز
لفافہ۔ لمبائی تین گز چوڑائی سوا سے ڈیڑھ گز کندھوں سے ٹخنوں تک۔
قمیص۔ گردن سے پاؤں تک لمبائی اڑھائی سے پونے تین گز چوڑائی ایک گز۔

عورت کا مسنون کفن

تین کپڑے مذکورہ بالا مردوں والے دو کپڑے اضافی سینہ بند سر بند
سینہ بند۔ بغل سے رانوں تک لمبائی دو گز چوڑائی بغل سے رانوں تک۔
سر بند۔ سر اور بالوں پر ڈالنے کیلئے ہے لپیٹنا نہیں لمبائی ڈیڑھ گز چوڑائی تقریباً پون گز کپڑا۔
اس سے زائد کپڑے مسنون نہیں قریب البلوغ لڑکے کو مردوں والا کفن دینا اور قریب البلوغ لڑکی کیلئے مستورات کا کفن دینا مسنون ہے چھوٹا بچہ کا کفن صرف ایک کپڑے میں دیا جائے یہ بہت چھوٹے بچے کا حکم ہے لیکن اگر بچہ یا بچی بڑے ہوں مگر بالغ نا ہوں تو بہتر ہے ان کو بھی مسنون کفن دیں۔ (احکام میت ڈاکٹر عبدالحیؒ عارفی رحمتہ اللہ علیہ)۔

سال بھر میں روزے کے دن

رمضان المبارک۔ پورے ماہ کے روزے رکھنا ۲۹ ہوں یا ۳۰ دن فرض ہیں۔ (سورۃ البقرہ)

ماہ شوال کے چھے روزے۔ پورے ماہ میں چھے روزے رکھنا مستحب ہے چاہے اکٹھے رکھیں یا الگ الگ ان کا ثواب سال بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(بحوالہ فتاوی ھندیہ)

ماہ ذوالحج ۔ اس ماہ کے ابتدائی روزے نفلی ہیں ہر روزہ کا ثواب ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ (بحوالہ ترمذی جلد نمبر ۱) خصوصاً ۹ ذالحجہ کا روزہ کا ثواب ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (بحوالہ بیہقی شعب الایمان) نیز ۹ ذی الحجہ کے روزے سے ایک سال گزشتہ اور آئندہ سال دو سالوں کے گناہوں صغیرہ کا کفار ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

ماہ محرم الحرام ۔ اس ماہ کے نفلی روزوں کا بھی بہت اجر ہے خصوصاً دس ۱۰ روم کا روزہ اس کے ساتھ ۹ یا ۱۱ تاریخ کا روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ترمذی)

ماہ شعبان ۔ پندرہ شعبان کا روزہ نفلی مگر اسکی روایات کمزور درجہ کی ہیں مگر چند کمزور روایات مل کر مضبوط روایت بن جاتی ہے۔

پیر، جمعرات کا روزہ ۔ ان دونوں دنوں میں روزہ مستحب ہے۔ (فتاوی ہندیہ)

ایام بیض کے روزے ۔ ہر چاند ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ ایام بیض کہلاتی ہے۔ یعنی خوب روشن دن ان ایام میں بھی روزہ رکھنا حضور علیہ السلام سے ثابت ہے اور مستحب ہے۔ (فتاوی ہندیہ) (از ماہنامہ علم وعمل نمبر 146)

سال بھر پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

ماہ ذی الحج میں ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰ تاریخوں کا روزہ اور ایک دن عید الفطر کا یعنی یکم شوال مذکورہ روزوں میں صرف رمضان کے روزے کو بلا عذر توڑنے پر قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔ بقیہ روزوں میں سے کسی روزہ کے توڑنے پر کفارہ نہیں ہے البتہ قضا واجب ہوگی۔ جو ایسا مریض ہو کہ اس کے تندرست ہونے کی امید بھی نا ہو تو ہر روزے جو رمضان کے مہینے کے ہیں کے بدلے ۲ کلو گندم محتاجوں کو دیدیگا بطور فدیہ کے البتہ اگر زندگی میں صحت ہوگئی تو اب چھوڑے روزوں کی قضا کرنا ہوگی اور جو فدیہ دیا اس پر صدقہ اجر ملے گا۔

صندوق البرید (لیٹر بکس)

صندوق کہتے چوکور ڈبہ برید کہتے ہیں کٹا ہوا اصل میں یہ لفظ بُریدہ سے نکلا ہے جس کا معنی وہ گھوڑا جو دم کٹا ہو پہلے تیز دوڑانے کیلئے دم کاٹتے تھے۔ پہلے نظام ڈاک ترتیب یوں ہوتی کہ ہر بارہ میل پر ایک چوکی ہوتی وہاں تازہ دم گھوڑے موجود ہوتے تیز دوڑا ہوا گھوڑا آتا تازہ دم ڈاکیا اور گھوڑا کو دیتا وہ اگلے بارہ میل کی جانب چل پڑتا وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بُرید سے بَرید ہوا بمعنیٰ ڈاک اور پھر صندوق البرید کا معنیٰ ہوا لیٹر بکس اور پھر مزید مختصر ہو کر اب صرف ص۔ب رہ گیا یعنی صندوق البرید اب عرب ممالک لکھتے ہیں شارجہ ابوظہبی ص ب ۲۹۲۱۵۵۴۴۷

حجاز مقدس اور قُرب وجوار کے درمیان فاصلے

صفاء مروہ کے درمیان مکہ بنتا ہے منیٰ عرفات کی طرف ۳ میل منیٰ سے تھوڑا آگے مزدلفہ خیبر مدینہ سے ۴ منزل۔ عرفات مکہ سے ۸ میل۔ شعر الحرام مزدلفہ میں پہاڑی ہے۔ مدینہ مکہ سے بجانب شمال ۱۰ منزل۔ جدہ مکہ سے ۲ منزل۔ مکہ سے طائف ۲ منزل۔ مدین قلزم کے کنارے تبوک کے برابر ۶ منزل۔ کوفہ بغداد سے ۳ منزل۔ کوفہ سے مدینہ ۲۰ منزل۔ بصرہ سے مدینہ منورہ ۱۸ منزل۔ مدینہ سے بحرین ۱۵ منزل۔ مدینہ سے دمشق ۲۰ منزل۔ مدینہ سے مصر ۲۰ منزل۔ بصرہ سے بحرین ۱۸ منزل۔ ایک منزل ۴۸ میل کی ہوتی ہے اور ۴۸ میل 78 کلو میٹر بنتا ہے اس حساب سے ۱۰ منازل 770 کلو میٹر اور ۲۰ منزل 1540 کلو میٹر ہوا (تفسیر حقانی ج ۱) ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے چھ میل۔

بحری مسافت

کراچی تا عدن (یمن) ۱۵۰۰ میل۔ کراچی تا رنگون (برما) ۱۳۰۰ میل کولمبو (سری لنکا)

تاعدن (یمن) ۲۱۰۰ میل ۔ملبورن (آسٹریلیا) تا کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) ۴۹۰۰ میل۔ ملبورن تالندن ۱۱۹۲۵ میل ہابزٹ (آسٹریلیا) تا کیپ ٹاؤن (افریقہ) ۵۸۰۰ میل۔ کیپ ٹاؤن تا بیونس آئرس (ارجنٹائن) ۳۸۰۰ میل ۔کیپ ٹاؤن تالندن ۶۸۰۰ میل براستہ سینیگال ۶۱۰۰ میل ۔آرچنگل (روس) تا گلاسکو ۲۱۰۰ میل گلاسکو تا چرچل (کینیڈا) ۵۵۰ میل ۔گالے (سری لنکا) تا مارکشش مذغاسکر ۲۱۰۰ میل بنکاک (تھائی لینڈ) تا کولمپور ملائیشیاء براستہ روڈ ۲۰۰۰ کلو میٹر ۔بنکاک تالاؤس بارڈر ۷۰۰ کلو میٹر براستہ روڈ بنکاک تا برما بارڈر ۹۰۰ کلو میٹر براستہ روڈ ۔پورا سری لنکا لمبائی ۴۵۰ کلو میٹر چوڑائی ۲۳۰ کلو میٹر۔

کُرّہ ارض کی بنیادی معلومات

سطح زمین 19 کروڑ 70 لاکھ مربع میل ہے 29 فیصد خشکی 71 فیصد پانی ہے۔خشکی 29 فیصد۔

خشکی کے متعلق

براعظم ایشیاء۔	ایک کروڑ ستر لاکھ مربع میل۔
براعظم افریقہ۔	ایک کروڑ سولہ لاکھ مربع میل۔
براعظم یورپ۔	اڑتیس لاکھ مربع میل۔
جنوبی امریکہ۔	ستر لاکھ مربع میل۔
شمالی امریکہ۔	نوے لاکھ مربع میل۔
براعظم آسٹریلیاء۔	پینتیس لاکھ مربع میل۔
اسٹارکٹکا منجمد۔	پچاس لاکھ مربع میل۔

تری کے متعلق سمندر (پانی) 71 فیصد

بحرالکاہل۔	چھ کروڑ چالیس لاکھ مربع میل۔

بحر اقیانوس۔ تین کروڑ پندرہ لاکھ مربع میل۔

بحر ہند۔ دو کروڑ اسی لاکھ مربع میل۔

منجمد شمالی۔ پچپن لاکھ مربع میل۔

منجمد جنوبی۔ ستاون لاکھ مربع میل۔

سب گہری سمندری جگہ

فلپائن کے قریب ہے گہرائی۔ 34.430 فٹ یعنی ساڑھے چھے میل تقریباً گیارہ کلومیٹر۔

بادل۔

زمین سے بادل کی اونچائی آٹھ ہزار گز ہوتی ہے۔

چاند۔

زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل ہے۔

سورج۔

زمین سے 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔ 13 لاکھ زمینوں کے برابر ہے سورج کی ساری گرمی میں سے 2 ارب 13 کروڑ 90 لاکھواں حصہ ملتا ہے۔

ہوا۔

45 میل یعنی 72 کلومیٹر سے اوپر ہوا نہیں ہے۔

روشنی۔

اسکی رفتار 1 لاکھ 86 ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔

آواز۔

اسکی رفتار 5 سیکنڈ میں 1 میل 1 منٹ میں 12 میل 1 گھنٹہ میں 720 میل ہے۔

زمین سورج کے قریب

زمین 18 اگست کو سورج کے بہت قریب ہوتی ہے اور 2 دسمبر کو دور ہوتی ہے۔

خون کی گردش

انسانی جسم میں خون کی گردش کا اندازہ 120 کلو میٹر فی گھنٹہ کی دوڑ کے برابر ہے۔
(معلومات عامہ)

فرائض کا بیان

"فرائض" جمع ہے "فریضہ" کی جو "فرض" سے مشتق ہے۔ فرائض میراث کے ان حصوں کو کہتے ہین جو قرآن یا حدیث میں متعین و مقرر ہیں۔ گویا اس بات میں یہ بیان کیا جائے گا کہ جو شخص مرجائے اس کے کون کون عزیز و اقارب اس کے وارث ہوں گے اور اس کا چھوڑا ہوا مال و اسباب ان ورثاء میں کس طرح تقسیم ہوگا۔ یہ باب چونکہ ایک بڑے اہم موضوع سے متعلق ہے اس لئے مناسب ہے کہ ابتدائی طور پر چند اصولی باتیں اور کچھ ضروری مسائل یک جائی انداز میں نقل کر دیئے جائیں۔

ورثاء کی ترتیب

علماء لکھتے ہیں کہ میت کے ترکہ (یعنی اس کے چھوڑے ہوئے مال و اسباب) کے ساتھ چار حق متعلق ہوتے ہیں۔ جس کی ترتیب یہ ہے کہ:

(۱) پہلے تو میت کی تجہیز و تکفین کی جائے یعنی اسے غسل دیا جائے پھر کفن دیا جائے، اس کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھا کر قبرستان لے جایا جائے اور پھر قبر میں دفن کیا جائے، ان چیزوں مین جو کچھ خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہ اس کے ترکہ میں سے اس طرح خرچ کیا جائے کہ نہ تو تنگی کی جائے اور نہ

اسراف کیا جائے۔

(۲) اس کے بعد اگر میت کے ذمّہ کوئی قرض و مطالبہ ہو تو اس کی ادائیگی کی جائے۔ پھر قرض و مطالبہ کی ادائیگی کے بعد۔

(۳) جو مال و اسباب بچے اس میں سے تہائی حصّہ میں وصیّت جاری کی جائے بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو ان تین مرحلوں کے بعد۔

(۴) اس کا بقیہ تمام مال و اسباب اس کے وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے جس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے ذوی الفروض کو ان کے مقررہ حصّے دیئے جائیں اور ان کو دینے کے بعد جو کچھ بچے وہ میّت کے عصبات نسبی کو دے دیا جائے کیونکہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ عصبات نسبی کا حق ہوتا ہے، اور اگر میت کے وارثوں میں ذوی الفروض موجود نہیں ہوتے تو پھر اس کا تمام ترکہ عصبات نسبی کو ملتا ہے، اور اگر اس کے وارثوں میں عصبات نسبی نہیں ہوتے تو ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ آزاد کرنے والے کو ملتا ہے بشرطیکہ میّت غلام رہا ہو اور اس کو آزاد کیا گیا ہو اور اگر آزاد کرنے والا موجود نہ ہو تو پھر اس آزاد کرنے والے کے مرد عصبات کو دیا جاتا ہے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو پھر وہ بچا ہوا ترکہ ذوی الفروض کی طرف لوٹ جائے گا علاوہ زوجین کے کیونکہ اس دوبارہ تقسیم میں ذوی الفروض میں سے زوجین کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا۔

اور اگر میت کے ورثاء میں نہ تو ذوی الفروض میں سے کوئی ہو اور نہ عصبات نسبی و سببی ہوں تو اس کا ترکہ ذوی الارحام کو دیا جائے اور اگر ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو مولیٰ موالات کو دیا جائے اور اگر کوئی مولیٰ موالات بھی نہ ہو تو پھر وہ تمام ترکہ اس غیر شخص کو ملے گا جس کے نسب کا میت نے اقرار کیا ہو مثلاً اس نے زید کے بارہ میں کہا ہو کہ یہ میرے باپ کا بیٹا ہے

حالانکہ زید کا یہ نسب (یعنی اس میت کے باپ کا بیٹا ہونا) اس اقرار کے علاوہ اور کسی صورت میں ثابت نہ ہو لیکن پھر بھی وہ میّت کے ترکہ کا حقدار قرار پائے گا۔ اور اگر ایسا بھی کوئی شخص نہ ہو تو پھر وہ ترکہ اس شخص کو دیا جائے گا۔ جس کے لئے میّت نے اپنے تمام مال کی وصیّت کی ہو اور اگر ایسا بھی کوئی شخص نہ ہو جس کے لئے میّت نے اپنے تمام مال و اسباب کی وصیت کی ہو تو پھر اس کا سارا مال و اسباب بیت المال میں رکھا جائے گا اور اگر بیت المال بھی نہ ہو تو پھر آخر میں بیت المال کے مصرف میں صرف کیا جائے یعنی مدارس و مساجد یا فقراء و مساکین وغیرہ کو دے دیا جائے۔

ذوی الفروض کی تفصیل

ذوی الفروض بارہ ہیں۔ (۱) باپ (۲) دادا (خواہ اوپر کے درجہ کے ہوں جیسے پردادا اور سکڑ دادا وغیرہ) (۳) اخیافی بھائی (اخیافی ان بھائیوں کو کہتے ہیں جن کے باپ الگ الگ ہوں اور ماں ایک ہو) (۴) بیوی (۵) خاوند (۶) ماں (۷) جدّہ (یعنی دادی یا نانی خواہ اوپر کے درجہ کی ہوں جیسے پڑدادی اور سکڑ دادی یا پڑنانی اور سکڑ نانی) (۸) بیٹی (۹) پوتی (۱۰) حقیقی بہن (۱۱) سوتیلی بہن (۱۲) اخیافی بہن۔

ذوی الفروض کے حصّے

میّت کے ترکہ میں باپ کا چھٹا حصہ ہوتا ہے جبکہ میّت کا بیٹا یا پوتا اور یا پڑ پوتا بھی موجود ہو، اور اگر یہ نہ ہوں بلکہ بیٹی یا پوتی اور یا پڑ پوتی موجود ہو تو باپ کو چھٹا حصہ بھی ملے گا اور وہ عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہ تو بیٹا یا پوتا اور پڑ پوتا ہو اور نہ بیٹی یا پوتی اور یا پڑ پوتی ہو تو باپ صرف عصبہ ہوگا۔ حاصل یہ کہ پہلی صورت میں تو باپ صرف صاحب فرض ہوتا ہے اور دوسری صورت میں صاحب فرض بھی ہوتا ہے اور عصبہ بھی اور تیسری صورت میں صرف عصبہ ہوتا ہے! اگر میت کا باپ موجود نہ ہو تو مذکورہ بالا تینوں صورتوں میں اس کا دادا باپ کی مانند ہوگا اور اگر میت کے باپ اور دادا دونوں زندہ ہوں تو پھر دادا محروم ہوگا یعنی اسے میّت کے ترکہ میں

سے کچھ نہیں ملے گا۔

اخیافی بھائی اور اخیافیہ بہن کو میراث کا چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ وہ ایک ہو اور اگر وہ دو یا دو سے زائد ہوں تو ان کے لئے تہائی حصہ ہے جو مرد وعورت پہ برابر تقسیم ہوگا، اور اگر میت کا باپ یا دادا زندہ ہو یا اس کا بیٹا یا بیٹے کی اولاد موجود ہو تو پھر اخیافی بھائی بہن محروم ہوں گے۔

اگر بیوی مر جائے اور اس کا بیٹا بیٹی نہ ہو اور بیٹے کی اولاد بھی نہ ہو تو اس کے ترکہ میں سے شوہر کو نصف حصہ ملے گا اور اگر بیٹا بیٹی یا بیٹے کی اولاد موجود ہو تو شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا۔

اگر خاوند مر جائے اور نہ تو اس کے بیٹا بیٹی ہو اور نہ بیٹے کی اولاد ہو تو اس کے ترکہ میں سے بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا اور اگر میت کے بیٹا بیٹی یا بیٹے کی اولاد موجود ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا، یہ بات ملحوظ رہے کہ اگر میت کی ایک ہی بیوی ہو تو اس کو بھی وہی حصہ ملے گا جو ذکر کیا گیا اور اگر ایک سے زائد یعنی دو یا تین اور چار بیویاں ہوں تب بھی یہی حصہ ملے گا فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک بیوی ہوگی تو مذکورہ بالا حصہ کی وہ تنہا حق دار ہوگی اور ایک سے زائد بیویاں ہونگی تو وہ اس حصہ کو برابر برابر تقسیم کریں گی۔

میت کے ترکہ میں سے ماں کو چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ میت کے بیٹا بیٹی یا پوتا یا اس کی اولاد یا ایک بہن یا دو بھائی اور دو بہن یا دو سے زائد بھائی اور بہن (خواہ حقیقی بھائی بہن ہوں یا سوتیلے اور اخیافی ہوں) موجود ہوں، اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہوگا تو ماں کو کل ترکہ میں سے تہائی حصہ ملے گا اور اگر ماں کے ساتھ باپ اور خاوند یا بیوی بھی ہو تو اس صورت میں باپ اور خاوند یا بیوی کا حصہ دے کر جو باقی بچے گا اس میں سے ماں کو تہائی حصہ ملے گا اور اگر مذکورہ بالا صورت میں بیوی یا خاوند کے ساتھ باپ کی بجائے دادا موجود ہو تو پھر ماں کو تمام ترکہ کا تہائی حصہ ملے گا کیونکہ اس صورت میں دادا، باپ کا قائم مقام نہیں ہوتا۔

دادی اور نانی کا چھٹا حصہ ہوتا ہے خواہ وہ ایک ہوں یا کئی ہوں جس کا مطلب یہ

ہے کہ اگر صرف ایک دادی یا صرف ایک نانی ہوگی تو وہ میت کے ترکے کے چھٹے حصہ کی تنہا حق دار ہوگی اور اگر ایک سے زائد ہوں گی مثلاً ایک ایک دادی اور ایک نانی ہو یا دو دادی یا دو نانی ہوں تو وہ سب اس چھٹے حصہ کو باہم برابر تقسیم کرلیں گی بشرطیکہ وہ سب درجہ میں برابر ہوں اور اگر درجہ میں برابر نہ ہوں بلکہ درجہ میں مفاوت ہوں (جیسے ایک دادی ہو اور ایک پڑ دادی ہو یا ایک نانی ہو اور ایک پڑ نانی ہو) تو دور کے درجہ والی (یعنی پڑ نانی) قریب کے درجہ والی (یعنی نانی) کے سامنے محروم ہوگی، اسی طرح ماں کی موجودگی میں تمام ہی جدّات (یعنی دادی و نانی وغیرہ) محرم ہوتی ہیں، نیز دادا کی موجودگی میں باپ کی دادیاں محروم ہوتی ہیں لیکن دادا کی بیوی یعنی باپ کی ماں محروم نہیں ہوتی۔

میت کی بیٹی میراث سے کبھی محروم نہیں ہوتی، اگر اس کا بھائی یعنی میت کا بیٹا موجود ہوتا ہے تو وہ عصبہ بن جاتی ہے ورنہ ذوی الفروض رہتی ہے، چنانچہ بیٹی کے میراث پانے کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ اگر صرف ایک بیٹی ہو اور اس کے ساتھ اس کا کوئی حقیقی یا سوتیلا بھائی نہ ہو تو میت کے ترکہ میں سے اس کو نصف حصہ ملتا ہے (اور اگر کوئی دوسرا وارث بھی نہ ہو تو باقی نصف حصہ بھی اسی کو مل جاتا ہے) دوم یہ کہ اگر دو بیٹیاں ہوں یا دو سے زائد ہوں اور ان کے ساتھ ان کا کوئی حقیقی یا سوتیلا بھائی نہ ہو تو ان بیٹیوں کو ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا جسے وہ سب آپس میں برابر برابر تقسیم کرلیں گی۔ سوم یہ کہ اگر بیٹیوں کے ساتھ میت کا بیٹا موجود ہو تو اس صورت میں بیٹی کا کوئی حصہ نہیں بلکہ وہ عصبہ بن جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میت کے ترکہ میں سے جس قدر بیٹے کو ملے گا اس کا آدھا ہر ایک بیٹی کو ملے گا خواہ ایک بیٹی ہو یا دو چار بیٹیاں ہوں، چنانچہ اگر کسی میت کے متعدد بیٹے اور متعدد بیٹیاں ہوں تو ان میں ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔

اگر میت کی بیٹی بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو صرف ایک پوتی ہو تو اس کو ترکہ میں سے نصف ملے گا اور اگر دو یا دو سے زیادہ پوتیاں ہوں تو ان کو کل ترکہ میں سے دو تہائی دیا جائے گا۔ جسے وہ سب آپس میں برابر تقسیم کرلیں گی۔ اگر میت کے بیٹا، پوتا یا پڑ دتا موجود نہ ہو بلکہ صرف

ایک بیٹی ہوتو پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا خواہ ایک پوتی ہو یا متعدد پوتیاں ہوں، اور اگر میت کے دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں موجود ہونگی تو اس صورت میں پوتی بالکل محروم رہے گی ہاں اگر پوتی کے ساتھ میت کا پوتا بھی موجود ہوا (خواہ وہ نیچے ہی کے درجہ کا کیوں نہ ہو یعنی پڑوتا اور خواہ یہ پوتا اس پوتی کا حقیقی بھائی ہو یا سوتیلا بھائی ہو اور یا چچازاد بھائی ہو) تو پھر چاہے میت کی ایک ہی بیٹی ہو یا متعدد بیٹیاں ہوں وہ پوتی عصبہ ہو جائے گی۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد جو کچھ بچے گا یہ پوتی اور پوتا آپس میں بطور عصوبت تقسیم کرینگے یعنی پوتے کو دو حصے اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا، لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر میت کا بیٹا موجود ہوگا تو پھر یہ پوتی ہر حال میں بالکل محروم رہے گی۔ نیز اگر نہ تو میت کی اولاد موجود ہو اور نہ میت کے بیٹے کی اولاد موجود ہو تو مذکورہ بالا تمام صورتوں میں میت کی پڑپوتی اس کی پوتی کے قائم مقام ہوگی اور اگر بیٹی موجود ہے تو بیٹی کی اولاد محروم رہے گی اور اگر پوتی موجود ہے تو پوتی کی اولاد محروم قرار پائے گی۔

اگر میت کی اولاد موجود ہو یا اس کے بیٹے کی اولاد موجود ہو (خواہ وہ نیچے ہی کے درجہ کی کیوں نہ ہو) تو اخیافی بہن بھائی محروم قرار پاتے ہیں۔ اسی طرح اگر میت کا باپ یا دادا موجود ہو تو اخیافی بہن بھائی محروم ہوتے ہیں۔

اگر میت کے کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی اور یا پڑوتا پڑوتی موجود نہ ہو بلکہ صرف ایک حقیقی بہن ہو تو وہ ہر حال میں بیٹی کے قائم مقام ہوگی یعنی اگر ایک بہن ہوگی تو اسے میت کے کل ترکہ میں سے نصف مال ملے گا اور اگر دو یا دو سے زائد بہنیں ہونگی تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا جسے وہ آپس میں برابر، برابر تقسیم کرلیں گی، مذکورہ بالا صورت میں سوتیلی بہن کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ حقیقی بہن بھی موجود نہ ہو۔

اگر میت کی بیٹی یا پوتی یا پڑپوتی اور سکڑ پوتی موجود ہو (خواہ ایک ہو یا زیادہ ہوں) تو اس صورت میں حقیقی بہن (اور اگر حقیقی بہن نہ ہو تو سوتیلی بہن) عصبہ ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میت کے ترکہ میں سے ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ اس بہن کو مل جائے گا۔

اگر میت کے حقیقی بھائی (ایک یا زیادہ) موجود ہو تو حقیقی بہن اس کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائے گی اور اگر بھائی حقیقی نہ ہو بلکہ سوتیلا ہو تو حقیقی بہن اس سوتیلے بھائی کی موجودگی میں ذوی الفروض میں شامل ہو جائے گی۔

اگر میت کے ایک حقیقی بھائی ہو اور اس کے ساتھ ہی سوتیلے بھائی بہن بھی ہوں تو اس حقیقی بھائی کی موجودگی میں وہ سوتیلے بھائی بہن محروم ہوں گے۔

اگر میت کی ایک حقیقی بہن موجود ہو تو اس کی موجودگی میں سوتیلی بہن کو چھٹا حصہ ملے گا خواہ وہ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں اور اگر حقیقی نہیں ایک سے زائد ہوں تو پھر سوتیلی بہن ساقط ہو جائے گی اسے کچھ نہیں ملے گا ہاں اگر سوتیلی بہن کے ساتھ سوتیلا بھائی ہو تو پھر یہ سوتیلی بہن محروم نہیں ہوگی بلکہ خواہ ایک سے زائد ہوں اور خواہ ایک بھی نہ ہو ہر صورت میں سوتیلی بہن سوتیلے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد میت کے ترکہ میں سے جو کچھ بھی بچے گا وہ سب ان سوتیلے بہن بھائی کے درمیان بطور عصوبت تقسیم ہو جائے گا۔ اور اگر میت کی حقیقی بہن، میت کی...... بیٹی یا پوتی یا پڑوتی اور یا سکڑوتی کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی تو اس صورت میں سوتیلا بھائی اور سوتیلی بہن بالکل محروم رہیں گے۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اگر میت کے بیٹا یا پوتا یا پڑوتا اور یا سکڑوتا موجود ہوگا تو میت کا حقیقی بھائی، حقیقی بہن اور سوتیلے بھائی بہن محروم رہیں گے اسی طرح میت کے باپ یا دادا کی موجودگی میں بھی میت کے حقیقی اور سوتیلے بہن بھائی محروم رہیں گے۔

عَصبات کی تفصیل

میت کے ترکہ مین سے ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ عصبات میں تقسیم ہوگا، گویا ذوی الفروض پہلے درجہ کے وارث ہیں اور عصبات دوسرے درجہ کے وارث ہیں۔ چنانچہ عصبات کے بھی چار درجے ہیں۔ اوّل بیٹا، پوتا، پڑپوتا سکڑوتا (یا اس کے نیچے کے درجہ کے) دوم۔ باپ، دادا، پڑدادا (یا اس کے اوپر کے درجہ

کے)۔سوم حقیقی اور سوتیلے بھائی اور ان کے لڑکے (اگر چہ نیچے کے درجہ کے ہوں)۔ چہارم میت کے چچا، میت کے باپ کے چچا، میت کے دادا کے چچا اور ان چچاؤں کے بیٹے، پوتے، پڑ پوتے اور سکڑ پوتے ۔اب ان چاروں درجوں کی ترتیب یہ ہوگی۔ان چاروں درجوں میں مقدم بیٹے ہیں پھر پوتے پھر پڑ پوتے پھر سکڑ پوتے، پھر باپ پھر دادا پھر پڑ دادا پھر سکڑ دادا، پھر بھائی پھر بہن پھر بھتیجے (اگر چہ نیچے کے درجے کے ہوں) پھر چچا پھر چچا کی اولاد، لہٰذا جب ان چار درجوں میں سے پہلے درجہ کا کوئی عصبہ موجود ہوگا تو باقی تینوں درجوں کے عصبات بالکل محروم قرار پائیں گے۔اسی طرح اگر پہلے درجہ کا کوئی عصبہ یعنی بیٹا یا پوتا یا پڑ پوتا اور یا سکڑ پوتا موجود نہ ہوگا اور دوسرے درجہ میں کا کوئی عصبہ موجود ہوگا تو باقی دو درجوں کے عصبات بالکل محروم رہ جائی گے، اور اگر نہ تو پہلے درجہ کے عصبات میں سے کوئی موجود ہو اور نہ دوسرے درجہ کے عصبات میں سے بلکہ تیسرے درجہ کے عصبات میں سے کوئی موجود ہو تو پھر چوتھے درجہ کے عصبات بالکل محروم رہیں گے۔ایسے ہی ان چاروں درجوں میں سے ہر درجہ میں قریب کا عصبہ بعید کے عصبہ پر مقدم ہوگا یعنی قریب کے عصبہ کی موجودگی میں بعید کے عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا۔مثلاً میت کے بیٹا بھی موجود ہو اور پوتا بھی موجود ہو اور یہ دونوں ہی درجہ اوّل کے عصبہ ہیں مگر اس صورت میں قریب کا عصبہ یعنی بیٹا مقدم ہوگا کہ اسے میت کا ترکہ ملے گا اور بعید کا عصبہ یعنی پوتا محروم ہو جائے گا، اسی طرح حقیقی عصبہ سوتیلے عصبہ پر مقدم ہوگا اور میت کا چچاؤں کے پوتے میت کے باپ کے چچاؤں پر مقدم ہوں گے۔اور میت کے باپ کے چچاؤں کے پوتے میت کے دادا کے چچاؤں پر مقدم ہوں گے۔

ذوی الارحام کی تفصیل

جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا کہ میت کے وارثوں میں سب سے پہلا درجہ ذوی الفروض کا ہے اور دوسرا درجہ عصبات کا ہے۔اب یہ سمجھئے کہ اگر کسی میت کے وارثوں میں نہ تو ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات ہوں تو پھر اس کا ترکہ ذوی الارحام کو ملے گا، گویا ذوی الارحام کے

وارثوں کا تیسرا درجہ ہے چنانچہ جس طرح عصبات کے چار درجے ہیں اسی طرح ذوی الارحام کے بھی چار درجے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

اول:

میّت کی بیٹی، پوتی اور پڑوتی (خواہ اس سے نیچے کے درجہ) کی اولاد یعنی میت کے نواسہ، نواسی میّت کے بیٹے کا نواسہ، نواسی، میت کے نواسے کا بیٹا بیٹی، میّت کی نواسی کا بیٹا بیٹی اور میّت کے پوتے کے نواسہ نواسی وغیرہ۔

دوم:

دادا فاسد، دادی فاسدہ اور نانی فاسدہ (خواہ یہ سب اوپر کے درجہ کے ہوں) اس موقع پر یہ سمجھ لیجئے کہ دادا فاسد اس دادا کو کہتے ہیں جس کے اور میّت کے درمیان عورت کا واسطہ ہو جیسے میت کا نانا اور میت کی دادی یا نانی کا باپ اور دادی فاسدہ اور نانی فاسدہ اس دادی یا نانی کو کہتے ہیں جس کے اور میّت کے درمیان دادا فاسد کا واسطہ ہو جیسے نانا کی ماں اردادی یا نانی کے باپ کی ماں۔ یہ سب ذوی الارحام ہیں جبکہ دادا صحیح اور دادی و نانی صحیحہ ذوی الفروض ہیں چنانچہ دادا صحیح اس دادا کو کہتے ہیں جس کے اور میّت کے درمیان عورت کا واسطہ نہ ہو جیسے دادا اور پڑدادا یا اس سے اوپر کے درجہ کے، اور دادی و نانی صحیحہ اس دادی یا نانی کو کہتے ہیں جس کے اور میّت کے درمیان دادا فاسد کا واسطہ نہ ہو جیسے دادی یا پڑدادی اور نانی یا پڑنانی (یا اس سے اوپر کے درجہ کی)۔

سوم:

حقیقی بہنوں کی اولاد، سوتیلی بہنوں کی اولاد، اخیافیہ بہنوں کی اولاد، اخیافی بھائی کی اولاد، حقیقی بھائی کی بیٹیاں اور سوتیلے بھائی کی بیٹیاں۔

چہارم:

پھوپیاں خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلی اور اخیافی ہوں۔ اخیافی چچا، ماموں اور خالائیں۔

ذوی الارحام کے یہ چار درجے ہیں، اور عصبات کی طرح انکی ترتیب بھی یہ ہے کہ اگر ان چاروں درجوں میں سے اوّل درجہ کے ذوی الارحام وارث موجود ہوں گے یا ان کی اولاد (خواہ وہ کتنے ہی نیچے کے درجہ کی ہو) موجود ہوگی تو باقی تینوں درجوں کے ذوی الارحام محروم ہوں گے۔ اسی طرح درجۂ دوم کے ذوی الارحام ورثاء کی موجودگی میں سوم اور چہارم درجہ کے اور تیسرے درجہ کے ذوی الارحام کی موجودگی میں چوتھے درجہ کے ذوی الارحام محروم ہوں گے نیز عصبات کی طرح ذوی الارحام میں بھی اس کے ہر درجہ میں قریب کا ذی رحم بعید کے ذی رحم پر مقدم ہوگا۔

میراث پانے سے محروم کر دینے والی چیزیں

اللہ تعالیٰ نے میّت کا مال واسباب اس کے موجودہ ورثاء کو متعینہ حصوں اور مقررہ ضابطوں کے تحت دینے کا جو حکم دیا ہے اس میں دراصل میّت اور اس کے ورثاء کے درمیان ایک خاص علاقہ، تعلق اور رشتہ داری کو ملحوظ رکھا گیا ہے، چنانچہ اگر کوئی ایسی بات پیش آجائے جس سے نہ صرف یہ کہ میّت اور اس کے وارث کے درمیان کسی خاص علاقہ و تعلق کا اظہار نہ ہوتا ہو بلکہ وہ ایک قسم کی جدائی، علیحدگی اور نفرت ثابت کرنے کا ذریعہ بن جائے تو وہ وارث میت کے ترکہ کا حق دار نہیں ہوگا اور اسے کوئی میراث نہیں ملے گی۔ لہٰذا ایسی چار چیزیں ہیں جو کسی شخص کو میراث پانے سے محروم کر دیتی ہیں، ان چاروں چیزوں کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ غلامی:

نہ تو کسی غلام کا وارث کوئی آزاد شخص ہوتا ہے اور نہ خود غلام کسی آزاد شخص کا وارث

بن سکتا ہے کیونکہ غلام شرعی طور پر کسی چیز کا مالک ہونے کی قابلیت ہی نہیں رکھتا اور نہ کوئی چیز اس کی ملکیت ہوتی ہے۔

۲۔ قتل:

اگر کوئی بالغ وارث اپنے مورث کو قتل کر دے تو وہ وارث، میراث پانے سے بالکل محروم رہے گا، لیکن یہاں قتل سے مراد وہ قتل ہے جس کی وجہ سے قاتل پر قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے، چنانچہ قتل کی پانچ قسمیں ہیں (جن کی تفصیل گذر گئی) ان میں سے چار قسمیں ایسی ہیں کہ کسی میں قصاص واجب ہوتا ہے اور کسی میں کفارہ اور دیت۔ لہٰذا ان چاروں صورتوں میں حنفی مسلک کے مطابق قاتل، میراث سے محروم ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے مورث کو ناحق قتل کرے، ہاں اگر وارث اپنے مورث کو ظلماً قتل نہ کرے بلکہ اپنا دفاع کرتے ہوئے مورث پر وار کرے اور مورث مارا جائے۔ مثلاً مورث ناحق اس وارث پر حملہ کرے اور پھر وہ وارث اپنے کو بچانے کیلئے مورث پر وار کرے اور اس وار کے نتیجہ میں مورث مارا جائے، یا مورث پر شرعاً کسی وجہ سے بطور سزا قتل واجب ہو (مثلاً قصاص کے طور پر) یا حد جاری کی جانی ضروری ہو اور بادشاہ یا قاضی کے حکم سے وارث نے اس مورث کو قتل کیا یا اس پر حد جاری کی اور وہ مر گیا تو اس صورت میں بھی وارث میراث سے محروم نہیں ہوگا۔

قتل کی پانچ قسموں میں ایک قسم "قتل بالتسبیب" ہے۔ قتل کی اس قسم پر نہ قصاص لازم آتا ہے اور نہ کفارہ بلکہ صرف دیت واجب ہوتی ہے چنانچہ اس قسم کے قتل میں بھی قاتل میراث سے نہیں ہوتا۔ قتل بالتسبیب کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زمین میں مالک کی اجازت کے بغیر پتھر رکھ دے یا کنواں کھود دے اور پتھر سے ٹھوکر کھا کر یا کنویں میں گر کر کوئی شخص مر جائے تو اس شخص پر دیت واجب ہوتی ہے۔

اسی طرح حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی نابالغ یا مجنوں اپنے مورث کو قتل کر دے تو وہ میراث سے محروم نہیں ہوتا کیونکہ نابالغ اور مجنوں کے اکثر افعال پر شرعی طور پر کوئی سزا و جزا واجب نہیں ہوتی۔

۳۔ اختلاف مذھب:

وہ مذہبوں کا اختلاف میراث سے محروم کر دیتا ہے، یعنی اگر وارث مسلمان ہے اور مورث غیر مسلم ہے (خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی اور یہودی وغیرہ ہو) تو اس کی میراث مسلمان کو نہیں ملے گی۔ اسی طرح اگر وارث غیر مسلم ہے اور مورث مسلمان ہے تو اس کی میراث غیر مسلم کو نہیں ملے گی۔

۴۔ اختلاف دارین:

یعنی ممالک وطن کا اختلاف۔ میت اور وارث کے ملک و وطن کا مختلف ہونا میراث سے محروم کر دیتا ہے مثلاً ایک شخص دارالاسلام میں رہتا ہے اور ایک شخص دارالحرب میں تو دونوں ایک دوسرے کی میراث سے محروم رہیں گے۔ لیکن یہ حکم غیر مسلم کے لئے ہے مسلمان مورث و وارث اگر اختلاف دارین بھی رکھتے ہوں گے تب بھی ایک دوسرے کی میراث کے حق دار ہوں گے۔ (باحوالہ مظاہر حق شرح مشکوۃ ج 3)

پہلا شہید اسلام مَردوں میں

وہ عمرو بن الحمام انصاری ہیں حضور علیہ السلام جنت کی بشارت سنا رہے تھے یہ کھجوریں کھا رہے اچانک خوشی میں آکر دشمنوں پر حملہ آور ہوئے اور شہید ہو گئے۔

پہلی خاتون شہید اسلام

وہ حضرت سُمیہ رضی اللہ عنہا ہیں عمار بن یاسر کی والدہ ہیں ملعون ابوجہل نے برچھا مار کر شہید کیا دیا۔ (بحوالہ حدائق الانوار فی حقائق الاسرار علامہ رازی)

جنت میں چھے اشیاء نہیں ہیں

۱۔موت نا ہوگی ۲۔ نیند نا ہوگی ۳۔حسد نا ہوگا ۴۔نجاست نا ہوگی ۵۔ بڑھاپا نا ہوگا ۶۔مَردوں

کے چہرے پر داڑھی نا ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

آسمانی کتابوں کے خلاصے

تُوراۃ مبارکہ۔ جو اللہ تعالیٰ کی عطا پر راضی رہا وہ دونوں جہانوں میں کامیاب ہوا۔
زُبور شریف۔ جس نے لوگوں سے کنارہ کشی کی وہ عزت پا گیا۔
انجیل مقدس۔ جس نے خواہشات کو ڈھایا وہ کامیاب ہوا۔
قرآن مجید۔ جس نے اپنی زُبان کو قابو میں رکھا وہ کامیاب ہوا۔

(بحوالہ الاستعداد لیوم المعاد ابن حجرؒ)

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بدترین آدمی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسکی بدزبانی اور فحش گوئی سے لوگ اسے ملنا چھوڑ دیں۔
(بخاری، مسلم)

تاریخ کے ایک سیاہ ورق کا مطالعہ!

قدیم زمانہ اور جاہلیت میں عورت کا مقام

تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے قبل عورت بنیادی حقوق سے بھی محروم تھی حتی کہ زندہ رہنے کا بھی حق نا تھا تاریخ کے ایک سیاہ ورق کا مطالعہ۔

فرانس میں عورت کا مقام۔ فرانس میں عورت کو آدھا انسان تصور کیا جاتا تھا اور معاشرے میں تمام برائیوں کا ذریعہ عورت ہی بنتی ہے۔

چین میں عورت کا مقام۔ عورت شیطانی روح ہے اور برائیوں کی دعوت دیتی ہے۔

جاپان میں ۔ یہ تصور تھا کہ یہ ناپاک پیدا کی گئی ہے لہٰذا اسے عبادت گاہوں سے دور رکھا جائے۔

ہندوستان میں ۔ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا اس کو اپنے خاوند کے ساتھ آگ میں جھونکنا ہوتا تھا اگر نا جھونکتی تو عزت کی نگاہ سے نا دیکھا جاتا۔

عیسائی مذہب میں ۔ عورت کو معرفتِ الٰہی کے راستے میں رکاوٹ خیال کیا جاتا عورتوں کو تعلیم دی جاتی کہ کنواری بنکر زندگی گزاریں ایسے مردوں کے بھی ترغیب دی جاتی ہے۔

جزیرہ عرب میں ۔ بیٹی کا پیدا ہونا باعثِ شرم خیال کیا جاتا تھا اور ماں باپ خود اپنے ہاتھوں زندہ زمین میں دفنا دیتے ایسے ہی عورت میراث سے محروم ہوتی تھی باپ کے فوت ہونے پر بیٹا اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر لیتا۔ ایسے اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو شہر سے باہر ایک کالی کوٹھڑی میں محصور کر دیتے اور ضروریات کی اشیاء بھی پوری نا دیتے اور اس کوٹھڑی کا زمانہ ۲ سال ہوتا اگر کوئی عورت بمشکل ۲ سال پورے کر ہی لیتی تو اسکا منہ کالا کر کے مکہ کی بستی میں پھرایا جاتا اس کے بعد اس کو گھر جانے کی اجازت ہوتی تاریخ کا روشن ورق۔

اسلام کا نور آتا ہے

(۱) رسول اللہ نے فرمایا کسی عورت کا گھر کا کام کرنا جہاد کرنے والوں کے جہاد کے رتبے کو پہنچا تا ہے۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت (اپنی بیوی) سے بغض نہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی ایک عادت کو ناپسند کرے گا تو دوسری کو ضروری پسند کرے گا۔ (مسلم)

(۳) حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم پر ہماری بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو کھانا

کھاوے اس کو بھی کھلاوے، جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہناوے، اس کے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر کے اندر رہ کر چھوڑی جائے۔

(ابوداؤد)

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب مومن ہیں مگر کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں۔

(رواہ ترمذی)

خلاصۂ کلام: مسلمان معاشرے میں عورت گھر کی ملکہ ہے لہٰذا گھر کا ماحول دینداری پر موقوف ہے، عورتیں اگر نیک ہوں تو بچوں کو دینی رنگ سے رنگ دیں گی پس مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت پر بالخصوص محنت کی ضرورت ہے کسی نے سچ کہا "مرد پڑھا تو فرد پڑھا، عورت پڑھی تو خاندان پڑھا" امت مسلمہ کو آج مسلمان لڑکیوں کی دینی تعلیم وتربیت کرنے پر سخت محنت کی ضرورت ہے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ماں کی گود میں دین کی محبت اور عمدہ اخلاق پائیں اور افق عالم پر آفتاب و ماہتاب کی طرح نور برسائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور عورتوں کے حقوق ارشاد فرماتے ہیں اور اس کے مقام کو نکھارتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے لوگو! عورت اگر تمہاری بیٹی ہے تو عزت بہن ہے تو ناموس بیوی ہے تو زندگی کا ساتھی ماں ہے تو اس کے قدموں تلے جنت ایسے ہی میراث میں بھی ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے حصے متعین فرمائے اور ارشاد فرمایا تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا ہوں نیز فرمایا جس نے اپنی دو تین بہنوں یا بیٹیوں کی اچھی پرورش اور تربیت کی پھر ان کی اچھی جگہ شادی کی میں اسکا جنتی ہونے پر ضامن ہوں۔

ایک جگہ ارشاد فراتے ہیں مبارک ہے وہ عورت جس کے ہاں پہلی پیدائش بیٹی کی ہو۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے جو عورت اپنے گھر میں رہے اور اپنی جان اور شوہر کے مال

کی حفاظت کرے تو گھر بیٹھے ان سب اعمال کا بدلہ پائی گی جو مرد حضرات باہر نکل کر سفر مشقت برداشت کر کے حاصل کرتے ہیں ایک سفر کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوار ہو رہے ہیں۔ بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں ان کا جسم اطہر ذرا بھاری تھا تو حضور نے فرمایا صفیہ! میرے کندھوں پر پاؤں رکھ کر سوار ہو جاؤ خواتین کی عظمت بڑھانے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا پیار والا نام حمیرا رکھا تھا۔ ایک جنگ کے موقع پر ایک صحابی نے اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا تمہاری والدہ حیات ہیں عرض کیا جی ہاں فرمایا جاؤ ان کی خدمت کرو تمہارا یہی جہاد ہے۔

اور مزید پھر قرآن میں بھی جا بجا اس صنفِ نازک کے حقوق کی پاسداری کی تاکید کی گئی ہے حتیٰ کہ سورۃ المجادلہ میں ایک عورت کا معاملہ براہِ راست خداوند تعالیٰ نے حل فرمایا ایسے بے شمار جگہ پر نکاح کے طلاق کے رضاعت کے مسائل بیان کر کے گویا حد بندی فرما دی کہ اس حد سے جواب آگے بڑھے گا وہ زیادتی کرنے والا شمار ہوگا۔ یہی نہیں پھر اگر یہ زیادتی عورت کی طرف سے ہوئی تو یہی حد پار کرنے والی ہوں گی چنانچہ ارشاد ہے قریبِ قیامت کچھ عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی ہوں گی۔ یعنی ایسا باریک لباس ہوگا کہ جسم نظر آئے گا ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے کثرت سے عورتوں کو جہنم میں دیکھا ہے دو چیزوں کی وجہ سے: (۱) لعنت بہت کرتی ہیں۔ (۲) شوہر کی نافرمانی بہت کرتی ہیں ایسے مشکوٰۃ شریف کی حدیث کا مفہوم ہے جو عورت خوش بو لگا کر باہر نکلے اس کے بارے میں بہت سخت الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائے ایسے ہی مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی اور بہت سی جگہ سخت سخت الفاظ فرمائے اللہ تعالیٰ سب کو بچائے۔

پردہ اور جہاد

آج کفریہ طاقتوں اور ان کے آلہ کاروں کا منصوبہ ہے کہ مسلمان عورت کو بے پردہ کیا جائے، اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مختلف فریب دیئے جاتے ہیں آیئے! دشمن کے ان ناپاک عزائم کو خاک میں ملائیں اور شرعی پردہ اختیار کر لیں یہ بھی "جہاد" ہے۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے جہاد کرنے پر بیعت رضوان لی۔	(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے عفت وعصمت کی حفاظت پر بیعت لی۔
(۲) مرد کا جہاد گھر سے باہر نکل کر ہوتا ہے۔	(۲) عورت کا جہاد گھر میں رہ کر بھی ہوتا ہے۔
(۳) مجاہد کا جہاد کافر دشمن کے ساتھ ہوتا ہے۔	(۳) عورت کا جہاد غیر محرم کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔
(۴) دشمن مجاہد پر گولیاں برساتا ہے۔	(۴) غیر محرم عورت پر مست نگاہوں کے تیر چلاتا ہے۔
(۵) دشمن مجاہد کے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔	(۵) غیر محرم عورت پر اختیار حاصل کرنا چاہتا ہے۔
(۶) مجاہد دشمن کی ملکی سرحد سے دور رکھتا ہے۔	(۶) عورت غیر محرم کو اپنے آپ سے دور رکھتی ہے۔
(۷) مجاہد دشمن کو ایک انچ بھی ملک میں گھسنے کی اجازت نہیں دیتا۔	(۷) عورت غیر محرم کو اپنے جسم کے ساتھ انگلی لگانے کی بھی اجازت نہیں دیتی۔
(۸) مجاہد دشمن پر اعتماد نہیں کرتا۔	(۸) عورت غیر محرم پر اعتماد نہیں کرتی۔
(۹) مجاہد مورچے میں رہ کر اپنا دفاع کرتا ہے۔	(۹) عورت گھر کی چاردیواری میں رہ کر اپنی حفاظت کرتی ہے۔

(۱۰) مجاہد سمجھتا ہے دشمن نے دیکھ لیا تو جان کا خطرہ ہے۔	(۱۰) عورت سمجھتی ہے کہ غیر محرم نے دیکھ لیا تو آبرو لٹنے کا خطرہ ہے۔
(۱۱) مجاہد نے دشمن کو دور رکھ کر ''غازی'' کا درجہ پایا۔	(۱۱) عورت نے غیر محرم کو دور رکھ کر ''مجاہدہ'' کا لقب پایا۔
(۱۲) مجاہد دشمن کے وار سے بچنے کے لئے زرّہ پہنتا ہے۔	(۱۲) عورت غیر محرم کی نگاہوں سے بچنے کے لئے برقعہ پہنتی ہے۔
(۱۳) مجاہد کو دشمن کے سامنے استقامت دکھانے پر کامیابی ملتی ہے۔	(۱۳) عورت کو غیر محرم کے معاملے میں استقامت دکھانے پر کامیابی ملتی ہے۔
(۱۴) مجاہد کو دن رات سرحد کا پہرہ دے کر اجر ملتا ہے۔	(۱۴) عورت کو دن رات غیر محرم سے محتاط رہنے پر اجر ملتا ہے۔
(۱۵) مجاہد کو جہاد سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔	(۱۵) عورت کو پاک دامنی سے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔
(۱۶) مجاہد کو اپنے ملک کی حفاظت کرنے سے محبت ہوتی ہے۔	(۱۶) عورت کو اپنے ناموس کی حفاظت کرنے سے محبت ہوتی ہے۔
(۱۷) مجاہد کو چاہیے کہ اپنی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔	(۱۷) عورت کو چاہیے کہ اپنی عزت وعفت کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو زندگی

افلاس سے تھا سیدہ پاک کا یہ حال
گھر میں نہ کوئی کنیز نہ کوئی غلام تھا
گھس گئی تھیں ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں
چکی پیسنے کا جو دن رات کام تھا
سینے پر مشک بھر کے جو لاتی تھیں بار بار
گو نور سے بھرا تھا مگر نیل مام تھا
لپٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے
جھاڑو کا مشغلہ بھی جو ہر صبح و شام تھا
آخر گئیں جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
یہ کچھ اتفاق تھا کہ وواں اذان عام تھا
محروم نہ تھے کچھ لوگ تو کچھ کر نہ سکیں عرض
واپس گئیں کہ پاس حیا کا مقام تھا
پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کل کس لئے تم آئیں تھیں کیا خاص کام تھا
غیرت یہ تھی کہ اب بھی منہ کچھ کہہ نہ سکیں
حضرت علی نے ان کے منہ کہا جو پیغام تھا
خاموش ہو کے سیدہ پاک رہ گئیں
جرأت نہ کر سکیں کہ ادب کا یہ مقام تھا
یوں کی ہے اہل بیت مطہر نے زندگی
یہ ماجرہ دختر خیر الانام تھا

ایسے ہی مردوں سے خطاب کیا گیا کونسی عورتیں حلال ہیں اور کونسی حرام ہیں۔ گویا

اس کی بھی حد بندی کی گئی ذیل میں ان خواتین کا ذکر کرتا ہوں جن سے نکاح حرام ہے وہ حرمت چار طرح سے ہے۔

رشتے کی وہ عورتیں جن مرد کیلئے سے نکاح حرام ہے وہ چار طرح کے ہیں:

ا۔محرمات نسبیہ ۲۔محرمات رضاعیہ ۳۔محرمات بالمصاہرۃ۔ ۴۔منکوحات۔

(ا)مُحرّ ماتِ نَسبیہ کی تفصیل۔

(۲) ماں ماں کی ماں اوپر تک (۲) بیٹی بیٹی کی بیٹی اسی طرح نیچے تک

(۳) بہنیں یعنی علاتی اخیافی، سگی تینوں قسم کی بہنوں سے نکاح حرام ہے۔

(۴) خالائیں یعنی ماں کی سگی بہنیں خالائیں ماں کی تینوں قسموں سے نکاح حرام ہے۔

(۵) بھتیجیاں یعنی تینوں قسموں کے بھائیوں کی مونث اولاد بھائی چاہئے عینی ہو یا اخیافی ہو یا علاتی ہو۔

(۶) بھانجیاں یعنی تینوں قسم کی بہنوں کی مونث اولاد سے نکاح حرام ہے۔

(۷) پھوپھیاں یعنی باپ کی تینوں قسم کی بہنوں سے نکاح حرام ہے۔

نوٹ۔اخیافی بھائی وہ بھائی جن کا باپ مختلف ماں ایک ہو۔

علاتی بھائی وہ بھائی جنکا باپ ایک ماں مختلف ہو۔عینی وہ بہن بھائی جن کے ماں باپ ایک ہوں۔

(۲) محرّ ماتِ رضاعت

دوسری قسم رضاعت یعنی دودھ پینے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا ہے یعنی اگر کسی نے دو چار عورتوں کا دودھ پیا تو اب سب سے نکاح حرام ہے۔اسی طرح ان سب عورتوں کی مؤنث

اولاد سے بھی نکاح حرام ہوگا۔ احناف کے نزدیک دودھ پینے کے زمانہ میں یعنی بچے کی پیدائش کے بعد اڑھائی سال تک ایک یا دو چسکی دودھ پینے پر حرمتِ رضاعت ثابت ہوجائے گی مذکورہ مدت کے بعد دودھ پینے پر حرمتِ رضاعت ثابت نا ہوگی۔

جس بچے نے مدت میں دودھ پیا تو پلانے والی کی تمام مونث اولاد اس بچے پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوں گی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی بچی نے کسی عورت کا دودھ پیا تو پلانے والی کے سب بیٹوں پر یہ بچی ہمیشہ کیلئے حرام ہے۔

مُحرّ ّات مُصاہرۃ

تیسری قسم نکاح کی حرمت حُرمتِ مُصاہرۃ ہے یعنی دامادی یا سُسرالی رشتہ کے قائم ہونے پر چند رشتے حرام ہوتے ہیں اس میں سب سے پہلے (۱) بیوی کی ماں بیوی کی ماں کی ماں اوپر تک (۲) آدمی کی منکوحہ کی بیٹیاں ہمیشہ کیلئے اور منکوحہ کی بہنیں عارضی طور پر حرام ہوں گی یعنی اگر کسی منکوحہ کو طلاق دے دی تو اسکی بہن سے نکاح حلال ہے البتہ اس منکوحہ کی بیٹی حلال ہوگی جس سے ابھی تک صحبت نا کی ہو فقط نکاح سے اسکی بیٹی حرام نا ہوگی۔

(۳) حقیقی بیٹوں، نواسوں، پوتوں کی منکوحات سے بھی نکاح حرام ہے اور اُن کی اولاد سے بھی البتہ منہ بولے بیٹے کی منکوحہ سے نکاح حرام نہیں ہے۔

(۴) دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے چاہے حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی ہوں اسی طرح تفسیری مظہری میں حدیث نقل کی ہے پھوپھی، بھتیجی خالہ بھانجی، کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں۔ مذکورہ تینوں صورتیں مُحرّمات ابدی ہیں یعنی ہمیشہ کیلئے حرام ہیں جبکہ چوتھی صورت عارضی ہے۔

(۴) مُحرماتِ منکوحات

چوتھی قسم نکاح کی حُرمت کی منکوحات ہیں یعنی شوہر والی عورتیں یعنی منکوحہ سے نکاح اس وقت

حرام ہوتا ہے جب تک اس کو طلاق نا ہو جائے اور اپنی عدت نا گزار لے طلاق اور عدت کے بعد اس سے نکاح حلال ہے۔اس میں وہ عورتیں شامل نہیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود ہوں اور یہ جنگ کے بعد مال غنیمت میں آئیں تو ان سے ایک حیض کے بعد یا وضع حمل کے بعد ان سے نکاح حلال ہے۔(اقتباس از معارف القرآن جلد نمبر ۲)

قرآن مجید پر اجمالی نظر

کل سپارے	۳۰	قرآن کے نام	۵۵
کل آیات	۶۲۳۶	اللہ تعالیٰ کے نام	۳۱۹
کل رکوع	۵۵۸	کل زبر	۵۳۲۴۳
کل منزلیں	۷	کل زیر	۳۹۵۸۲
کل سورتیں	۱۱۴	کل پیش	۸۸۰۴
مکی سورتیں	۸۶	تشدید	۱۲۴۳
مدنی سورتیں	۲۸	کل مد	۱۷۷۱
مکی آیات	۴۶۱۳	نقطے	۱۰۵۶۸۱
مدنی آیات	۱۶۲۳	کل حروف	۳۲۱۲۵۰
تعداد نزول وحی	۲۶۰۰۰	کلمات قرآن	۷۷۴۳۹

(باحوالہ ماہنامہ تدریس القرآن کراچی اپریل 2011ء)

پہلے حافظ قرآن۔ پہلے حافظ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

پہلے کاتب وحی۔ پہلے کاتب وحی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ آخری کاتب ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

طویل و مختصر سورت ۔طویل سورۃ سورۃ البقرہ ہے ۔سب سے مختصر سورۃ سورۃ الکوثر ہے ۔
ہر سورۃ کا خلاصہ ۔ہر سورۃ کی آخری آیت اس پوری سورۃ کا خلاصہ ہوتی ہے ۔
واحد صحابی رضی اللہ عنہ ۔حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جنکا نام کے ساتھ قرآن میں ذکر ہے ۔(سورۃ احزاب پارہ 22 آیت 36)
معراج کی تصدیق ۔وہ پہلے دو لوگ ہیں: ۱۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا
دو سورتیں ۔ذاتی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دو سورتیں نازل ہوئیں سورۃ الفلق سورۃ الناس
سورتوں کا بدعا سے آغاز ۔وہ تین سورتیں: ۱۔مطففین ۲۔الھمزہ ۳۔اللھب
چھے جانوروں کا ذکر البقرۃ ۔گائے ۔نحل شہد کی مکھی ۔عنکبوت مکڑی ۔عٰدیٰت گھوڑے نمل چیونٹی، فیل ہاتھی سات کافروں کا ذکر ۔ ابلیس ۲۔آذر ۳۔فرعون ۴۔سامری ۔ ۵۔جالوت ۶۔قارون ۷۔ابولھب ۔(بحوالہ تحفہ حفاظ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حفاظتِ قرآن بنام جامع القرآن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں حفاظتِ قرآن کی خدمات پر چار حضرات کو مامور فرمایا (۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ (۴) حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ مزید دوسرے اصحاب کو بھی بطور مددگار کو شامل کر دیا تھا ۔مندرجہ ذیل تین رحم کام ذمے لگائے گئے ۔(فتح الباری ج ۹ ص ۱۳)

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو نسخہ تیار ہوا تھا، اس میں سورتیں مرتب نہیں تھیں، بلکہ ہر سورت الگ الگ لکھی ہوئی تھی، ان حضرات نے تمام سورتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک ہی مصحف میں لکھا۔(مستدرک ج:۲ ص:۲۲۹)

۲۔ قرآنِ کریم کی آیات اس طرح لکھیں کہ ان کے رسم الخط میں تمام متواتر قراءتیں سما جائیں، اسی لئے اُن پر نہ نقطے لگائے گئے اور نہ حرکات (زیر، زبر، پیش) تاکہ اسے تمام متواتر قرائتوں کے مطابق پڑھا جاسکے، **مثلا** ''ننسرھا'' لکھا تاکہ اسے ''نَنشُزُھَا'' اور ''نُنشِزُھَا'' دونوں طرح پڑھا جاسکے، کیونکہ یہ دونوں قراءتیں درست ہیں۔

(مناہل العرفان ج:۱ص:۲۵۳، ۲۵۴)

۳۔ اب تک قرآنِ کریم کا مکمل معیاری نسخہ جو پوری اُمت کی اجتماعی تصدیق سے تیار کیا گیا ہو، صرف ایک تھا، ان حضرات نے اس نئے مرتب مصحف کی ایک سے زائد نقلیں تیار کیں، عام طور سے مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے پانچ مصاحف تیار کرائے تھے، لیکن ابو حاتم سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ کل سات نسخے تیار کئے گئے تھے، جن میں سے ایک مکہ مکرمہ، ایک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک بصرہ اور ایک کوفہ بھیج دیا گیا، اور ایک مدینہ طیبہ میں محفوظ رکھا گیا۔ (فتح الباری ج:۹ص:۱۷)

اَحزاب یا منزلیں:

صحابہؓ اور تابعینؒ کا معمول تھا کہ وہ ہر ہفتے ایک قرآن ختم کرلیتے تھے، اس مقصد کے لئے انہوں نے روزانہ تلاوت کی ایک مقدار مقرر کی ہوئی تھی جسے ''حزب'' یا ''منزل'' کہا جاتا ہے، اس طرح پورے قرآن کو کل سات اَحزاب پر تقسیم کیا گیا تھا۔ (البرہان ج:۱ ص:۲۵۰)

اَجزاء یا پارے:

آج کل قرآنِ کریم تیس اجزاء پر منقسم ہے، جنھیں تیس پارے کہا جاتا ہے، یہ

پاروں کی تقسیم معنی کے اعتبار سے نہیں، بلکہ بچوں کو پڑھانے کے لئے آسانی کے خیال سے قرآنِ کریم تیس مساوی حصوں پر منقسم کر دیا گیا ہے، چنانچہ بعض اوقات بالکل ادھوری بات پر پارہ ختم ہو جاتا ہے۔ یقین کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ تیس پاروں کی تقسیم کس نے کی ہے؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت عثمانؓ نے مصاحف نقل کراتے وقت انہیں تیس مختلف صحیفوں میں لکھوایا تھا، لہٰذا یہ تقسیم آپ ہی کے زمانے کی ہے۔ لیکن متقدمین کی کتابوں میں اس کی کوئی دلیل احقر کو نہیں مل سکی، البتہ علامہ بدرالدین زرکشیؒ نے لکھا ہے کہ قرآن کے تیس پارے مشہور چلے آتے ہیں اور مدارس کے قرآنی نسخوں میں اُن کا رِواج ہے۔ (البرہان ج:۱ص: ۲۵۰ ومناہل العرفان ج:۱ص: ۴۰۲) بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقسیم عہدِ صحابہؓ کے بعد تعلیم کی سہولت کے لئے کی گئی ہے، واللہ اعلم۔

رُکوع:

برصغیر کے نسخوں میں ایک علامت جو آج تک رائج چلی آتی ہے، رکوع کی علامت ہے، اور اس کی تعیین قرآنِ کریم کے مضامین کے لحاظ سے کی گئی ہے، یعنی جہاں ایک سلسلۂ کلام ختم ہوا، وہاں رکوع کی علامت (حاشیہ پر حرف ''ع'') بنا دی گئی۔ احقر کو جستجو کے باوجود مستند طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ رکوع کی ابتدا کس نے اور کس دَور میں کی؟ البتہ یہ بات تقریباً یقینی ہے کہ اس علامت کا مقصد آیات کی ایسی متوسط مقدار کی تعیین ہے جو ایک رکعت میں پڑھی جاسکے، اور اس کو ''رکوع'' اسی لئے کہتے ہیں کہ نماز میں اس جگہ پہنچ کر رکوع کیا جائے۔

رُموزِ اَوقاف:

تلاوت اور تجوید کی سہولت کے لئے ایک اور مفید کام یہ کیا گیا کہ مختلف قرآنی جملوں پر ایسے اشارے لکھ دیئے گئے جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس جگہ وقف کرنا (سانس

لینا) کیسا ہے؟ ان اشارات کو ''رموزِ اَوقاف'' کہتے ہیں، اور ان کا مقصد یہ ہے کہ ایک غیر عربی داں انسان بھی جب تلاوت کرے تو صحیح مقام پر وقف کر سکے، اور غلط جگہ سانس توڑنے سے معنی میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو۔ ان میں سے اکثر رموز سب سے پہلے علامہ ابو عبداللہ محمد بن طیفور سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ نے وضع فرمائے (النشر فی القراءات العشر ج:۱ ص:۲۲۵) ان رموز کی تفصیل یہ ہے:

ط:

یہ ''وقفِ مطلق'' کا مخفف ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں بات پوری ہوگئی ہے، اس لئے یہاں وقف کرنا بہتر ہے۔

ج:

ہ ''وقفِ جائز'' کا مخفف ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں وقف کرنا جائز ہے۔

ز:

یہ ''وقفِ مجوز'' کا مخفف ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وقف کرنا درست تو ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ وقف نہ کیا جائے۔

ص:

یہ ''وقفِ مرخص'' کا مخفف ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ بات تو پوری نہیں ہوئی لیکن جملہ چونکہ طویل ہوگیا ہے، اس لئے سانس لینے کے لئے دوسرے مقامات کے بجائے یہاں وقف کرنا چاہیے۔ (المنح الفکریہ ص:۶۳)

م:

یہ ''وقفِ لازم'' کا مخفف ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہاں وقف نہ کیا جائے تو آیت کے معنی میں فحش غلطی کا امکان ہے، لہٰذا یہاں وقف کرنا زیادہ بہتر ہے، بعض حضرات

اسے وقفِ واجب بھی کہتے ہیں، لیکن اس سے مراد فقہی واجب نہیں جس کے ترک سے گناہ ہو، بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ تمام اوقاف میں اس جگہ وقف کرنا سب سے زیادہ بہتر ہے۔

لا:

یہ ''لا تقف'' کا مخفف ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ''یہاں نہ ٹھہرو'' لیکن اس کا منشاء یہ نہیں ہے کہ یہاں وقف کرنا ناجائز ہے، بلکہ اس میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں وقف کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کے بعد والے لفظ سے ابتدا کرنا بھی جائز ہے، لہٰذا اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اگر یہاں وقف کیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ اسے دوبارہ لوٹا کر پڑھا جائے، اگلے لفظ سے ابتدا کرنا مستحسن نہیں۔

(النشرج:۱ص:۲۲۳)

ان رموز کے بارے میں تو یقینی طور پر ثابت ہے کہ یہ علامہ سجاوندی رحمہ اللہ کے وضع کئے ہوئے ہیں، ان کے علاوہ بھی بعض رموز قرآنِ کریم کے نسخوں میں موجود ہیں، مثلاً۔

مع:

یہ ''معانقہ'' کا مخفف ہے، یہ علامت اس جگہ لکھی جاتی ہے جہاں ایک ہی آیت کی دو تفسیریں ممکن ہیں، ایک تفسیر کے مطابق وقف ایک جگہ ہوگا، اور دوسری تفسیر کے مطابق دوسری جگہ، لہٰذا ان میں سے کسی ایک جگہ وقف کیا جا سکتا ہے، لیکن ایک جگہ وقف کرنے کے بعد دوسری جگہ وقف کرنا درست نہیں۔ مثلاً ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ'' الخ اس میں اگر ''التَّوْرٰىةِ'' پر وقف کرلیا تو ''اَلْاِنْجِيْلِ'' پر وقف درست نہیں، اور اگر ''الْاِنْجِيْلِ'' پر وقف کرنا ہے تو ''التَّوْرٰىةِ'' پر وقف درست نہیں، ہاں دونوں جگہ وقف نہ کریں تو درست ہے، اس کا ایک نام ''مقابلہ'' بھی ہے، اور اس کی سب سے پہلے نشان دہی امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمائی ہے۔(النشر ج:۱ص:۲۳۷،والاتقان ج:۱ص:۸۸)

سکتۃ:

یہ ”سکتہ“ کی علامت ہے،اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اس جگہ رکنا چاہئے،لیکن سانس نہ ٹوٹنے پائے،یہ عموماً اس جگہ لایا جاتا ہے جہاں ملا کر پڑھنے سے معنی میں غلط فہمی کا اندیشہ ہو۔

وقفۃ:

اس جگہ ”سکتہ“ سے قدرے زیادہ دیر تک رکنا چاہئے،لیکن سانس یہاں بھی نہ ٹوٹے۔

ق:

یہ ”قیل علیہ الوقف“ کا مخفف ہے،مطلب یہ ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک یہاں وقف ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہے۔

قف:

یہ لفظ ”قف“ ہے جس کے معنی ہیں ”ٹھہر جاؤ“ اور یہ اس جگہ لایا جاتا ہے،جہاں پڑھنے والے کو یہ خیال ہو سکتا ہو کہ یہاں وقف درست نہیں۔

صلے:

یہ ”الوصل اولیٰ“ کا مخفف ہے،جس کے معنی ہیں کہ ”ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔“

صل:

یہ قد یوصل کا مخفف ہے یعنی یہاں بعض ٹھہرنا پسند کرتے ہیں اور بعض نا پسند کرتے ہیں۔

وقف النبیؐ:

یہ ان مقامات پر لکھا جاتا ہے جو روایات میں آتا ہے کہ یہاں حضور علیہ السلام وقف فرماتے تھے۔(اقتباس از آسان ترجمہ قرآن مفتی تقی عثمانی صاحب)

عربی حروف تہجی جمع کرنے والی آیت

سورۃ الفتح کی آخری آیت

محمد الرسول اللّٰہ والذین معہٗ الخ۔

عربی شعر جس میں حروف تہجی جمع ہیں۔

غَیْثَ خَضْبٍ طَوْقُ عِزٍّ ظِلُّہٗ تاجُ ذِکْرٍ ضِدٍّ مُفشٍ أَحسن

ترجمہ شعر۔

میرا ممدوح جہاں جاتا ہے وہاں سرسبز ہو جاتا ہے عزت کا ہار اس کے گلے میں سایہ کی طرح ہے ذکر کا تاج اس کے حُسن کو ظاہر کرتا ہے۔

(بحوالہ ماہنامہ تدریس القرآن کراچی۔4-2011)

چند مخصوص قرآنی سورتوں کے فضائل۔

سورۃ مخصوص قرآنی سورتوں کے فضائل

سورۃ یٰس۔ جس نے اللہ کی رضا کیلئے سورۃ یٰس پڑھی اس کے پچھلے سارے صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے لہٰذا اس سورۃ کو اپنے مُردوں کے پاس پڑھا کرو۔(بیہقی شعب الایمان)

سورۃ الکہف۔ جو جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا اس کو ایک نور ملے گا جو اگلے جمعہ تک روشن ہوگا۔ اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے جو کوئی اس سورۃ کی ابتدائی دس ۱۰ آیات یاد کرے

دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ البقرہ۔ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔(ترمذی)

سورۃ واقعہ۔ جوکوئی ہر رات پڑھے اس کے گھر کبھی فاقہ بھوک نہیں آئے گا۔(بیہقی شعب الایمان)

سورۃ الملک۔ جوکوئی اسکی تلاوت کرتا رہے گا اللہ کے حضور یہ مغفرت کی سفارش کرے گی۔ نیز عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔(ترمذی، نسائی)

سورۃ التکاثر۔ اس سورۃ کے پڑھنے پر ایک ہزار آیات کا ثواب ہے۔(بیہقی شعب الایمان)

سورۃ الزلزال، سورۃ اخلاص، سورۃ الکفرون کی فضیلت

سورۃ زلزال آدھے قرآن کے برابر سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(ترمذی)

قرآن شریف میں گنتی

ایک	لَنْ نَصْبِرَ علی طعامٍ واحدٍ	(سورۃ البقرہ)
دو	مِنَ الضأنِ اثنینِ	(سورۃ الانعام)
تین	ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُم كلبهم	(سورۃ الکھف)
چار	اَرْبَعُ شهٰدٰتٍ بِاللّٰه	(سورۃ النور)
پانچ	خَمْسَةٌ سادِسُهم كلبُهُم	(سورۃ الکھف)
چھے	سِتَّةِ اَيَّامٍ	(سورۃ الاعراف)
سات	سَبْعَةٌ وثامِنُهُ كلبهم	(سورۃ الکھف)
آٹھ	يَوْمَئِذٍ ثمانيه	(سورۃ الحاقہ)

نو	وکان فی المدنیہ تِسْعَۃُ رَھْطٍ (النمل)
دس	تِلْكَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ (سورۃ البقرہ)
گیارہ	اَحَدَ عَشَر کوکبًا (سورۃ یوسف)
بارہ	اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھورِ عِنْدللہ اثنا عَشَرَ شھراً (سورۃ التوبہ)
انیس	علیھا تِسْعۃَ عشر (سورۃ المدثر)
بیس	ان یکن منکم عِشْرُونَ صابرونَ (سورۃ الانفال)
تیس	وَوٰعَدْنا مُوسیٰ ثٰلثین لیلۃً (سورۃ الاعراف)
چالیس	وَوٰعَدْنا مُوسیٰ اربعین لیلۃً (سورۃ البقرہ)
پچاس	اِلَّا خَمْسِیْنَ عامًا (سورۃ العنکبوت)
ساٹھ	سِتّین مسکینًا (سورۃ المجادلہ)
ستر	اِنْ تَستَغفِرلَھم سبعین مرۃً (سورۃ التوبہ)
اسّی	ثمانین جَلدۃً (سورۃ النور)
ننانوے	لہٗ تِسعٌ وتِسعُونَ نعجۃً (سورۃ صٓ)
سو	فَاماتہُ اللّٰہُ مائۃَ عامٍ (سورۃ البقرہ)
دوسو	یَغْلِبُوْا مائتَیْن (سورۃ الانفال)
تین سو	ثلث مائۃ سِنین (سورۃ الکہف)
ایک ہزار	یَغْلِبُوْا اَلفًا (سورۃ الانفال)
دو ہزار	یَغْلِبُوْا اَلفَیْنِ (سورۃ الانفال)
تین ہزار۔	بِثٰلثَۃِ اٰلفٍ (سورۃ آل عمران)
پانچ ہزار۔	بِخَمْسَۃِ اٰلفٍ (سورۃ آل عمران)

بچاس ہزار۔	خمسین الف سنۃ	(سورۃ المعارج)
ایک لاکھ۔	مائۃ الف اویزیدون	(الصفت)

قرآن مجید میں عدد کسور

تہائی۔	ثلثی الیل	(سورۃ المزمل)
نصف۔	ونصفہ	(سورۃ المزمل)
تہائی۔	فلامہ الثلث	(سورۃ النساء)
چوتھائی۔	فلکم الربع	(سورۃ النساء)
پانچواں۔	فان للہ خمسہ	(سورۃ الانفال)
چھٹا۔	فلکل واحد منہا السدس	(سورۃ النساء)

آٹھواں۔ فلھن الثمن

قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعضا مبارک کا تذکرہ

چہرہ انور	قد نری تقلب وجھک	(سورۃ البقرہ)
آنکھ مبارک	لا تمدن عینیک	(سورۃ الحجر)
زبانِ صادق	فانما یسرنہ بلسانک	(سورۃ المریم)
ہاتھ مبارک	ولا تجعل یدک مغلولۃ	(سورۃ بنی اسرائیل)
گردن مبارک	یدک مغلولۃ الی عنقک	(سورۃ الشعراء)

تاریخی نظام العمل کا پس منظر

شمسی نظام تاریخ یورپ کی ایجاد اور انسانوں کا بنایا ہوا ایک نظام ہے جو نجومیوں کے دماغ کا اختراع ہے جو انہوں نے اپنے حسابی تجربات سے تیار کیا جو ستاروں کے مطابق بالکل درست ہونے پر کوئی پکی دلیل نہیں چونکہ سال بھر سورج ستاروں کی ترتیب میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا اس لئے کچھ ماہ ۲۸ اور کچھ ماہ کے ۳۱ یوم بھی بنتے ہیں اس کے بالمقابل قمری یعنی چاند کا حساب گھٹنا بڑھنا سب کے سامنے ہوتا ہے اس لئے وہ فطرت کے عین مطابق ہے۔ قرآن میں بھی اسکا تذکرہ ہے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں چاند کیا ہے؟ ارشاد فرمایا لوگوں کیلئے وقت کو ترتیب دینے اور اہم امور حج وغیرہ کی آگاہی کا سبب ہے قدیم زمانہ میں اہم واقعات کے رونما ہونے پر اپنی غمی خوشی و دیگر تقریبات کو یاد رکھتے تھے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا کتب یوں مذکور ہے آپ کی ولادت باسعادت عام الفیل ہوئی عام الفیل ہاتھی کا سال سے کیا مراد۔ یمن کے بادشاہ نے ہاتھیوں کے لشکر پر سوار ہو کر نعوذ باللہ کعبۃ اللہ کو شہید کرنے کا مذموم ارادہ کیا اور اس نیت سے جب نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو نیست و نابود فرما دیا جس کا تذکرہ سورۃ الفیل میں ہے۔ یعنی اس واقعہ کے چند روز بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ ترتیب تھی قدیم جس سے لوگ اپنی تاریخ یاد رکھتے تھے۔ آج جس شمسی کیلنڈر کو ہم عیسوی سنہ کہتے ہیں یہ گریگوری کیلنڈر بھی کہلاتا ہے۔ یہ پرانا رومی کیلنڈر ہے جس کو آگسٹس نے ترمیم کیا پھر جولین نے ترمیم کیا۔ پھر جولین کیلنڈر کہلایا، پھر آخری بار اس میں ۱۵۸۲ء میں پاپائے گریگوری کے حکم سے ترمیم ہوئی جولین کے چھ سو سال بعد ایک عیسائی راہب ڈیڈس اگزیگوس نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف غلط منسوب کر دیا جب سے مسیحی کیلنڈر کہنے لگے ورنہ در حقیقت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں (امریکن پیپل انسائیکلو پیڈیا) مزید یہ کہ نظام قمری فطری ہے اور نظام شمسی خود ساختہ ہے کیونکہ قمری مہینوں کے نام میں کوئی شرک کی

بات نہیں جبکہ شمسی مہینوں کے ناموں میں دیوی دیوتاؤں کے نام ہیں جوکہ شرک ہے قمری ترتیب میں مسلمانوں کے اہم عبادات حج، روزہ، زکوٰۃ، عیدین وغیرہ ہر موسم میں آتے رہتے ہیں تاکہ مسلمان ہر موسم کے روزے، حج کرسکیں تاکہ گرمی کے زمانے کے روزے اور حج کا ثواب زیادہ ملے اور مجاہدے کی عادت بنے جو عادت کہ بہت ساری جگہوں پر شریعت میں مطلوب ہے۔ اسی طرح روزے اور عیدین کے چاند کے انتظار کی اچانک خوشی جس سے سب بچے بوڑھے مرد عورتیں خوش ہو جاتے ہیں۔ جبکہ دیگر مذاہب میں اہم تہوار کے دن متعین ہیں سب کو پہلے سے پتہ ہوتا ہے کہ ہولی، دیوالی، ایسٹر، عید نصاریٰ کے دن متعین جنکا مستقبل ایک ہی زمانہ ہے اہم بات یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی قمری سال کے پورا ہونے پر ہے جو لوگ شمسی سال کے پورا ہونے پر ہے جو لوگ شمسی سال کو پورا ہونے پر زکوٰۃ دیتے ہیں شمسی سال کا قمری سال پر ہر سال میں ۱۰ دن کا فرق پڑتا ہے اس حساب سے ۳۶ سال شمسی کے بعد ایک سال کی زکوٰۃ رہ جائے گی جسکی ادائیگی بندہ کے ذمہ باقی رہ جائے گی۔ شمسی سال کے آغاز پر اغیار بے حد آتشبازی، مردوں عورتوں کا اختلاط العیاذ باللہ شراب نوشی وغیرہ جیسے بہت منکرات ہوتے ہیں اس کے بالمقابل قمری سال کا آغاز محرم الحرام روزہ، اہل و عیال پر کھانے کی فراخی، دعا جیسے مبارک اعمال سے ابتداء ہوتی ہے جو سال بھر نیک کاموں کے کرنے کی عادت بناتی ہے۔ لہٰذا قمری تاریخ کا یاد رکھنا فرض کفایہ ہے۔

اہم واقعات، حادثات، یادگار کے یاد رکھنے پر دنیا میں زیادہ تر تین نظام تاریخ کے حوالہ سے مشہور و معروف ہیں۔ ہجری، عیسوی، بکرمی سنہ ہجری کا آغاز حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت پر وقوع پذیر ہوا جو محرم الحرام سے شروع ہو کر ذی الحج پر ختم ہوا۔ دوسرا عیسوی نظام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت یا نصاریٰ کے باطل گمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیئیے کے دن سے شروع ہوتا ہے جس کا پہلا مہینہ جنوری اور آخری دسمبر ہے۔ تیسرا تاریخی نظام بکرمی ہے جو زیادہ تر ہندو استعمال کرتے ہیں اور یہ فصلوں کے موسم کے مطابق وضع کئے گئے جس کا پہلا مہینہ بیساکھ سے شروع

ہو کر چیت پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اب ان سب نظاموں کے مہینوں کے نام تجویز کئے جانے پر ایک نظر۔

قمری یعنی اسلامی مہینوں کی وجوہ تسمیہ

(۱) محرم الحرام چونکہ جاہلیت میں اس مہینہ میں قتال حرام تھا۔

(۲) صفر ماخوذ ہے صفر سے بمعنیٰ خالی ہونا چونکہ اس مہینہ میں لوگ قتال کیلئے نکل جاتے اور گھر خالی پڑے ہوتے۔ (۳) ربیع الاول ربیع بمعنیٰ موسم بہار چونکہ اسکا نام موسم بہار کے شروع میں رکھا گیا اس لئے اسکا نام ربیع الاول ہوا۔ (۴) ربیع الآخر اس ماہ کا نام بہار کے آخر میں تجویز ہوا اس لئے اس کو ربیع الآخر کہتے ہیں۔ (۵) جمادی الاول جُماد بمعنیٰ جم جانے کے ہیں اس ماہ کا نام سردی میں تجویز ہوا اس لئے اس کا نام جمادی الاول ہوا (۶) جمادی الآخر اس ماہ کا نام تجویز کرتے وقت سردی تھی مگر موسم سردی کا اختتام تھا اس لئے اسکا نام جمادی الآخر ہوا۔ (۷) رجب ماخوذ ہے ترجیب سے بمعنیٰ تعظیم کرنا چونکہ اہل عرب اس ماہ کو اللہ کا مہینہ کہتے تھے اور تعظیم کرتے تھے اس لئے اسکا نام رجب المرجب ہوا (۸) شعبان ماخوذ ہے شعبٌ سے بمعنیٰ ظاہر ہونا پھوٹنا۔ چونکہ اس ماہ خیر کثیر پھیلتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اس لئے اسکا نام شعبان المعظم ہوا۔ (۹) رمضان یہ ماخوذ ہے رمض سے بمعنیٰ جلنا چونکہ اس ماہ میں بندوں کے گناہ جل جاتے ہیں یا زمین کی گرمی مراد ہے جس سے پاؤں جلتے ہیں۔ (۱۰) شوال بمعنیٰ بلند ہونا اٹھانا چونکہ اس ماہ میں خصوصاً ابتدائی رات عید کی رات بے شمار لوگوں کے اعمال نامے سے گناہ اٹھا لئے جاتے ہیں۔

(۱۱) ذی قعدہ بمعنیٰ بیٹھنے والا ماہ چونکہ اس ماہ میں اہل عرب جنگ بندی کر کے گھروں میں بیٹھ جاتے تھے اس لئے اس کا نام ذی القعدہ ہوا۔ (۱۲) ذی الحج بمعنی حج والا مہینہ اس ماہ میں حج ہوتا ہے۔ (بحوالہ ذخیرہ اسلامی معلومات)

دوسرا نظام شمسی

دوسرا نظام شمسی مروج ہے جس کو سن عیسوی بھی کہا جاتا ہے جس میں تین بار تو ترمیم تاریخ سے واضح ہوتی ہے البتہ معلومات کیلئے ان مہینوں کے ناموں کی وجہ بیان کی جاتی ہے۔

جنوری ۔جانوس سے ماخوذ ہے ایک دیوتا کا نام ہے۔

فروری ۔فبروا دیوی کے نام پر جس کو رومی لوگ مقدس خیال کرتے تھے۔

مارچ ۔مارس سے ماخوذ جو رومیوں کے نزدیک جنگ کا دیوتا ہے۔

اپریل ۔ابریری سے ماخوذ بمعنیٰ پھوٹنا پھول پھوٹنے کے موسم میں نام تجویز ہوا۔

مئی ۔میا سے ماخوذ جو افسانوی شیطان اٹلس کی بیٹیوں میں سے ایک کا نام۔

جون ۔یونون سے ماخوذ جو دیویوں کے سردار جیوپٹر کی بیوی ہے۔

جولائی ۔جولیائی کیلنڈر کے بانی جولس قیصر کی یادگار میں رکھا گیا۔

اگست ۔رومیوں کے پہلے بادشاہ جولس قیصر کے جانشین آگسٹس کی یادگار میں۔

ستمبر ۔بمعنیٰ ساتوں چونکہ قدیم اصولوں سے مارچ کو پہلا مہینہ شمار کرتے تھے ۔اس حساب سے ستمبر ساتواں بنتا ہے۔

اکتوبر ۔بمعنیٰ آٹھواں ۔چونکہ مارچ سال کا پہلا مہینہ شمار کرتے ہیں۔

نومبر ۔بمعنیٰ نواں چونکہ مارچ پہلا اس حساب سے نومبر نواں ہوا۔

دسمبر ۔بمعنیٰ دسواں چونکہ مارچ پہلا مہینہ شمار کرتے تھے۔

تیسرا نظام بکرمی

اسی طرح ایک نظام بکرمی بھی ہے جو زیادہ تر ہندو استعمال کرتے ہیں جس کی ترتیب یہ ہے:

(۱) بیساکھ (۲) جیٹھ (۳) اساڑھ (۴) ساون (۵) بھادوں (۶) اسوج (۷) کاتک (۸) مگھر (۹) پوس (۱۰) ماگھ (۱۱) پھاگن (۱۱۰) چیت۔

ان کے نام زیادہ تر فصلوں اور موسم کے حساب سے تجویز ہوتے۔

چوتھا نظام جنتری شاکھا

ایک اور نظام تاریخ ہے جو زیادہ معروف نہیں جو نجومیوں کے ہاں اسکا استعمال ہے جو جنتری شاکھا کے نام سے مشہور ہے جن کے مہینے ستاروں کے ناموں پر ہیں جسکا پہلا مہینہ حمل سے شروع ہو کر حوت پر ختم ہوتا ہے۔ ترتیب مہینوں کے یہ نام ہیں: (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سُنلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت

(بحوالہ ماہ شوال ادارہ غفران پنڈی)

تین کے عنوان پر احادیث مبارکہ کا نایاب ذخیرہ

(۱) شب معراج پر تین چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئیں۔

(۱) پانچ نمازیں (۲) سورہ بقرہ کے آخری آیات (۳) شرک کے علاوہ بکی بخشش (مسلم)

(۲) امت محمدیہ کی تین چیزیں معاف

غلطی سے کوئی گناہ (۲) بھول (۳) زبردستی کروائے گئے گناہ (ابن ماجہ)

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دعائیں مانگی دو قبول ہوئیں ایک نہیں ہوئی

(۱) میری ساری امت قحط کے ذریعے ہلاک نہ ہو۔ قبول ہوئی

(۲) میری امت کو غرق کے ذریعے ہلاک نہ ہو۔ قبول ہوئی

(۳) میری امت آپس میں نہ لڑے، کسی مصلحت سے قبول نہ ہوئی۔ (مسلم مشکوٰۃ)

(۴) جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں والدین کو بخشوا کر چھوڑیں گے۔

(۵) جس نے تین لڑکیوں کی اچھی پرورش کی وہ جنتی ہے ایسے ہی دو کی بھی

(۶) وضو کے بعد تین بار سورۃ القدر پڑھنے والا کا حشر نبیوں کے ساتھ ہوگا۔
دو بار پڑھنے والے کا حشر شہداء کے ساتھ ایک بار پڑھنے والے کا حشر صدیقین کے ساتھ۔
(اعلاء السنن)

(۷) تین آدمی ہوں دو آپس میں مخفی بات نہ کریں مگر اجازت لے کر کریں۔ (مشکوۃ)

(۸) تین دن سے زائد بغیر شرعی وجہ کے قطع تعلق کرنے والا اگر مرا تو جہنمی ہے۔ (مشکوۃ)

(۹) تین آدمیوں کی جنت مشتاق ہے حضرت علی عمار سلمان رضوان اللہ علیہم (ترمذی)

تین بار صبح شام اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھے پھر آخر میں سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھے تو ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اگر مر گیا تو شہادت کی موت مرا۔ (مشکوۃ)

(۱۰) تین چیزیں مرنے والے کے ساتھ جاتی ہیں ایک ساتھ دو واپس آجاتی ہیں۔
(۱) اہل و عیال (۲) مال چارپائی سواری وغیرہ (۳) نیک اعمال (بخاری و مسلم)

(۱۱) تین بدنصیب کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر آنے پر درود شریف نہ پڑھے۔ (۲) جو رمضان کا مبارک مہینہ پائے مغفرت نہ کروائے۔ (۳) جو والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔ (حاکم)

(۱۲) تین چیزوں کو جو دنیا میں استعمال کرے گا آخرت میں محروم رہے گا۔
(۱) شراب (۲) ریشمی لباس (۳) سونے چاندی کے برتن (معارف القرآن)

(۱۳) تین لوگوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔
(۱) جس امام پر متقدی کسی شرعی وجہ سے ناراض ہوں اور وہ امامت کرائے۔
(۲) جس عورت پر اس کا خاوند شرعی وجہ سے رات بھر ناراض ہو۔

(۳) وہ شخص جو اذان سنے اور جماعت سے نماز نہ پڑھے۔
تین باتوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو حاصل کرنے کیلئے لڑائیاں ہوں۔
(۱) اذان دینا (۲) نماز کیلئے دوپہر کے وقت جانا (۳) پہلی صف میں کھڑا ہونا۔

(فضائل اعمال)

صرف تین کاموں کیلئے کتا رکھنا جائز ہے۔
(۱) جانوروں کی حفاظت کیلئے (۲) کھیت کیلئے (۳) شکار کرنے کیلئے۔ (مشکوٰۃ)
(۱۶) تین کاموں میں تاخیر نہ کی جائے۔
(۱) نماز جب اسکا وقت ہو جائے (۲) جنازہ جب تیار ہو جائے (۳) عورت جب اسکا جوڑ کا خاوند مل جائے۔ (فضائل اعمال)
(۱۷) تین کام اسلام اہم نشان ہیں۔
(۱) نماز (۲) روزہ (۳) صدقہ۔ (فضائل اعمال)
(۱۸) تین کام پر حق تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔
(۱) باجماعت نماز کی صف (۲) تہجد پڑھنے والا (۳) جو کسی لشکر سے لڑ رہا ہو

(جامع الصغیر)

(۱۹) قیامت کے دن بے نمازی کے چہرے پر تین سطریں ہوں گی۔
پہلی سطر۔ او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔
دوسری سطر۔ او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص۔
تیسری سطر۔ جیسا تو نے اللہ کے حق ضائع کیا آج تو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (کتاب الزواجر، فضائل اعمال)
(۲۰) صبح شام تین بار استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

پڑھنے سے گناہ معاف اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں ۔ (ابن السنی)

تین بیماریوں پر عیادت نا کرنے میں مضائقہ نہیں ۔

(۱) آنکھ کی تکلیف میں (۲) داڑھ کے درد میں (۲) پھوڑا ہونے کی صورت میں ۔ (جامع الصغیر)

(۲۱) تین شخص قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے ۔

(۱) اللہ کی رضا چاہتے ہوئے قرآن سیکھا اور عمل کیا ۔

(۲) وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کیلئے ہر دن رات میں پانچ بار اذان دی ۔

(۳) وہ غلام جس کو اللہ کی اطاعت سے غلامی مانع نہ ہوئی ۔ (ترغیب والترہیب)

(۲۲) تین لوگ لوگ جہاں کہیں ہوں جماعت کی نماز کی پابندی نہ کریں گے تو شیطان ان پر غالب آجائے گا اس لئے جماعت کی نماز لازم پکڑو ۔

(۲۳) جب آدمی تین ہوں جماعت کی نماز کرنا چاہیں تو عالم قاری امام بنے ۔ (مشکوٰۃ، مسلم)

(۲۴) تین شخص دوہرے اجر کے مستحق ہیں ۔

(۱) جس کو دو نبیوں کا زمانہ ملا اور دونوں کی اطاعت کی ۔

(۲) جو غلام اپنے آقا اور اللہ رسول کا مطیع ہو ۔

(۳) جس شخص کی باندی تھی پھر اس سے نکاح کر کے بیوی بنالے ۔ (معارف القرآن)

(۲۵) تین قسم کے لوگ بروز قیامت سفارش کریں گے ۔

(۱) انبیاء (۲) علماء باعمل (۳) شہداء ۔ (مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

(۲۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین محبوب چیزیں

(۱) خوش بو (۲) بیویاں (۳) نماز

(۲۷) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تین محبوب چیزیں

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دیکھنا (۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مال خرچ کرنا (۳) میری بیٹی آپ کے نکاح میں ہے۔

(۲۸) حضرت عمرؓ کی تین محبوب چیزیں

(۱) نیکی حکم (۲) برائی سے منع کرنا (۳) پرانا کپڑا۔

(۲۹) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی تین محبوب چیزیں

(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۳) قرآن مجید کی تلاوت

(۳۰) سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کی تین محبوب چیزیں

(۱) مہمان نوازی (۲) گرمی کے دن کے روزے (۳) دشمن دین پر تلوار۔

(۳۱) اگر میں جبریل علیہ السلام دنیا والوں میں ہوتا مجھے یہ تین چیزیں محبوب ہوتیں۔

(۱) بھولے کو راستہ بتانا (۲) غریب عابدوں سے محبت (۳) عیال دار مفلس کی مدد۔

(۳۲) اللہ تعالیٰ کو بندوں کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) گناہوں پر رونا (۲) فاقوں پر صبر (۳) طاقت کے مطابق مال جان اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ (فضائل اعمال)

(۳۳) جس نے تین اشیاء کی حفاظت کی وہ اللہ کا دوست ہے۔

(۱) پانچ وقت نماز (۲) رمضان کے روزے (۳) جنابت پر فوراً غسل

(۳۴) دنیا کی زندگی فقط تین یوم کی مثال ہے۔

(۱) ایک وہ دن جو گزر گیا جس میں تو نے کوئی نیک عمل نہ کیا۔

(۲) ایک وہ دن آئندہ کل آئے گا جس کا تجھے معلوم نہیں۔

(۳) ایک آج کا دن ہے بس اسکو غنیمت جان اور نیک عمل کرلے۔

عقبہ بن عامر کی اپنے بیٹوں کو تین نصائح

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث قابل اعتماد آدمی سے قبول کرنا۔ (۲) قرضہ لینے کی

عادت نا بنا لینا چاہے جو فقہ پھنکر گزارہ کرنا پڑے۔(۳)اشعار لکھنے میں نا لگ جانا کہیں قرآن سے رہ جاؤ۔(حیاۃالصحابہ)

(۳۵) تین شخصوں پر جنت حرام ہے۔

(۱)احسان جتلانے والا (۲)والدین کوایذادینے والا (۳)شراب کاعادی

تین باتوں سے قبل موت ہی بہتر ہے۔

(۱)جب حاکم شریر ہوں (۲)مال دار بخیل ہوں۔(۳)معاملات عورتوں کے سپرد ہوں۔ (ترمذی)

(۳۶)دعاکے قبول ہونے کی تین معنیٰ ہیں۔

(۱)جو دُعاکی وھی مل گیا۔

(۲)جودعاکی وہ نا ملا اس کے بدلے برائی ہٹادی گئی۔

(۳)جو دُعاکی وہ نا ملا بلکہ آخرت میں ذخیرہ ہوگئی۔(مسنداحمد)

(۳۷)تمام بلاؤں سے حفاظت کانبوی نسخہ۔

سورۃالفلق سورۃالناس سورۃالاخلاص صبح شام تین تین بار پڑھے۔(ترمذی)

(۳۸) تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بنائیں۔

(۱) آدم علیہ السلام (۲) توراۃ اپنے ہاتھ سے لکھی

(۳)جنت الفردوس (انمول موتی ص 6/361)

(۳۹) پہلے تین جہنمی شخص

ظالم بادشاہ (۲)جومال دار مال سے اللہ کے حقوق ادانہ کرے۔(۳)متکبر فقیر

(۴۰)فرمایا اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (۱)نبی کی محبت (۲)اہل بیت کی محبت

(۳)قرآن کی محبت۔(فردوس دیلمی)

(۴۱) تین واجب التعظیم شخص (۱) بوڑھا مسلمان (۲) حافظ قرآن (۳) منصف حاکم۔ (ابوداؤد)

(۴۲) تین باتیں ہلاکت والی (۱) ایسی خواہش جسکا آدمی تابعدار بن جائے (۲) ایسی حرص جسکو پیشوا مان کر لوگ پیروی کرنے لگیں۔ (۳) خود پسندی۔ (مشکوٰۃ)

(تین کے عنوان پر احادیث کا حوالہ انمول موتی تالیفات اشرفیہ ملتان)

ضروری مسائل متعلقہ اوقات نماز طلوع وغروب

ممنوع اوقات: طلوع آفتاب کا وقت غروب آفتاب عین زوال کا وقت

ان اوقات میں کسی قسم کی کوئی نماز خواہ فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، نماز جنازہ ہو یا سجدہ تلاوت، کچھ جائز نہیں البتہ اس دن کی عصر کی نماز عین غروب آفتاب کے وقت پڑھنا درست ہے، اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ آجائے یا آیت سجدہ تلاوہ کی جائے تو ان اوقات میں نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کرنا بھی جائز ہے۔ (یعنی اگر پہلے سے جنازہ موجود نہیں تھا انہی اوقات میں آیا، یا آیت سجدہ انہی اوقات میں پڑھی گئی تو پھر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ادا کرنا جائز ہے اور اگر پہلے سے جنازہ میں موجود ہو یا آیت سجدہ پہلے تلاوت کی تو اب ان اوقات میں یہ دونوں ادا کرنا منع ہے) نیز ان اوقات میں دعا اور ذکر تسبیح کرنا تلاوتِ قرآن سے افضل ہے اور تلاوت کرنا بھی جائز ہے۔ مگر خلافِ اولیٰ ہے۔ (درمختار)

نوٹ: طلوع آفتاب کے وقت تقریباً دس منٹ تک اور غروب آفتاب سے پہلے جب سورج کی روشنی سرخ ہو جائے جس کا اندازہ غروب سے پہلے تقریباً پندرہ بیس منٹ ہے اور وقت زوال سے پانچ منٹ پہلے اور احتیاطاً پانچ منٹ بعد تک یہ تینوں اوقات ممنوعہ ہیں۔

نوٹ: طلوع آفتاب کے وقت سے تقریباً دس منٹ تک اور غروب آفتاب سے پہلے جب سورج کی روشنی سرخ ہو جائے جس کا اندازہ غروب سے پہلے تقریباً پندرہ بیس منٹ ہے اور

وقت زوال سے پانچ منٹ اور احتیاطاً پانچ منٹ بعد تک یہ تینوں اوقات ممنوعہ ہیں۔

مکروہ اوقات: صبح صادق سے طلوع آفتاب۔ عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کی روشنی سرخ ہونے تک۔

نفل نمازوں کے اوقات

تہجد: عشاء کے بعد لے کر صبح صادق سے پہلے تک تہجد کا وقت ہے۔لیکن رات کی آخری تہائی میں پڑھنا مستحب ہے۔تہجد کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہیں۔(شامیہ)

اشراق: سورج نکلنے کے کم از کم دس منٹ کے بعد سے زوال سے پہلے تک اشراق کا وقت ہے۔البتہ اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

چاشت: ابتدائی چوتھائی دن گزرنے کے بعد یعنی موسم گرما میں تقریباً صبح ساڑھے آٹھ بجے اور موسم سرما میں تقریباً نو بجے سے سورج ڈھلنے سے پہلے تک مستحب ہے۔ نیز اشراق کے ساتھ پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ چاشت کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔(در مختار)

اوابین: مغرب کی نماز کے بعد عشاء سے پہلے تک اوابین کا وقت ہے اسکی کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ رکعات بیس ہیں۔(کبیری)

مسافر اگر ظہر، عصر اور عشاء اکیلا پڑھے تو دو رکعت ادا کرے، اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے تو امام کی اتباع میں مکمل نماز ادا کرے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نماز میں کوئی کمی نہیں ہے مکمل ادا کرے۔مسافر کے لیے سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا دوسری سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اگر جلدی نہ ہو اور ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر نہ ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔عشاء کا وقت صبح صادق تک ہے لیکن بلا عذر آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنے سے مکروہ ہو جاتی ہے اور ثواب کم

ملتا ہے گو نماز ادا ہو جاتی ہے۔(اقتباسات) مرتبہ دار الافتائ۔دار العلوم کورنگی۔کراچی

وضو کے احکام

فرائضِ وضو چار ہیں:

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔(تعلیم الاسلام حصہ ۲ ص ۱۶)

سنن وضو تیرہ ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) داڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا (۱۱) وضو دائیں طرف سے شروع کرنا (۱۲) ترتیب کے ساتھ وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

مستحبات وضو پانچ ہیں

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا (علماء کرام نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے)۔(گردن کا مسح کرنا) (۳) وضو کے کام کو خود کرنا دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔(تعلیم الاسلام حصہ دوم ۱۷)

مکروہات وضو چار ہیں

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرتے وقت دنیا

کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

نواقص وضو آٹھ ہیں

(۱) پیشاب پاخانہ کرنا یا ان دونوں کے راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کرتے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ (تعلیم الاسلام حصہ دوم ۱۸)

نماز کے ۱۰۰ مسائل جن کا یاد کرنا ضروری ہے

فرائض نماز تیرہ ہیں

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر کا چھپانا یعنی مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کو سوائے چہرے، ہتھیلوں اور قدموں کے تمام بدن کا ڈھانکنا (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ رخ ہونا (۷) نیت کرنا (۸) تکبیر تحریمہ کہنا (۹) قیام کرنا (۱۰) قرآت کرنا (۱۱) رکوع کرنا (۱۲) سجدے کرنا (۱۳) قعدہ اخیرہ (میں تشہد کی مقدار بیٹھنا) اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا ان میں سے کسی چیز کے چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی۔

واجبات نماز چودہ ہیں

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرآت کیلئے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورہ فاتحہ کو سورہ سے پہلے پڑھنا (۵) قرآت

اور رکوع میں سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھنا (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نمازِ وتر میں قنوت کیلئے تکبیر کہنا اور دعاء قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔ (تعلیم الاسلام ص ۶۶)

سنن نماز اکیس ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثناء پڑھنا (۷) تعوذ یعنی اعوذ باللہ الخ پڑھنا (۸) تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثناء، تعوذ، بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین بار پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔ (۱۵) قومہ میں امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کو ربنا لک الحمد کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔ (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں

بچھا کراس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اشہدان لا الہ الا اللہ پر کلمہ (شہادت) کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔ (تعلیم الاسلام ص ۶۸)

مکروہاتِ نماز انتیس ہیں

① سَدَل یعنی کپڑے کا لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا یا چکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے، کندھوں پر ڈال لینا ② کپڑوں کو مٹی سے بچانے کیلئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا ③ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا ④ معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا، نماز پڑھنا ⑤ منہ میں روپیہ، پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قرأت کرنے سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی ⑥ سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا ⑦ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا ⑧ بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹا باندھنا ⑨ کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹاتے میں مضائقہ نہیں ⑩ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا ⑪ کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا ⑫ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔ ⑬ کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا ⑭ سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کیلئے مکروہ ہے ⑮ کسی ایسے آدمی کے سامنے نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے ہو ⑯ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا ⑰ بلاعذر چارزانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا ⑱ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا ⑲ آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں

دل لگنے کیلئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا لیکن اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی کرنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔ (تعلیم الاسلام حصہ چہارم ۳۴)

مفسداتِ نماز اٹھارہ ہیں یعنی وہ چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا (۴) کسی بری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر الحمد اللہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن شریف پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عمل کثیر یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے، مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دے دے (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز

میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ ہے۔ (تعلیم الاسلام حصہ چہارم ص ۳۲)

مستحبات نماز پانچ ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجود میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھیں (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپانا۔ (تعلیم الاسلام حصہ سوم ص ۲۹)

سجدہ سہو کے احکام

قعدہ اخیر میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے، سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھے پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر دوبارہ التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

عیدین اور ہر بڑی جماعت میں سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے، کیونکہ اژدہام کثیر ہونے کی وجہ سے نماز میں گڑبڑ ہونے کا اندیشہ ہے۔ (جوہر الایمان ص ۲۵)

جن صورتوں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

(۱) کسی واجب کے چھوٹ جانے سے (۲) واجب میں تاخیر ہو جانے سے (۳) کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے (۴) کسی فرض کو مقدم کر دینے سے (۵) کسی فرض کو مکرر کر دینے سے، مثلاً دو رکوع کر لئے (۶) کسی فرض میں اضافہ کر دینے سے مثلاً تین سجدے کر لئے

(۷) کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے (۸) قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اللھم صل علی محمد پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھنے سے (۹) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۱۰) سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے۔

ان ساری صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔ (تعلیم الاسلام حصہ چہارم ص ۴۸۴۷)

بخاری شریف کی سند متصل برکت کیلئے

چونکہ اکثر اکابر علماء کی سند یا تو حضرت حسین احمد مدنیؒ تک یا پھر حضرت شاہ عبد الغنی دہلوی تک پہنچتی یا پھر حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ تک پہنچتی ہے اسلیے گویا یہی سند سب طلباء اور طالبات کی ہوئی۔

قال الامام البخاری حدثنا المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة ھوا بن الاکوع قال سمعت النبی ﷺ یقول ''من یقل علی مالم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار

(الصحیح البخاری الجلد الاول ۲۱ قدیمی کتب خانہ) (اسناد کتاب الجامع الصحیح للبخاری)

من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الشیخ الاستاذ مولانا جمشید علی

(شیخ الحدیث فی المدرسة العربیة رائے ونڈ پنجاب پاکستان)

سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ الشیخ سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ

۲۔ الشیخ یزید بن ابی عبید نور اللہ مرقدہ

۳۔ الشیخ المکی بن ابراھیم نور اللہ مرقدہ

۴۔ الشیخ الامام امیر المومنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

نوراللہ مرقدہ

۵۔الشیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بشر الفربری نوراللہ مرقدہ

۶۔الشیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد السرخی نوراللہ مرقدہ

۷۔الشیخ ابوالحسن عبدالرحمان بن مظفر الداؤدی نوراللہ مرقدہ

۸۔الشیخ ابوالوقت عبدالاوّل بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الھروی نوراللہ مرقدہ

۹۔الشیخ السراج الحسین بن المبارک الزبیدی نوراللہ مرقدہ

۱۰۔الشیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب الحجار نوراللہ مرقدہ

۱۱۔الشیخ البرھان ابراھیم بن احمد التنوخی نوراللہ مرقدہ

۱۲۔الشیخ احمد بن علی بن حجر العسقلانی نوراللہ مرقدہ

۱۳۔الشیخ احمد زکریا بن محمد ابویحییٰ الانصاری نوراللہ مرقدہ

۱۴۔الشیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد الرملی نوراللہ مرقدہ

۱۵۔ابوالمواھب احمد بن القدوس شناوی نوراللہ مرقدہ

۱۶۔الشیخ احمد القشاشی نوراللہ مرقدہ

۱۷۔الشیخ ابراھیم بن حسن کُردی مدنی نوراللہ مرقدہ

۱۸۔الشیخ ابوطاہر محمد بن ابراھیم الکردی المدنی نوراللہ مرقدہ

۱۹۔الشیخ الامام احمد المعروف بالشاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم المحدث الدہلوی

نوراللہ مرقدہ

۲۰۔الشیخ الشاہ عبدالعزیز بن الشاہ ولی اللہ الدہلوی نوراللہ مرقدہ

۲۱۔الشیخ الشاہ محمد اسحاق الدہلوی ثم المکی والشیخ الشاہ ابوسعید الدہلوی ثم المدنی

نوراللہ مرقدہ

۲۲۔الشیخ الشاہ عبدالغنی الدہلوی ثم المدنی نوراللہ مرقدہ

۲۳۔الشیخ محمد قاسم النانوتوی الدیوبندی نوراللہ مرقدہ

۲۴۔شیخ الھند محمود حسن الدیوبندی نوراللہ مرقدہ

۲۵۔الشیخ حسین احمد المدنی نوراللہ مرقدہ

۲۶۔الشیخ الاستاذ ابوعبیداللہ خورشید مولانا جمشید علی السندھی مدظلہم العالی

۲۷۔العبد العاجز محمد الیاس ابن الشیخ مولانا الحافظ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

(تخریج السند: من مقدمہ الجامع الصحیح للبخاری ص ۱۲ (قدیمی کتب خانہ)

واللامع الدراری علی جامع البخاری الجلد الاول ص ۷۱۔۷۰)

نصائح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ بروز قیامت مومن کے اعمال نامہ میں خوش خُلقی سے زیادہ وزنی کوئی اور چیز نا ہوگی اللہ بدگو بدزبان کو بہت بُرا سمجھتا ہے۔

۲۔ خشک لکڑیوں کو آگ اتنی جلدی ختم نہیں کرتی جتنی جلدی غیبت نیکوں کو کھا جاتی ہے۔

۳۔ تہمت کی جگہ سے دور رہ کسی کو اپنی نسبت بدگمانی میں نا ڈال۔

۴۔ جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہوں تو وہ دوزخی ہے۔

۵۔ جس کو سلامتی اچھی لگتی ہو تو وہ خاموشی کو لازم پکڑے فضول باہر پھرنے سے گھر بہتر ہے۔

۶۔ جو کوئی نجومی کے پاس کچھ پوچھنے آیا اور تصدیق کی تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نا ہوگی۔

نصائح سیدنا سلیمان علیہ السلام

۱۔ جھگڑے کو اس سے پہلے کہ تیز ہو چھوڑ دینا چاہیے۔
۲۔ عالم کم گو ٹھنڈا مزاج عقلمند ہوتا ہے احمق بھی جب تک چپ رہے عقلمند شمار ہوتا ہے۔
۳۔ گھر مال چیزیں وہ میراث ہے جو باپ سے حاصل ہوئیں مگر عقلمند بیوی نعمت الٰہی ہے۔
۴۔ جو بیوقوف کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے اپنے پاؤں خود کاٹتا ہے۔
۵۔ اپنے ہمسایہ پر برائی کا منصوبہ مت باندھ جبکہ وہ تجھ سے بے فکر رہا ہے۔

نصائح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

۱۔ عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی تعریف کی کوئی اُمید نا رکھی جائے۔
۲۔ اگر تم لوگوں کے قصور معاف نا کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے قصور معاف نا کریں گے۔
۳۔ خاوند بیوی دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں جس کو اللہ نے جوڑا احتی المقدور جدا نا کرو۔
۴۔ دنیا کے مال و اسباب پر غرور مت کرو کیا بعید آج ہی جان نکل جائے۔
۵۔ بوقتِ قربانی تجھے یاد آئے کہ میرا بھائی ناراض ہے تو پہلے بھائی کو راضی کر پھر قربانی کر۔

نصائح سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۔ گناہ سے توبہ کرنا واجب مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔
۲۔ ہر عمل کے ثواب کا اندازہ ہے سوائے صبر کے ثواب کے کہ وہ بے اندازہ ہے۔

۳۔ جسے رونے کی طاقت نا ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کرلیا کرے۔
۴۔ کوئی آپ کیلئے تعظیماً کھڑا ہوجاتا تو فرماتے اے اللہ اس کے حسنِ ظن سے مجھے بہتر کردے مجھے خدمت خلق کی توفیق عطا فرما اور میرے گناہوں کو بخش دے۔
۵۔ بروں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر اور تنہائی سے نیک لوگوں کی صحبت بہتر ہے۔

نصائح سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۱۔ یہ بھی اسراف ہے کہ جس چیز کے کھانے کو دل کرے وہ کھائے۔
۲۔ تین چیزیں محبت میں اضافہ کرتی ہیں ا۔سلام کرنا ۲۔دوسروں کیلئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ ۳۔دوسرے کو بہترین نام سے پکارنا۔
۳۔ کسی کے اخلاق پر اعتماد نا کرو جب تک اس کو غصہ کی حالت میں آزمانا لو۔
۴۔ کم بولنا حکمت ہے کم کھانا صحت ہے کم سونا عبادت ہے عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔
۵۔ نیکی کے بدلے نیکی حق ادائیگی ہے اور برائی کے بدلے نیکی کرنا احسان ہے۔

نصائح سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

۱۔ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔
۲۔ اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز روزِ محشر ہے۔
۳۔ حاجت مند کا تمہارے پاس آنا اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے۔
۴۔ فقیر کا ایک درھم صدقہ مالدار کے لاکھ درھم صدقہ سے افضل ہے۔
۵۔ جس کو سال بھر کوئی رنج تکلیف نا پہنچی ہو وہ جان لے کہ میرا رب مجھ سے ناراض ہے۔

نصائح سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱۔ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

۲۔ جلدی معاف کرنا انتہائی شرافت ہے اور جلدی انتقام لینا انتہائی کمینگی ہے۔

۳۔ شریر عورتوں سے بالکل کنارے پر رہو اور جو شریف ہوں ان سے بھی ہوشیار رہو۔

۴۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے عقل کی زکوٰۃ نادان کی باتوں پر برداشت کرنا ہے۔

۵۔ سب سے سخت گناہ یہ ہے کو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔

اقوالِ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ جو شخص زبان کو قابو نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔

۲۔ توبہ کرنا آسان ہے مگر گناہ چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔

۳۔ فضیلت اگرچہ جماعت میں ہے مگر سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔

۴۔ ایک گناہ بہت اور ہزار طاعت کم ہے۔

اقوال حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ جب تک تیرا اترانا اور غصہ کرنا باقی ہے تب تک اپنے آپ کو اہل علم شمار نا کر۔

۲۔ غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زُبان بند رکھ چہ جائیکہ تو خود فضول بات کرے۔

۳۔ تو تعمیرات میں عمر خرچ کر رہا رہیں گے اور حساب تو دے گا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ بندوں سے قرض طلب کرتا ہے اور اس کے قاصد سائل لوگ ہیں۔

۵۔ سوائے اپنے اور بال بچوں کی ضرورت کے گھر سے ہرگز باہر مت نکل۔

اقوالِ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ بار بار صغیرہ گناہ کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے اور بار بار کبیرہ گناہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

۲۔ احسان سب جگہ بہتر ہے مگر پڑوسی کے ساتھ بہترین ہے۔

۳۔ جس گناہ کے بعد ندامت نا ہو اندیشہ ہے کہ اسلام سے خارج کر دے۔

۴۔ عورت کا نامحرم سے نرم گفتگو بدکاری میں داخل ہے باریک لباس ننگے ہونے کے حکم میں ہے۔

۵۔ علما کے قلم کی سیاہی شہداء کے خون پر بھاری ہو جائے گی۔

اقوال حضرت حُجّۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ فسق و فجور سے بچنا اس وقت تک مشکل ہے جب تک نگاہ قابو میں نہ آئے۔

۲۔ مجلس میں تکیہ سے ٹیک لگانا مکروہ اور تکبر کی نشانی ہے مگر عذر کی وجہ سے درست ہے۔

۳۔ عورت کی بدخُلق پر صبر والا حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کی طرح ہے۔

۴۔ جس مجلس میں خلافِ شرع باتیں ہوں منع بھی نا کرسکتا ہو وہاں سے چلے آنا واجب ہے۔

۵۔ محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان ہے اور صدقہ سے بہتر ہے۔

(انتخاب از مخزن اخلاق مولانا رحمت اللہ سبحانی)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے شاگردوں کو نصائح

۱۔ عوام کو اُتنا ہی مسئلہ بتانا جتنا وہ سوال پوچھیں پھر خاموش ہو جانا۔

۲۔ عوام کے سامنے نا ہنسنا نا مسکرانا، بازاروں میں زیادہ مت جانا۔

۳۔ قریب البلوغ لڑکوں سے ہشیار رہنا کیونکہ یہ لوگ فتنہ ہیں۔

۴۔ راستوں اور دوکانوں پر مت بیٹھنا اگر بیٹھنا ہی ہو تو گھر یا مسجد میں بیٹھنا۔

۵۔ بازاروں اور مسجدوں میں مت کھانا۔

۶۔ جہاں تک ممکن ہو بلا ضرورتِ شرعی بیوی کے والدین کے گھر نا جانا۔

۷۔ اس وقت تک نکاح نہ کرنا جب تک اپنی منکوحہ کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہو۔

۸۔ اگر تم دس سال بھی بغیر خوراک و معاش کے رہ جاؤ پھر بھی علم سے منہ نا موڑنا۔

۹۔ زیادہ ہنسی اور عورتوں کے اختلاط سے بچنا کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ جو کوئی تجھے پیچھے سے آواز دے اس کا جواب نا دینا کیونکہ پیچھے سے جانوروں کو آواز دی جاتی ہے۔

۱۱۔ بذاتِ خود بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے نا جانا اس کے لئے ایک عقلمند آدمی متعین کر دینا۔

۱۲۔ اذان ہوتے ہی مسجد چلے جانا کہیں عوام تم سے پہلے نا پہنچ جائیں۔

۱۴۔ راستہ چلتے دائیں بائیں مت دیکھنا ہمیشہ نگاہ نیچی رکھنا۔

۱۵۔ عوامی تفریح گاہوں میں مت جانا۔ ہمیشہ سفید لباس استعمال کرنا۔

۱۶۔ امامت کیلئے آگے نا ہونا جب تک تمہیں کہا نا جائے مجلس میں غصہ سے پرہیز کرنا۔

۱۷۔ تلاوت ذکر درود پاک اور استغفار کی کثرت کرنا اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔

۱۸۔ ان پانچ احادیث کو سامنے رکھنا جن کو میں نے پانچ لاکھ احادیث سے جمع کیا ہے۔

i اعمال کا مدار نیت پر ہے

ii آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے

iii اس وقت تک ایمان کامل نا ہوگا جب تک جو اپنے لیے پسند کرو دوسرے کیلئے بھی وہی پسند کرو۔

iv حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ان کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں ان کو بھی چھوڑ دے۔

v کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے دوسرے محفوظ ہوں۔

(وصایا امام اعظمؒ)

علم طب کا تعارف بمع طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لغوی معنی......طب (بحرکات ثلثہ) لغت میں بمعنی جسمانی اور روحانی علاج، نرمی اور جادو ہے، طبہ (ن ض) طبا علاج کرنا وطب الرجل جادو کردیا گیا نیز طب بمعنی ارادہ، خواہش، حال، شان اور عادت بھی استعمال ہوتا ہے۔ یقال فلان طبه الجون فلاں کی عادت مذاق کی ہے۔

اصطلاحی تعریف......علم طب وہ علم ہے جس میں جسمانی امراض کے علاج معالجہ کا بیان اور تدابیر حفظان صحت مذکور ہوں۔

موضوع......طب کا موضوع بدن انسان یا ابدان ذی روح ہے۔

غرض وغایت......حفظ صحت کے اصول اور امراض سے شفاء حاصل کرنے کی تدابیر معلوم کرنا

باالفاظ دیگر جسمانی امراض کی زد سے بچنا۔

تاریخ طب..... تاریخ طب کے متعلق اختلاف ہے، بعض اس کو قدیم مانتے ہیں اور بعض حادث، لیکن چونکہ علم طب کا موضوع جسم انسانی ہے جو دیگر اجسام کی طرح حادث ہے۔ اس لئے علم طب بھی حادث ہوگا۔ پھر اس کی ابتداء کے متعلق بھی دو مختلف خیال ہیں۔ ایک فریق کا خیال ہے کہ یہ الہامی ہے اس لئے وہ اس کی ابتداء کو مختلف انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ علم معلوم ہوا اور ان سے حضرت شیث علیہ السلام کو، بعض کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو الہام کے ذریعہ یہ علم سکھایا گیا، یہودی اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں، مجوسی اپنے پیغمبر زرتشت کی طرف اور ہندو لوگ برہماجی کی طرف، دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ علم طب جو کہ علم حکمت کی ایک شاخ ہے انسانی دماغ کی متواتر محنتوں کا ایک بہترین نمونہ اور قوت تفکر وتحقیق کا ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔

ہندی طب..... ہندو لوگ جو اس کو الہامی مانتے ہیں وہ اس کی ابتداء برہماجی سے منسوب کرتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ برہماجی رشی نے برہم سنگھتا بنائی۔ اس سے دکھش پرجاپتی نے اس علم کو سیکھا اور دکھش سنگھتا بنائی، ان سے ادنی کے جوڑے بیٹوں اشونی کماروں نے یہ علم پڑھا، انہوں نے مہاراج اندر کو سکھایا، مہاراج سے بھاردواج رشی نے سیکھ کر سب رشیوں کو سکھایا، ان میں اتریہ رشی نے اپنے چھ شاگردوں اگنی، ویش، بھیل، جتوکرن، پراشر، ہاریت، کشار پانی کو سکھایا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے نام پر اس علم کی ایک ایک کتاب لکھی۔

کچھ مدت کے بعد مہارشی چرک پیدا ہوئے جنہوں نے مذکورہ کتب کا مطالعہ کر کے چرک سنگھتا نامی کتاب لکھی جو اس علم کی نہایت مستند اور قدیمی کتاب مانی جاتی ہے۔

چرک کے بعد کاشی کے مہاراج دیوداس یا دھن ونتری حضرت مسیح علیہ السلام سے کئی سو برس

پہلے ہوئے جن کے بہت سے شاگرد تھے۔ جن میں سے سشرت بھی ہے اس نے سشرت سنگھتا کے نام سے علم ویدک پر ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی۔ بارہویں صدی مسیحی میں بمقام گولکنڈ و مادھواچاریہ پیدا ہوا جس نے مختلف علوم پر چند کتابیں لکھنے کے علاوہ علم ویدک پر شارنگ دھر کتاب لکھی، ان کے بعد تر ہری نے چورامنی یاراج نگھنٹو کے نام سے مفردات ویدک پر ایک نہایت بسیط کتاب لکھی۔

چینی طب

چینی طب...... اہل چین کے خیال کے مطابق ادویہ کے استعمال کا رواج دینے والا پہلا شخص شہنشاہ ہولنگ ٹی ہوا ہے جس کا زمانہ سلطنت حضرت مسیح سے ۳۶۸۷ سال قبل تھا اس سے دیگر اشخاص نے اس علم کو حاصل کیا اور ترقی دیکر خاص خاص قواعد تشخیص و اصول علاج اختراع کئے۔

قدیم چینی اطباء نبض شناسی اور تشخیص امراض میں خاص واقفیت رکھتے تھے لیکن تشریح و جراحی سے وہ ناواقف تھے۔ البتہ الادویہ سے ان کو خاصی واقفیت تھی، بہر کیف علم طب کو مجموعی حیثیت سے ملک چین میں کچھ ترقی نصیب نہیں ہوئی۔

بابلی طب

بابلی طب...... بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ سب سے پہلے اہل بابل نے علم طب کی ابتداء کی تھی۔ چنانچہ بابل اور نے نوا کے کھنڈرات سے جو زمانہ قدیم کی خشتی کتابیں نکلی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ابتداء میں تو وہاں علاج کا طریق جھاڑ پھونک اور گنڈے تعویذ تک ہی محدود تھا لیکن رفتہ رفتہ وہاں پر یہ رواج پڑ گیا کہ مریض کو چوراہے پر لٹا دیتے تھے اور جو راہرو وہاں سے گزرتا اس سے مریض کا حال کہہ کر علاج پوچھا جاتا تھا۔ اگر اس کو کوئی علاج معلوم ہوتا تو وہ بتا دیتا تھا اس طرح جو مؤثر دوائیں علاج ان کو معلوم ہوتے رہے ان کو وہ تانبے یا چاندی کی

تختیوں پر لکھ کر انہیں اپنے دیوتا (بت) کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

لندن کے عجائب خانے میں جو آسوریہ کی ایک خشتی کتاب نامکمل حالت میں موجود ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام سے سات سو سال پہلے کی لکھی ہوئی ہے وہ ایک قدیم اور مستند کتاب کی نقل ہے۔ جسے بواسیہ کے طبی مدرسہ کے بعض اساتذہ نے مرتب کیا تھا۔ اس کتاب میں اکثر طویل نسخہ جات اور ایک ایک مریض کے کئی کئی نسخے لکھے ہوئے ہیں۔

عبرانیوں اور بنی اسرائیل میں حضرت داؤد علیہ السلام کے صاجزادے حضرت سلیمان علیہ السلام جو ۵۱۴ سال قبل از مسیح تخت نشین ہوئے تھے، وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خواص نباتات و حیوانات کا بیان کیا۔ نیز آسینہ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے دو سو سال قبل ایک گروہ علم طب کی تعلیم میں مشغول تھا۔ جس نے بعض نباتاتی اور جمادی ادویہ کا بیان کیا۔

مصری طب

مصری طب...... مصر میں بعض قدیم شہروں کے دبے ہوئے کھنڈرات کو کھودنے سے ایسے ایسے کتبات و تحریرات برآمد ہوئیں جن سے قدیم مصریوں کے تمدن و معاشرت اور علمی ترقیات پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ قدیم مصری پے پی رس (بردی کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب) اور اے برس پے پی رس جو حضرت مسیح علیہ السلام سے 1600 برس پہلے کی لکھی ہوئی ایک نہایت اہم اور مکمل تحریر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک قدیم مصری بادشاہ آتھوسس نے جس کا زمانہ حیات مسیح علیہ السلام سے 6000 سال قبل کا ہے علم طب پر ایک کتاب لکھی تھی، لیکن اس تحریر سے یہ بھی منکشف ہوتا ہے کہ یہ قدیم ایام میں ملک مصر میں طب محض ایک علم تسخیر یا جادوگری تھا، اس لئے طب کے لغوی معنی ہیں جادو یا جادو کرنا۔

اگرچہ ملک مصر میں علم طب کی ابتداء محض باطل پرستی سے شروع ہوئی تھی لیکن امتداد زمانہ سے اس میں رفتہ رفتہ ترقی ہوتی گئی۔ چنانچہ شیخ المورخین ہیرو ڈوٹس یونانی جس نے حضرت مسیح علیہ السلام سے ۴۰۰ سال قبل ایشیائے کوچک ایران، شام اور مصر کا بہت بڑا سفر کیا تھا وہ

مصریوں کے اس وقت کے نظام طب کی بہت تعریف کرتا ہے۔

یونانی طب

یونانی طب...... یونان میں علم طب کی ابتدائ ''اسقیلوس'' سے ہوئی جس کو اہل یونان ابو الطب کہتے ہیں۔ان کا خیال تھا کہ اس پر یہ فن خدا کی طرف سے الہام ہوا تھا،اسقلیوس نے اپنی اولاد کو اس فن کی زبانی تعلیم دی اور اس کے خاندان میں بڑے بڑے نامور حکماء اور اطباء پیدا ہوئے۔

فیثاغورث جو حضرت مسیح علیہ السلام سے ۵۸۰ سال قبل ہوا ہے اس نے اس فن کو رواج دیا۔ لیکن ابھی تک اس کی باقاعدہ تدوین نہیں ہوئی تھی۔اسقلیوس کی سولھویں نسل میں تقریباً ۴۶ برس قبل از مسیح علیہ السلام حکیم بقراط پیدا ہوا جو یونانیوں میں وہ پہلا شخص ہے جس نے دیگر علوم کی طرح فن طب کو باقاعدہ مرتب کیا اس پر کتابیں لکھیں،اس کی تعلیم کو عام کیا،بقراط کے بعد ارسطاطالیس حکیم ہوا جس کی علمی تحقیقات اور کوششوں سے علم طب میں بہت کچھ اضافہ ہوا۔ارسطو کے بعد حکیم جالینوس نے اپنے اور اسکندریہ کے بعض اور نامور اطباء نے علم طب پر حکیم اؤفرسطس یونانی اور دیسقوریدوس یونانی سے علم الادویہ پر نہایت ہی قابل قدر کتابیں لکھیں۔بلکہ دیسقوریدوس کو تو ادویہ مفردہ کی تحقیقات کا موجد اور بانی کہا جاتا ہے جو بجائے خود صحیح ہے۔

یونانیوں کے نزدیک فن طب کے آٹھ ارکان ہیں اول اسقلیبوس اور آخر جالینوس،ان کے درمیان میں غورس ہینس،برمانیدس،افلاطون،اسقلیبوس دوم اور بقراط تھے ان کے علاوہ اور بہت سے اصحاب تصنیف اطباء گزرے ہیں مگر ان کو ارکان نہیں کہا جاسکتا۔

رومی

رومی طب...... ابتداء میں تو اہل روم میں جھاڑ پھونک اور گنڈے تعویذ سے ہی امراض کا

علاج کرتے تھے۔لیکن جب وہاں پر تہذیب میں ترقی ہوئی تو انہوں نے یونانیوں سے علم طب کو سیکھا چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ۲۱۸ سال قبل حکیم ارخع طوس یونانی ترک وطن کر کے روم میں جا بسا تھا۔جس کے بعد اور بھی کئی ایک یونانی طبیب وہاں جا آباد ہوئے۔لیکن سب سے پہلا رومی حکیم کلوس ہے جو ایک فاضل شخص تھا اور جس نے علم طب کی تاریخ بھی لکھی تھی،اس نے مختلف طبی اصول وقیاسات کا بڑی قابلیت سے مقابلہ کیا ہے۔ان کے عیب وصواب پر نقادانہ نظر ڈالی ہے اور بقراطی واسکندری اطباء کے طبی لٹریچر پر نہایت خوبی سے بحث کی۔

کلسوس کے بعد دوسری صدی مسیحی میں ایک اور نامور رومی حکیم سرنوس ہوا ہے جس نے امراض النساء پر ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی تھی اور آلہ ''سپیکولم دے جائنی کا موجود یہی حکیم ہے۔

لیکن تاریخ طب میں حکیم پلائنی رومی کا نام مُحسنین طب کی فہرست میں درج ہے۔یہ شخص اگرچہ طبیب نہ تھا مگر اپنے وقت کا بے مثل عالم طبیعیات تھا اس نے نیچرل ہسٹری یعنی تاریخ طبیعات کے نام سے ایک ایسی عمدہ کتاب لکھی جو اپنی خوبیوں کے سبب سے شہرہ آفاق ہوئی اور تمام یورپی بانوں میں اس کے تراجم ہوئے،اس محسن طب کا زمانہ حیات ۲۳ء سے ۷۸ء تک ہے۔

اسلامی

اسلامی طب...... مسلمانوں کے عروج اور زمانہ ترقیات میں طب کو بہت ترقی ہوئی۔مسلمانوں نے طب کے تمام تر دیرینہ سرمایہ کو بہم پہنچا کر سب کو عربی میں منتقل کیا اور اس میں بہت کچھ اضافہ اور اصلاح،ترمیم بھی کی۔دمشق میں مسیحی اور یہودی استادوں کی مدد سے یونانی طب کی تعلیم میں پوری کوشش کی گئی،بغداد میں خلیفہ ہارون رشید اور اس کے جانشینوں کی سرپرستی میں ایک بڑا دارالعلوم بنا جو مدتوں تک بہت اچھی حالت میں رہا وہاں اکثر یونانی

طبی کتب کے نیز چند ہندی کتب کے عربی میں تراجم ہوئے۔

دولت امویہ اور دولت عباسیہ میں بقراط اور جالینوس وغیرہ اطباء یونان کی بہت سی کتابیں طبی درس گاہوں میں داخل درس تھیں اور اب بھی وعرب مصر اور یورپ وغیرہ کے بعض کتاب خانوں میں موجود ہیں۔

اسلامی طب کا عروج ابو بکر محمد بن زکریا رازی ۸۵۰ سے شروع ہوتا ہے جس نے بغداد میں تحصیل علوم کی، اور علم طب کو حکیم ابوالحسن بن زید طبری صاحب کتاب فردوس الحکمۃ سے تحصیل کیا، رازی کی تصنیفات کوئی سو سے زیادہ ہیں۔لیکن علم طب پر اس کی "حاوی کبیر" نہایت عمدہ کتاب ہے۔جس کی شہرت آج تک قائم ہے۔

رازی کے بعد شیخ ابو علی ابن سینا ہے۔

احادیث سے طبی علاج

تین چیزوں میں شفاء ہے

حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے: ا۔شہد ۲۔پچھنا لگوانا ۳۔جسم کو آگ سے داغنا مگر اپنی امت کو آگ سے داغنے کو منع کرتا ہوں۔(بخاری عن ابن عباس ۵۶۸۰)

بچہ کی پیدائش کے بعد

آپ نے ارشاد فرمایا عورتیں دوران زچگی تر کھجوریں کھلاؤ اگر تر نا ملیں تو سوکھی کھجوریں کھلاؤ۔(مسند ابی یعلی عن علی ۴۴۴) بدن کی کمزوری کا علاج ہے۔

کھانے پینے کی اشیاء میں مکھی گر جائے تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو پوری

طرح ڈبو کر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا دوسرے میں بیماری ہے۔ (بخاری عن ابی ہریرہ ۵۷۸۲)

نظرِ بد کا علاج

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جسکی نظر لگی ہو اسکو وضو کروا کر اس پانی سے اسکو غسل دیا جائے (ابوداؤد ۳۸۸۰)

دُبلے پن کا علاج

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری رخصتی کا وقت قریب ہوا تو میری والدہ نے میرے دبلے پن کا علاج کیا مگر کوئی علاج فائدہ مند ثابت نہ ہوا آخر کار میں نے ترکھجوروں کے ساتھ ککڑی کھانا شروع کی تو میرا جسم معتدل ہو گیا اور دبلا پن ختم ہو گیا۔ (ابن ماجہ ۳۳۲۴)

بڑی بیماریوں سے حفاظت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے اُسے کوئی بڑی بیماری نہیں لگے گی۔ (ابن ماجہ)

عرق النساء کا علاج

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس کو عرق النساء ہو یعنی رانوں سے ٹخنوں تک کا درد ہو تو دنبہ کی چکتی کے تین حصے کر کے روز ایک حصہ نہار منہ پیئے۔ یعنی دنبے کی چکتی کی چربی کو پگھلا کر تین حصے کر لے۔ (ابن ماجہ ۳۴۶۳)

سال میں ایک بار رات کو وباء اُترتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا برتنوں کو

ڈھانک دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ کرو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وباء اُترتی ہے جس برتن یا مشکیزے کا منہ کھلا ہو اس میں اُتر جاتی ہے۔ (مسلم ۵۲۵۵)

آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسواک ضرور کیا کرو اس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ (طبرانی معجم الاوسط ۷۷۰۹)

۷۰ ستر امراض سے شفاء

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ اس میں ۷۰ ستر امراض سے شفاء ہے خصوصاً کوڑھ سے۔ (کنز العمال ۲۸۲۹۵)

بواسیر کا علاج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انجیر کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر اور جوڑوں کو درد میں مُفید ہے۔ (کنز العمال ۲۸۲۷۶)

حسن و جمال کا راز

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہندی لگایا کرو کیونکہ تمہاری جوانی و حُسن و جمال اور مردانہ قوت کو بڑھاتی ہے۔ (کنز العُمال ۱۷۳۰۰)

میتھی سے علاج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میتھی سے شفاء حاصل کرو۔ (زاد المعاد عن قاسم بن عبدالرحمن ۲/۲۶۹)

فائدہ۔ میتھی کا جوشاندہ نزلہ زکام دور کرتا ہے پرانی کھانسی بلغم قبض اور پھیپھڑے کی بیماریوں میں نفع بخش ہے۔

پرانے درد ختم رنگ کا نکھار

حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک تھال مُنقّٰی کا پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو بسم اللہ پڑھ کھولا اور فرمایا منقّٰی بہترین کھانا ہے جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پرانے درد ختم کرتا ہے غصہ ٹھنڈا کرتا ہے منہ کی بدبو زائل کرتا ہے بلغم نکال کر رنگ نکھارتا ہے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۰/۶۰)

بیمار کیلئے جو مفید ہے

ایک مرتبہ اُم مُنذر کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور کھجوریں کھا رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بس کرو تم ابھی کمزور ہو ام منذر فرماتی ہیں میں نے ان حضرات کیلئے چقندر اور جَو کا کھانا تیار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ کھاؤ یہ تمہارے لئے مفید ہے فائدہ بیمار کیلئے یہ کھانا بہت مفید ہے کمزوری دور کرتا ہے۔ (ابو داؤد عن ام منذر ۳۸۵۶)

دو کڑوی چیزیں شفا بخش ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے دو کڑوی چیزوں سے شفاء ہے۔ ۱۔ ایلوا یعنی ثُمّا ۲۔ رائی کے دانے۔ (سُنن الکبریٰ للبیہقی عن قیس بن رافع ۹/۳۴۶) فائدہ ایلوا چہرے پر لگانے سے جلد کو نکھارتا ہے جلدی خشکی دور کرتا ہے بال اُگاتا ہے جلے کٹے نشانات ختم کرتا ہے شوگر کے مریض کیلئے مفید ہے رائی کا تیل دماغ کو قوت دیتا ہے مالش سے جسم چُست رہتا ہے۔

سفرجل دل کی طاقت کا سرچشمہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس

میں حاضر ہوا تو آپ کے دست مبارک میں ایک سفر جل (ہی) تھا آپ نے مجھے فرمایا اے طلحہ ایسے لو یہ دل کے سکون اور طاقت کا ذریعہ ہے۔

(ابن ماجہ ۳۳۶۹)

قے متلی بھوک کا علاج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تم لوگ سنترہ استعمال کیا کرو یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔
(کنز العمال ۲۸۲۵۳)

فائدہ۔محدثین فرماتے ہیں اسکا جوس پیٹ کی گندگی دور کرتا ہے قے متلی ختم کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔

گائے کا دودھ ہر بیماری سے شفاء

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا گائے کا دودھ استعمال کیا کرو کیونکہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے۔اس لئے اس کے دودھ میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔(مستدرک عن عبداللہ بن مسعود ۸۲۲۴)

(ہلیلہ سے علاج یعنی کالی ہڑڑ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ہلیلہ سیاہ پیا کرو یہ جنت کے پودوں میں سے ایک پودا ہے اسکا مزہ کڑوا ہوتا ہے مگر اسمیں ہر بیماری سے شفاء ہے۔(مستدرک عن ابی ہریرہؓ ۸۲۳۰) فائدہ۔ سِل پر گھس کر پینا قبض اور بادی بواسیر میں مُفید ہے۔

پسلی کے نیچے کے درد کا علاج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کھجور کھانے سے قولنج یعنی پسلی کے نیچے کا درد نہیں ہوتا۔

(کنز العمال عن ابی ہریرہؓ ۲۸۱۹۱)

لہسن ضرور کھاتا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اگر میرے پاس فرشتہ کی آمد نا ہوتی تو میں لہسن ضرور کھاتا (کنز العمال ۴۰۹۳۳) فائدہ اسکا کھانا سینہ کا درد ختم کرتا ہے پیاس کم کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

بیماری کا جڑ سے خاتمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کھانے سے قبل خربوزہ پیٹ کو صاف کرتا ہے بیماری کو جڑ سے ختم کرتا ہے۔ (ابن عساکر ۶/۱۰۲)

زہر اور جادو سے حفاظت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح صبح نہار منہ مدینہ کی سات عدد عجوہ کھوریں کھالے تو اس کو اس دن نا زہر نقصان دے گا نا سیر جادو اثر کرے گا۔ (بخاری عن سعیدؓ ۵۷۶۹ ۸۵)

انار سے علاج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا انار کو اس کے اندرونی چھلکے سمیت کھاؤ کیونکہ معدے کو صاف کرتا ہے۔ (مسند احمد عن علیؓ ۲۲۷۲۶) فائدہ پرانی کھانسی میں بھی مفید ہے۔

تین سانس میں پانی پینے کا فائدہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے پینے والی چیزوں کو تین سانس میں پی یا کرو ایسا کرنے سے اطمینان ہوتا ہے تکلیف بیماری سے حفاظت اور چیز خوب ہضم ہوتی ہے۔ (مسلم عن انس ۵۲۸۷)

زم زم کے فوائد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زم زم کا پانی مکمل خوراک اور بیماریوں کیلئے شفا بخش ہے۔(بیہقی شعب الایمان عن ابن عباس ۳۹۷۳)

رات کا کھانا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کا کھانا مت چھوڑو اگرچہ ایک مٹھی کھجوریں کیوں نا ہوں کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنا جلد بڑھاپا لاتا ہے۔(ابن ماجہ عن جابر بن عبداللہ ۳۳۵۵) فائدہ البتہ رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی ضروری ہے۔

کلونجی خزانہ صحت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم اس کلونجی کو استعمال کیا کرو کیونکہ اس سے موت کے علاوہ ہر بیماری میں شفاء ہے۔(بخاری عن عائشہؓ ۵۶۸۷) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں اس کے استعمال سے پیٹ کا گیس ختم اور بلغمی بخار کیلئے نافع اگر اس کو پیس کر شہد کے معجون بنالیا جائے اور گرم پانی کے ساتھ کھایا جائے تو گردے مثانہ کی پتھری نکال دیتی ہے۔

بڑی بیماریوں سے حفاظت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر مہینے تین دن صبح کو شہد چاٹے اُسے کوئی بیماری نا لگے۔(ابن ماجہ عن ابی ہریرہ ۳۴۵۰)

دل کے دورے کا علاج

مفہوم حدیث دل کے دورے کی دوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجویز فرمائی سات عجوہ کھجوریں گٹھلی سمیت کھاؤ۔(ابوداؤد ۳۸۷۵)

اِثمد سُرمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے سرموں میں بہترین سُرمہ اِثمد سرمہ ہے آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے پلکوں کے بال لمبے کرتا ہے۔

(ابوداؤد عن ابن عباس ۳۸۷۸)

دل کی کمزوری رَنج وغم کا علاج

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حریرہ (یعنی جو کہ آٹے کو بھون کر شکر میوہ وغیرہ ڈال کر جو حلوہ سا بنتا ہے) استعمال کرنے کا حکم فرماتے کہ یہ رنجیدہ آدمی کے دل کو قوت دیتا ہے۔ بیمار کے دل سے رنج وغم ایسے دور کرتا ہے جیسے تم پانی سے میل کچیل دور کرتے ہو۔ (ابن ماجہ ۳۴۴۵)

لوکی لمبا کدو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوکی کھایا کرو کیونکہ یہ عقل کر بڑھاتی ہے اور دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ (کنزالعمال عن انسؓ ۲۸۲۷۴)

موٹاپا کم کرنے کے (۸) سُنہری اصول

(۱) دن کی شروعات لیموں کے رس کریں آدھا لیموں ایک گلاس پانی میں پیئیے۔

(۲) سفید چاولوں سے دور رہیں بغیر چھنے آٹے کی روٹی استعمال کریں۔

(۳) چینی اور اس سے بننے والی تمام چیزیں بند کر دیں۔

(۴) سادہ پانی زیادہ سے زیادہ وقفے وقفے سے پئیں۔

(۵) نہار منہ دو تین لہسن کے جوئے لیموں کے رس سے کھائیں

(۶) سُرخ گوشت چھوڑ دیں

(۷) پھل سبزیاں زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

(۸) کھانے میں دارچینی، ہلدی، سونٹھ، زیرہ، کالی مرچ بڑھائیں۔

صحت کے متعلق ایک نظم پیشِ خدمت

یہ ایک نظم صحت کے حوالے سے پہلے ہمدرد کے ماہنامہ میں آتی تھی۔ درحقیقت صحت قدرت کا انمول تحفہ ہے اور ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی بیماری نازل فرماتے ہیں تو اسکی دوا بھی ضرور نازل فرماتے ہیں چنانچہ نظم کے ہر سطر دوا ہے اور صحت کا بے بہا خزانہ۔

نظم صحت کے متعلق

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے	وہاں تک بچنا چاہئے دوا سے
اگر تجھکو لگے جاڑے میں سردی	تو استعمال کر انڈے کی زردی
اگر خون کم بنے بلغم زیادہ	تو کھا گاجر چنے شلغم زیادہ
جو ہو محسوس معدہ میں گرانی	تو چکھ لے سونف یا ادرک کا پانی
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا	اگر ضعفِ جگر ہے تو کھا پپیتا
جگر میں گر گرمی ہے تو دہی کھا	اگر آنتوں میں خشکی ہو تو گھی کھا
تھکن سے ہوں گر عضلات ڈھیلے	تو فوراً گرما گرم دودھ پی لے
جو دکھتا ہو حلق نزلے کے مارے	تو کر لے نمکین پانی کے غرارے

جو چاہے بدہضمی سے افاقہ
تو کر لے ایک یا دو وقت کا فاقہ

جن، بھوت اور آسیب کے دفع کرنے کا علاج

ایک دن حضرت سماک بن اوسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ: رات کو میرے مکان میں چکی چلنے کی آواز آئی، پھر اچانک لگا تار بجلی چمکتی ہوئی نظر آئی، جب غور سے دیکھا، تو ایک کالی گھٹا سی مکان کے صحن میں معلوم ہوئی، اس کالی گھٹا میں سے انگارے میری طرف اڑتے ہوئے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا: اے سماک تیرے گھر میں جن ہے، تم قلم دوات اور کاغذ لاؤ، میں اس جن کو خط لکھتا ہوں، میرا خط اس جن کو دکھانا، حضرت سماکؓ قلم دوات لائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علیؓ! جنات کے نام خط لکھو، وہ خط مبارک یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ((هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالصَّالِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ! ...... فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاغِبًا حَقًّا اَوْ مُبْطِلًا. هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ (اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ) اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا. وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ (مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ. لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ) حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ (حٰمٓ عٓسٓقٓ) تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)

رسول ﷺ نے اس خط مبارک کو حضرت علیؓ سے لکھوا کر حضرت سماکؓ کو عطا فرمایا۔ حضرت سماکؓ نے رات کو آپ ﷺ کا وہ خط اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا، تھوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے اور فریاد کرنے کی آواز آئی، ہائے میں مر گیا، ہائے میں جل گیا، اے سماک میں اب تیرے گھر میں نہیں آؤں گا اور نہ ہی تیرے ہمسایہ میں رہوں گا، مجھے معاف کر دے، چھوڑ دے، حضرت سماکؓ نے کہا: میں جب تک رسول اللہ ﷺ سے عرض نہ کروں گا، ہرگز نہ چھوڑوں گا، حضرت سماکؓ نے صبح کی نماز آپ ﷺ کے پیچھے پڑھی اور رات کا پورا واقعہ عرض کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سماک جنات کی قوم پر رحم کر اور خط مبارک ہٹا لے، خدا کی قسم! قیامت تک جناب اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے، چنانچہ حضرت سماکؓ کا وہ خط مبارک تکیہ کے نیچے سے ہٹانا تھا کہ سارے جنات غائب ہو گئے، پھر اس کے بعد مکان میں کبھی نہ آئے۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم و یا ارحم الرحمین

استدعا:

اہل علم سے گذارش ہے کہ دوران مطالعہ کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد احمد حامد محمود قاسم عاقب

فاتح شاہد حاشر رشید مشہود

بشیر نذیر داعی شافی

محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہادی مہدی

ماحی منجی ناہی رسول

نبی امی تہامی ہاشمی ابطحی

عزیز حریص علیکم رؤف رحیم طٰہٰ مجتبیٰ

طٰسٓ مرتضیٰ حٰمٓ مصطفیٰ یٰسٓ

اولیٰ مزمل ولی مدثر متین مصدق

طیب ناصر منصور مصباح امر

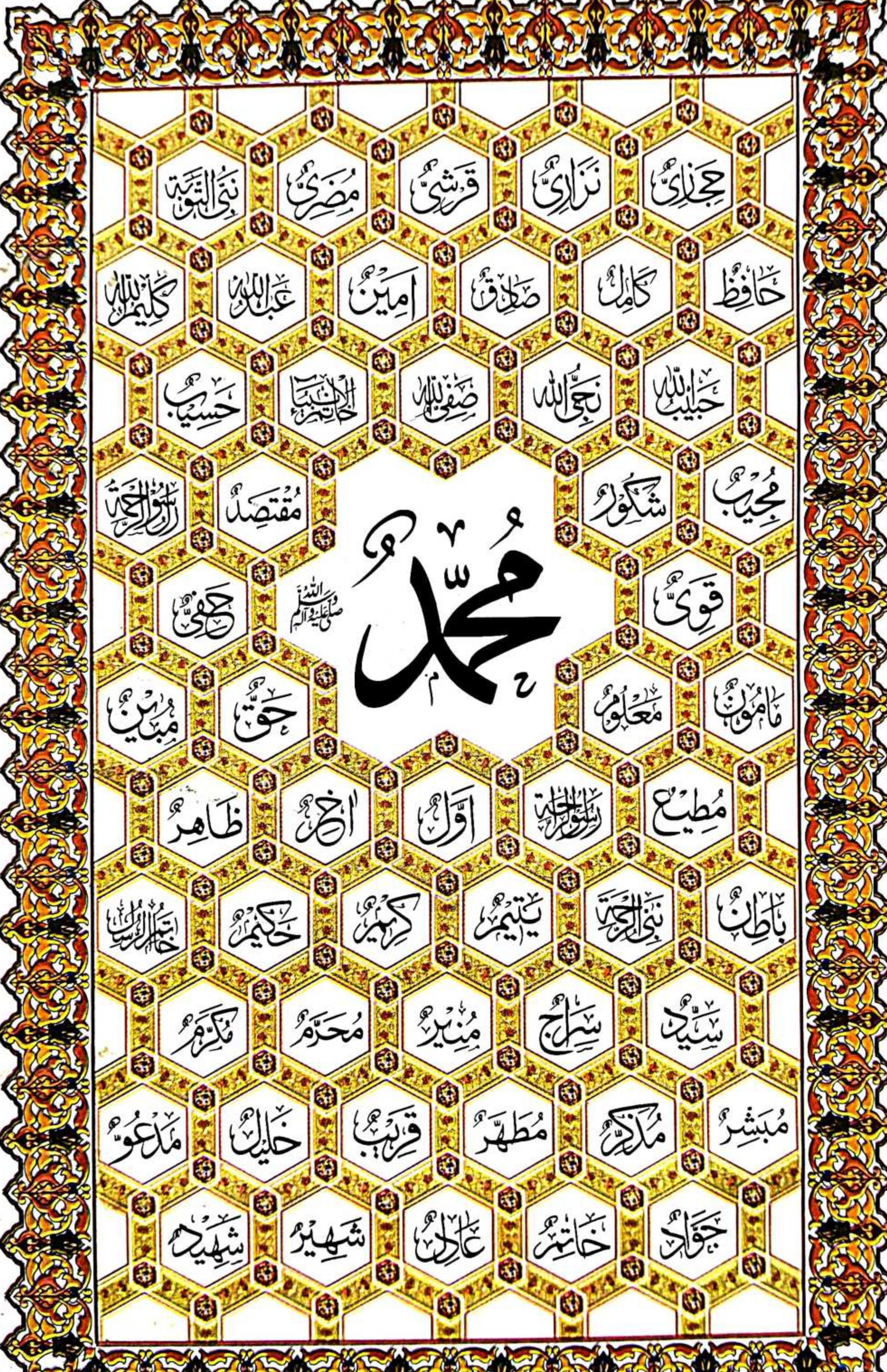

حجازی
نزاری
قرشی
مضری
نبی التوبة
حافظ
کامل
صادق
امین
عبداللہ
کلیم اللہ
حبیب اللہ
نجی اللہ
صفی اللہ
خاتم الانبیاء
حسیب
مجیب
شکور
مقتصد
رسول الرحمة
قوی
محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حفی
مامون
معلوم
حق
مبین
مطیع
رسول الراحة
اول
آخر
ظاهر
باطن
نبی الرحمة
یتیم
کریم
حکیم
خاتم الرسل
سید
سراج
منیر
محرم
مکرم
مبشر
مذکر
مطهر
قریب
خلیل
مدعو
جواد
خاتم
عادل
شهیر
شهید

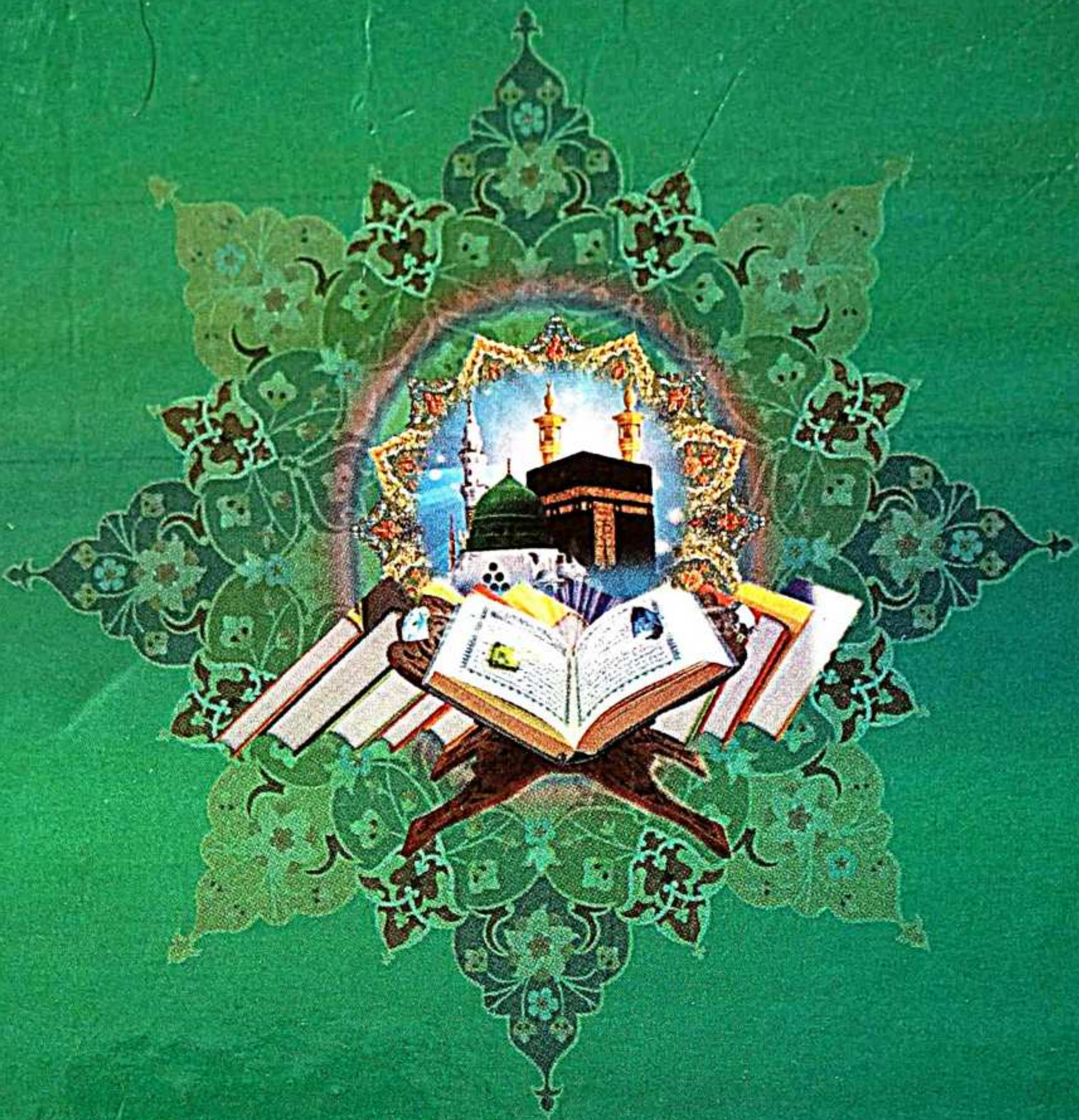

TM
رجسٹرڈ
ادارہ صدائے اسلام

38غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
+92 42 37313884

برانچ: 5/1 قذافی مارکیٹ، اُردو بازار۔لاہور
موبائل: +92 321 4854002 فون نمبر: +92 42 37352835

برانچ: الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
+92 42 37124800

www.idarasada-e-islam.com sada.e.islam@gmail.com